سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے فضائل وعجائب پر جامع ترین ومستند کتاب

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ" کا اردو ترجمہ

وسیلۂ نجات

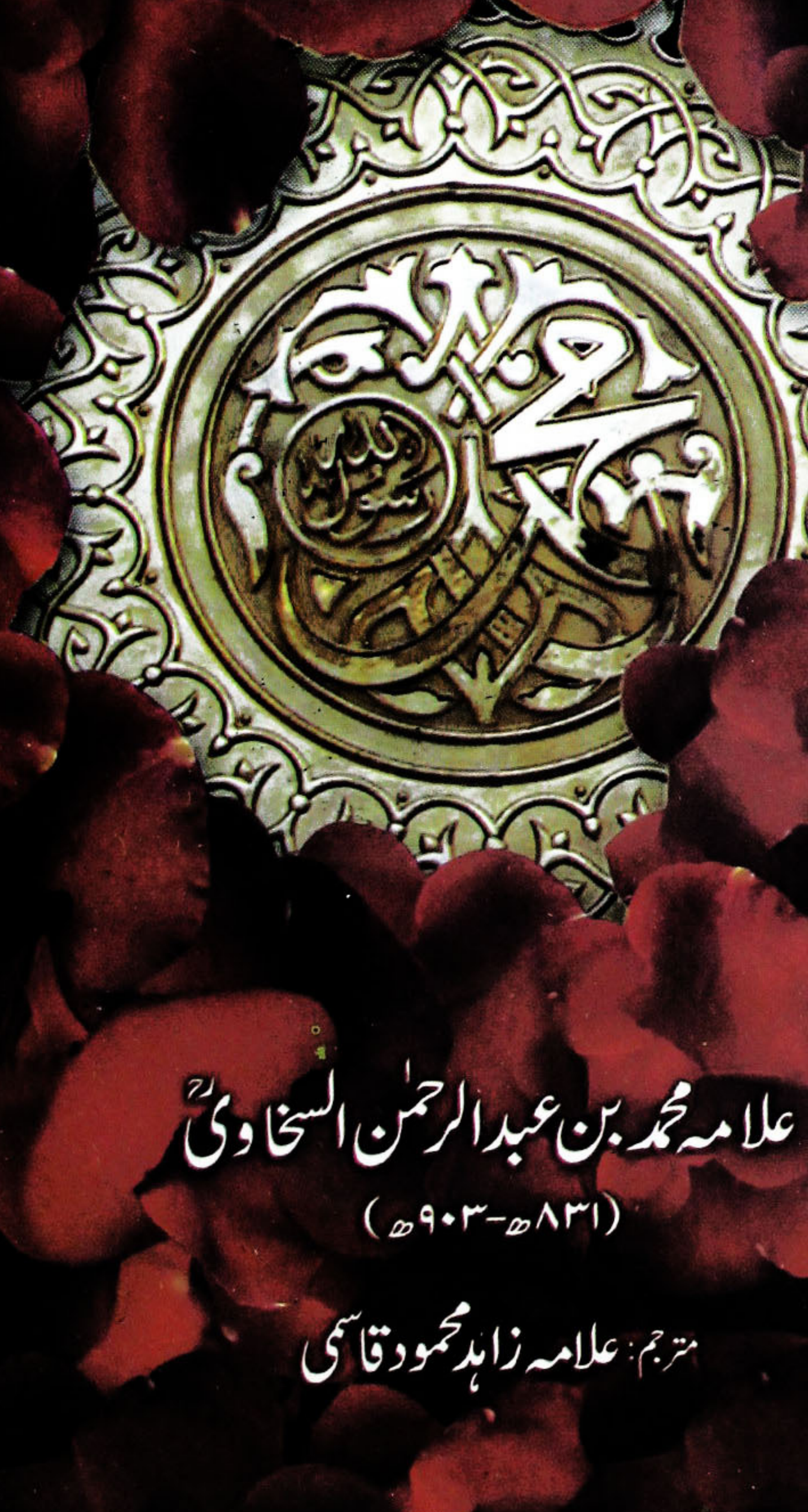

علامہ محمد بن عبدالرحمٰن السخاویؒ

(۸۳۱ھ-۹۰۳ھ)

مترجم: علامہ زاہد محمود قاسمی

BEACO
BOOK

Marfat.com

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے فضائل وعجائب پر جامع ترین ومستند کتاب
"اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعؐ" کا اردو ترجمہ

وسیلۂ نجات

علامہ محمد بن عبدالرحمٰن السخاویؒ

(۸۳۱ھ-۹۰۳ھ)

مترجم: علامہ زاہد محمود قاسمی مدظلّہ

بیکن بُکس

BEACON BOOKS

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 042-37320030

• گلگشت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791

E-mail:info@beaconbooks.com.pk

Web: www.beaconbooks.com.pk

Marfat.com

297.0792 السخاوی، محمد بن عبدالرحمٰن علامہؒ
اَلقَوْلُ البَدِیْع فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعؐ / علامہ محمد بن عبدالرحمٰن السخاویؒ
ترجمہ: وسیلہ ءِ نجات۔ مترجم: زاہد محمود قاسمی۔
ملتان، لاہور -: بیکن بکس، 2009ء۔
ص 568
1. اسلام - تحقیق۔

297.52
9 6421
91138
۲ ر

اشاعت : 2010ء

عبدالجبار نے
حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور
سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان - لاہور
سے شائع کی۔

قیمت : -/550 روپے

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے
بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتِ حال
پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

ISBN : 978 - 969 - 534 - 157 - 5

فہرست

کتاب کے مؤلف علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاویؒ کے حالاتِ زندگی	33
مقدمہ	37
کتاب کے ابواب کا مختصر تعارف	40
پہلے باب کے مضامین	40
دوسرے باب کے مضامین	40
تیسرے باب کے موضوعات	42
چوتھے باب کے مضامین	42
پانچویں باب کے موضوعات	42
خاتمہ کے مندرجات	43
''صلوٰۃ'' کی لغوی واصطلاحی تعریف	45
''صلوٰۃ'' کا لغوی معنی	45
صلوٰۃ کا شرعی معنی	47
مختلف نسبتوں سے مختلف معانی	48
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب	51
آل واز واج رضی اللہ عنہم کے لئے صلوٰۃ کا مطلب	53
فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا فلسفہ	54
فائدہ: چھوٹے بچے کیلئے استغفار کی حکمت	55
درود شریف پڑھنے کا حکم	56
پہلا مذہب	56
دوسرا مذہب	56

تیسرا مذہب	57
چوتھا مذہب	57
پانچواں مذہب	64
چھٹا مذہب	65
ساتواں مذہب	65
آٹھواں مذہب	65
نواں مذہب	72
دسواں مذہب	72
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اپنے آپ پر درود شریف پڑھنا واجب تھا یا نہیں؟	73
درود شریف پڑھنے کے مواقع	73
درود شریف پڑھنے کے مقاصد وفوائد	73
سلام کے بغیر درود پڑھنا اور درود کے بغیر سلام پڑھنا مکروہ نہیں ہے	75
تنبیہ	75
لفظ "اَلنَّبِیّ" کی تحقیق	80
نبی اور رسول میں فرق	81
نبوت رسالت سے افضل ہے	82

پہلا باب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے حکم کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم کس درجے کا ہے اور کس وقت ہوا؟	88
درود شریف کا حکم کب نازل ہوا	88
درود کے بدلے رحمت	88
اعمال کی زکوٰۃ	88
کئی گنا اجر	88
حضرت ابوذرؓ کو نصیحت	89
قبر کے سوال کا جواب	89

Marfat.com

درود شریف کیسے بھیجا جائے؟ بشر بن سعدؓ کا سوال	89
عبدالرحمٰن بن بشر کی روایت	90
حضرت کعبؓ کا تحفہ	90
حضرت حسنؒ کی روایت	91
حضرت ابوحمیدؓ کی حدیث	92
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث	92
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث	95
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث	97
طلحہ بن عبیداللہ کی حدیث	98
حضرت زیدؓ کی حدیث	99
حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث	99
حضرت بُریدہؓ کی حدیث	101
ایک دیہاتی صحابیؓ کا واقعہ	102
ایک صحابی کا درود	103
حضرت رُوَیفع کی حدیث	104
ستر فرشتوں کو تھکانا	104
شرَفِ زیارت	105
اعمال کو وزنی کرنے کا عمل	105
حضرت علیؓ کا سکھایا ہوا درود	107
درود شریف پڑھنے کے آداب	110
درود بتیرا کی ممانعت	110
درود ابن عباس (رضی اللہ عنہما)	110
حضرت حسن بصریؒ کا درود	110
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء	113
اپنے اہل بیت کے لئے دُعاء	114
ایک منفرد درود شریف	115

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت	116
افضل ترین حمد، درود اور دُعاء	117
خوبصورت درود شریف	117
حضرت زین العابدینؒ کا درود شریف	118
الہامی درود شریف	121
درودِ مشائخ	123
ابن رشید کی مجلس	124
اہل سنت کی علامت	124
روضۂ اطہر پر فرشتوں کا درود پڑھنا	124
بچے کا رونا	125
دیگر انبیاء علیہم السلام پر درود پڑھنا	125
دیگر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا	135
دیگر انبیاء پر درود بھیجنے کا حکم	126
تشہد میں تمام انبیاء پر درود	127
حضرت آدم علیہ السلام کا شکوہ	127
کیا انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی پر درود بھیجا جا سکتا ہے؟	127
حضرت ابن عباسؓ کا فرمان	127
سفیان ثوریؒ کا قول	128
عمر بن عبدالعزیزؒ کا حکم نامہ	128
شوافع و مالکیہ کی رائے	128
فرشتوں پر درود بھیجنا	129
مومنین پر درود بھیجنا	129
علامہ ابن قیمؒ کا محاکمہ	132
غیر نبی پر سلام بھیجنے کا حکم	132
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا افضل طریقہ	133
افضل درود بھیجنے کی قسم کس طرح پوری ہوگی؟	133

Marfat.com

امام شافعیؒ کی رائے	133
قاضی حسین کی رائے	136
علامہ بارزی کی رائے	136
علامہ مجدالدین کی رائے	136
بعض دیگر کی آراء	137
علامہ یافعیؒ کی منفرد رائے	138
علامہ ابن حجرؒ کی رائے	139
علامہ کمال الدینؒ کی رائے	139
علامہ سبکی کی رائے	140
تنبیہ	143
تشہد کے لئے افضل درود	143
علامہ نوویؒ پر تنقید	145
روایات میں اختلاف الفاظ کی حیثیت	146
کون کون سے الفاظ ضروری ہیں؟	146
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درود بھیجنے کی درخواست کی حکمت	148
پہلے باب کا تتمہ	150
پہلی فصل	150
درختوں اور پتھروں کا سلام بھیجنا	150
ایک درخت کا واقعہ	151
سلام بھیجنے والا مکہ مکرمہ کا پتھر	151
ہر پتھر و ڈھیلے کا سلام بھیجنا	152
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تشہد	152
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا کب واجب ہے؟	153
''سلام'' کا معنی	153
دوسری فصل	155

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول ''درود کیسے ہے'' کا مطلب! (کَیْفَ سے کیا مراد ہے؟)	155
تیسری فصل	156
''اَللّٰھُمَّ'' کی تحقیق	156
چوتھی فصل	157
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی	157
اسم گرامی ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم)	157
وجہ تسمیہ	157
تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف	159
''محمد'' اور ''احمد'' (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	160
امت محمدیہ کا افضل ذکر	162
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی	163
اسمائے گرامیہ کی تعداد	163
اسمائے گرامیہ کے مآخذ	163
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت	203
نسب مبارک	203
ہر عالم میں الگ نام	203
پانچویں فصل	204
''اُمّی'' کی تحقیق	204
چھٹی فصل	205
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات	205
ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	205
ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	205
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	206
ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	206
ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	206
ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	206
ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	207

Marfat.com

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	207
ام المومنین حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	207
ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	207
ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا	208
ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا	208
ازواج مطہرات پر درود	208
تنبیہ	208
ساتویں فصل	209
"ذُرِّیَّة" کی تحقیق	209
آٹھویں فصل	210
"آل" کی تحقیق	210
آل کی اصل	210
آل کا اطلاق	210
درود شریف میں آل کا مصداق	211
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب	214
آل پر درود بھیجنے کا حکم	214
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود کا حکم	215
تنبیہ	216
نویں فصل	217
درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ کیوں دی گئی؟	217
درود محمدی کی درود ابراہیمی سے تشبیہ کی وجہ کیا ہے	219
پہلا جواب	219
دوسرا جواب	220
تیسرا جواب	220
چوتھا جواب	221
پانچواں جواب	221
چھٹا جواب	222
ساتواں جواب	223

Marfat.com

آٹھواں جواب	225
نواں جواب	225
دسواں جواب	226
دسویں فصل	229
''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ'' میں برکت کا معنی کیا ہے؟	229
تنبیہ	229
گیارہویں فصل	230
''تَرَحَّمْتَ عَلَیْہِ'' کی تحقیق	235
بارہویں فصل	235
اَلْعَالَمِیْن سے کیا مراد ہے؟	235
تیرہویں فصل	236
اَلْحَمِیْد کی تحقیق	236
چودھویں فصل	237
اَلْاَعْلَیْنَ، اَلْمُصْطَفَین اور اَلْمُقَرَّبِیْنَ کی تحقیق	237
پندرہویں فصل	238
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ''مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی'' کی تحقیق	238
سولہویں فصل	239
حدیثِ علی (کرم اللہ وجہ) کے مشکل الفاظ کی وضاحت	239
فَدَاحَ الْمَدْحُوّات کا معنی	239
بَارِئُ الْمَسْمُوْکَات کا معنی	239
سترہویں فصل	242
درود شریف میں ''سیدنا'' کا لفظ بڑھانا کیسا ہے؟	242
حواشی	244

دوسرا باب

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا اجر وثواب

ایک کے بدلے دس رحمتیں	251
سننِ ابوداؤد کی روایت	251
سنن ترمذی کی روایت	251
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت	251
ایک درود کے عوض ستر رحمتیں	252
حضرت انسؓ کی حدیث	252
دس رحمتیں، دس گناہ معاف اور دس درجات کی بلندی	252
نفاق اور آگ سے براءت	253
گناہوں کا کفارہ	253
جو مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس پر درود بھیجتا ہوں	254
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ذکر پر درود بھیجو	254
جمعرات و جمعہ میں درود کی کثرت	254
درود خواں پر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام	255
دوسری روایت کے الفاظ	255
درود بھیجنے والوں کے انعام کی بشارت پر سجدۂ شکر	256
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث	259
لفظ "اَلشُّرْبَة" کی تحقیق	260
حدیثِ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	260
حدیثِ ابی بردہ رضی اللہ عنہ	261
عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا اثر	261
ابن عباسؓ کی ایک نادر روایت	262
حدیث ابی طلحہؓ	262

Marfat.com

ایک کے بدلے سو رحمتیں	271
حضرت عامرؓ کی حدیث	271
خلوصِ دل سے درود بھیجنے کا اجر	272
اذان کے بعد درود بھیجنے کا حکم	272
حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث	273
حضرت ابوموسیٰؓ کی حدیث	273
فرشتوں کی دُعا	273
حضرت عامرؓ کی دوسری حدیث	274
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے درود کا جواب	274
جذبۂ تعظیم کی قدر	275
محبت سے پڑھے ہوئے درود شریف کا مقام	276
درود شریف بارے اُمتِ محمدیہ کی خصوصیت	277
پوشیدہ علم	278
مسجدوں کے کھونٹے	279
درود بھیجو رحمت پاؤ	280
درود خوان کا حق	280
فرشتوں کی تلاش	281
ابوالعباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ	282
جناب مسطحؓ کی بخشش	282
ابوعبداللہ بن حامد رحمۃ اللہ علیہ	282
ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ	283
ایک بنی اسرائیلی کا واقعہ	283
برے اعمال سے نجات	283
آنکھوں کی ٹھنڈک	283
احد پہاڑ کے برابر ثواب	284
دُعا کی جگہ درود شریف	284

Marfat.com

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ کی روایت	297
ایک مرسل روایت	285
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت	286
یعقوب بن زاہدؒ کی روایت	286
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان	286
اَسّی سال کے گناہ معاف	287
تین دن کے گناہ معاف	287
جہنم سے نجات	287
قیامت کی ہولناکیوں سے حفاظت	288
حضرت شبلیؒ کے ہمسایہ کا واقعہ	288
شفاعت کا حصول	289
استغفار، ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور درود کی خاصیت	289
دس دس بار صبح شام درود بھیجنا	290
رضائے الٰہی کا حصول	290
فرشتوں کی مخصوص جماعت	290
غضب الٰہی سے بچاؤ	291
عرش کے سایہ میں جگہ پانے والے	292
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت	292
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الٰہی نصیحت	294
روزانہ سو بار درود بھیجنے کا انعام	295
پل صراط پر آسانی ملنا	296
مرنے سے پہلے جنت کا دیدار	299
سب سے زیادہ حوروں والے	299
بیس غزووں جتنا ثواب	300
ایک درود کے بدلے چار سو غزوات کا ثواب	300
بے سروسامانوں کا صدقہ	301

Marfat.com

صدقہ افضل ہے یا درود شریف پڑھنا؟	302
دس لاکھ نیکیاں	302
اعمال کی پاکیزگی	302
ایک نوجوان کا واقعہ	304
سوحاجتوں کا پورا ہونا	304
درود بھیجنا عبادت ہے	305
شب وروز عبادت میں رہنے کا ثواب	305
اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب عمل	305
مجالس کو درود سے مزین کرو	306
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان	306
بڑے مرتبہ والے اعمال	306
معاشی تنگی کا علاج	307
ابوعبداللہ قسطلانیؒ کا واقعہ	307
خیر وبھلائی کا سرچشمہ	308
قربِ نبوی پانے والے	309
اولاد در اولاد ایصال ثواب	309
ایک خاتون کا واقعہ	310
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی	311
اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمْ کی روایت	311
ابوالمظفر سمرقندیؒ کا واقعہ	312
حضرت ابراہیم تیمیؒ کا واقعہ	315
دلوں کی طہارت	318
فائدہ از مترجم	318
سب سے افضل ومبارک علم	318
حساب سے نجات دلانے والے اعمال	319
حضرت محمد بن سعیدؒ کا واقعہ	319

Marfat.com

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے عمل 319
پچاس بار روزانہ درود بھیجنے کا انعام 320

چند فصلیں جو دوسرے باب کا تتمہ ہیں 321

پہلی فصل 321
دوسری فصل 325
تیسری فصل 325
چوتھی فصل 327
پانچویں فصل 329
چھٹی فصل 330
حواشی 331

تیسرا باب

اس آدمی کے لئے وعید جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ مبارک پر درود شریف نہ بھیجے

درود نہ بھیجنے والے کے لئے ہلاکت کی دُعا 339
حضرت مالکؓ کی روایت 340
حضرت انسؓ کی روایت 341
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت 342
حضرت عمارؓ کی روایت 343
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت 343
حضرت ابن عباسؓ کی روایت 343
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت 344
امام ترمذیؒ و امام احمدؒ کے الفاظ 346
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت.. 347
حضرت عبداللہ بن حارثؓ کی روایت 347

Marfat.com

درود نہ بھیجنے والا بد بخت ہے	348
جو جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر سنے اور درود نہ بھیجے وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا ہے	348
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا	350
حضرت قتادہؓ کی روایت	350
بخیل	351
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت	351
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت	352
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محرومی	352
ہرنی کا واقعہ	353
سب سے زیادہ ملامت کا مستحق	354
کامل بخیل آدمی	355
حضرت ابوذرؓ کی روایت	355
باعثِ حسرت مجلس	356
جس نے درود نہیں پڑھا اس کا دین نہیں	359
چند فوائد جو تیسرے باب کا تتمہ ہیں	360
پہلا فائدہ، رغم کی تحقیق	360
دوسرا فائدہ، خَطِئَ کی تحقیق	360
تیسرا فائدہ	361
چوتھا فائدہ، بُخل کا معنی	362
پانچواں فائدہ، تِرَۃٌ کا مطلب	362
چھٹا فائدہ، وَاِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّۃَ کے معنی کا بیان	362
ساتواں فائدہ، الجفاء کی تحقیق	362
حواشی	363

Marfat.com

چوتھا باب

فرشتوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پہنچانا

حضرت ابن عباسؓ کی روایت 366

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت 366

تنبیہ 375

ابراہیم بن شیبانؒ کا واقعہ 379

ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ 380

ابوالفضلؒ کا واقعہ 380

ایک آدمی کا عجیب واقعہ 381

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن کا واقعہ 382

ایک دیہاتی کا واقعہ 383

چند فوائد جو چوتھے باب کا تتمّہ ہیں 385

فائدہ نمبر ا 385

کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف روضۂ اطہر پر حاضرین کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں یا ہر امتی کے سلام کا؟ 385

دوسرا فائدہ، اَرَمْتَ کی تحقیق 387

تیسرا فائدہ، درود کی کثرت کی مقدار 387

چوتھا فائدہ، انسان کے شرف کیلئے یہ کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا نام بھلائی کے ساتھ ذکر کیا جائے 388

فائدہ نمبر ۵، ''لَاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا'' کی تحقیق 389

چھٹا فائدہ، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دائمی ہے 391

ساتواں فائدہ 396

حواشی 397

Marfat.com

پانچواں باب

مخصوص اوقات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

مخصوص اوقات میں درود شریف پڑھنا	400
وضو کے بعد درود شریف پڑھنا	400
رحمت کے دروازوں کا کھلنا	400
کامل وضو	400
تیمّم اور غسل کے بعد درود شریف پڑھنا	401
نماز کے دوران درود شریف پڑھنا	401
نفل نماز میں درود شریف	401
دوران نماز کون سا درود پڑھے	402
نماز کے بعد درود شریف پڑھنا	402
شبلیؒ کا عمل	402
سفارش نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستحق	404
اقامت کے وقت درود شریف	404
صبح اور مغرب کی نماز کے بعد درود شریف پڑھنا	405
سو حاجتوں کی تکمیل	405
مغرب کے بعد کا مخصوص درود	405
پروردگار کے دو گواہ	406
تشہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا	406
تشہد	406
تشہد کی تفسیر	406
تشہد میں دُعا کی ترتیب	407
نماز کی زکوٰۃ	407
اقامت نماز کا مطلب	407
تشہد میں درود کی حیثیت	408
نماز میں دعا کا طریقہ	408
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ	410

طلحہ بن مصرف کی دعا	410
پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم	412
فقہائے اربعہ کا موقف	412
دلائل	412
امام بیہقی کا محاکمہ	413
قنوت میں درود شریف پڑھنا	413
امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا موقف	413
مؤلف کا موقف	413
حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث	414
علامہ ابن حجرؒ کی تنقید	414
رمضان کے دوران قنوت میں درود	415
تہجد کے لئے بیدار ہونے کے وقت درود شریف پڑھنا	416
اللہ کے دو محبوب بندے	416
ہر حاجت پوری ہونے کا نسخہ	417
تہجد سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا	417
تہجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ	423
مساجد میں داخل ہونے، مساجد کے پاس سے گزرنے اور مساجد سے باہر جانے کے وقت درود شریف پڑھنا	423
حضرت علیؓ کا قول	423
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل	423
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	424
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم	424
مسجد میں آمد و رفت کی مسنون دعائیں	425
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل	425
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل	425
کعب احبارؒ کا قول	426
حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	426
علقمہ بن قیس کا قول	426

Marfat.com

ابراہیم نخعیؒ کا عمل	427
اذان کے بعد درود شریف پڑھنا	427
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	427
حَلَّتْ کا معنی	428
ایک اشکال	428
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کی دعا کا فائدہ	429
قبولیت دُعا کا عمل	429
شفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصول	429
''ایسی رضا جس کے بعد ناراضی نہ ہو'' (رَضَاءَ لاَسَخَطَ بَعْدَهُ) کا مطلب	430
لفظ ''سُؤْلَهُ'' کی تحقیق	431
جس کے لئے شفاعت واجب ہے	432
مقامِ وسیلہ	433
شفاعت کا مستحق	433
فائدہ: وسیلۃ، فضیلۃ اور مقامِ محمود کے معنی کی تحقیق	434
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''وسیلہ'' کی دعا کرنے والے کو اور مدینہ منورہ کی رہائش میں آنے والی مشکلات کو برداشت کرنے والے کو شفاعت کی بشارت کے ساتھ کیوں مخصوص کیا گیا؟	437
اذان کے بعد مؤذنوں کی ایجاد کردہ بدعت	438
جمعہ کے دن اور رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا	439
دوسو سال کے گناہ معاف	439
شفاعت لازم	440
کثرت سے درود پڑھو	440
اَسّی سال کے گناہ معاف	441
جنت کی بشارت	441
گناہ معاف اور جہنم سے حفاظت	441
حضرت ابن مسعودؓ کی نصیحت	442
خصوصی فرشتے	443
امام جعفر صادقؒ کا ارشاد	443

Marfat.com

درود لکھنے والے فرشتے	443
جمعرات میں درود کی کثرت	444
پل صراط کا نور	444
گزشتہ اور آئندہ دو سو سال کے گناہ معاف	445
جمعہ کی رات و دن میں درود کی کثرت	446
بے شمار نور	446
حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد	446
دس لاکھ درجات	447
جہنم سے براءت	447
خواب میں زیارت	448
ایک کروڑ نیکیاں	448
تمام مخلوق کے درود کے برابر درود	449
ابراہیم بن ادہم کی دعا	449
ہفتہ اور اتوار کے دن درود شریف پڑھنا	450
سوموار اور منگل کی رات میں درود شریف پڑھنا	452
صلوٰۃ الحاجت	452
قیامت کا نور	453
خطبات میں درود شریف پڑھنا	453
ائمہ اربعہ کا موقف	453
حضرت علیؓ کا خطبہ	454
حضرت ابن مسعودؓ کا معمول	454
حضرت عمرو بن عاصؓ کا خطبہ	455
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا خطبہ	455
علامہ ابن تیمیہؒ کا موقف	455
بے برکت خطبہ	455
شوافع کا مسلک	456
امیر مدینہ کا واقعہ	456
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا	456

Marfat.com

عید کی تکبیرات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا	457
ولید بن عبدالملک کا واقعہ	457
ائمہ اربعہؒ کا موقف	457
نماز جنازہ میں درود شریف	458
کیا نماز جنازہ درود شریف پر موقوف ہے	458
حضرت ابوامامہؓ کا بیان	459
حضرت ابوہریرہؓ کا ارشاد	460
حضرت ابن عباسؓ کا عمل	460
حضرت ابن مسعودؓ کا طریقہ	461
امام احمدؒ کا طریقہ	463
حضرت مجاہدؒ کا عمل	463
حضرت اُم سلمہؓ کا فرمان	464
بکر بن عبداللہ مزنیؒ کا فرمان	464
میت کو قبر میں رکھتے وقت درود شریف پڑھنا	464
رجب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا	465
شعبان کے مہینہ میں درود شریف پڑھنا	465
حضرت جعفر صادقؒ کا فرمان	465
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا عمل	466
حج اور روضۂ اطہر کی زیارت کے اعمال کے دوران درود شریف پڑھنا	466
حضرت عمرؓ کا خطاب	466
حضرت ابن عمرؓ کا عمل	467
قاسم بن محمدؒ بن ابی بکرؓ کا فرمان	467
استلامِ حجر اسود کے وقت حضرت ابن عمرؓ کا عمل	467
نو ذی الحجہ کی شام کا عمل	467
وقوف عرفہ کی افضل دعا	469
عرفہ کی ایک اور دُعاء	469
حضرت زین العابدینؒ کا عمل	471
ملتزم میں درود شریف	472

91138

حضرت عبداللہ بن عتبہؒ کا عمل	473
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عمل	473
حضرت انسؓ کا عمل	474
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا عمل	474
روضۂ اطہر وانور علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات پر حاضری کے آداب	474
جانور ذبح کرتے وقت درود شریف پڑھنا	478
امام شافعیؒ کا مسلک	478
احنافؒ کا قول	479
مالکیہ کا موقف	479
حنابلہؒ کا مسلک	479
اختلاف کرنے والوں کی دلیل	479
علامہ حلیمیؒ کا محاکمہ	480
خرید وفروخت کے وقت درود شریف پڑھنا	480
وصیت لکھنے کے وقت درود شریف پڑھنا	480
پیغامِ نکاح کے وقت درود شریف پڑھنا	481
علامہ نوویؒ کا قول	481
حضرت ابن عباسؓ کا فرمان	481
حضرت ابن عمرؓ کا عمل	481
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا خطبہ	482
دلچسپ واقعہ	482
صبح وشام کو اور سوتے وقت درود شریف پڑھنا	483
رحمتوں وبرکتوں کا مستحق	483
بے خوابی کا علاج	484
مغفرت ہی مغفرت	484
سفر کے ارادہ کے وقت اور سوار ہوتے وقت درود شریف پڑھنا	485
سفر میں برکت وکامیابی	485
بازار یا کسی دعوت وغیرہ میں جاتے وقت درود شریف پڑھنا	485
گھر میں داخل ہوتے وقت درود شریف پڑھنا	486

Marfat.com

خطوط میں بِسْمِ اللّٰہ کے بعد درود شریف لکھنا	486
حضرت ابوبکرؓ کا خط	486
ملت اسلامیہ کا عمومی عمل	487
ہارون الرشید کا تفرد	487
غم اور پریشانی کے وقت درود شریف پڑھنا	487
ہر مشکل سے نجات کا عمل	487
حضرت اُبَیؓ کا عمل	487
تنگدستی، محتاجی اور غرق ہوتے وقت درود شریف پڑھنا	489
عجیب واقعہ	489
طاعون کی وبا کے وقت درود شریف پڑھنا	490
طاعون سے نجات	490
طاعون کے خاتمہ کی دعا	491
دعا کے شروع، درمیان اور اخیر میں درود شریف پڑھنا	492
دعا کا مستحب طریقہ	492
مجھے سوار کے پیالہ جیسا نہ بناؤ	492
فرمانِ نبویؐ	493
حضرت ابن مسعودؓ کا قول	494
دعا کی قبولیت	494
حضرت عمرؓ کا ارشاد	495
کونسی دعا ردّ نہیں ہوتی	495
حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد	496
قبولیت دعا کا نسخہ	496
سعید بن مسیبؒ کا قول	497
ابن عطاؒ کا قول	497
کان بجنے کے وقت درود شریف پڑھنا	498
ارشاد نبویؐ	498
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا واقعہ	498
حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد	498

Marfat.com

چھینک آنے کے وقت درود شریف پڑھنا	499
ارشاد نبویؐ	499
حضرت ابن عمرؓ کا فرمان	499
فقہاء کے اقوال	500
تعجب کے وقت درود شریف پڑھنا	501
بھولنے والے کا درود شریف پڑھنا	501
کوئی چیز بھول جانا	501
کوئی بات بھول جانا	501
نسیان کا علاج	502
کوئی اچھی چیز دیکھنے پر درود شریف پڑھنا	502
مولی کھاتے وقت درود شریف پڑھنا	503
گدھے کی آواز سننے پر درود شریف پڑھنا	503
گناہ ہو جانے کے بعد درود شریف پڑھنا	504
کسی بھی حاجت کے وقت درود شریف پڑھنا	505
حاجت روائی کے لئے مخصوص عمل	505
مشکلات کے حل کا ایک اور عمل	506
حاجت پوری کرانے کا عمل	507
حاجت براری کے لئے دعا	508
ایک آدمی کا واقعہ	510
ابوسلیمان دارانیؒ کا فرمان	512
حضرت ابوالدرداءؓ کا ارشاد	512
خوشحالی لانے کی دُعاء	512
حضرت جعفر صادقؒ کا واقعہ	513
ایک صاحب کا واقعہ	516
قبولیت دُعا کا عمل	517
مقبولیت دُعا کے لئے عمل	519
جو دعا رد نہیں ہوتی	520
فوری قبولیت کے لئے عمل	520

Marfat.com

ہر حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا	521
حضرت ابن مسعودؓ کا عمل	521
ایک صاحب کا واقعہ	521
ہر وقت درود پڑھنے والے کا ایک اور واقعہ	522
ایک حاجی صاحب کا واقعہ	523
ایک نوجوان کا واقعہ	524
جس پر ناجائز تہمت لگے اس کا درود شریف پڑھنا	526
اونٹ کی گواہی	526
احباب واقارب سے ملاقات کے وقت درود شریف پڑھنا	527
مجالس برخاست کرتے وقت درود شریف پڑھنا	528
ختم قرآن کریم کے وقت درود شریف پڑھنا	529
دعا کے دوران درود شریف پڑھنا	529
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا واقعہ	529
مجلس سے اٹھتے وقت درود شریف پڑھنا	533
ہر جگہ درود شریف پڑھنا	533
آغازِ گفتگو میں درود شریف پڑھنا	534
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	534
امام شافعیؒ کا مسلک	534
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کے وقت درود شریف پڑھنا	535
ابن ابراہیم کا ارشاد	535
امام مالکؒ کا عمل	535
تعلیم وتعلم، وعظ ونصیحت اور حدیث پڑھتے وقت درود شریف پڑھنا	536
حافظ ابن صلاح کا ارشاد	536
منصور بن عمار کی پیشی	537
مجلس درس میں درود کا طریقہ	537
ابوعلی کو سلام کہنا	538
حدیث شریف کی برکت	538
وکیع بن جراح کا جذبہ	539

Marfat.com

سب سے افضل درود	539
اعلیٰ وافضل مجلسیں	539
علامہ عبداللہ بن احمدؒ کا طریقہ	539
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا حکم نامہ	540
فتویٰ لکھتے وقت درود شریف	540
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھتے وقت درود شریف لکھنا	540
کتاب میں درود لکھنے کی فضیلت	541
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت	541
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت	542
قیامت کے دن مُحَدِّثین کا اکرام	542
سفیان ثوری کا قول	544
حدیث کے طالب علم کا واقعہ	544
درود شریف لکھنے پر مغفرت	544
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	544
عباس نمیری اور علی بن مدینی کا طرز عمل	545
درود لکھنے والی انگلیاں	545
محمد بن امامؒ کا واقعہ	545
درود لکھتے وقت زبان سے بھی پڑھا کرو	546
ہر حرف پر دس نیکیاں	546
درود وسلام مکمل لکھنا ضروری ہے	546
محمد بن ابی سلیمان کے والد صاحب کی بخشش	547
قواریری کے ہمسایہ کی بخشش	547
ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام	547
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مخصوص درود	547
ایک مُحَدِّث کی بخشش	549
دوسرے محدث کا واقعہ	549
نور کا ستون	549
بہت عمدہ درود شریف	550

کثرتِ درود کا صلہ	550
محدثین کی ایک جماعت کی بخشش	550
ابن رشیق کی مجلس	550
ابن عجینہ کا واقعہ	551
ابو طاہر مخلص کا واقعہ	551
قاسم بن محمد کا طریقہ	552
حمزہ کنانی کا واقعہ	552
درود میں بخل کرنے کی سزا	552
کتاب التمہید کے ایک نسخہ کا نقص	552
مؤطا مالک کے ایک نسخہ کا نقص	553
خاتمہء کتاب	554
فضائل وترغیب میں ضعیف حدیث پر عمل	554
ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط	555
موضوع حدیث کا حکم	556
راوی کے لئے تنبیہ	556
ضعیف حدیث کی روایت کی شرط	557
کمزور سند والی حدیث کی روایت	557
ائمہ ناقدین کے حکم کا محل	557
فضیلت کے گمان پر عمل کرنا	558
درود شریف کے بارے میں لکھی جانے والی کتابیں	559
متقدمین کی کتب اور ان سے استفادہ	559
تبصرہ	560
القول البدیع کے مآخذ	561
حواشی	564

Marfat.com

پیش لفظ

میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا!

نویں صدی ہجری کے ممتاز عالم علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معروف ومقبول زمانہ کتاب "اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْع (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)" کا اردو ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ کتاب کا موضوع جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، درود شریف ہے۔ خاصی ضخامت کی یہ کتاب ایک مقدمہ، پانچ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ سوائے خاتمہءِ کتاب کے باقی پوری کتاب اور اس کے سب عنوانات کا محور ومرکز بس درود اور درود ہی ہے۔

اپنے موضوع پر یہ کتاب اَلْحَمد تا والنَّاس مکمل، مفصّل ومُدَلَّل ہے اور کتاب کی فہرست ہمارے اس دعویٰ کی دلیل ہے۔

درود شریف تمام اذکار کی زینت، افضل نیکی، قضائے حاجات کا نسخہ، بیماریوں کے لیے شفاء اور وسیلہءِ مغفرت ہے۔ یہ وہ واحد عمل ہے، جس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''اسے میں بھی کرتا ہوں، میرے فرشتے بھی کرتے ہیں اور ایمان والو تم بھی اسے بحُسن وخوبی انجام دو'' اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس حکم سے درود شریف کی اہمیت وفضیلت اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال عظمت کے ثبوت کے علاوہ امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوات والتسلیمات) کی فضیلت وسعادت بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں ایک ایسے عمل کا حکم فرمایا جس کے کرنے میں اللہ تبارک وتعالیٰ خود بھی ان کے ساتھ ہیں اور درود شریف کے ذریعہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب وشفاعت حاصل

Marfat.com

کرنے کا سامان بھی فراہم کر دیا کیونکہ درود وسلام بھیجنے میں مؤمن کا بے حد فائدہ ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ہمارے درود کی محتاج نہیں ہے بلکہ ہم اس کے محتاج ہیں کہ درود وسلام کے ذریعے رحمتیں، بخششیں اور شفاعتیں پائیں۔ لہٰذا کثرت سے درود وسلام بھیجنا اور اس کا ذریعہ بننا بہت بڑی سعادت ہے دنیا کے لحاظ سے بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی۔ جن اہلِ علم نے اس موضوع پر کام کیا ان کی خوش بختی واجبِ رشک ہے اور جو مؤمن درود وسلام کو حرزِ جان بناتے ہیں وہ بھی مقدر کے سکندر ہیں۔

بحرِ معرفت، قُطب الاقطاب سیدنا ومولانا حضرت سید محمد نور الزمان شاہ کوٹوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات: 1922ء) نے اپنی زندگی کے آخری زمانہ میں فرمایا: ''اگر یہ بات ہمیں پہلے معلوم ہوتی کہ سب درجات درود شریف سے ملتے ہیں تو ہم کتابوں کے بکھیڑوں میں نہ پڑتے'' یعنی مؤمن کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا جو قرب درود شریف بھیجنے سے ملتا ہے وہ اور اعمال سے نہیں ملتا۔

اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر واحسان کہ اس عاجز وناکارہ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام سے متعلقہ اس کتاب کے اردو ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اس نعمت پر میرا رُواں رُواں قبولیت کی فریاد لیے بارگاہِ اِلٰہ میں سربسجود ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جانِ ایمان ہے اور درود شریف متاعِ ایمان۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب اہلِ ایمان کو اس کا وافر حصہ عطا فرمائیں، آمین۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا اور کثرتِ درود اس محبت کی علامت ہے۔ میرے دل میں یہ چراغ سب سے پہلے والدِ محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فروزاں کیا۔ ہم ابھی شعوری عمر کی ابتداء میں تھے کہ ہمارے والدِ محترم نے ہمارے لیے سردیوں کے موسم میں شام کے وقت چولہے کے اردگرد بچھی چٹائیوں پر بیٹھ کر کھانا کھانے کی مجلس میں اپنی سبق آموز وبصیرت افروز معلومات، مشاہدات وتجربات سے آگاہ کرنے کا باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ انہیں مجلسوں میں آپ نے ہمیں اپنے سفرِ حج کے واقعات میں سے یہ واقعہ سنایا:

Marfat.com

''ہم مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے تو وہاں ہمارے مُعلّم کا ایک لڑکا ہمارے پاس آنے جانے کے سبب ہم سے مانوس ہوگیا، جب ہماری واپسی کی تیاریاں شروع ہونے لگیں تو ہم نے اس بچہ سے کہا ہمارے ساتھ ہمارے وطن چلو ہم آپ کو مزے مزے کی چیزیں کھلائیں گے، سیر کرائیں گے، نئے نئے کپڑے لے کر دیں گے۔ وہ ہماری اس بات کا کوئی جواب نہ دیتا اِدھر اُدھر کی اور باتوں میں لگا رہتا، جب ہماری روانگی کا دن تھا تو وہ آیا، ہم نے اس سے وہی بات کہی، اس دن اس نے روضۂ اقدس کی طرف اِشارہ کر کے کہا ''یہ بتاؤ کہ تمہارے ملک میں یہ روضہ بھی ہے؟'' اس کی بات سُن کر ہم سب قافلہ والے دم بخود ہو گئے اور وہ رونے لگ گیا۔''

یاد رہے کہ ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس وقت حج بیت اللہ و زیارتِ مدینہ منورہ کی سعادت پائی تھی جب حجاز میں انتہائی سادگی و درویشی کا ماحول تھا، نہ ابھی وہاں سے تیل نکلا تھا، نہ مال و متاع کی ریل پیل تھی۔

میں نے یہ واقعہ تقریباً 1977ء 1978ء میں سنا ہوگا مگر اس نے اُس وقت دل میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق کا جو چراغ روشن کیا تھا بعد کی تعلیم اور اہلِ علم و صلاح کی صحبتیں اسی کی لَو میں اضافہ ضرور کرتی رہیں مگر یہ واقعہ سب جذبوں اور کاوشوں کی اصلِ اصیل ہی کی حیثیت پر قائم ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے درود و سلام کی اسی کتاب کے ترجمہ کی جو سعادت بخشی ہے میں اسے اپنے والد محترم کے اس سوز جگر کا ہی ایک ثمر سمجھتا ہوں جس سے انہوں نے ہمارے لیے دُعائیں فرمائیں اور ہمیں اپنی زندگی کے تجربات کا حاصل منتقل کیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں، آمین ثم آمین۔

یہ بندۂ عاجز و بے کار اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اپنے اساتذہ و محسنین کے لیے،

Marfat.com

ترجمہ وتالیف کی کاوشوں میں جو میرے معاون ہیں ان کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے بارگاہِ الٰہی میں عرض گذار ہے کہ قیامت کے دن جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو جائے، آمین ثم آمین

بیکن بکس میرے لیے اس سعادتِ ظاہری کا باعث بنا، اسی نے میرے سامنے یہ باسعادت ہدف رکھا اور زادِ راہ مُہیّا کیا اس لیے میں اس ادارہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ایسی ترقیاں عطا فرمائیں جو دنیوی واخروی کامرانیوں کی ضامن بنیں، آمین۔ بیکن بکس کی شکل میں علم وآگاہی کی جو شمع روشن ہے اس پر جمع ہونے والے تمام احباب مجلس کا بھی شکر گزار وممنون ہوں کہ ان کے علم آفرین تبصرے اس سفر میں میرے رفیق رہے۔

والسلام

زاہد محمود قاسمی

کتاب کے مؤلف

علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

کے حالات زندگی

نام ونسب:

الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان۔

نسبت:

مصر کے ایک گاؤں ''سخا'' کی نسبت سے آپ کو ''السخاوی'' کہا جاتا ہے۔

تاریخ ولادت:

ربیع الاول ۸۳۱ھ

تعلیم:

سب سے پہلے آپ نے قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ حفظ کیا، اس کے بعد فقہ، عربی لغت، قرأت وغیرہ اور فرائض وحساب اور علم الاوقات میں مہارت حاصل کی۔

مشائخ:

آپ نے جن شیوخ سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سماع کیا ان کی تعداد چار سو سے زائد ہے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

لیکن علم حدیث میں آپ کے خصوصی شیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ ان کی خدمت میں آئے تو انہیں کے ہی ہو کر رہ گئے، اور انہیں سے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا سماع کیا اور زندگی کے آخری سانس تک شیخ کی خدمت میں رہے۔ تراجم ومتون کی تمام اقسام کی معرفت ومہارت بھی یہیں حاصل کی۔

Marfat.com

مختلف ممالک کے اسفار:

آپؒ نے بڑی مشقتیں برداشت کر کے مختلف ممالک حلب، دمشق، القدس، نابلس، رملہ، بعلبک اور حمص وغیرہ کے سفر کیے۔

حج بیت اللہ کا پہلا سفر:

اپنے شیخ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ نے حج بیت اللہ کے لئے سفر کیا اور اس سفر میں بھی علماء کی ایک بڑی جماعت کی زیارت و استفادہ کا موقع ملا جیسے ابوالفتح، البرھان الزمذی، تقی بن فہد اور ابن ظہیرہ رحمۃ اللہ علیہم۔ حج کے بعد آپ قاہرہ لوٹ آئے اور سماع وتخریج کی مشغولیت جاری رکھی۔

حج بیت اللہ کا دوسرا سفر:

۸۷۰ھ میں حج بیت اللہ کی نیت سے دوسرا سفر کیا اور اس سفر میں کئی تصانیف لکھیں۔ جب اس سفر کے بعد قاہرہ لوٹے تو شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب الأذکار" پر تخریج کا جو کام شروع کیا تھا اس کا تکملہ انہیں املا کرایا۔

حج بیت اللہ کا تیسرا سفر:

پھر ۸۸۵ھ میں حج بیت اللہ کے لئے سفر کیا اور ۸۸۷ھ تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔

حج بیت اللہ کا چوتھا سفر:

پھر ۸۹۲ھ میں حج کے لئے سفر کیا اور ۸۹۳ھ تک وہیں قیام رہا۔

حج بیت اللہ کا پانچواں سفر:

پانچویں مرتبہ یہ مقدس سفر ۸۹۶ھ میں ہوا اور اس سفر میں آپ ۸۹۸ھ تک بیت اللہ کے جوار میں رہائش پذیر رہے۔

Marfat.com

وفات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پانچویں اور آخری سفر حج میں ۸۹۸ھ تک مکہ مکرمہ میں رہنے کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے اور وہاں کے خمیر نے آپ کو اس مقدس سرزمین سے رحلت کا موقع نہ دیا اور ۹۰۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور تا حشر وہیں آسودۂ خاک ہیں۔

تصانیف:

کتاب "اَلنور السافر فی أخبار القرن العاشر" میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی فہرست یوں مذکور ہے:

(۱) فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث، اس فن میں اس جیسی جامع اور تحقیقی کتاب اور کوئی نہیں ہے۔

(۲) اَلمقاصد الحسنة فی بیان الأحادیث المشتهرة علی الألسنة.

(۳) اَلقول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع.

(۴) اَلضوء اللامع.

(۵) اَلمنهل العذب الروی فی ترجمة النووی.

(۶) الجواهر و الدرر فی ترجمة شیخه ابن حجر.

(۷) اَلفوائد الجلیلة فی أسماء النبویة.

(۸) الفخر العلوی فی المولد النبوی.

(۹) رجحان الکفة فی مناقب اهل الصفه.

(۱۰) اَلأصل الأصیل فی تحریم النقل من التوراة والانجیل وغیره.

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَفَ قَدْرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ، وَخَصَّهٗ بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ، وَأَمَرَنَا بِذٰلِکَ فِیْ الْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ، وَمَنَّ عَلَیْنَا بِاِتِّبَاعِ هٰذَا النَّبِیِّ الرَّحِیْمِ، وَجَبَ عَلَیْنَا اِقْتِفَاءَ آثَارِهٖ فِیْ الْحَدِیْثِ وَالْقَدِیْمِ، وَخَصَّ أَهْلَ هٰذَا الشَّانِ بِالْخِصَالِ الْجَمِیْلَةِ وَالْفَضْلِ الْجَسِیْمِ، وَجَعَلَهُمْ اَوْلَی النَّاسِ بِرَسُوْلِهٖ السَّیِّدِ الْعَظِیْمِ، لِاکْتَارِهِمْ کِتَابَةً وَقِرَاءَةً وَسِمَاعاً مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَالتَّسْلِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَوْلِیْ الْفَضْلِ الْعَمِیْمِ، صَلَاةً وَسَلَاماً دَائِمِیْنَ یُضِیْءُ نُوْرُ هُمَا جَنْحَ اللَّیْلِ الْبَهِیْمِ.

سب تعریفیں اللہ پاک ہی کی ہیں جنہوں نے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ بلند فرمایا جو بڑے کرم والے رسول ہیں اور انہیں یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ ان پر درود بھیجا جاتا ہے اور قرآن کریم میں ہمیں بھی درود شریف بھیجنے کا حکم فرمایا اور بڑی رحمت والے اس عظیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا، لہٰذا ہر جدید و قدیم معاملہ میں ہم پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا لازم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس شان کے لوگوں کو خوبصورت اداؤں اور بہت بڑے فضل کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور تمام لوگوں کے مقابلہ میں انہیں ہمارے عظمت والے آقا و مولیٰ اور اپنے عظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ قرب بخشا کیونکہ وہ لکھنے، پڑھنے اور سننے میں درود شریف و سلام کی کثرت رکھتے ہیں۔ اے اللہ پاک ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب فضل اصحاب و آل پر ایسا درود و سلام بھیجئے جن کا نور ہمیشہ اندھیری رات کو روشن کرتا رہے۔

Marfat.com

اما بعد!

اس میں شک نہیں کہ سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکومت کا کرشمہ ومعجزہ اور مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ومہربانی کا کامل اظہار ہے، یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا بلکہ دین قیم، صراط مستقیم، خُلقِ عظیم اور حُسن بے مثال سے بھی مشرف ومعزز فرمایا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مقام بخشا کہ آپ تمام مخلوق کے لئے رحمت، مومنین موحدین کے لئے ذریعہ نجات، متقین کے امام ومقتداء اور تمام مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ محشر گنہگاروں کی سفارش فرمائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کا فخر ہیں، جہالت وگمراہی کے اندھیروں میں ماہتاب ہدایت ہیں اور تمام امت کے دکھوں کا مداوا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیائے کرام کے بعد خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا اور تمام راستوں سے بڑھ کر سیدھے وروشن راستہ کا ہادی بنایا۔ بندوں پر ان کی اطاعت و فرمانبرداری، تعظیم وتوقیر اور تعمیل واتباع کو فرض کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ارشاد و اشارے پر مر مٹنے کا مکلّف بنایا۔ تعلیم وتعلُّم کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کی نشر واشاعت فرمائی۔

جنت کے راستے صرف ان خوش بختوں کے لئے کھلے رکھے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے پیروکار اور آپ کی محبت میں گرفتار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک کو شرحِ صدر کے نور سے منوّر فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ اَطہر کو بلند وبالا کیا۔ آپ کو کامرانیوں کا تاج پہنا کر دشمنوں کو ذلت ورسوائی کے طوق کا قیدی کر دیا۔

پس واجب رشک ہیں وہ لوگ جنہیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ومحبت کی اسیری حاصل ہوئی اور صد ہزار افسوس وحسرت اس نامراد پر جو اس سے محروم رہا۔

جب یہ بندۂ ناچیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سَنِیّہ کو حاصل کرنے کی شراب میں مست اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی جستجو میں پیاس کی شدت سے طویل وعریض صحراء میں پانی کے متلاشی پرندے کی طرح اس امید پر گھوم رہا تھا کہ شاید مجھے بھی شراب محبت کا

Marfat.com

کوئی قطرہ نصیب ہو، شاید میں بھی کبھی کعبۂ مقصود کی دہلیز پر جبہ سائی کے قابل ہوسکوں.....تو اسی دوران میرے بعض مخلص، متقی پرہیزگار اور واجب تعمیل دوستوں نے تقاضا کیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نوازشوں کو متوجہ کرنے کے لئے سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے بارے میں ایسی کتاب لکھوں جو ہر صاحب ذوق کے لئے ماویٰ وملجا ہو، ہر قاری کے لئے کافی وافی ہو، نجات کا وسیلہ ہو، ثواب واجر کا ذریعہ ہو، دارین کی کامیابی کا نسخہ بنے، راحتوں کو لانے والی اور مصیبتوں کو دور کرنے والی ہو، اس میں لمبی سندیں نہ ہوں تاکہ حصول مقصود کے سالکین کے لئے آسانی رہے لیکن ہر حدیث کا حوالہ بھی ضرور ہو اور اس کی استنادی حیثیت بھی واضح کردی جائے۔ احادیث کے ساتھ متعلقہ تشریحات بھی ہوں، نوادرات بھی ہوں اور موضوع سے تعلق رکھنے والی مستند حکایات بھی ہوں تاکہ مؤلف کا پیغام بھی واضح طور پر پہنچے اور اَجر بھی وافر نصیب ہو۔ اس جامعیت کے ساتھ اختصار بھی ہو، مضامین میں غیر ضروری پھیلاؤ اور تطویل نہ ہو۔

میں نے ان احباب کی خدمت میں کئی عذر پیش کئے اور کئی بہانے بنائے مگر انہوں نے ایک نہ سنی، بالآخر میں نے ہتھیار ڈال دیئے کہ کہیں یہ انکار وٹال مٹول محبت وعشق میں کمی کا مرض نہ ہو جائے چنانچہ جب موضوع پر غور کیا تو مجھے نظر آیا کہ سمندر گہرا ہے اور کشتی کمزور ہے۔ مقام نبوت وہ اعلیٰ وارفع مقام ہے جو فضائل وعظمتوں کا منتہاء ہے۔ کون ہے جو اس مقام کا حق ادا کرسکے، اور کس کے پاس ایسی زبان ہے جو اس مقام کی شفاء کا ذائقہ چکھ کر اسے پورا پورا بیان کرسکے۔ نسبتوں اور درجوں کا فرق تو ضرور ہے کہ کوئی کہیں تک پہنچے گا اور کوئی کہیں تک مگر کوئی بھی اس موضوع کا حق ادا کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

اس اقرار واعتراف کے بعد فقط اللہ پاک کے کرم واحسان سے یہ استدعا ہے کہ وہ اس تالیف کو لوگوں کی رہنمائی کے قابل بنائے اور اپنے مقصد میں کامیابی سے سرفراز فرماوے۔

میں نے اس کتاب کو ایک مقدمہ، پانچ ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ مقدمہ ''صلوٰۃ کے لغوی واصطلاحی معنی ومفہوم، صلوٰۃ کے حکم، موقعہ ومحل اور ''صلوٰۃ'' کے مقصود پر مشتمل ہے نیز اس کے اختتام پر آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [الاحزاب 56:33] کے متعلق چند فوائد بھی ہیں جو کتاب کے اس حصہ کا اصل وجوہر ہیں۔

Marfat.com

کتاب کے ابواب کا مختصر تعارف

پہلا باب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے حکم، درود شریف کی مختلف انواع واقسام، درود شریف کے آداب، درود شریف کی مجالس میں شرکت کی ترغیب، درود شریف کی کثرت کا اہل السنۃ کی علامت ہونے، فرشتوں کے ہمیشہ درود شریف پڑھنے میں مشغول ہونے، حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سے اماں حواء علیہا السلام کو مہر میں درود شریف ملنے، معصوم بچہ کے رونے کی مقدار کا درود شریف پڑھنے کی مقدار کے برابر ہونے، دیگر انبیائے کرام پر درود کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی درود بھیجنے کے بارے میں ہے۔اس باب کا خاتمہ ایک حسین فائدہ پر ہے جو کہ درود شریف کی افضل ترین کیفیات وغیرہ کے بارے میں ہے اور اس کے بعد سترہ اہم فصلیں ہیں۔

دوسرا باب:

اس باب میں درج ذیل موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والے کو ملنے والے انعامات، جو بھی درود شریف پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی رحمت ودعا اترتی ہے۔اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے، اس کے اعمال مقبول ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، درود شریف پڑھنے والے کے لئے احد پہاڑ کے برابر اجر لکھا جاتا ہے، اس کے اعمال کا اجر اسے وافر تولنے والے ترازو سے ملے گا، اس کے دنیا وآخرت کے کاموں میں آسانی ہوگی، اس کے گناہ مٹیں گے، اس کا اجر غلام آزاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے، اسے مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات ملے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے حق میں گواہی دیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور اس کی شفاعت فرمائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ورحمت سے مشرف ہوگا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہے گا، عرش کا سایہ نصیب ہوگا، اس کی نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا،

Marfat.com

حوض کوثر کا جام نصیب ہوگا، میدانِ حشر کی پیاس سے محفوظ رہے گا، جہنم سے آزاد ہوگا، پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا، موت سے پہلے ہی اسے اس کا جنت والا گھر دکھادیا جائے گا، جنت میں اسے بہت زیادہ حوریں ملیں گی، درود شریف پڑھنا بیس غزووں میں شرکت سے بڑھ کر ہے، تنگدست کو صدقہ دینے سے بڑھ کر ہے، درود شریف آدمی کے لئے طہارت وتزکیہ کا باعث ہے، اس کی برکت سے مال بڑھتا ہے، ایک درود شریف سے سو سے زائد حاجتیں پوری ہوتی ہیں، درود شریف اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عبادت ہے، مجالس کی زینت ہے، درود شریف پڑھنے سے تنگدستی اور افلاس ختم ہوتا ہے، خیر وبھلائی حاصل ہوتی ہے۔

درود شریف پڑھنے والا سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوگا، درود شریف پڑھنے کا نفع صرف پڑھنے والے کو نہیں بلکہ اولاد در اولاد کئی نسلوں تک پہنچتا ہے، جس کے نامۂ اعمال میں درود شریف ہو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کرلیا۔

درود شریف ایک نور ہے، اس کے سبب دشمنوں پر فتح ملتی ہے، اس کی برکت سے دل نفاق اور کینہ سے پاک ہوتا ہے، لوگوں کی محبت ملتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

لوگ درود شریف پڑھنے والے کی غیبت کرنے سے روک دیئے جاتے ہیں، درود شریف پڑھنا سب سے زیادہ برکت وفضیلت والا عمل ہے۔ دین ودنیا کے لحاظ سے اس کا نفع تمام اعمال سے بڑھ کر ہے۔

مذکورہ بالا تمام انعامات ونوازشات وغیرہ کا تذکرہ اسی باب میں ہوگا اور یہ ایسے منافع ہیں کہ ہر عقل مند آدمی انہیں حاصل کرنے کا حریص ہے، یہ ایسے فضائل ومناقب ہیں جو درود شریف کے علاوہ کسی اور عمل میں نہیں ہیں، نہ کسی جسمانی عبادت میں نہ زبانی عبادت میں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا۔

اس باب کو میں نے چند اہم فصلوں پر مکمل کیا ہے۔

تیسرا باب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت جو درود شریف نہیں پڑھتا اس کے لئے وعیدیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے آدمی کے لئے رحمت سے دوری، بدبختی، جنت کے راستہ سے محرومی، جہنم میں داخل ہونے، جفا کار ہونے اور سب سے بڑا بخیل ہونے کی خبر دی ہے۔

جو آدمی درود شریف نہ پڑھے اس کی مجلس میں نہ بیٹھا جائے، جو درود شریف نہیں پڑھتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ وغیر ذلک۔

اس باب کو بھی میں نے چند نفیس ولطیف فوائد پر ختم کیا ہے۔

چوتھا باب:

بندوں کا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچایا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی فوائد وتتمہ جات اس میں شامل ہیں۔

پانچواں باب:

مخصوص اوقات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا۔ جیسے وضو سے فراغت کے بعد، نماز کے دوران، نماز کی اقامت کے وقت، نماز کے بعد، صبح کے بعد، مغرب کے بعد، تشہد میں اور قنوت میں، تہجد کے لئے بیداری کے وقت، تہجد سے فراغت کے بعد، مساجد کے پاس سے گزرتے وقت، مساجد کی زیارت کے وقت، مساجد میں داخلہ کے وقت، مساجد سے باہر آتے وقت، مؤذن کا جواب دینے کے بعد، جمعہ کے دن و جمعہ کی رات میں، جمعہ، عیدین اور کسوف وخسوف کے خطبوں کے وقت، عیدین کی تکبیرات کے دوران، جنازہ میں، میت کو قبر میں رکھتے وقت، رجب وشعبان میں، کعبۃ اللہ کی زیارت کے وقت، صفا ومروہ پر، تلبیہ سے فراغت پر، حجر اسود کے استلام پر، ملتزم میں، عرفہ کی شام کو، مسجد خیف میں، مدینہ منورہ کی زیارت اور روضۂ اطہر پر حاضری کے وقت، مدینہ منورہ سے الوادع ہوتے وقت، آثار نبویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی زیارت کے وقت، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کی گزرگاہوں اور قیام گاہوں کی زیارت کے وقت جیسے بدر وغیرہ، جانور ذبح کرتے وقت، خرید وفروخت کرتے وقت، وصیت لکھتے وقت، خطبۂ نکاح میں، سونے کے وقت، سفر پر روانگی کے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت، اور جسے نیند نہ آتی ہو اس کیلئے سوتے وقت، بازار جاتے وقت، یا کسی دعوت پر جاتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، پیغام وخطوط بھیجتے وقت، بسم اللہ پڑھتے وقت، مصیبت وتنگی کے وقت، غرق کے خطرہ کے وقت، طاعون کے حملہ کے وقت، دعا کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں، کان بجنے کے وقت، پاؤں سونے کے وقت، چھینک کے وقت، بھول ہو جانے پر، کسی چیز کے حاصل ہونے پر، گدھے کی آواز سننے پر، نیا پھل کھاتے وقت، گناہ سے توبہ کے وقت، کسی بھی حاجت کے وقت، ہر حال میں جب بھی موقعہ ملے، جو بے گناہ ہو اور اس پر تہمت لگائی جارہی ہو وہ بھی درود شریف پڑھے۔ دوست احباب سے ملاقات کے وقت، اجتماع کے اختتام پر، ختم قرآن کے وقت، حفظ قرآن کے وقت، مجلس سے اٹھتے وقت، ذکر اللہ کی مجلس میں، ہر کلام کی ابتداء میں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت، تعلیم کے وقت، حدیث کی قرأت کے وقت، فتویٰ دیتے وقت، وعظ و نصیحت کرتے وقت، اسم مبارک لکھتے وقت، درود شریف پڑھنا چاہیے۔

نیز درود شریف لکھنے کا ثواب کیا ہے، جو درود شریف سے غفلت کرے، اس کے لئے کیا وعید ہے؟ ان سب عنوانات کی تشریحات کے ذیل میں اور بہت سارے فوائد وضمیمہ جات بھی مذکور ہیں۔

خاتمہ:

(۱) فضائلِ اعمال سے متعلق ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا جواز، اس کی شرائط ودیگر اہم نکات کا بیان۔

(۲) درود شریف پر لکھی جانے والی کتابوں کے نام اور ان میں سے جو میرے مطالعہ میں رہیں ان کا بیان، نیز ان تمام کتب کا تذکرہ جن سے اس تالیف کے لئے استفادہ کیا گیا جو دنیا وآخرت کے نفع کی امید پر لکھی گئی اور میں نے اسے پانچ ابواب پر اس امید پر تقسیم کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حواسِ خمسہ میں اپنی حفاظت سے نوازیں گے اور میں نے اس کا نام ''القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع'' رکھا ہے۔

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ اس کے کاتب جامع، قاری وسامع سب کو نفع عطا فرمائیں۔ میرے ظاہر و باطن کو اخلاص سے مزین فرمائیں۔ مصیبتوں اور آزمائشوں میں میرے حامی و ناصر ہو جائیں اور مجھے قیامت کے دن حضرت رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقوں میں سے اٹھائیں۔ مجھے اپنے فضل وکرم سے کتاب وسنت کی صحیح سمجھ عطا فرمائیں۔ صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما۔

Marfat.com

''صلوٰۃ'' کی لغوی واصطلاحی تعریف

''صلوٰۃ'' کا لغوی معنی:

لفظ ''صلوٰۃ'' کے لغوی مفہوم کی دو تعبیریں ہیں، ان میں سے ایک ہے ''دُعا اور حصول برکت'' جیسا کہ قرآن کریم کی آیت وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ [التوبہ 103:9] ''اور ان کیلئے دعا کیجئے بے شک آپ کی دعا ان کے لئے باعث اطمینان ہے'' میں اور وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى أَحَدٍ مِّنْهُم [التوبہ 84:9] ''ان میں سے کسی کی جنازہ کی نماز نہ پڑھئے'' میں ''صلوٰۃ'' اسی دعا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اور ''اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْجَنازۃ کے جملہ میں بھی یہی معنی مراد ہے۔ یعنی ''میت کے لئے دعا'' اور دعا کو ''صلوٰۃ'' اس لئے کہا گیا ہے کہ دعا مانگنے والے کا مقصد دین و دنیا کے لحاظ سے ہر قسم کی بھلائیوں اور کامرانیوں ہی کا حصول ہوتا ہے۔ اگرچہ مختلف مانگنے والوں کے الفاظ مختلف ہوتے ہیں اور لفظ ''صلوٰۃ'' میں یہ عمومیت واجتماعیت موجود ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا، واللہ اعلم۔

دُعا کا دوسرا لغوی معنی ہے ''عبادت'' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ''اِذَا دُعِیَ أَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَاِنْ کَانَ صَائِماً فَلْیُصَلِّ'' (جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو اسے چاہیے کہ دعا کر دے) میں صلوٰۃ بمعنی عبادت ہے، اگرچہ اکثر علماء نے اس حدیث کی تشریح پہلے معنی کے ساتھ کی ہے۔

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ ''صلوٰۃ'' کے لغوی معنی دعا ہیں اور دعا کی دو قسمیں ہیں ایک دعا عبادت اور دوسری دُعا حاجت، لہٰذا عبادت کرنے والا بھی مانگنے والے کی طرح ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ [المؤمن 60:40] کی تفسیر میں علمائے مفسرین نے یہ دونوں قسمیں سامنے رکھ کر کلام کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کے معنی ہیں ''تم میری اطاعت کرو میں تمہیں اجر دوں گا'' بعض نے کہا اس کے معنی ہیں ''مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا'' اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ [البقرۃ 186:2] ''ہر دعا کرنے والا جب مجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں'' کی تفسیر بھی اسی طرح ہے۔

Marfat.com

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ دعا دونوں قسموں کو شامل ہے اور اسی سے شرعی صلوٰۃ پر وارد ہونے والے یہ اشکالات بھی دور ہو جاتے ہیں کہ یہ لغوی معنی سے منقول ہو کر حقیقت شرعیہ ہے یا مجاز شرعی ہے۔ مذکورہ قول کی بنیاد پر صلوٰۃ شرعی (نماز) اپنے لغوی معنی پر قائم ہے جو کہ دعا ہے اور دعا دونوں صورتوں میں ہوتی ہے اپنی حاجت مانگنے کا عمل بھی دعا ہے اور عبادت بھی دعا ہے۔ چنانچہ نماز تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک، دُعاءِ عبادت اور دعاءِ حاجت میں ہی مشغول ہونا ہے اور یہ صلوٰۃ حقیقیہ ہے نہ کہ مجازی و منقولی اور لفظ صلوٰۃ کا اس خاص عبادت کے ساتھ مخصوص ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ اور الفاظ کو اہل لغت اور اہل عُرف اپنے کسی مسمّٰی کے ساتھ مخصوص کر دیا کرتے ہیں جیسے دَابَّۃٌ اور رَأسٌ وغیرہ اور اس عمل کا نام لفظ کو اپنے موضوع کے خاص فرد کے ساتھ مخصوص و محدود کرنا ہے۔ اس سے لفظ کا اپنے معنی موضوع لہ سے نکلنا اور منقول ہونا لازم نہیں آتا۔

علامہ لغت علامہ مجد الدین نے علامہ حلیمی کے حوالہ سے اس بارے میں علماء کا اختلاف بیان کیا ہے کہ ''صلوٰۃ'' کا لفظ صلاۃ بمعنی آگ یا بمعنی ملازمۃ یا بمعنی ترحّم یا بمعنی تعظیم وغیرہ سے مشتق ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق سے علماء کے ان اقوال میں سے کسی قول کو قبول نہیں کرتے اور ہمارے ہاں ایک اور موقف ہے جو کہ ان شاء اللہ صحیح ترین ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ ص ل و اور ص ل ی کا مادہ ایک ہی اصل اور ایک ہی معنی جو کہ ''ملنا اور اکٹھا ہونا'' ہے اور اس مادہ کی تمام شکلیں اور صیغے یہی معنی دیتے ہیں۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ص ل و سے ایک لفظ ''اَلصلا'' ہے اس کا معنی ہے انسان اور چوپائے کی پیٹھ کا درمیان۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کے معنی ہیں رانوں سے اوپر والا حصہ۔ اور ان کے لئے یہ لفظ اس لئے بولا گیا ہے کہ ان میں اجتماع و انضمام موجود ہے۔ اور اسی مادہ سے ایک جملہ ہے ''صَلاہُ بِالنَّار'' یعنی اسے آگ سے بھونا یہ بھی اسی لئے ہے کہ بھوننے سے اس کے اجزاء مل کر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور صَلایَدَہٗ سَخُنُھا کا معنی ہے اس کے ہاتھ کو آگ کی حرارت نے جلا دیا، اس لئے کہ آگ کی حرارت اس کے ہاتھ کی طرف جمع ہو گئی تھی۔ اور صَلاہُ کا معنی ہے کہ اس نے اسے دھوکہ و فریب دیا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے مکر و فریب کو اس کی طرف جمع کر لیا جیسے شکاری آہستہ آہستہ شکار کے قریب جاتا ہے اور اسی مادہ سے ایک لفظ ''الصلایۃ'' ہے جس کے معنی ہیں خوشبو کو باریک کرنے کا آلہ جس میں خوشبو اکٹھی کر دی جاتی ہے۔ گھوڑوں کی دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والے کو ''مُصَلِّی''

Marfat.com

کہتے ہیں اس لئے کہ وہ بھی پہلے نمبر پر آنے والے گھوڑے کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے۔ یہودیوں کے عبادت خانوں کو ''صِلات'' کہتے ہیں اس لئے کہ وہ ان میں جمع ہوتے ہیں۔

اسی مادے کی ایک ترکیب ''ص ول'' ہے اسی سے یہ جملہ ہے کہ ''صَالَ عَلٰی قَرْنِہٖ صَولاً'' جب کسی نے کود کر حملہ کیا ہو۔ مصولۃ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ کو کہتے ہیں اس لئے کہ وہیں کوڑا جمع ہوتا ہے۔ اَلصَیلۃ ہار کو کہتے ہیں۔ المصول اس چیز کو کہتے ہیں جس میں ایلوے جمع کر کے انہیں کوٹا جاتا ہے تا کہ ان کی کڑواہٹ ختم ہو جائے۔ اَلتصویل کھلیان کے اردگرد جھاڑو دینے کو کہتے ہیں، تا کہ بکھرا ہوا غلہ وغیرہ اکٹھا ہو جائے۔

اس مادہ کی تیسری ترکیب ''ل وص'' ہے کہا جاتا ہے ''لاَصَ لَوصاً'' جب کوئی دروازے کی جھریوں سے چھپ کر دیکھے۔ اسی طرح ''لاوَصَ مُلاوَصَۃً واللصوص واللواص والملوص'' فالودے کو کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی آپس میں ملا ہوا مجموعہ ہوتا ہے اور شہد کو بھی اسی لئے لِواص کہتے ہیں کہ وہ چھتہ کے خانوں میں جمع ہوتا ہے۔ لاص کا معنی ہے راستہ سے ہٹا، گویا کہ اس نے چھپنا چاہا یا دوسروں سے ملنا چاہا اور اسی طرح ل ی ص کے الفاظ کے مفہوم میں بھی یہی چیز موجود ہے۔

اور اس مادہ کی چوتھی ترکیب ل ص و اور ل ص ی ہے۔ کہا جاتا ہے ''لَصَا یلصُوہ ولَصَا اِلیہ'' جب کوئی شک کے سبب کسی کے ساتھ ہوا ہو اور لَصَایَلْصِی بروزن رَمٰی یَرمِی اور لَصِیَ یَلْصٰی بروزن رَضِیَ یَرْضٰی بھی اسی طرح ہیں۔

اس مادہ کی پانچویں ترکیب وص ل ہے اسی سے ہے وصلہ، وصلا، وصلۃ، وَصل لامہ، وصل الشیٔ، وصل الی الشیٔ ووصلا وصلۃ یعنی اس کے پاس پہنچ کر اس کے ساتھ مل گیا، اس کے ہاں جا پہنچا۔ اسی سے اَلوصیلۃ کا لفظ ہے۔ اس کا معنی ہے وہ اونٹنی جس نے مسلسل آٹھ سال تک بچے دیئے ہوں اور وہ بکری جس نے سات دفعہ مسلسل دو بچے دیئے ہوں۔

صلوٰۃ کا شرعی معنی:

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ اس کلمہ کی تمام تراکیب میں ملنے اور اکٹھے ہونے کا معنی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ خاص شرعی افعال کا نام اسی لئے صلوٰۃ رکھا گیا ہے کہ ان میں ظاہری اعضاء کا اجتماع اور باطنی خیالات و جذبات کی یکسوئی پائی جاتی ہے اور نمازی اپنے آپ کو نماز کے

Marfat.com

علاوہ باقی تمام حرکات سے الگ کر کے ہمہ تن اپنے معبود کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے یا نماز کا نام صلوٰۃ اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ تمام تر مقاصد حسنہ اور اعمالِ خیر پر مشتمل ہے اور تمام عبادات کی اصل اور جڑ ہے۔

صلوٰۃ کا لفظ استغفار کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی ''اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اَھْلِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْھِمْ'' کی تفسیر دوسری روایت میں ''اُمِرْتُ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَھُمْ'' سے کی گئی ہے۔ برکت کے معنی میں بھی آتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ أَبِیْ اَوْفٰی'' میں یہی معنی ہے۔ قراءت کے معنی میں بھی ہے قرآن کریم میں ہے: لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ۔[اسراء 110:17]

الأعشی کا شعر ہے ؎

تُرَاوِحُ مِنْ صَلَاةِ الْمَلِيْكِ فَطُوْرًا
سُجُوْدًا وَ طَوْرًا حوارا

''تو صبح سویرے اپنے مالک کی نماز پڑھ کر آرام پاتا ہے
اس حال میں کہ تو رکوع سجدے کر رہا ہوتا ہے اور بار بار اٹھتا بیٹھتا ہے''

اس شعر میں صلوٰۃ سے مراد شرعی نماز ہے جس میں رکوع و سجود ہوتے ہیں اور ''حوار'' کا معنی ہے ''قیام و قعود کی طرف لوٹنا۔''

مختلف نسبتوں سے مختلف معانی:

مذکورہ تفصیلات کے بعد یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ صلوٰۃ پڑھنے والے جس کے لئے صلوٰۃ پڑھی گئی اور جس پر صلوٰۃ بھیجی گئی ہے ان میں سے ہر ایک کے تناظر میں صلوٰۃ کا معنی مختلف ہوتا ہے۔

صحیح بخاری میں ابو عالیہؒ کے حوالہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ہاں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف فرماتے ہیں۔

فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب ہے دعا کرنا۔ آٹھویں باب کے آخر میں ہم نے حضرت ربیع بن انسؒ کی روایت سے خرسانی کی حدیث میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ [الاحزاب 56:33] کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب فرشتوں کے ہاں تعریف کرنا ہے اور فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کا دعا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ [الاحزاب 56:33] کا معنی اُدْعُوا لَهٗ ''آپ کے لئے دعا کرو'' ابن ابی حاتم نے اس کی تفسیر میں سعید بن جبیرؒ و مقاتل بن حیانؒ سے نقل کیا ہے کہ ''هُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ'' یَغْفِرُلَکُم ویَأمُر الْمَلٰئِکَةَ اَن یَّسْتَغْفِرُوا لَکم''۔ وہ ذات تم پر صلوٰۃ بھیجتی ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہاری مغفرت کرتی ہے اور فرشتوں کو بھی حکم کرتی ہے کہ وہ تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب ہے ''برکت کی دعا کرنا'' امام بخاریؒ نے اس قول کو تعلیقاً ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں کے معنی یہ ہیں کہ برکت کی دعا کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ نے حضرت سفیان ثوریؒ اور کئی دیگر علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ بھیجنا ''رحمت'' ہے، فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا ''استغفار'' ہے۔ ابو عالیہؒ اور ضحاکؒ سے بھی یہی مروی ہے البتہ ان کے ہاں فرشتوں کی صلوٰۃ کا مطلب ''دعا'' کرنا ہے۔ ضحاک بن مزاحمؒ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ بھیجنا ''اس کی رحمت'' ہے اور ان سے ایک روایت میں رحمت کی جگہ مغفرت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ کا مطلب ''دعا کرنا'' ہے۔ یہ دونوں قول اسماعیل القاضی نے اپنی سند سے ذکر کئے ہیں۔ گویا ان کے ہاں دعا سے مراد مغفرت وغیرہ عام ہے۔ شیخ شہاب الدین قرافیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا ہونا بمعنی مغفرت ہے۔ علامہ ارمویؒ اور علامہ بیضاویؒ نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ اور علامہ آمدیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ ہونے کا مطلب رحمت ہے۔

ابن ابی حاتمؒ نے ہی اپنی تفسیر میں حضرت حسنؒ سے نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ کا رب صلوٰۃ بھیجتا ہے؟ یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انوکھی محسوس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کر کے فرمایا انہیں بتادو کہ میں صلوٰۃ بھیجتا ہوں اور میرا صلوٰۃ بھیجنا یہ ہے کہ ''میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

اور یہی بات معجم اوسط اور معجم صغیر للطبرانی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبریلؑ سے پوچھا: کیا تیرا رب جل جلالہٗ

Marfat.com

صلوٰۃ بھیجتا ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں! میں نے پوچھا اس کی صلوٰۃ کیا ہے؟ اس نے کہا وہ ذات سُبُّوح وقُدّوس ہے اس کی صلوٰۃ یہ ہے کہ ''میری رحمت میرے غضب سے سبقت لئے ہوئے ہے۔''

علامہ مبرد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا معنی رحمت ہے، فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ کا معنی دل کی نرمی ورِقت ہے جو انہیں رحمت کی دعا پر آمادہ کرتی ہے، اس پر علامہ مبرد نے خود ہی یہ اعتراض کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو صلوٰۃ اور رحمت کو دو الگ الگ چیزوں کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ [البقرہ 157:2]

''انہیں لوگوں پر اپنے رب کی خاص خاص رحمتیں بھی ہوں گی اور رحمت عامہ بھی۔''

اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد: صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ سے صلوٰۃ ورحمت کو دو الگ الگ چیزیں ہی سمجھا کہ سلام کے سلسلے میں انہیں بتایا جا چکا تھا کہ وہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر بھی انہوں نے دریافت کیا کہ صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ اگر صلوٰۃ اور رحمت ایک چیز ہوتی تو آپ فرماتے کہ سلام میں صلوٰۃ آ گئی ہے۔ اور درود شریف نہ سکھاتے۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں صلوٰۃ کی نسبت اگر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی رحمت ہے اور اگر انسانوں، فرشتوں اور جنوں کی طرف ہو تو اس سے مراد رکوع وسجود اور دعا وتسبیح ہے اور اگر اس کی نسبت پرندوں اور کیڑوں مکوڑوں وغیرہ کی طرف ہو تو اس کا معنی تسبیح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ [النور 41:24] ''سب کو اپنی اپنی دعا اور تسبیح معلوم ہے۔''

ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کا مطلب بخشش، درگزر، رحمت و برکت اور دنیا وآخرت کی سرخروئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد: هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ [الاحزاب 43:33] کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بندے پر اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرماتے ہیں، اسے برکت دیتے ہیں، اس کی اچھی تعریف فرماتے ہیں اور فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے بندوں کے لئے دعا کرتے ہیں، ان کے دل بندوں کے لئے نرم ہوتے ہیں۔

امام راغبؒ فرماتے ہیں صلوٰۃ کا لغوی معنی دعا وتبریک اور تحمیدَ ہے اور اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

طرف سے صلوٰۃ کا مطلب تزکیہ ہے۔فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ کا معنی استغفار ہے اور بندوں کی طرف سے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب دعا کرنا ہے۔

علامہ زمخشریؒ کہتے ہیں کہ مُصَلِّی (نمازی) رکوع وسجود کرتے ہوئے جھکتا ہے اس لئے صلوٰۃ کا لفظ استعارہ کے طور پر ہر اس ہستی پر بولا جانے لگا جو دوسرے پر شفقت ومہربانی کے ساتھ متوجہ ہو جیسے مریض کی عیادت کرنے والا رحمت وشفقت کے ساتھ اس پر جھکتا ہے اور عورت اپنے بچہ پر جھکتی ہے، پھر رحمت ومہربانی میں اس کا استعمال کثرت سے ہونے لگا، اسی سے یہ محاورہ ہے جو لوگ بولتے ہیں ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ'' یعنی اللہ تجھ پر رحم وکرم کرے۔ یہ ساری تفصیل المجد لغوی نے نقل کی ہے۔ اس کے بعد خود ہی یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی یہ اعتراض کردے کہ هُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ [الاحزاب 43:33] کا معنی رحمت ونرمی سے کرتے ہو تو وَمَلٰٓئِكَتُهٗ کا کیا مطلب ہوگا؟ پھر تو اس کا معنی ہوگا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تم پر رحمت بھیجتے ہیں حالانکہ رحمت بھیجنا تو صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کا کام رحمت بھیجنا نہیں بلکہ رحمت کی دعا کرنا ہے البتہ چونکہ فرشتے مستجاب الدعوات ہیں اس لئے ان کی طرف سے رحمت کی دعا گویا رحمت بھیجنے کے مترادف ہے۔

علامہ ماوردیؒ فرماتے ہیں ''صلوٰۃ'' کا لفظ کئی معانی کے لئے مشترک ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس کا عمومی معنی رحمت کا ہے، فرشتوں کی طرف سے ہو تو استغفار ہے، مومنین کی جانب سے ہو تو اس کا معنی دعا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب:

علامہ حلیمیؒ فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ ''صلوٰۃ'' سلام کے معنی میں ہو لیکن ہمارے شیخ فرماتے ہیں کہ اس میں اشکال ہے کیونکہ آئندہ آنے والی حدیث کعبؓ اور دیگر احادیث اس کی تردید کرتی ہیں۔ سب سے بہتر قول وہ ہے جو ابوالعالیہؒ کے حوالہ سے نقل کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب اس کی تعریف وتوصیف وثناء اور تعظیم کرنا ہے اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور بلندیٔ مراتب کی دعا کرتے ہیں اور اس دعا کا مقصود اصل صلوٰۃ کی طلب نہیں بلکہ زیادتی وکثرت کی طلب ہے۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر صلوٰۃ دو قسم کی ہے ایک عام اور ایک خاص، لہٰذا انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات پر اللہ تعالیٰ کی خاص صلوٰۃ ہوتی ہے بمعنی ثناء و

تعظیم اور انبیاء کے علاوہ ہر چیز پر عام صلوٰۃ ہوتی ہے جس کے معنی رحمت ہیں جو کہ ہر شئی پر محیط ہے۔

قاضی عیاضؒ نے بکر قشیری سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا مطلب شان و مرتبہ کی بلندی ہے اور غیر نبی پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب رحمت ہے۔

مذکورہ بالا تقریر سے واضح ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مومنین میں مرتبہ کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اور اسی سورۃ میں اس سے پہلے فرمایا: هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ یعنی پہلی آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور دوسری آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے مومنین پر درود بھیجتے ہیں مگر یہ بات یقینی ہے صلوٰۃ و درود کا جو درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان ہے وہ دوسروں کے درجہ سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے اور اس بات پر اجماع ہے کہ صلوٰۃ والی مذکورہ آیت شریفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور رفعت و مرتبہ کا جو مقام مذکور ہے وہ اور کہیں نہیں ہے۔

علامہ حلیمیؒ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب ''تعظیم کرنا'' بیان کیا ہے اور اپنی کتاب ''شعب الایمان'' میں کہا ہے کہ صلوٰۃ کی نسبت جب زبان کی طرف ہو تو اس کا معنی تعظیم ہے اور شرعی نماز کو بھی صلوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ''صلاۃ'' (بمعنی پیٹھ کا درمیانہ حصہ) کا جھکنا پایا جاتا ہے کیونکہ چھوٹے کا بڑے کے سامنے تعظیم کی غرض سے جھکنا عرف عام ہے۔ پھر نماز کے پڑھنے کو بھی صلوٰۃ کہا گیا کیونکہ نماز کے قیام، قعود و رکوع وغیرہ کا عمومی مطلب یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ رب تعالیٰ کی تعظیم بجالانے کی صورتیں ہیں۔ پھر اس میں توسیع کر کے ہر دعا کو ''صلوٰۃ'' کہا جانے لگا اس لئے کہ دعا مانگنے والا جس سے دعا مانگتا ہے اسے عظیم سمجھتا ہے اور خود کو اس کا محتاج یقین کرتا ہے اور بندہ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان کا محتاج و مشتاق ہی رہتا ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ ''اَلصَّلٰوۃُ لِلّٰہ'' کا معنی ہے ایسے اذکار کرنا جن سے مقصود اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کے بلند مرتبہ کا اعتراف و اقرار ہو اور یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کیا جائے کہ وہی اس کا مستحق ہے اور کوئی اس درجہ کا نہیں ہے۔ لہٰذا جب ہم کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو ہماری مراد یہ ہے کہ اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں ان کے بلند و بالا تذکرہ، ان کے دین کے غلبہ اور ان کی شریعت کے نفاذ و بقا سے عظمت عطا فرمایئے اور آخرت میں انہیں اپنی امت کی شفاعت، اجر و انعام کی نوازش، مقام محمود کی عطاء، سب مقربین سے زیادہ قرب و شہود سے عظمت عطا فرمایئے۔ اگرچہ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کو پہلے سے عطا فرما دیئے ہیں مگر پھر بھی ہماری دعا کی غرض یہ ہے کہ اگر عظمت و رفعت کا کوئی درجہ باقی ہے اور وہ کسی کو دیا جا سکتا ہے تو وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دیجئے اور اس دعا سے ہم رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ کوشش خود ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اور درود شریف کے الفاظ اس پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کے مطابق ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اسی لئے ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں۔

اب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہماری طرف سے صلوٰۃ بھیجنے کے معنی دُعا کرنا ہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ ''اَلصَّلٰوۃُ علیٰ رَسُولِ اللّٰہ''، صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کہا جاتا ہے ''اَلسَّلَامُ عَلیٰ رَسُولِ اللّٰہ'' یا کہا جاتا ہے ''اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ'' اور خود اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ: **اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ** [البقرہ 157:2] ''یہ لوگ ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے خاص رحمتیں اور عام رحمت ہے'' اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں پہلے سے ہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ ''صَلَّی اللّٰہُ علیہ'' یعنی آپ پر اللہ کی رحمت ہے یا ہوگی۔ صلوٰۃ کی اس تعبیر کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے آپ پر رحمت اترتے رہنے کی تمنا کرتے ہیں جیسے ہم ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں: ''غَفَرَاللّٰہُ لَکَ وَرَحِمَکَ'' اس کا معنی ہے ''اللہ تجھے بخشے اور تجھ پر رحم کرے۔'' اسی طرح ''اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ'' اور ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ'' کا مطلب بھی یہی دعا و تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت آپ پر رحمت بھیجتے رہیں، واللہ اعلم۔

آل و ازواج رضی اللہ عنہم کے لئے صلوٰۃ کا مطلب:

علامہ حلیمیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کے معنی آپ کی تعظیم کا اقرار و اعتراف اور دعا ہے۔ اس پر ہمارے شیخ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی آل و ازواج اور ذریات پر بذریعہ عطف صلوٰۃ بھیجنا ناجائز نہیں ہے کیونکہ ان حضرات کے لئے تعظیم کی دعا ممنوع نہیں ہے اور ہر ایک کی تعظیم اپنے اپنے مقام و مرتبہ کے مطابق ہے۔ ابوالعالیہ کا قول جو کہ پہلے گزر چکا ہے اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو چکی ہے کہ لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے، فرشتوں کی طرف بھی اور مومنین کو بھی صلوٰۃ بھیجنے کا

Marfat.com

حکم ہے تو سب کے لئے صلوٰۃ کا لفظ بولا جاسکتا ہے اور سب اپنے اپنے درجہ میں صلوٰۃ کے مستحق ہوتے ہیں، اور یہ بات بھی اسی کی تائید کرتی ہے کہ غیر انبیاء کے لئے بھی رحمت کی درخواست کرنا جائز ہے۔ البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ غیر انبیاء پر مستقلاً صلوٰۃ بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کا معنی محض یہی ہوتا کہ ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما'' تو غیر انبیاء کے لئے بھی جائز ہوتا اسی طرح اگر فقط تزکیہ کے معنی میں ہوتا تو بھی جائز ہوتا لیکن نماز کے تشہد میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صلوٰۃ کی دعا فقط رحمت وتزکیہ کے معنی میں نہیں ہے خصوصاً وہ حضرات جن کے ہاں تشہد کے یہ الفاظ نمازی کے لئے واجب ہیں۔ البتہ اس کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ یہاں سلام میں رحمت کے داخل ہونے کے باوجود مستقلاً رحمت کا قصد کر کے اسے الگ ذکر کیا گیا ہے اور جہاں مستقلاً کوئی چیز مقصود ہو تو اس کا صراحۃً ذکر ضروری ہوتا ہے اگر چہ دلالۃً اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

فائدہ؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا فلسفہ:

قاضی اسماعیلؒ کی کتاب ''فَضْلُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' میں محمد بن سیرینؒ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ نماز جنازہ میں بچوں کے لئے بھی وہی دعا مانگتے تھے جو بڑوں کے لئے ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ بچہ تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے اس کے لئے آپ گناہوں سے مغفرت کی دعا کیوں مانگتے ہیں؟ تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گناہوں سے پاک ہیں پھر بھی ہمیں حکم ہے کہ ہم ان پر درود بھیجیں۔ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی حکمت تو گزشتہ صفحات میں بیان کی گئی تفصیلات سے سمجھ میں آتی ہے اور اس کا بیان آگے بھی درود بھیجنے والی آیت کی تفسیر سے ذرا پہلے آئے گا اور علامہ فاکہانیؒ نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا تو ہمارے لئے عبادت ہے اور ہماری نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہے۔ اس میں ایک اور عجیب وغریب نکتہ بھی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام مخلوقات سے زیادہ محبوب ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں تو یہ بھی دراصل اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہے کیونکہ ہر محب کو اپنے محبوب کے ذکر کی کثرت بھی محبوب ہوتی ہے۔

Marfat.com

اور ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر رحمت فرماتے ہیں اس کا بھی تقاضا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں تا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کثرت سے ہو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں محبت ہے اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود بھیجیں کیونکہ آدمی اپنے محبوب کے تذکرے کو بھی محبوب رکھتا ہے۔

فائدہ؛ چھوٹے بچے کیلئے استغفار کی حکمت:

گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود بچے کے لئے استغفار کی حکمت کیا ہے؟ اس بارے میں جب ہمارے شیخ ؒ سے پوچھا گیا کہ ہم جنازہ کی دعا میں پڑھتے ہیں ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِصَغِیرِنَا وَکَبِیْرِنَا'' اس کی حکمت کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس کی کئی حکمتیں ہیں:

(۱) چھوٹے کے لئے یہ استغفار تعلیقاً ہے یعنی اس وقت جو ہمارے بچے ہیں یہ جب بالغ ہوں گے اس وقت ان سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو اسے بھی معاف فرمایئے۔

(۲) ہمارے جو بچے ہیں ان کے سبب اگر ان کے والدین سے یا ان میں سے کسی ایک سے یا اس کے سرپرست سے کوئی گناہ ہو جائے تو اسے معاف فرمانا۔

(۳) چھوٹے بچے کے لئے استغفار کا مطلب درجات کی بلندی کی طلب ہے، جیسا کہ وہ بالغ جس کے گناہ نہ ہوں تو اس کے لئے استغفار کا اثر بھی درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتا ہے یا مثلاً کوئی ایسا شخص جو بالغ ہونے کے فوراً بعد ہی مر گیا یا وہ آدمی جو اسلام لانے کے فوراً بعد فوت ہو گیا اور گناہ کا موقع ہی نہیں آیا تو اس کے جنازہ میں جب ہم مغفرت کی دعا کریں گے تو اس سے اس کے درجات بلند ہوں گے۔

(۴) بچوں کے لئے جنازہ میں استغفار ایک احتیاط ہے۔ اس لئے کہ بلوغ کی عمر کا تعین ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور اس بارے میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں اب ہو سکتا ہے کہ جسے ہم بچہ سمجھ رہے ہیں وہ کسی کے قول کے مطابق بلوغ کی عمر میں داخل ہو یا اس کے قریب ہو۔ تو احتیاط اسی میں ہے کہ بچوں کے لئے بھی دعائے مغفرت ہونی چاہیے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

درود شریف پڑھنے کا حکم

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری معلومات کے مطابق اس بارے میں دس مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب:

علامہ ابن جریر طبریؒ وغیرہ کے نزدیک درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔طبری نے اسی پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن ابوالیمن بن عساکر نے طبری کے اس دعوے کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ قرآن کریم میں درود وسلام پڑھنے کا جو حکم ہے جسے بعض حضرات نے استحباب پر محمول کیا ہے نہ کہ وجوب پر ان حضرات کا یہ قول قابل تسلیم نہیں ہے۔ان لوگوں کا یہ قول اعتراض سے مبرا نہیں ہوسکتا۔علامہ طبری نے اس قول پر اجماع کا جو دعویٰ کیا ہے وہ بھی محل نزاع ہے۔

بعض علماء نے علامہ طبری کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا یہ قول ایک مرتبہ سے زیادہ درود پڑھنے کے بارے میں ہے۔اور یہ بات سب کے ہاں مسلم ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آنے پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے۔واللہ اعلم۔

دوسرا مذہب:

درود شریف پڑھنا واجب ہے۔بغیر کسی تعداد کے مقرر کیے ہوئے۔لیکن کم از کم اتنا ہو کہ پڑھنے والے کو اس پر اطمینان حاصل ہو جائے اور بعض مالکیہ نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔مالکیہ میں سے ابن قصار نے لکھا ہے کہ ہمارے اصحاب کا مشہور مذہب یہ ہے کہ درود شریف ہر مسلمان پر فی الجملہ واجب ہے اور زندگی بھر میں ایک دفعہ پڑھنا فرض ہے۔علامہ فاکہانی نے ابن قصار کا یہ قول مختصراً ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ ہوسکتا ہے ابن قصار نے جو یہ کہا ہے کہ ہمارے اصحاب کا مشہور مذہب یہ ہے اس سے ان کا مقصود علامہ طبریؒ کے مذکورہ بالا قول کی تردید ہو۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات نہ ہو۔قاضی ابو محمد بن نصر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا فی الجملہ واجب ہے۔علامہ ابن عبدالبرؒ نے کہا ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ [الاحزاب 56:33] کی تعمیل میں ہر مومن پر درود وسلام پڑھنا فرض ہے۔

Marfat.com

تیسرا مذہب:

زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے خواہ نماز میں پڑھا جائے یا نماز سے باہر۔یعنی درود شریف کلمۂ توحید کی طرح ہوگیا۔یعنی جس شخص نے زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا اس نے قرآن کریم کی آیت پر عمل کرلیا۔ یہ قول ابو حنیفہ سے منقول ہے۔ اور مقلدین میں سے ابوبکر رازیؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔امام مالک، امام ثوری، امام اوزاعی رحمہ اللہ علیہم سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے کیونکہ مطلق امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا اور نفس امر پر ایک ہی مرتبہ درود شریف پڑھنے سے عمل ہو جاتا ہے۔قاضی عیاض اور ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ جمہور امت کا یہی قول ہے۔

ابن حزم نے بھی یہی کہا ہے۔علامہ قرطبی کہتے ہیں اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے۔علامہ قرطبی نے مزید فرمایا ہے کہ درود شریف پڑھنے کا وقت متعین نہیں اور درود شریف کا پڑھنا اس طرح واجب ہے جیسے سنن مؤکدہ۔ علامہ قرطبی سے پہلے علامہ ابن عطیہ نے بھی یہی بات لکھی ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ جس طرح سنن مؤکدہ کو کوئی آدمی ترک نہیں کرتا اسی طرح درود شریف کو بھی کوئی ترک نہیں کرتا مگر وہی جس کی زندگی میں کوئی چیز نہیں۔

چوتھا مذہب:

نماز میں آخری قعدے کے دوران تشہد اور سلام کے درمیان درود شریف پڑھنا واجب ہے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پیروکاروں کا یہی مذہب ہے۔ابن خذیمہ اور بیہقی نے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو تشہد اور سلام کے درمیان درود شریف کے واجب ہونے کے لئے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ جب کہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اس موقع پر درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ بلکہ اس حدیث میں تو یہ بتایا گیا ہے کہ تشہد میں درود شریف کے یہ الفاظ ضروری ہیں۔لیکن علامہ بیہقیؒ نے یہ کہہ کر اس بات کی تائید کی ہے کہ جب درود شریف والی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو تشہد میں سلام پڑھنے کا طریقہ سکھا چکے تھے تو صحابہ نے سلام کے ساتھ صلوٰۃ کا طریقہ بھی پوچھا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ کا طریقہ بھی تعلیم فرما دیا۔ واقعہ کی یہ

Marfat.com

ترتیب اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آیت کریمہ کے ماتحت نماز کے اندر صلوٰۃ پڑھنے کا جو طریقہ سکھایا گیا ہے وہ تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے کے موقع ہی سے متعلق ہے۔ لہٰذا اس موقع میں درود وسلام کا وجوب ثابت ہوگیا۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس حدیث کا تعلق نماز سے نہیں بلکہ نماز کے علاوہ درود پڑھنے سے ہے لیکن یہ احتمال بہت ہی بعید ہے۔ جیسا کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اس کی صراحت کر دی ہے۔ ابن دقیق العید کہتے ہیں اس حدیث میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ آیت میں صلوٰۃ پڑھنے کا جو حکم ہے وہ نماز کے ساتھ مخصوص ہے اگرچہ بہت سارے حضرات نے نماز میں درود کے واجب ہونے کے لئے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے بعض نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ مذکورہ بالا حدیث کے تناظر میں نماز کے اندر درود پڑھنا واجب ہے اور اس پر اجماع ہے۔ اور نماز سے باہر واجب نہیں۔ لیکن یہ قول ضعیف ہے۔ کیونکہ نماز سے باہر درود شریف کے واجب نہ ہونے پر اجماع نہیں ہے۔ ہاں اگر اس قول کے قائل کی مراد یہ ہے کہ درود کے بعینہٖ یہی الفاظ جو اس حدیث میں ہیں وہ نماز سے باہر واجب نہیں ہیں تو یہ بات درست ہے۔

علامہ قرافی نے الذخیرہ میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مذکورہ حدیث سے نماز کے اندر درود کے واجب ہونے کا استدلال امام شافعیؒ صاحب کا ہے۔ اور پھر علامہ قرافی نے اس استدلال پر اس طرح رد کیا ہے جس طرح ابن دقیق العید نے کیا ہے۔ ہمارے شیخ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کی طرف اس استدلال کی نسبت درست نہیں ہے۔ بلکہ امام شافعیؒ کی جو بات کتاب الام میں درج ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ارشاد : اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [الاحزاب 56:33] کے ذریعے درود وسلام پڑھنا فرض کیا ہے اور درود شریف پڑھنے کے اس فرض کی ادائیگی کا موقع نماز سے بڑھ کر اور کوئی نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی ہمیں اس کی دلیل ملتی ہے۔ یہ کہنے کے بعد امام شافعیؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث پیش کی ہیں جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔ پھر فرمایا جب حدیث پاک میں یہ موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز کا تشہد سکھاتے تھے اور یہ بھی موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز میں درود پڑھنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ تو اب یہ کیسے جائز ہے کہ تشہد کو تو ہم واجب کہیں اور درود شریف کو واجب نہ کہیں۔ بعض علماء نے امام شافعیؒ کے استدلال کی تردید کی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Marfat.com

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں امام شافعیؒ کے شیخ ضعیف ہیں۔

(۲) اگر ہم اس طریق کو صحیح مان بھی لیں تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث کے دوران امام شافعی نے یہ جملہ بڑھایا ہے یعنی "فی الصلوٰۃ" اور یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ جملہ کس کا ہے۔

(۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ والی حدیث میں یہ الفاظ "انه كان يقول فى الصلوٰة" ان الفاظ کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرض نماز میں درود شریف پڑھنے کی بات ہے۔ لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ اس جملے کا مطلب یہ ہو کہ وہ نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے درود شریف پڑھنے کا کہتے تھے۔ اور یہی احتمال زیادہ قوی ہے کیونکہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ والی حدیث کے اکثر طرق اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جس سوال کے جواب میں یہ حدیث بیان ہوتی ہے۔ وہ سوال نماز کے پڑھنے کے طریقے کے بارے میں ہے۔ درود شریف کے پڑھنے کے موقع کے متعلق نہیں ہے۔

(۴) اس حدیث میں کوئی لفظ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ تشہد اور سلام کے درمیان میں ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

بہت سارے لوگوں نے اس مسئلے پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ''شذوذ'' کی نسبت کی ہے۔ چنانچہ ابو جعفر طبری نے کہا ہے کہ تمام متقدمین و متاخرین علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب نہیں ہے لہٰذا اس بارے میں امام شافعی کی تائید میں نہ تو متقدمین میں سے کسی کا قول ملتا ہے اور نہ ہی حدیث پاک سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اسی طرح کے اقوال ابو طحاویؒ، ابو بکر ابن المنذر، خطابی کے بھی ہیں۔ جنہیں قاضی عیاض نے ''الشفاء'' میں ذکر کیا ہے۔ العمدہ کے شارح کے بقول امام شافعیؒ سے پہلے کسی نے یہ بات نہیں کی۔ ابن بطال نے اپنی شرح بخاری میں کہا ہے کہ:

''جن صحابہ سے تشہد مروی ہے ان میں سے کسی نے بھی تشہد کے ساتھ درود شریف کا ذکر نہیں کیا۔ نیز حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مہاجرین و انصار کی موجودگی میں برسر منبر تشہد سکھایا اور درود شریف کا تذکرہ نہیں کیا۔ تو کسی نے بھی ان کے اس عمل پر نکیر نہیں کی۔ جب آثار امام شافعیؒ کے اس قول کی تردید کر رہے ہیں تو پھر درود شریف نماز میں کیسے واجب ہو گیا؟

Marfat.com

وہ تمام اسلاف واخلاف جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تشہد نقل کیا ہے ان میں سے کسی نے بھی امام شافعیؒ کی تائید نہیں کی۔"

ہمارے شیخ المشائخ حافظ ابوالفضل عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کئی مشائخ کو سنا ہے کہ انہوں نے امام شافعیؒ پر قاضی عیاضؒ کی تنقید کو پسند نہیں کیا اور فرمایا کہ قاضی عیاضؒ نے اپنی "شرف المصطفیٰ" نامی کتاب میں امام شافعیؒ کی درود شریف کے مسئلے میں تردید کی ہے اور ان کی طرف "شذوذ" کی نسبت کی ہے جبکہ "الشفاء" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاب اور خون کی طہارت کے مسئلے پر طہارت والے پہلو کو ترجیح دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و تقدس کے مناسب یہی موقف ہے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کیا درود شریف کے مسئلے پر امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقدس کے زیادہ شایان شان نہیں ہے؟ لہٰذا قاضی عیاضؒ کو اسے تسلیم کرنا چاہیے تھا اور اس کی تردید نہیں کرنی چاہیے تھی۔

علاوہ ازیں علماء کی ایک جماعت نے امام شافعی رحمہ اللہ کی حمایت کی ہے اور انہوں نے عقلی اور نقلی دلائل سے امام شافعیؒ کے دعوے پر شذوذ کے الزام کی تردید کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بہت سے صحابہ، تابعین اور مختلف علاقوں کے فقہاء کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ بھی نماز میں درود شریف کے واجب ہونے کے قائل تھے۔ اس بارے میں صحابہ اور تابعین سے جو دلائل منقول ہیں ان میں سب سے زیادہ صحیح وہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً منقول ہے۔ اور جو اس باب کے آخر میں ان شاء اللہ آئے گی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز میں تشہد کا طریقہ سکھایا اور پھر فرمایا کہ آگے جو چاہے دعا پڑھے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے دعا سے پہلے درود شریف پڑھنے کا حکم ثابت ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی تشہد اور دعا کے درمیان درود شریف ثابت ہے۔ لہٰذا کوئی آدمی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو لے کر امام شافعی رحمہ اللہ کے موقف کی تردید نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ قاضی عیاض نے کہہ دیا کہ دیکھو یہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد جو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے اور اس میں درود

Marfat.com

شریف کا ذکر نہیں ہے۔اسی طرح علامہ خطابی نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث کے آخر میں ہے ''جب تم یہ تشہد پڑھ چکے تو تمہاری نماز پوری ہوگئی۔'' لہٰذا نماز میں درود شریف واجب نہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جملہ حدیث کا حصہ نہیں ہے بلکہ مدرج ہے اور اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ حدیث کا حصہ ہے تو بھی یہ منسوخ ہے۔ کیونکہ نماز میں درود شریف پڑھنے کا حکم بعد میں آیا ہے۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے دعا قبول ہی نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھے بغیر نماز کیسے ادا ہو سکتی ہے؟ اور علامہ شعبی کہتے ہیں کہ محمد بن کعب قرظی کا مذہب بھی ماوردی کے بقول وہی ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے بلکہ ہمارے شیخ تو فرماتے ہیں کہ کسی صحابی اور تابعی نے نماز میں درود شریف کے واجب نہ ہونے والی بات نہیں کہی ہے سوائے ابراہیم نخعیؒ کے کہ انہوں نے اپنی عبارت میں یہ اشارہ کیا ہے کہ درود شریف کے بغیر بہر حال نماز ہو جاتی ہے، واللہ اعلم۔

اور مختلف شہروں کے فقہاء بھی امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت پر متفق نہیں ہیں۔ بلکہ امام احمدؒ سے اس بارے میں دو روایتیں ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ ان کا آخری قول امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہے چنانچہ ابوزرعہ دمشقی نے امام احمدؒ سے سنے ہوئے مسائل تحریر کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ میں اس بارے میں مضطرب تھا لیکن بعد میں یہ بات مجھ پر واضح ہوگئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا واجب ہے۔المغنی کے مصنف فرماتے ہیں معلوم یہ ہوا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پہلے قول سے رجوع کر لیا تھا۔

اسحاق ابن راھویہؒ سے مروی ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز میں درود شریف چھوڑ دیا اس کی نماز باطل ہے۔اور جس سے بھول کر چھوٹ گیا تو امید ہے اس کی نماز ہو جائے گی۔اور یہی اسحاق ابن راھویہؒ سے آخری روایت ہے جیسا کہ حرب نے ان سے سنے ہوئے مسائل کے تذکرے میں اس کا اشارہ کیا ہے اور اس بارے میں مالکیہ کا اختلاف ہے۔ابن حاجب نے درود شریف کو نماز کی سنتوں میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح قول یہی ہے، ان کے شارح ابن عبدالسلام کہتے ہیں کہ ابن حاجب کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ درود شریف کے واجب ہونے کے بارے میں دو قول ہیں اور مالکیہ میں سے ابن المواز کا ظاہر کلام بھی یہی ہے اور قاضی ابوبکر ابن

العربی کے نزدیک بھی مختار یہی ہے کہ درود شریف نماز میں واجب ہے۔ابن ابی زید نے کہا ہے کہ ابن المواز کا مقصد یہ ہے کہ درود شریف نماز کے فرائض میں سے نہیں ہے جبکہ ابن قصار اور قاضی عبدالوہاب کہتے ہیں کہ ابن المواز کے نزدیک نماز میں درود شریف کا پڑھنا فرض ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

ابویعلیٰ العبدی المالکی نے کہا ہے کہ ہمارے مذہب میں درود شریف کے بارے میں تین قول ہیں: (۱) واجب ہے۔ (۲) سنت ہے۔ (۳) مستحب ہے۔ عراقی نے اپنی ترمذی کی شرح میں ان احناف کا رد کیا ہے جو درود شریف کے واجب ہونے کے قائل ہیں۔ جیسا کہ طحاویؒ۔ سروجی نے ھدایہ کی شرح میں المحیط، التحفہ۔المفید اور الغنیہ کے مصنفین کے بارے میں کہا ہے کہ ان کا صحیح مذہب یہ ہے کہ تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

ہمارے شیخ فرماتے ہیں کہ جو لوگ نماز میں درود شریف کے پڑھنے کو واجب کہتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اس پر عمل بھی کریں۔واجب کہنے کے باوجود اسے نماز کی صحت کی شرط نہیں کہتے۔ طحاویؒ کہتے ہیں کہ امام شافعی سے وجوب والا قول صرف حرملہ نے نقل کیا ہے اور باقیوں نے اس کی روایت پر اعتماد کر کے اسے قبول کر لیا اور علامہ ابن عبدالبر نے الاستذکار میں لکھا ہے کہ حرملہ نے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ درود شریف آخری تشہد میں ہے اور جو اسے تشہد سے پہلے پڑھے گا وہ جائز نہیں۔حرملہ کے علاوہ اور کسی نے یہ قول نقل نہیں کیا۔امام شافعیؒ کے باقی شاگرد یہ نقل کرتے ہیں کہ درود شریف مطلقاً نماز میں فرض ہے اور اس کا موقع آخری تشہد کے بعد سلام سے پہلے ہے اور کسی نے بھی امام شافعیؒ سے یہ نقل نہیں کیا کہ جو اسے تشہد سے پہلے پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی لیکن امام شافعیؒ کے اکثر اصحاب نے حرملہ کی روایت کا اتباع کیا اور اسی کو ہی اپنا مسلک بنا لیا۔ابن خزیمہ اور ان کے پیروکار یعنی بیہقی وغیرہ نے نماز میں درود شریف کے واجب ہونے کے لئے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جو ان شاء اللہ باب کے آخر میں آ رہی ہے لیکن علامہ ابن عبدالبر نے اس حدیث سے وجوب کے استدلال پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے اگر اس حدیث میں درود شریف کا واجب ہونا مقصود تھا تو پھر اس نمازی کو نماز لوٹانے کا حکم دیا جاتا جیسا کہ اپنی نماز صحیح نہ پڑھنے والے کو دیا گیا۔علامہ ابن حزم نے بھی اسی اعتراض کی طرف اشارہ کیا بعض حضرات نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ ہو سکتا ہے وجوب کا حکم اس نمازی کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آیا ہو اور یہ وجوب کے دعویٰ کی دلیل کے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

علامہ جرجانی حنفیؒ اور علما کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ اگر درود شریف پڑھنا فرض ہوتا تو اس کا بیان حاجت کے وقت سے مؤخر کیوں ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کو تشہد سکھا کر فرمایا ''اس کے بعد جو چاہے دعا پڑھے'' اور درود شریف کا ذکر نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ہوسکتا ہے کہ درود شریف اس وقت ابھی فرض نہیں ہوا تھا جب آپ نے صحابہ کو تشہد سکھایا۔ علامہ عراقی کہتے ہیں کہ صحیح روایت میں تشہد سکھانے والی حدیث میں ''ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ'' کے الفاظ موجود ہیں اور ثم تراخی یعنی فاصلہ کے لئے آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تشہد اور دعا کے درمیان کسی چیز کا وقفہ موجود ہے، تشہد کے بعد فوراً دعا نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے ثابت ہے۔ اور بعض حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو امام مسلمؒ کے ہاں مرفوعاً ثابت ہے کہ جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ میں آئے.....الیٰ آخرہ جو حضرات تشہد میں اس استعاذہ کو واجب کہتے ہیں ان کی دلیل بھی یہی حدیث ہے اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے نہ کہ واجب اور یہ بحث اسی طرح چلتی ہے۔

علامہ ابن قیمؒ نے امام شافعیؒ کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ تشہد میں درود شریف کی مشروعیت پر سب کا اجماع ہے البتہ اس کے واجب یا مستحب ہونے میں اختلاف ہے اور جو لوگ اس کے واجب نہ ہونے پر سلف صالحین کے عمل سے استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال بھی محل نظر ہے کیونکہ وجوب یا عدم وجوب ثابت کرنے کے لئے صریح نقل کی ضرورت ہے اور یہ موجود نہیں اور قاضی عیاضؒ کا یہ کہنا کہ علماء نے امام شافعیؒ پر طعن کیا ہے یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ جب امام شافعیؒ نے کسی کی مخالفت نہیں کی نہ اجماع کی مخالفت کی نہ قیاس کی اور نہ کسی شرعی مصلحت کی تو پھر ان پر طعن کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے بلکہ امام شافعیؒ کا یہ قول تو ان کے مذہب کی ایک خوبی ہے۔ کسی نے کیا خوبصورت شعر کہا ہے ؎

إِذَا مَحَاسِنِي الَّتِي أَدَلُّ بِهَا كَانَتْ ذُنُوباً فَقُلْ لِي كَيْفَ أَعْتَذِرُ

''جب میری خوبیاں ہی جو میری سب سے بڑی دلیل ہیں، وہی گناہ ٹھہریں تو مجھے بتایئے کہ میں عذر کس چیز کا پیش کروں۔''

Marfat.com

قاضی عیاضؒ نے امام شافعیؒ کے قول پر جو اجماع کا ذکر کیا ہے اس کی تردید پہلے گزر چکی ہے اور ان کا یہ دعویٰ کہ امام شافعیؒ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد والی حدیث سے استدلال کیا ہے اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں امام شافعیؒ کے استدلالات اور اختیارات کا علم ہی نہیں۔ کیونکہ امام شافعیؒ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما والے تشہد کو اختیار کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے جن مرفوع اور صریح احادیث سے استدلال کیا ہے ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ضعیف ہیں جیسے حضرت سہل بن سعد، سیدہ عائشہؓ، حضرت ابو مسعود اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم والی احادیث جنہیں بیہقی نے خلافیات میں پوری تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے ان احادیث کو بنیادی حجت کے طور پر نہیں بلکہ (اپنے موقف کی) تقویت کے طور پر استعمال کیا ہے اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جن احادیث کا تذکرہ درج بالا سطور میں آیا ہے یہ اپنی جگہ پر بھی تفصیلاً ذکر ہوں گی، جہاں ہم آخری تشہد میں درود شریف کے واجب ہونے والے مسلک کی شہرت پر تبصرہ کریں گے۔

جرجانی نے بھی 'الشافی' اور 'التحریر' میں امام شافعیؒ کے دو قول نقل کئے ہیں اور ابن منذر جو کہ شوافع میں شمار ہوتے ہیں وہ بھی درود شریف کے واجب نہ ہونے کے قائل ہیں۔

ابوالیمن ابن عساکر کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے ایک امام نے اسی بات کا دعویٰ کیا ہے لیکن میں نے امام شافعیؒ کا مذہب نقل کرنے والوں سے یہ بات نہیں سنی کیونکہ تشہد میں درود شریف کے واجب ہونے کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ ابوالیمن کہتے ہیں یہ دعویٰ ان صاحب کے شافعی ہونے کو مخدوش کرتا ہے۔ کیونکہ امام شافعیؒ نے اپنی مستدل حدیث کو اپنی مسند میں ذکر کیا ہے اور ابو حاتم نے بھی اس کا ایک حصہ اپنی صحیح میں نقل کیا ہے دار قطنی نے بھی اپنی سنن میں یہ حدیث ذکر کر کے اس پر صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے۔ یہ سارے شواہد اس بات کی دلیل ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا استدلال مضبوط ہے اور ان کے دلائل بھی کثیر ہیں۔ ایک حدیث کو لے کر اسی پر حکم لگا دینا یہ راسخین فی العلم کا کام نہیں بلکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ حدیث کے تمام طرق کو جمع کرنے کے بعد اس کی حیثیت واضح ہوتی ہے، واللہ اعلم۔

پانچواں مذہب:

تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ یہ شعبیؒ اور اسحٰق ابن راھویہ کا قول ہے۔

چھٹا مذہب:

نماز میں درود شریف کا پڑھنا واجب ہے۔ کسی خاص موقع کی تعیین کے بغیر۔ یہ ابو جعفر الباقر سے منقول ہے۔

ساتواں مذہب:

کثرت سے درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اس کی کوئی تعداد متعین نہیں بلکہ جس سے جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے پڑھے اور غفلت نہ کرے۔ میں (علامہ سخاویؒ) کہتا ہوں کہ بعض مالکیہ سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا اجمالی فرض ہے جس کی نہ کوئی تعداد متعین ہے نہ وقت، واللہ اعلم۔

آٹھواں مذہب:

جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکر ہو تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ یہ امام طحاوی، حنفیہ کی ایک جماعت، علامہ حلیمی اور شیخ ابو حامد الاسفرائنی اور شافعیہ کی ایک جماعت کا قول ہے۔ مالکیہ میں سے علامہ ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ زیادہ احتیاط اسی میں ہے۔ علامہ طحاویؒ کے الفاظ یہ ہیں: ''ہر مسلمان پر اس وقت درود شریف پڑھنا واجب ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کسی اور سے سنے یا خود تذکرہ کرے۔''

علامہ حلیمیؒ نے اپنی کتاب ''شعب الایمان'' میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بڑھ کر ہے پھر کہا ہے کہ ہم سب پر لازم ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، احترام اور تعظیم اتنی زیادہ کریں کہ جتنی کوئی غلام بھی اپنے آقا کی نہ کرتا ہو اور نہ ہی بیٹا باپ کی کرتا ہو اور کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا ہے۔ اس کے بعد علامہ حلیمی نے وہ آیات، احادیث اور صحابہ کرام کے واقعات ذکر کئے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ہر حال میں اور ہر طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل تعظیم و تکریم بجا لانا ضروری ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے واقعات ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور اب ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہو تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا حق ادا کریں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔'' [الاحزاب 56:33]

اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ فرشتے شریعت کے مکلّف نہ ہونے کے باوجود بھی درود و سلام کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے ہیں لہٰذا بندوں کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ وہ فرشتوں سے بڑھ کر درود سلام پڑھیں۔ میں کہتا ہوں کہ علامہ حلیمیؒ نے فرشتوں کے غیر مکلّف ہونے کی جو بات کہی ہے اسی کو علامہ بیہقیؒ نے بھی ثابت کیا ہے لیکن یہ متفق علیہ نہیں ہے اگرچہ امام فخر الدین رازیؒ نے اسرار التنزیل میں اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کے رسول نہیں تھے اور علامہ نسفی نے بھی یہی بات کہی ہے لیکن اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ علامہ سبکی نے کہا ہے کہ میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کے بھی رسول تھے اور اس پر انہوں نے کئی سارے دلائل پیش کئے ہیں جن کے بیان کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔

ان آٹھویں مذہب والوں نے بھی قرآن کریم کی اسی مذکورہ بالا آیت سے استدلال کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ امر وجوب کے لئے ہے اور یہ ہمیشہ تکرار پر محمول ہوتا ہے اور یہ امر اسی پر دلالت کرتا ہے۔ (یعنی اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے گئے حکم کی حیثیت دوسرے عمومی احکام کی سی نہیں ہے اور اپنے اندر تکرار کا تقاضا رکھتی ہے) شہاب ابن ابی حجلہ نے اپنے ایک قصیدے میں کہا ہے:

صَلُّوْا عَلَيْهِ كُلَّمَا صَلَّيْتُمْ
لِتَرَوْا بِهٖ يَوْمَ النَّجَاةِ نَجَاحَا

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو جب بھی تم نماز پڑھو تاکہ تم اس درود شریف کے سبب قیامت کے دن نجات پا جاؤ''

Marfat.com

صَلُّوا عَلَيْهِ كُلَّ لَيْلَةِ جُمْعَةٍ
صَلُّوا عَلَيْهِ عَشِيَّةً وَصَبَاحَا

''ہر جمعہ کی شب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجو، بلکہ ان پر تو ہر صبح وشام درود شریف بھیجو''

صَلُّوا عَلَيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَاسِمُهٗ
فِیْ كُلِّ حِيْنٍ غَدْوَةً وَرَوَاحَا

''جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا ذکر ہو درود شریف پڑھو، صبح وشام کی ہر گھڑی، ہر لمحے میں''

فَعَلَى الصَّحِيْحِ صَلَاتُكُمْ فَرْضٌ اِذَا
ذُكِرَاسْمُهٗ وَسَمِعْتُمُوْهُ صَرَاحَا

''صحیح مذہب کے مطابق جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا ذکر ہو یا تم اسے کسی سے سن لو تو تم پر درود شریف پڑھنا فرض ہے''

صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَا شَبَّ الدُّجٰى
وَبَدَا مَشِيْبُ الصُّبحِ فِيْهِ وَلَاحَا

''اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس وقت سے درود شریف بھیج رہے ہیں جس وقت سے اندھیرا تاریک ہے اور جب سے اس اندھیرے میں سے صبح کا نور چمک رہا ہے''

علامہ فاکہانی نے جب یہ حدیث ذکر کی کہ ''بخیل وہ ہے جس کے ہاں میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے'' تو فرمایا کہ یہ حدیث ان لوگوں کے قول کو تقویت دیتی ہے جو کہتے ہیں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہو درود پڑھنا واجب ہے اور میرا میلان بھی اسی طرف ہے۔

ابن بشکوال کہتے ہیں کہ محمد بن فرح الفقیہ جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھتے ؎

هَجَوْتَ مُحَمَّداً وَ اَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَاللّٰهِ فِی ذَاکَ الْجَزَاءُ

''تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو بیان کی اور میں نے اس کا دفاع کیا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مجھے اس کا انعام ملے گا''

Marfat.com

تو وہ اس شعر میں مُحَمَّدًا کے ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھتے تھے لوگ انہیں کہتے کہ اس سے تو شعر کا وزن بگڑ گیا۔ وہ فرماتے میں اس وزن کی وجہ سے درود شریف پڑھنے کا موقع نہیں گنوا سکتا۔ ابن بشکوال کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محمد بن فرح پر رحم کرے مجھے ان کا یہ عمل بہت اچھا لگتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنِ نیت پر ان کی قدر دانی فرمائے۔

جن لوگوں کے ہاں ہر تذکرہ کے وقت درود شریف پڑھنا واجب ہے ان کے نزدیک اس بارے میں اختلاف ہے کہ مجلس کے ہر ہر فرد پر درود شریف پڑھنا واجب ہے یا ایک دو کے پڑھ لینے سے سب کے لئے کافی ہو گیا۔ اکثر کے نزدیک ہر ہر دفعہ پر حضور گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ذکر پر درود شریف پڑھنا واجب ہے اور حنفیہ میں سے ابواللیث سمرقندی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مجلس میں سے ایک دو نے درود شریف پڑھ لیا تو سب کے لئے کافی ہو گیا، ان کی کتاب ''المقدمہ'' میں یہی لکھا ہے۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو لوگ ہر تذکرے پر درود شریف پڑھنے کو واجب کہتے ہیں ان کے نقلی دلائل تو وہ تمام احادیث ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت، رحمت سے دوری اور بدبختی کی وعید آئی ہے۔ اور انہیں بخیل اور جفا کار کا لقب دیا گیا ہے اور عید ہمیشہ واجب کے ترک پر ہوتی ہے اور ان لوگوں کی عقلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تا کہ ان کے احسانات کا شکریہ ادا کیا جا سکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بے شمار ہیں اور جاری وساری ہیں، خصوصاً جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک تذکرہ ہو تو اس وقت، شکریئے کا یہ فرض اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں نے قرآن کریم کی اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے جس میں فرمایا گیا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا [النور 63:24]

''تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو ایسا معمولی بلانا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے''

ان کا کہنا ہے کہ اگر مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہو اور درود شریف نہ پڑھا جائے تو اس آیت کے حکم کی خلاف ورزی ہو گی، یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر

Marfat.com

درود شریف نہ پڑھا جائے تو گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام آدمی کی حیثیت دے دی گئی (جبکہ مندرجہ بالا آیت قرآنیہ کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا لوگوں کو پکارنا بھی عام لوگوں کے ایک دوسرے کو پکارنے جیسا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہنا فرض عین ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بھی دوسروں کے ذکر سے افضل اور واجب التکریم ہوا۔ مترجم)

علامہ حلیمیؒ کہتے ہیں جب علم حدیث اور روایت کی کوئی مجلس ہو تو کوئی غافل یہ خیال کرسکتا ہے کہ مجلس کے اختتام پر ایک ہی دفعہ درود شریف پڑھ لیں گے، ہم جو کہ ہر دفعہ ذکر مبارک پر درود شریف پڑھنے کے وجوب کے قائل ہیں اس غافل کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک خدانخواستہ چھینکنے والے سے حق میں یقیناً مقدم ہے۔ اگر کسی نے درود شریف کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے مؤخر کیا اور پھر توبہ و استغفار کر کے درود شریف پڑھا تو امید ہے کہ اس کی تاخیر کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

جو حضرات ہر دفعہ ذکر مبارک پر درود شریف کے واجب ہونے کے قائل نہیں ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) ہر دفعہ ذکر مبارک پر درود شریف کے وجوب کا قول کسی صحابی اور تابعی سے منقول نہیں بلکہ یہ بعد والوں کی اختراع ہے۔

(۲) اگر ہر دفعہ درود شریف کے وجوب کا قول مان لیا جائے تو مؤذن پر اذان کے دوران درود شریف پڑھنا واجب ہوگا حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔

(۳) قرآن کریم میں بھی جہاں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے وہاں تلاوت کرنے والے پر درود شریف پڑھنا واجب ہوگا حالانکہ اس کا قائل بھی کوئی نہیں۔

(۴) جو آدمی مسلمان ہونے کے لئے کلمہ پڑھ رہا ہو تو اس پر بھی درود شریف واجب ہوگا، حالانکہ اس کا بھی کوئی قائل نہیں۔

(۵) اس قول میں حرج اور مشقت ہے، جو کہ شریعت مطہرہ کے مزاج کے خلاف ہے۔

(۶) اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے تکرار پر ہر دفعہ درود شریف پڑھنے کو واجب کہیں تو پھر اللہ جل جلالہٗ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان کے ہر دفعہ ذکر پر حمد و ثنا واجب ہو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر دفعہ ذکر پر

درود شریف کے وجوب کے قائلین خود ہر دفعہ ذکر باری تعالیٰ پر حمد وثناء کے وجوب کے قائل نہیں۔

میں (علامہ سخاویؒ) کہتا ہوں کہ آخری دلیل درست نہیں ہے اس لئے کہ ایک جماعت نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ اللہ پاک کے ہر دفعہ ذکر پر حمد وثنا واجب ہے۔ ھدایۃ کی بعض شروح میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ایک مجلس میں بار بار لیا جائے تو ایک دفعہ حمد وثنا کرنا کافی ہے اور اگر مختلف مجلسیں ہوں تو ہر مجلس کے لئے الگ الگ حمد وثنا ضروری ہے اور اسی طرح صحیح قول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک اگر ایک مجلس میں تکرار کے ساتھ ہو تو ایک ہی دفعہ درود شریف کافی ہے۔

لیکن المجتبیٰ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تذکرہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ پر حمد و ثنا اور درود شریف دونوں کے وجوب میں فرق ہے کیونکہ قرآن کریم میں درود شریف پڑھنے کا حکم ہے لیکن حمد وثنا کا حکم نہیں ہے۔ اس لئے اگر اللہ پاک کا تذکرہ مکرر ہو تو ایک دفعہ کی حمد وثنا کافی ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ فرق کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہر وقت اللہ پاک کی ثنا کا وقت ہے کیونکہ ہر ہر لمحے انسان اللہ پاک کی نئی نئی نعمتوں سے مستفیض ہو رہا ہے اور جو اس کی حمد وثنا کو انسان پر واجب کر رہی ہیں۔ اس لئے اگر حمد وثنا اب نہیں کی اور بعد میں کر لی تو بھی وہ قضا نہیں ہوئی جیسے سورۃ فاتحہ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اگر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں نہیں پڑھی تو آخری دو رکعتوں میں پڑھی جا سکتی ہے بخلاف درود شریف کے اگر تذکرہ مقدس سے مؤخر کر دیا تو قضا ہو گیا۔

میں (علامہ سخاویؒ) کہتا ہوں کہ یہ فرق واضح نہیں ہے جیسا کہ ہمارے بعض محقق مشائخ نے ھدایہ کی شرح میں اس کی تصریح بھی فرمائی ہے۔ فخر الاسلام کی کتاب الجامع الکبیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم کا تکرار سنت، شریعت اور دین کا لازمی جزو ہے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کا تکرار تو ایک لازمی امر ہے مگر ہر دفعہ اسم مبارک پر درود شریف پڑھنے کو واجب کہنا حرج ہے یعنی مشقت کا متقاضی ہے اور دین میں حرج اور مشقت نہیں ہے لہٰذا اس قول کو نظر انداز کرنا ضروری ہے، نیز یہ بھی ہے کہ اگر ہر دفعہ ذکر مبارک پر درود شریف پڑھنا واجب ہو تو ساری زندگی درود شریف پڑھنے سے فراغت نہ ہو سکے گی کیونکہ درود شریف میں بھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا ذکر ہے اور ہر دفعہ ذکر پر

Marfat.com

درودشریف کا وجوب درودشریف پڑھتے چلے جانے کا ایک لامتناہی سلسلہ بن جائے گا۔ جس سے موت العمر فراغت نہ ہوگی۔

بعض حضرات نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ مجلس ایک ہوتو اسم مبارک کے تکرار میں ''تداخل'' واجب ہے (یعنی اسم مبارک جتنی دفعہ بھی آئے اسے ایک ہی دفعہ شمار کیا جائے گا) جیسا کہ سجدہ تلاوت کی آیات میں ہوتا ہے مگر ہر بار درودشریف پڑھ لینا مستحب ہے۔

بعض متقدمین کی طرف سے یہ بھی منسوب ہے کہ وہ ہر مرتبہ کے تذکرہ پر الگ الگ درودشریف کو واجب کہتے تھے اور مجلس کے اتحاد کی وجہ سے ''تداخل'' کی اجازت نہی دیتے اور کہتے ہیں کہ درودشریف اور سجدہ تلاوت میں فرق ہے، سجدہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے جس میں تداخل ہو جاتا ہے مگر درودشریف بندے کا حق ہے اور بندے کے حق میں تداخل نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کا بندہ خواہ کتنا ہی عظیم ہو وہ اپنے حق کو معاف کرنے اور اس سے مستغنی ہونے میں اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں ہوسکتا بہرحال یہ معاملہ غوروفکر کا متقاضی ہے۔

حنفیہ میں سے قدوریؒ وغیرہ نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے پر ہر بار درودشریف کے وجوب کا قول اس اجماع کے خلاف ہے جو اس قول کے وجود میں آنے سے پہلے منعقد ہو چکا تھا کیونکہ کسی ایک صحابی سے بھی یہ مروی نہیں ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتے وقت یارسول اللہ صلی اللہ علیک کہا ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس قول کو سننے والا آدمی کسی اور عبادت کے لئے فارغ نہ ہوتا اور ہر دفعہ ذکر پر درودشریف کو واجب کہنے والوں نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان کا جواب یہ ہے کہ ان احادیث کا مقصد درودشریف کی اہمیت اور تاکید بیان کرنا ہے خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو درودشریف چھوڑنے کے عادی ہو جائیں ورنہ ان احادیث میں ایک مجلس کے دوران ذکر مبارک کے تکرار پر وجوب کے تکرار کی دلیل نہیں ہے۔

علامہ طبریؒ کہتے ہیں کہ درودشریف والی آیت مبارکہ میں امر کا صیغہ وارد ہونے کے باوجود متقدمین ومتاخرین علماء میں سے کسی نے بھی درودشریف کو فرض نہیں کہا ہے کہ جس کے چھوڑنے والا گنہگار ہو کیونکہ یہ امر استحباب کے لئے ہے یعنی مستحب امر ہے، کوئی نماز میں درودشریف پڑھے یا نماز کے بغیر درودشریف پڑھے اس امر پر عمل ہو جاتا ہے۔ لیکن میرا (علامہ سخاویؒ) کا کہنا ہے کہ علامہ طبریؒ نے اپنے موقف میں اجماع کا جو دعویٰ کیا ہے یہ ان لوگوں کے

Marfat.com

دعوے کے خلاف ہے جو نماز میں درود شریف کی مشروعیت پر اجماع بتلاتے ہیں کیونکہ اسلاف سے اس کے وجوب یا استحباب کی تصریح بالکل معلوم نہیں ہے سوائے اس اثر کے جو ابن ابی شیبہؒ اور طبریؒ نے ابراہیم نخعیؒ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ تشہد میں "السلام علیک ایھا النبی و رحمة اللہ وبرکاتہٗ" درود شریف کے قائم مقام ہوسکتا ہے لیکن انہوں نے بھی درود شریف کے شرعی وجوب کی مخالفت نہیں کی صرف یہ دعویٰ کیا ہے کہ درود کی جگہ سلام بھی کافی ہو جاتا ہے، واللہ اعلم۔

نواں مذہب:

ہر مجلس میں خواہ کتنی ہی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لینا کافی ہے۔ یہ مذہب زمخشریؒ نے نقل کیا ہے۔

اوزاعیؒ سے کسی نے پوچھا کہ اگر کسی کتاب میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو تو کیا حکم ہے؟ کہا اگر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لو تو کافی ہے۔ ترمذیؒ نے بھی بعض اہل علم سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب آدمی ایک مجلس میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو جب تک اس مجلس میں بیٹھا رہے کافی ہے، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اس مذہب پر تنقیدی اور تائیدی آراء پہلے گزر چکی ہیں کسی معاملے پر صحیح رائے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔

دسواں مذہب:

ہر دعا میں بھی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ امام سخاویؒ کہتے ہیں کہ اور بھی بہت سے مواقع ایسے ہیں جہاں پر درود شریف پڑھنے کے وجوب میں اختلاف ہے مگر اس کی تفصیل ان شاء اللہ آخری باب میں آئے گی۔

نوٹ:

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی نذر ماننے سے درود شریف کا پڑھنا واجب ہو جاتا ہے کیونکہ درود شریف بہت بڑی نیکی، افضل عبادت اور اللہ کے قرب کا بڑا ذریعہ ہے اس لئے اس کی نذر ماننے سے یہ واجب ہو جاتا ہے اور اس منت کا پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو اللہ تعالیٰ کی کسی

اطاعت کی نذر مانے تو پس اسے پورا کرے۔

(۲) اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زندگی میں کسی شخص کو دوران نماز پکاریں تو اس پر لازم ہے کہ وہ فوراً (حالت نماز میں ہی) زبان سے جواب دے۔ لیکن بعض مالکیہ کا کہنا ہے کہ اگر اس کی نماز نفلی ہو تو نماز توڑ کر جواب دے یا درود شریف پڑھ کر جواب دے یا قرآن کریم کے کسی لفظ سے جواب دے مگر جواب کی یہ ساری صورتیں قرآن کریم کے ظاہری حکم کے خلاف ہیں، واللہ الموفق والمعین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اپنے آپ پر درود شریف پڑھنا واجب تھا یا نہیں؟

ھدایہ کی بعض شروح میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنے آپ پر درود شریف پڑھنا واجب نہیں تھا لیکن ہمارے نزدیک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنے آپ پر درود شریف پڑھنا واجب تھا۔

درود شریف پڑھنے کے مواقع:

درود شریف کس وقت پڑھنا چاہیے؟ اس موضوع پر کافی بحث تو پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے اور کچھ بحث اس کتاب کے آخری باب میں آئے گی۔

درود شریف پڑھنے کے مقاصد وفوائد:

علامہ حلیمیؒ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر کے اس کا قرب حاصل کیا جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم پر جو حق ہے اسے ادا کیا جائے۔ علامہ ابن عبدالسلام کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارا درود شریف پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں سفارش نہیں ہے کیونکہ ہم جیسے انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی ارفع واعلیٰ صفات والی اور حامل مقام محمود ہستی کی سفارش کیسے کر سکتے ہیں۔

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

Marfat.com

لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محسن مُنعِم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرنے کا حکم بھی فرمایا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا حق ادا نہیں کر سکتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا جس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خود ہی اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ان کے شایانِ شان رحمتیں نازل فرمائیں۔

ابو محمد البرجانی کہتے ہیں تمہارا درود شریف درحقیقت خود اپنے لئے تمہاری دعا ہے کیونکہ تم خود اس کے نفع کے محتاج ہو۔ علامہ ابن عربی کہتے ہیں درود شریف کا فائدہ خود پڑھنے والے ہی کو ہوتا ہے کیونکہ درود شریف پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس انسان کا عقیدہ خالص ہے، نیت صحیح ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے اور بارگاہ الٰہی تک رسائی کے معزز واسطے کا احترام کرنے والا ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اطمینان کا ایک عظیم شعبہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی ادائیگی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت واکرام کا اقرار ہے، پابندی سے درود شریف پڑھتے رہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات عظیم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تو ہمارے لئے دوزخ سے نجات اور جنت میں داخلے کا سبب ہیں۔ آپ ہی کے ذریعے سے ہمارے لئے کامیابی کے راستے آسان ہوئے، خوش بختی اور سعادت کے دروازے کھلے، بلند مرتبوں تک پہنچنے کی صورتیں پیدا ہوئیں اور عظمتوں کے راستے کی رکاوٹیں دور ہوئیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

[آل عمران 164:3]

''حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتے

Marfat.com

ہیں، ان لوگوں کا تزکیہ کرتے رہتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی باتیں
بتلاتے رہتے ہیں۔"

سلام کے بغیر درود پڑھنا اور درود کے بغیر سلام پڑھنا مکروہ نہیں ہے

تنبیہ:

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کی حدیث جو عنقریب آ رہی ہے اس سے اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ سلام کے بغیر درود پڑھنا اور درود کے بغیر سلام پڑھنا مکروہ نہیں کیونکہ سلام کی تعلیم درود سے پہلے آئی اس لئے ایک مدت تک تشہد میں درود کے بغیر ہی سلام پڑھا جاتا رہا ہے۔ لیکن علامہ نوویؒ نے کتاب الاذکار وغیرہ میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ درود وسلام کو الگ الگ پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ قرآن کریم کی آیت میں دونوں کا حکم ایک ساتھ ہے۔ ہمارے شیخ فرماتے ہیں علامہ نوویؒ کا استدلال کمزور ہے اگر کوئی آدمی ایک وقت میں درود پڑھے اور دوسرے وقت میں سلام پڑھے تو قرآن کریم کی آیت پر عمل کر لیتا ہے، ہاں البتہ اگر کوئی آدمی صرف درود پڑھے اور سلام بالکل ہی نہ پڑھے تو یہ مکروہ ہے۔

ابن بشکوال وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی "صلی اللہ علیہ وسلم" کہنا پسند کرتے تھے علیہ السلام نہیں کہتے تھے کیونکہ علیہ السلام ایک دعا ہے جو اپنے ہر بڑے کو دی جا سکتی ہے، واللہ الموفق۔

اب ہم آیت قرآنیہ : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [الاحزاب 56:33] کے کچھ فوائد ذکر کرتے ہیں۔

یہ آیت مدنی ہے، اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے سے آگاہ فرمایا ہے کہ ملاء اعلیٰ میں ان کا کیا درجہ ہے، مقرب فرشتوں کے ہاں ان کی ثنا کی جاتی ہے اور فرشتے بھی ان پر درود پڑھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کو بھی درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا تاکہ عالم دنیا میں بھی اور عالم بالا میں بھی ہر جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا ہو۔

حَلَلْتَ بِهٰذَا حُلَّةً بَعْدَ حُلَّةٍ
بِهٰذَا فَطَابَ الْوَادِيَانِ كِلَاهُمَا

Marfat.com

''(موسم بہار میں) نقاش ازل نے ایک کے بعد دوسری وادی کو ایسا لباس فطرت پہنا دیا کہ وادیاں حسن اور عمدگی کا مرقع بن گئیں۔ اسی طرح احسن الخالقین نے احسن تقویم اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم دے کر عالم دنیا اور ملاء الاعلیٰ دونوں جہانوں کے چہروں کو منور کر دیا اور انہیں خیر و برکت سے بھر دیا۔''

تفسیر کشاف میں ہے کہ جب آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تک اللہ جل شانہٗ نے آپ کو جس شرف سے مشرف فرمایا اس میں ہمیں بھی شریک کیا؟ تو تب آیت کا اگلا حصہ نازل ہوا یعنی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ لیکن مجھے اس کی اصل ابھی تک نہیں ملی۔

علامہ فاکہانی فرماتے ہیں آیت کریمہ میں اللہ پاک نے ''يُصَلُّوْنَ'' فرمایا ہے، یہ فعل مضارع ہے جو دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود شریف پڑھنا دائمی اور ابدی ہے تمام اولین و آخرین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صلوٰۃ ہی کافی ہے بلکہ یہی سب کا مقصود انتہائی ہے لیکن کس کے ایسے نصیب کہ اس پر اللہ پاک درود بھیجیں۔ بلکہ اگر کسی ذی عقل سے کہا جائے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک درود محبوب ہے یا یہ زیادہ پسند ہے کہ تمام مخلوق کے نیک اعمال تیرے اعمال نامے میں آ جائیں تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک درود کو ہی اختیار کرے گا، اس ذات کی عظمت کا کیا اندازہ کیا جا سکتا ہے جس پر اللہ پاک اور اس کے فرشتے دائماً و ابداً درود بھیج رہے ہیں اور کسی مومن کو یہ کیسے زیب دیتا ہے کہ جو عمل اللہ پاک مسلسل کر رہے ہیں وہ اس سے غفلت کرے۔

جس طرح اس آیت کے جملے کی خبر استمرار و دوام پر دلالت کرتی ہے اسی طرح اس کا مبتدا بھی استمرار و ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔ اس طرح یہ بات اور زیادہ مضبوط ہو گئی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ پاک اور فرشتوں کا درود شریف بھیجنا یقیناً استمرار و دوام کے ساتھ موصوف ہے۔ اہل معانی کہتے ہیں کہ آیت کریمہ: اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ [البقرہ 15:2] میں بھی ''مستهزی بهم'' اس لئے نہیں کہا تا کہ یہ اشارہ ہو جائے کہ کافروں کے ساتھ یہ توہین آمیز سلوک ہوتا ہی رہے گا۔ علامہ فاکہانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی صراحتاً یا اشارۃً یہ نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بھی کسی نبی پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے

Marfat.com

ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ یہ خصوصیت فقط حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔

علامہ واحدی رحمۃ اللہ علیہ ابوعثمان واعظ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام سہیل بن محمد سے سنا کہ اللہ پاک نے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ والی آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو شرف وعظمت بخشی ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کے عطا کی گئی کیونکہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو تعظیم عطا کی گئی اس کے بجالانے میں فرشتوں کے ساتھ اللہ پاک کی شرکت نہیں ہے اور یہاں تو اللہ پاک نے پہلے اپنے بارے میں فرمایا کہ میں درود بھیجتا ہوں اور پھر فرشتوں کا ذکر کر کے کہا کہ وہ بھی درود بھیجتے ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ فرشتوں کے ذریعے ملنے والی تعظیم سے اللہ پاک کے اپنے عمل سے بخشی گئی تعظیم اتم واکمل ہے۔

علامہ ابن بشکوال کہتے ہیں کہ میں نے عبدوس رازی سے سنا کہ انہوں نے ایک آدمی کو یہی بات فرمائی کہ جس آدمی کو نیند نہ آتی ہو وہ سوتے وقت یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ [الاحزاب 56:33] پڑھ لے۔ اس موضوع پر تفصیل آخری باب میں آئے گی انشاء اللہ۔

علامہ ابن ابی الدنیاؒ فرماتے ہیں کہ ابن بشکوال نے ابن ابی فدیک سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صاحب سے سنا جو یہ کہہ رہے تھے کہ بزرگوں سے سنا ہے جو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ پڑھے اور پھر ستر مرتبہ کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو فرشتہ اسے کہتا اے فلاں تجھ پر اللہ پاک کی رحمت ہو تیری کوئی بھی حاجت کبھی رد نہ ہوگی۔

ابن بشکوال کہتے ہیں کہ احمد بن محمد بن عمر یمانی نے کہا ہے کہ میں صنعاء میں تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہیں میں نے جا کر پوچھا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ آدمی ماہِ رمضان میں ہماری امامت کرتا تھا اور قرآن کریم کی خوبصورت تلاوت کرتا تھا جب وہ اس آیت پر پہنچا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ تو اس نے پڑھا "يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ." (مجھ نبی پر درود پڑھتے ہیں۔نعوذ باللہ) تو اسی وقت سے یہ آدمی گونگا ہو گیا، کوڑھی ہو گیا، برص کا مرض اسے لگ گیا اور اندھا بھی ہو گیا اور چلنے سے بھی معذور ہو گیا اور یہ شخص اسی جگہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کھیٰعٓصٓ کی تفسیر میں بعض متکلمین سے نقل کیا ہے کہ 'ک' سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ وتسلیم کو کافی ہے چنانچہ قرآن کریم میں بھی ہے: اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ [الزمر 36:39] اور 'ھ' ہدایت کی ہے کہ اللہ پاک خود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ [الفتح 2:48] اور 'ی' تائید کے لئے ہے یعنی اللہ پاک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود تائید فرما رہے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے: هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ [الانفال 62:8] اور 'ع' عصمت کے لئے ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ [المائدہ 5: 67] اور 'ص' صلوٰۃ (درود شریف) کا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝.

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر ابن فورک سے نقل کیا ہے کہ بعض علماء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان: ''وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ۔'' (صلوٰۃ میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنادی گئی ہے) کا مطلب یہ ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اس بات میں رکھی گئی ہے کہ اللہ پاک اور اس کے فرشتے مجھ پر درود بھیجتے ہیں اور امت کو بھی قیامت تک کے لئے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اس معنی کے مطابق الصلوٰۃ پر جو ''ال'' ہے یہ عہد کا ہے۔

میں (علامہ سخاویؒ) کہتا ہوں قاضی عیاضؒ نے المشارق میں کہا ہے کہ اس حدیث میں صلوٰۃ سے مراد نماز ہے کیونکہ نماز میں مناجات بھی ہے۔ معراج بھی ہے اور شرحِ صدر بھی ہے۔

اکثر اقوال یہی ہیں، واللہ اعلم۔

علامہ واحدی اصمعی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے بصرہ کی جامع مسجد کے منبر پر مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسے کام کا حکم فرمایا جس کی ابتدا اس نے خود فرمائی، پھر فرشتوں نے اس پر عمل کیا۔ چنانچہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز واکرام کو بلند کرنے کے لئے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

[الاحزاب 56:33]

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تمام انبیاء ورسل سے ممتاز کر دیا لہٰذا تم درود شریف پڑھ کر ان کے احسانات کا شکریہ ادا کرو اور کثرت سے ادا کرو۔

Marfat.com

خطبائے کرام نے اس آیت کو خطبے کا حصہ بنا کر بہت اچھا کام کیا لیکن اگر آیت کے ساتھ اس کا مفہوم بھی بیان کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ واللہ اعلم۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمائے حسنیٰ میں سے اسم ''اللہ'' کا انتخاب فرمایا اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ یہی اسم اعظم ہے۔ نیز یہ ایسا اسم ہے جس کا اطلاق اللہ پاک کے سوا کسی اور ہستی پر نہیں ہوسکتا۔ بعض حضرات نے قرآن کریم کی آیت: هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ [مریم 65:19] ''کیا تم نے کبھی ایسا نام کسی اور کے لئے بھی سنا ہے؟'' یا اس کے علاوہ اور بھی کئی حکمتیں ہوسکتی ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کہا ''يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' نہیں کہا جبکہ اور انبیائے کرام کو اللہ پاک نے نام لے کر خطاب فرمایا جیسے: يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ [البقرۃ 2: 35]، يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا [ھود 11: 48]، يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا [الصافات 37: 104 - 105]، يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ [ص 38: 26]، يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ [آل عمران 3: 55]، يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ [مریم 7:19]، يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ [مریم 12:19] وغیرہ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ پاک نے تمام انبیائے کرام کے مقابلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت، عظمت اور فضیلت کو واضح فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ پاک نے اپنے خلیل علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا تو ان کا نام لیا، ارشاد فرمایا: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ [آل عمران 3: 68] اور جب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فرمایا تو ان کا نام نہیں لیا بلکہ لقب سے یاد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہوا: يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ [الاحزاب 1:33] خطاب کا یہ فرق بہت بڑی فضیلت اور عظمت کی دلیل ہے۔ علمائے کرام نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مراتب کی دلیل بتایا ہے اور قرآن کریم میں جہاں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ذکر کیا گیا ہے وہ کسی خاص مصلحت کے تحت ہے۔

آیت کریمہ میں ''النبی'' پر جو الف لام ہے یہ یا تو ''عہد'' کا ہے کیونکہ پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ 'ال' غلبے کے لئے ہے۔ جیسے المدینہ، النجم، الکتاب۔ (علم نحو کی اصطلاح میں کسی اسم پر ال داخل ہو تو وہ اسم معرفہ بن جاتا ہے۔ مگر ال جب غلبے کا داخل ہو تو وہ اپنے مدخول اسم کو بے مثال معرفت و خصوصیت عطا کرتا ہے اور اسے اَعْرَفُ الْمَعَارِف بنا دیتا ہے..... مترجم) یعنی اس آیت میں النبی سے وہ نبی مراد ہے جو تمام انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین پر مقدم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

لفظ "اَلنَّبِیّ" کی تحقیق

لفظ نبی ھمزۃ کے بغیر بھی ہے اور ھمزہ کے ساتھ بھی۔ لیکن زیادہ صحیح یہی ہے کہ ھمزہ نہیں ہے۔ اگر چہ تمام روایتوں میں یہ دونوں طرح پڑھا گیا اور یہ لفظ یا تو النّبأ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے خبر اور نبی کو اس لئے نبی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے اس غیبی فیصلے سے آگاہ فرمایا کہ وہ نبی ہیں۔ قرآن کریم میں نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ [الحجر 49:15] "میرے بندوں کو خبر دیجئے کہ بے شک میں بہت بخشنے والا بہت بڑا مہربان ہوں" نبی بروزن فعیل، بمعنی فاعل ہے کیونکہ نبی لوگوں کو خبریں دینے والا ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بمعنیٰ مفعول ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ [التحریم 3:66] جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زوجہ محترمہ کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کو اس کے متعلق کس نے خبر دی؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے العلیم الخبیر (رب) نے اطلاع دی ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ لفظ نبوت سے مشتق ہے اور نبوت کا معنی ہے بلندی، نبی کا مرتبہ بھی بلند ہوتا ہے۔ المجد اللغوی کہتے ہیں کہ اس بات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ "النباۃ" سے مشتق ہے جس کا معنی ہے بلند مقام، اور 'شفا' میں بھی یہ لکھا ہے کہ جن لوگوں کے ہاں نبی میں ھمزہ نہیں ہے ان کے نزدیک یہ نبوت سے مشتق ہے جس کا معنی ہے بلند مقام یا سطح مرتفع۔ مطلب یہ ہوا کہ نبی کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بہت مکرم و محترم اور بلند مقام ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ "نبیٌ" سے مشتق ہو جس کا معنیٰ ہے سیدھا راستہ۔ ابن سیدہ کہتے ہیں اللہ کا نبی لوگوں کو اللہ کے بارے خبردار کرتا ہے۔ سیبویہ کہتے ہیں کہ نبی میں ھمزہ کا پڑھنا لغت کے لحاظ سے بالکل پسندیدہ نہیں ہے یعنی اس کا استعمال انتہائی قلیل ہے۔ مطلب یہ نہیں کہ قواعد کی رو سے ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابی نے کہا یا نبیء اللہ! یعنی وہ شخص جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آیا ہے (اس لئے کہ نُبِئَتْ مِنْ اَرْضٍ اِلیٰ اَرْضٍ اس وقت بولا جاتا ہے کہ جب کسی آدمی کو یا کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہو) تو اس دیہاتی کا جملہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ھمزے کا انکار کیا اور فرمایا کہ قریشی ہوں تم میرا نام نہ بگاڑو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ تم میرا نام نہ بگاڑو میں اللہ کا نبی ہوں۔ ایک

Marfat.com

اور روایت میں ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ لَسْتُ نَبِیٌّ اللّٰہِ وَلَاکِنْ نَبِیُّ اللّٰہِ۔ یعنی میں نبیٔ اللہ (ھمزہ کے ساتھ) نہیں ہوں بلکہ نبی اللہ ہوں۔

ابن سیدہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نام میں ھمزہ لگانے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اسی لئے اس قائل کی تردید کی تا کہ دوسرے لوگ اس کو دلیل نہ بنالیں نیز نبیٔ اللہ کہنے میں ایک شرعی ممانعت کا ارتکاب ہے کیونکہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دیہاتی کی تردید نہ فرماتے تو ناجائز اور ممنوع کام کا جائز ہونا لازم آجاتا۔

نبی کی جمع انبیاء۔ نباء اور انباء آئی۔ عباس بن مرداس سلمیٔ کے اشعار ہیں۔

یا خَاتَمَ النَّبَاءِ اِنَّکَ مُرْسَلٌ
بِالْحَقِّ کُلُّ هَدْیِ السَّبِیْلِ هَدَاکَا
اِنَّ الْاِلٰهَ بَنیٰ عَلَیْکَ مُحَبَّةً
فِی خَلْقِهٖ وَمُحَمَّدًا اَسْمَا کَا

''اے وہ ذات کہ جس پر نبوت ختم ہوگئی بے شک آپ حق دے کر بھیجے گئے۔ ہدایت کے ہر راستے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رہنمائی کر دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ معبود برحق نے اپنی مخلوق کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دی اور آپ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا۔''

(علامہ سخاویؒ کہتے ہیں) درج بالا موضوع پر جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اسی کو کافی سمجھا جائے اور خواہ مخواہ اختلاف ونزاع کی کوفت اٹھانے سے اجتناب بہتر ہے۔

نبی اور رسول میں فرق:

بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ رسول وہ ہے جس کے پاس جبرائیل علیہ السلام بار بار وحی لے کر آتے ہیں اور نبی وہ ہے جس کی نبوت الہامات اور بشارتوں کے ذریعے ہو لہٰذا ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہے۔ یہ فرق واحدی وغیرہ نے فراء سے نقل کیا ہے۔ علامہ نوویؒ کہتے ہیں فراء کے کلام میں نقص ہے کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبوت میں فرشتے کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ نبوت ورسالت میں بعض خواص مشترک ہیں اور بعض غیر مشترک۔ غیب پر اطلاع پانا، نبوت کے خواص کا علم ہونا

Marfat.com

اور بلند درجات تک رسائی پانا وہ خواص ہیں جو نبی اور رسول دونوں میں مشترک ہیں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر عذاب سے ڈرانے کا حکم رسول کو ہوتا ہے اور بعض کی رائے یہ ہے کہ رسول وہ ہے جو نئی شریعت لے کر آیا ہو اور جو نئی شریعت نہ لایا ہو وہ نبی ہے رسول نہیں اگرچہ ابلاغ اور انذار کا کام کرتا ہو۔ بعض کا کہنا یہ ہے کہ جس کے ہاتھوں معجزات ظاہر ہوں، جس پر کتاب نازل ہو اور جس کے ذریعے سے سابقہ شریعت منسوخ ہو وہ رسول ہے اور جس میں یہ صفات نہ ہوں وہ نبی ہے۔

زمخشریؒ کہتے ہیں کہ رسول وہ ہے جو معجزے بھی دکھائے اور نئی کتاب بھی پیش کرے اور جس پر کتاب نازل نہ ہو وہ نبی ہے۔ اس کا کام سابقہ شریعت کے لئے دعوت و تبلیغ کرنا ہوتا ہے۔ یہ تمام اقوال المجد اللغوی نے ذکر کئے ہیں اور کہا ہے کہ میں اس بارے میں صرف وہی قول ذکر کروں گا جو انتہائی محقق اور واضح ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نبوت رسالت سے افضل ہے:

ابن عبدالسلام اپنے ''قواعد'' میں کہتے ہیں۔ اگر پوچھا جائے کہ نبوت افضل ہے یا رسالت؟ تو میں کہوں گا نبوت افضل ہے۔ کیونکہ نبوت اللہ تعالیٰ کی صفات و کمالات سے آگاہ کرتی ہے یعنی نبوت میں اللہ پاک سے دو طرفہ تعلق ہے کہ نبی کو اللہ تعالیٰ اپنی صفات جلال و جمال سے آگاہ فرما کر لوگوں تک ان صفات کی تبلیغ اور تعارف پر مامور فرماتے ہیں۔ اس طرح نبی ایک طرف اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہی حاصل کرتا ہے اور دوسری طرف انہی صفات سے اللہ کے بندوں کو تبلیغ کرتا ہے۔ اس طرح صفات الٰہیہ سے اس کا تعلق دوہرا ہوتا ہے جبکہ رسول کا کام احکامات کا ابلاغ، انذار و تبشیر ہے۔ لہٰذا نبی کا مقام اپنے دوہرے تعلق کی وجہ سے افضل ہے۔ نبوت کے افضل ہونے کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے فرمایا:

اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ [القصص 30:28] بعد میں فرمایا: اِذۡہَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّہٗ طَغٰی ۫ [النّٰزعٰت 17:79–طٰہٰ 24:20]۔ اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ [القصص 30:28] نبوت کی اطلاع ہے جسے مقدم کیا گیا ہے اور اِذۡہَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ منصب رسالت ہے جسے مؤخر کیا گیا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ نبوت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات اور حقوق کا تعارف حاصل کرنے سے ہے اور رسالت بندوں تک

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے اور اطاعت و معصیت کی جزا و سزا کی اطلاع دینے سے عبارت ہے۔ بہر حال اس موضوع پر مزید غور و فکر کی گنجائش ہے۔

آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ..... میں اللہ تعالیٰ نے مَلَائِکَتَہٗ فرمایا ہے "ملائکہ" نہیں فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ مَلَائِکَتَہٗ میں اللہ تعالیٰ کی طرف فرشتوں کی اضافت، مقام کی شرافت و عظمت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس آیت میں 'حذف' بھی ہے پوری عبارت یوں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُصَلِّیْ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ .....واللہ اعلم

اور فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ کچھ مقرب فرشتے ہیں، بعض عرش کو اٹھانے والے ہیں، کچھ ساتویں آسمان کے مخصوص فرشتے ہیں، کوئی جنت و جہنم کے محافظ ہیں۔ کوئی بنی آدم کے اعمال پر مقرر ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اسی طرح اور بہت سے دوسرے امور پر فرشتے مقرر ہیں مثلاً سمندروں پر، پہاڑوں پر، بادلوں پر، بارشوں پر، مادہ کے رحموں پر (قرار حمل کیلئے)، نطفے پر، مادہ کے رحموں میں صورتوں کی تشکیل پر، جسموں میں روح پھونکنے پر، سبزہ اگانے پر، ہوائیں چلانے پر، ستاروں اور سیاروں پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہمارا درود شریف پہنچانے پر، جمعے کی نماز میں شریک ہونے والوں کی حاضری پر، سورہ فاتحہ پڑھنے والوں کی آمین کا جواب دینے پر، اور ہمارے ربنا ولک الحمد کے جواب پر۔ نماز کا انتظار کرنے والوں کے حق میں دعا مانگنے پر اور جو عورت خاوند کی خواہش کے باوجود اس کے بستر پر نہ جائے اس پر لعنت کرنے پر، وغیرہ وغیرہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ حافظ ابوالشیخ بن حیان نے اپنی کتاب "العظمۃ" میں اس سے بھی بہت زیادہ فرشتوں کی اقسام ذکر کی ہیں۔

تفسیر طبری میں کنانہ عدوی کے طریق سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہر آدمی پر کتنے فرشتے مقرر ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِکُلِّ آدَمِیٍّ عَشْرَۃُ مَلَائِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَعَشْرَۃٌ بِالنَّھَارِ وَ وَاحِدٌ عَنْ یَمِیْنِہٖ و آخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وِاثْنَانِ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ مِن خَلْفِہٖ وَ اِثْنَانِ شَفَتَیْہِ لَیْسَ یَحفَظَانِ عَلَیہ اِلَّا الصَّلَاۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَ

اِثْنَانِ عَلٰی جَبِیْنِہٖ وَآخَرُ قَابِضٌ عَلٰی نَاصِیَتِہٖ فَاِنْ تَوَاضَعَ رَفَعَہٗ وَاِنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہٗ وَالْعَاشِرُ یَحرِسُہٗ مِنَ الحَیَّۃِ اَنْ تَدْخُلَ فَاہُ.

''ہر آدمی پر دس فرشتے رات کو اور دس دن میں مقرر ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ دائیں جانب، دوسرا بائیں جانب، دو فرشتے آگے پیچھے اور دو فرشتے اس کے ہونٹوں پر مقرر ہیں جو صرف اس کے درود شریف پر نگران ہیں۔ دو فرشتے پیشانی پر اور ایک فرشتہ اس کی پیشانی کے اوپر والے بال پکڑے ہوئے ہے تو اگر وہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اسے بلند کرتا ہے اور اگر تکبر کرتا ہے تو اسے گرا دیتا ہے اور دسویں فرشتے کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جب آدمی سویا ہُوا ہو تو کسی سانپ وغیرہ کو اس کے منہ میں داخل نہ ہونے دے۔''

بعض حضرات نے کہا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ تین سو ستر فرشتے ہیں۔ بلکہ یوں کہیے کہ عالم علوی اور عالم سفلی میں کوئی جگہ ایسی نہیں جو ان فرشتوں سے آباد نہ ہو۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝

[التحریم 6:66]

''یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتے بلکہ وہی کرتے ہیں جس پر وہ مامور ہیں۔''

مستدرک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دس حصے کئے ہیں، اس میں سے 9 حصے فرشتے ہیں اور پھر باقی مخلوق کے بھی کئی حصے ہیں..... الیٰ اخرہ۔

معراج والی حدیث جس کی صحت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے اس میں ہے کہ بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ایک دفعہ جو فرشتہ یہ سعادت حاصل کر لیتا ہے اس کی باری پھر کبھی نہیں آئے گی۔

ترمذی، ابن ماجہ اور مسند بزار میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ آسمان میں کوئی چار انگلی کے برابر بھی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو اور آسمان فرشتوں کے بوجھ کی وجہ سے چرچراتا ہے، اس بوجھ کی وجہ سے آسمان کا حق ہے کہ وہ آواز نکالے۔

Marfat.com

طبرانی میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمانوں میں ایک قدم، ایک بالشت اور ایک ہتھیلی جتنی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ قیام میں، رکوع میں یا سجدے میں موجود نہ ہو اور قرآن کریم کی نص سے یہ بات ثابت کہ ہر ہر فرشتہ جہاں ہے اور جس حالت میں ہے وہ سیدنا و مولانا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیج رہا ہے اور یہ وہ مقام محمود ہے جو اور کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔

اس آیت کریمہ میں اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے بعد اللہ پاک نے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرمایا ہے۔ یَا اَیُّھَا النَّاسُ نہیں فرمایا، اس کی حکمت یہ ہے کہ اگر یَا اَیُّھَا النَّاسُ فرماتے تو کافر بھی اس حکم کے مخاطب بن جاتے جبکہ اللہ تعالیٰ درود شریف جیسی عظیم نیکی جو کہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اس سے صرف مسلمانوں کو سرفراز کرنا چاہتے تھے۔ صحیح مذہب کے مطابق کافر بھی اسلامی فروع کے مخاطب ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ شیخ الاسلام بلقینی نے کہا ہے کہ اگرچہ کافر اسلامی فروعات کے مخاطب ہیں لیکن کچھ معاملات مستثنیٰ ہیں۔

1۔ کافروں کا وہ فاسد لین دین جس میں قبضہ ہو چکا ہے۔ یعنی کسی اسلامی مملکت میں اگر کفار آپس میں کوئی لین دین خلاف شریعت کر لیں اور سودے میں قبضہ مکمل ہو جائے تو شریعت اس سے تعارض نہ کرے گی۔

2۔ ان کافروں کے باہمی فاسد نکاح قائم رہیں گے۔

3۔ کافروں کے شراب پینے پر حد نہیں لگے گی۔

4۔ قرآن کریم میں جہاں یاایھا الذین آمنوا سے خطاب ہے اس میں کافر شامل نہیں، واللہ اعلم۔

تنبیہ نمبر 1:

اس آیت کریمہ میں درود شریف کے حکم کو مصدر کے ساتھ مؤکد نہیں کیا جبکہ سلام کے حکم کو مصدر کے ساتھ مؤکد کیا ہے۔ اس کی حکمت کیا ہے؟ علامہ فاکہانی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ والا حکم اِنَّ کے ساتھ مؤکد ہے اسی طرح صلوٰۃ کے حکم میں اس وجہ سے بھی بہت زیادہ تاکید ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے صلوٰۃ پڑھتے ہیں اور سلام والا حکم چونکہ ان دونوں تائیدوں سے خالی ہے اس لئے اسے مصدر کے ساتھ مؤکد کیا کیونکہ اس مقام پر مصدر کے علاوہ تاکید کی کوئی اور شکل موجود نہیں تھی۔ ہمارے شیخ نے اس کا جواب اور طرح سے دیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ درود کو

Marfat.com

پہلے ذکر کیا گیا ہے اور سلام کو بعد میں اور یہ ضابطہ ہے کہ تقدیم تاکید اور حسن اہتمام پیدا کرتی ہے۔ اللہ پاک نے سلام والے حکم کے ساتھ مصدر لا کر اس میں بھی تاکید اور حسن اہتمام پیدا فرما دیا تا کہ دونوں حکم ایک جیسے ہو جائیں اور کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ سلام کوئی کم درجے کی چیز ہے اور میں نے (علامہ سخاویؒ نے) ابن بنون کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے فرمایا. کہ سلام بذاتِ خود تاکید کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے گردش کرنے والے فرشتے مجھ تک میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں اور اسی طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح میرے بدن میں لوٹا دیتے ہیں، لیکن اس میں کلام ہے۔

تنبیہ نمبر 2:

آیت: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ..... میں صلوٰۃ کی نسبت اللہ اور اس کے فرشتوں کی طرف ہے، سلام کی نہیں۔ اس کی حکمت کیا ہے؟

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی طرف سلام کی نسبت نہ کرنے کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ سلام کے دو معنی ہیں ایک التحیہ یعنی ادب و احترام دوسرا الانقیاد یعنی جھکنا یہ دونوں امور نہ تو اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہیں نہ فرشتوں کے۔ اس لئے سلام کا حکم مؤمنین کو دیا گیا ہے کیونکہ دونوں امور مؤمنین کے شایانِ شان ہیں اور ان سے ان کا صادر ہونا صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف اس کی نسبت نہیں کی گئی تا کہ کسی قسم کے وہم اور اضطراب کی کیفیت پیدا نہ ہو، واللہ اعلم۔

Marfat.com

پہلا باب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے حکم کا بیان

اس باب میں درج ذیل موضوعات پر گفتگو رہے گی۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا حکم کس درجے کا ہے اور کس وقت ہوا؟

☆ درود شریف کی مختلف اقسام وانواع۔

☆ درود شریف پڑھنے کے آداب۔

☆ درود شریف کی مجالس میں شرکت کی ترغیب۔

☆ درود شریف کی کثرت اہل السنّت والجماعت ہونے کی علامت ہے۔

☆ فرشتے ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہیں گے۔

☆ حضرت حوا علیہا السلام کا مہر درود وسلام تھا۔

☆ چھوٹے بچے کے رونے کی مقدار، درود شریف پڑھنے کے برابر ہوتی ہے۔

☆ جب کسی نبی پر درود وسلام پڑھے تو ساتھ ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی درود شریف پڑھے۔

☆ انبیاء ورسل علیہم الصلوات والتسلیمات کے علاوہ کسی اور پر درود شریف بھیجنے کا حکم کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم کس درجے کا ہے اور کس وقت ہوا؟

درود شریف کا حکم کب نازل ہوا:

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کتاب کے حوالے کے بغیر حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا حکم 2 ھجری میں نازل ہوا۔ بعض حضرات نے کہا کہ درود شریف کا حکم شب معراج میں ہوا۔ ابن ابی السیف یمنی نے اپنی کتاب ''فضیلت شعبان'' میں [1] ذکر کیا ہے کہ بعض حضرات کے نزدیک شعبان کا مہینہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا مہینہ ہے کیونکہ درود شریف کے حکم والی آیت اسی مہینے میں نازل ہوئی۔

درود کے بدلے رحمت:

حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: صَلُّوْا عَلَیَّ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمْ. ''تم مجھ پر درود بھیجو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجیں گے۔''

اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں اور نمیری نے اپنے طریق سے ذکر کیا ہے۔

اعمال کی زکوٰۃ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ زَکَاۃٌ لَّکُمْ. ''مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ ہے۔'' اس حدیث کی تخریج دوسرے باب میں آئے گی۔

کئی گنا اجر:

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ زَکَاۃٌ لَّکُمْ. ''تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لیے پاکیزگی ہے۔'' [2]

Marfat.com

حضرت ابوذرؓ کو نصیحت:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ اُصَلِّیَھَا فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ یَعْنِیْ صَلَاۃَ الضُّحٰی وَاَنْ لَّآ اَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَبِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کی وصیت فرمائی کہ میں سفر وحضر میں چاشت کی نماز کی پابندی کروں اور وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہوں۔''

اس حدیث کو بقی بن مخلد نے اور ابن بشکوالؒ نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔[۳]

قبر کے سوال کا جواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ''مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ قبر میں تم سے سب سے پہلے میرے ہی بارے میں سوال ہوگا۔'' صلی اللہ علیہ وسلم[۴]

درود شریف کیسے بھیجا جائے؟ بشر بن سعدؓ کا سوال:

حضرت ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام عقبہ بن عمرو ہے وہ فرماتے ہیں ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو بشر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے، ہم اس کی تعمیل کس طرح کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش! اس نے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّد وعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. والسلام کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

Marfat.com

یعنی درود تو یہی ہے اور سلام جیسا کہ تم جانتے ہو۔[۵] مسند احمد صحیح ابن حبان، سنن دار قطنی اور سنن بیہقی میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں: ''ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا جبکہ ہم بھی مجلس میں حاضر تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جانتے ہیں'' نماز میں آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا سوال سن کر خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ اگر یہ آدمی سوال نہ کرتا تو اچھا ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم درود بھیجو تو یوں کہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. [۶]

عبدالرحمٰن بن بشر کی روایت:

اسماعیل قاضی نے اپنی کتاب ''فَضْلُ الصَّلٰوۃ'' میں عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود کے طریق سے یہ حدیث مرسلاً نقل کی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

''کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا حکم بھی ہے اور درود بھیجنے کا بھی، ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہے لیکن درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ.
اَللّٰھُمَّ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ.[۷]

حضرت کعبؓ کا تحفہ:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کہتے ہیں مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو کہا آپ کو ایک تحفہ نہ دوں؟ پھر فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے لیکن درود بھیجنے کا طریقہ ہمیں معلوم نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.[۸]

امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت کعب بن عجرہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں یوں پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اسے بیہقی نے بھی اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔[۹]

اس سوال کا سبب (جو ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا) اور اس کے الفاظ یوں ہیں ''جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ [الاحزاب 56:33] نازل ہوئی تو ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا یہ طریقہ تو ہمیں معلوم ہے تو آپ پر درود شریف کیسے بھیجا جائے.....الی آخرہ

حضرت حسنؓ کی روایت:

اسماعیل قاضی کے ہاں حضرت حسنؓ کی روایت سے یوں مرسلا منقول ہے کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ [الاحزاب 33 :56] نازل ہوئی۔ تو صحابہ نے عرض کیا ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو جانتے ہیں لہٰذا آپ ہمیں درود بھیجنے کا طریقہ تعلیم فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.[۱۰]

اور اسماعیل ہی کے ہاں ابراہیم سے مرسلا مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ معلوم ہے۔ درود بھیجنے کا طریقہ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ

كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا اسم گرامی سعد بن مالک بن سنان ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جان چکے، درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے۔ تو ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَکْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ.

اور ایک روایت میں وآل ابراہیم بھی ہے۔ یہ حدیث بخاری، احمد، نسائی، ابن ماجہ بیہقی اور ابن ابی عاصم نے نقل کی ہے۔

حضرت ابوحمیدؓ کی حدیث:

حضرت ابوحمید الساعدی جن کے نام میں اختلاف ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ و ذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا بَارَکْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.[11]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز میں تشہد پڑھے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ و بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَکْتَ وتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں بطور شاہد کے ذکر کیا ہے۔[12]

اس کے لفاظ یہ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تشہد ایسے سکھایا جیسے آپ

Marfat.com

ہمیں قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّلِحِیْنَ. اَشْھَدُاَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْراھِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ. اَللّٰھُمَّ بَارِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ. صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَصَلَوٰۃ المؤمنینَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

''تمام جسمانی، قولی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو، رحمتیں ہوں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! درود نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ آپ نے رحمتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں، اے اللہ! ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمتیں نازل فرمایئے۔ اے اللہ! برکت نازل فرمایئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی ہے۔ بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! ان کے ساتھ ہم پر بھی برکت نازل فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور تمام مؤمنین کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم پر درود نازل ہوں جو کہ نبی اُمّی ہیں، اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
آپ پر سلام ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔"

ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو جانتے ہیں، درود کیسے بھیجنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَرَحْمتَکَ وَبَرَکاتِکَ عَلٰی سَیِّد الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ محمدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ. اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ مَقاماً محمودًا. یَغْبِطُهُ بِهِ الاوَّلُوْنَ والآخِرُوْنَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُ اَلْوَسِیلَةَ والدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصطَفَیْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَهُ وَفِی الْاَعْلَیْنَ ذِکرَهُ. (یا کہا) دَارَهُ وَالسَّلامُ عَلَیْهِ وَرَحْمةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیمَ وَآلِ اِبْرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیمَ وَآلِ اِبْرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد.

"اے اللہ اپنی خاص رحمتیں، عام رحمتیں اور اپنی تمام برکتیں نازل فرمایئے رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام، خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں، بھلائی کے امام ہیں، رحمت والے رسول ہیں، اے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود پر فائز فرمایئے کہ جس کی وجہ سے ان پر اولین و آخرین رشک کرتے رہ جائیں۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل فرمایئے، انہیں مقام وسیلہ اور جنت کے بلند ترین مقام پر پہنچایئے۔ اے اللہ! انہیں اپنے منتخب لوگوں کا محبوب بنایئے۔ اپنے مقربین میں ان کی محبت

Marfat.com

عام فرمایئے اور ملا اعلیٰ میں ان کا چرچا عام فرمایئے (یا راوی نے یوں کہا کہ) کہ بلند رتبوں میں ان کا گھر بنایئے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو، رحمت ہو اور برکتیں ہوں، اے اللہ! درود نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! برکت نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریفوں والے اور بزرگی والے ہیں۔''

اس حدیث کی سند میں مسعودی ہے جو کہ ثقہ ہے۔[۱۳]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ جانتے ہیں مگر آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ و عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد.

''اے اللہ درود نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور برکت نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت و برکت نازل فرمائی ہے بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔''

اس حدیث کو نمیری نے اپنی کتاب ''فضل الصلوٰۃ'' میں ذکر کیا ہے۔[۱۴]

Marfat.com

میں (سخاوی) کہتا ہوں کہ یہی حدیث نمیری کے ہاں ایک دوسرے طریق سے یونس بن خناب سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فارس میں خطبہ دیتے ہوئے کہا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

[احزاب 56:33]

پھر کہا مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ آیت اتری تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے ہمیں سلام کا طریقہ تو سکھا دیا تھا، درود کا طریقہ کیا ہے۔ تو فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

''اے اللہ! درود نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرمایئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرمایئے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی ہے بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔''

اور اسے ابن جریر نے بھی روایت کیا ہے۔[۱۵]

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث:

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ پر شمار کیا اور فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے بھی اسی طرح میرے ہاتھ پر شمار کیا اور جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ میں یہ کلمات اسی طرح اللہ پاک کی بارگاہ سے لے کر آیا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد. اَللّٰھُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ محمدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعلٰی آلِ اَبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد. اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی محمدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْد.

"اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل فرمایئے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی ہے، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں، اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرمایئے، جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرمایئے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں، اے اللہ بے حد مہربانی فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جیسے آپ نے مہربانی فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں، اے اللہ! اور سلام نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے سلامتی نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔"

اس حدیث کو حاکم نے مسلسل بالعدّ احادیث میں ذکر کیا۔ (یعنی اس کے تمام راویوں نے اسے روایت کرتے ہوئے ہاتھ پر شمار کرنے کا یہ عمل بھی دہرایا ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا ہے) اور قاضی عیاض نے بھی الشفا میں یہ حدیث اپنے طریق سے نقل کی ہے۔ ابوالقاسم تیمی اور ابن بشکوال وغیرہ نے بھی اس حدیث کو مسلسل ہی ذکر کیا ہے۔[۱۶]

نسائی اور خطیب وغیرہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد. وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.[۱۷]

طلحہ بن عبیداللہ کی حدیث:

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں عبیداللہ تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد. وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

یہ روایت امام احمدؒ نے ذکر کی ہے۔

اور طبری میں اس کے الفاظ یوں ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

لہٰذا ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہی حدیث حلیہ میں ابونعیم نے بھی ذکر کی ہے۔ جس کی سند صحیح ہے لیکن معلول ہے۔ (کہیں نہ کہیں کوئی سقم موجود ہے) یہی حدیث موسیٰ نے زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ سے لیکن بعض کہتے ہیں زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نقل کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

حضرت زیدؓ کی حدیث:

طحاوی، نسائی، احمد اور بغوی سے معجم الصحاح میں اور ابونعیم اور دیلمی میں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو ارشاد فرمایا مجھ پر درود بھیجو اور پوری کوشش سے دعا مانگو پھر کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اور ایک روایت میں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مجید۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو علی ابن مدینی اور امام احمد وغیرہ نے ترجیح دی ہے۔ سمویہ نے بھی یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھ پر درود بھیجو پھر کہو:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. [۱۸]

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے نام میں بہت اختلاف ہے ان سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نماز میں آپ پر درود کیسے پڑھیں۔ فرمایا یوں کہو:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ.

پھر مجھ پر سلام بھیجو[19] بزار اور سراج نے اس حدیث کو ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے جس کی سند صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے۔

اور طبری نے ایک اور طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وآلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی العَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد.

''اے اللہ! درود نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور برکت اتاریئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے آپ نے تمام جہانوں میں رحمت نازل فرمائی اور برکت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔''

اور فرمایا سلام کا طریقہ وہی ہے جو تم پہلے سیکھ چکے ہو۔

بخاریؒ نے میں ادب المفرد میں، ابو جعفر طبری نے اپنی تہذیب میں اور عقیلی نے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں کہ جو آدمی یہ پڑھے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن خصوصی گواہی دوں گا اور خصوصی سفارش بھی کروں گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْم.

''اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے آپ نے رحمت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور رحمت نازل فرمایئے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے
آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔''[۲۰]

ابن ابی عاصم نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ اللہ پاک نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اس کا طریقہ کیا ہے۔ ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَارْحَمْ مُحَمَّدً وَّآلَ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ.

''اے اللہ! درود بھیجئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جیسے آپ نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، اور رحم فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جیسے آپ نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔''

اور سلام کا طریقہ وہی ہے جو تمہیں معلوم ہے۔

حضرت بُریدہؓ کی حدیث:

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو جانتے ہیں لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ ارشاد فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مجید.

''اے اللہ! اپنی خاص رحمتیں، عام رحمتیں اور اپنی برکتیں اتاریئے حضرت

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے آپ نے انہیں اتارا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔"[۲۱]

ایک دیہاتی صحابیؓ کا واقعہ:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے۔ یہاں تک کہ ہم ایک چوک میں رکے۔ تو ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ۔ تم نے مجھے سلام کرتے وقت کیا پڑھا ہے۔ اس نے عرض کیا میں نے یہ کہا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلٰوۃٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ. اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ.

"اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا درود بھیجئے کہ کوئی درود باقی نہ رہے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی برکت نازل فرمایئے کہ کوئی برکت باقی نہ رہے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی رحمت فرمایئے کہ کوئی رحمت باقی نہ رہے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی سلامتی نازل فرمایئے کہ کوئی سلام باقی نہ رہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرمایئے حتیٰ کہ کوئی رحمت باقی نہ رہے۔"

(باقی نہ رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ختم ہو جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لامتناہی درود و سلام اور رحمت و برکت نازل ہو۔ مترجم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ فرشتوں نے اُفق بھر دیا ہے۔

(اس حدیث کے بعد حوالے کی جگہ خالی ہے اور حاشیہ کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اصل نسخۂ کتاب میں بھی سند کی جگہ خالی رکھی گئی تھی)

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ. وَبَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ. وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْن مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ. اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ. اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَقَامًا محمودًا یَغْبِطُہُ الْاَوَّلُوْنَ وَالآخِرُوْنَ. وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

''اے اللہ! اپنے درود، برکتیں اور رحمتیں نازل فرمایئے اور رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں، خیر کے امام ہیں، راہنما ہیں، اے اللہ! انہیں قیامت کے دن مقام محمود پر فائز فرمایئے جس پر تمام اولین و آخرین رشک کریں اور درود بھیجئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جیسے آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریفوں والے اور بزرگی والے ہیں۔''[۲۲]

اس طرح کے الفاظ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی گزر چکے ہیں۔

ایک صحابیؓ کا درود:

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ یوں پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی اَھلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ.

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور ان کے اہل بیت،

Marfat.com

ان کی ازواج اور ان کی اولاد پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں اور برکت اتاریئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے اہل بیت وازواج پر۔"[۲۳]

حضرت رُوَیفع کی حدیث:

بزار ابن ابی عاصم، احمد بن حنبل، قاضی اسماعیل اور طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں اور ابن بشکوال نے القربہ میں اور ابن ابی الدنیا نے حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

"اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور انہیں قیامت کے دن اپنے قرب کا مقام عطا فرمایئے"۔

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[۲۴]

اس حدیث میں جو اَلْمَقْعَدُ الْمُقَرَّبُ کا لفظ ہے ہوسکتا ہے اس سے مراد وسیلہ ہو یا مقام محمود اور عرش پر بیٹھنا یا کوئی بلند مقام یا اعلیٰ مرتبہ۔ واللہ اعلم۔

ستر فرشتوں کو تھکانا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

"اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ان کے شایان شان جزاء عطا فرمایئے۔"

اس نے ایک ہزار دنوں تک ستر فرشتوں کو تھکا دیا۔[۲۵]

Marfat.com

شرَفِ زیارت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی تمام روحوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر درود بھیجے۔ تمام جسموں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر اور تمام قبروں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر بھیجے تو وہ خواب میں میری زیارت کرے گا اور جو خواب میں میری زیارت سے مشرف ہوگا وہ قیامت کے دن بھی میری زیارت کا شرف پائے گا اور جس نے قیامت کے دن میرا دیدار کرلیا میں اس کے لئے سفارش کروں گا اور جس کے حق میں میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض کا پانی پیئے گا اور اللہ پاک اس کے جسم پر دوزخ کی آگ کو حرام کردیں گے۔

یہ حدیث ابوالقاسم البستی نے اپنی کتاب ''اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمْ فِی الْمَوْلِدِالْمُعَظَّمْ'' میں نقل کی ہے۔[۲۶]

اعمال کو وزنی کرنے کا عمل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کے اعمال ایسے ترازو میں تلیں جو سب سے بڑی ترازو ہو تو جب وہ ہمارے اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

''اے اللہ! حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور ان کی ازواج امہات المومنین، ان کی اولاد و اہل بیت پر بھی درود بھیجئے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔''[۲۷]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کے اعمال ایسے ترازو میں تلیں جو سب سے بڑی ترازو ہو تو جب وہ ہمارے اہل بیت پر درود بھیجے تو کہے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

''اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمایئے حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی ازواج امہات المؤمنین، ان کی اولاد اور ان کے اہل بیت پر بھی، جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔''

اسے ابن عدی نے کامل میں ابن عبدالبر نے اور نسائی نے مسند علی میں نقل کیا ہے۔[۲۸] عمرو بن عاصم نے اسے حبان سے نقل کیا ہے اور کہا کہ مسند علی میں اسی طرح ہے اور موسیٰ بن اسماعیل نے بھی حبان سے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ مسند ابو ہریرہ میں ہے جیسا کہ قریب ہی گزر چکا ہے۔[۲۹]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ذرا پہلے کچھ مختلف الفاظ میں گزر چکی ہے۔

ابن زنجویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث نقل کی ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے اعمال ایسے ترازو میں تلیں جو سب سے زیادہ وزن تولنے والی ہو وہ یہ پڑھے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

[الصافات 37:180-182]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور بن جائے گا اور جو آدمی یہ چاہتا ہو کہ اس کے اعمال ایسے ترازو میں تلیں جو اعمال کا وزن سب سے زیادہ دکھاتا ہو۔ وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔[۳۰]

اسماعیل قاضی نے یزید بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ ہمارے بزرگ یوں درود پڑھنا پسند کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ.

حضرت علیؓ کا سکھایا ہوا درود:

سلامہ کندی سے مروی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے یہ الفاظ سکھاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الْمَدْ حُوَّاتِ وَبَارِیَ الْمَسْمُوْکَاتِ وَجَبَّارَ الْقُلوبِ عَلٰی فِطْرَتِھا شَقِیَّھَا وَسَعِیْدَھَا اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلاَتِکَ وَنَوَامِی بَرَکَاتِکَ وَرَأفَةَ تَحَنُّنِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الْخَاتَمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالدَّافِعِ لِجَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ کَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِکَ بِطَاعَتِکَ مُسْتَوْفِزاً فِیْ مَرْضَاتِکَ بِغَیْرِ نَکْلٍ عَنْ قَدَمٍ وَلاَ وَھَنٍ فِیْ عَزْمٍ، وَاعِیًا لِوَحْیِکَ حَافِظاً لِعَھْدِکَ مَاضِیاً عَلٰی نِفَاذِ اَمْرِکَ حَتّٰی اَوْرٰی قَبَسًا لِقَابِسٍ آلاءِ اللّٰہِ تَصِلُ بِاَھْلِہٖ اَسْبَابَہٗ بِہٖ ھَدَیْتَ الْقُلُوْبَ بَعْدَ خَوْصَاتِ الْفِتَنِ وَالْاِثْمِ وَاَبْھَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلاَمِ وَمُنِیْرَاتِ الْاِسْلاَمِ وَذَابِرَاتِ الْاَحْکَامِ فَھُوَ اَمِیْنُکَ الْمَامُوْنُ وَخَازِنُ عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ وَشَھِیْدُکَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَبَعِیْثُکَ نِعْمَةً وَرَسُوْلُکَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً اَللّٰھُمَّ اِفْسَحْ لَہٗ مَفْسَحًا فِیْ عَدْنِکَ وَاَجْزِہٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَیْرِ مِنْ فَضْلِکَ مُھَنَّاتٍ لَہٗ غَیْرَ مُکَدَّرَاتٍ مِنْ فَوْزِ ثَوَابِکَ الْمَضْنُوْنِ وَجَزِیْلَ عَطَائِکَ الْمَعْلُوْلِ اَللّٰھُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَاءِ الْبَانِیْنَ بِنَاءَ ہٗ اَکْرِمْ مَثْوَاہُ لَدَیْکَ وَنُزُلَہٗ وَاَتْمِمْ لَہٗ نُوْرَہٗ وَاَجْزِہٖ مِنْ اِبْتِعَاثِکَ لَہٗ مَقْبُوْلَ الشَّھَادَةِ وَ مَرْضَی الْمَقَالَةِ ذَامَنْطِقٍ عَدْلٍ وَخَطَّةِ فَصْلٍ وَحُجَّةٍ وَبُرْھَانٍ عَظِیْمٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

''اے اللہ! زمینوں کو بچھانے والے! آسمانوں کو پیدا فرمانے والے! دلوں کو خوش بختی و بدبختی کی فطرت پر قائم فرمانے والے! اپنے اعلیٰ وافضل درود، اپنی بیش از بیش برکتیں اور اپنی محبت کی نرمیاں نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے بندے اور آپ کے نبی ہیں، تمام انبیاء کے خاتم ہیں، بند دروازوں کو کھولنے والے ہیں، حق کا صحیح معنی میں اعلان کرنے والے اپنی ذمہ داری کے مطابق باطل کے لشکروں کو شکست دینے والے ہیں اور جو آپ کے احکام کی تعمیل میں آپ کی رضا کے حصول کے لئے بغیر کسی پسپائی اور سستی کے کمر بستہ رہے، آپ کی وحی کے محافظ، آپ کے عہد کے نگران، آپ کے حکم کو پورا کرنے والے حتیٰ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والے ہر آدمی کے لئے ہدایت کا چراغ روشن کیا جس کے ذریعہ دلوں کو ہدایت ملی حالانکہ پہلے وہ فتنوں اور گناہوں میں غرق تھے اور انہوں نے اسلام کے عمدہ اصول واحکام کو روشن وواضح کیا، وہ آپ کے بے مثال امین ہیں، آپ کے پوشیدہ علوم کے خازن اور قیامت کے دن آپ کی بارگاہ میں حاضری دینے والے ہیں، جنہیں دنیا میں بھیج کر آپ نے احسان فرمایا، آپ کے سچے رسول ہیں جو رحمت بن کر آئے، اے اللہ! اپنی جنت میں ان کو بہت وسیع مقام عطا فرمایئے اور انہیں اپنے فضل سے دوگنی چوگنی جزائیں عطا فرمایئے جو ان کے لئے مبارک وخوشگوار ہوں، انہیں آپ اپنے مخصوص ثواب اور وافر عطا سے سرفراز فرمائیں، اے اللہ! ان کے مقام کو سب کے مقام پر بلند فرمائیں، اپنے ہاں انہیں معزز و معظم مقام عطا فرمائیں، ان کے نور کو مکمل فرمائیں اور انہیں اس طرح بھی جزا عطا فرمائیں کہ آپ انہیں قیامت کے دن اس حال میں اٹھائیں گے کہ ان کی شہادت مقبول ہوگی، ان کی بات پسند کی جائے گی، عدل وانصاف اور عظیم حجت وبرہان والا خطاب فرمائیں۔ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم [۳۱]

Marfat.com

اسے ابن عبدالبر نے ابوبکر ابن شیبہ کے طریق سے روایت کیا ہے جس کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِیْنَ مُطِیْعِیْنَ اَوْلِیَاءَ مُخْلَصِیْنَ وَرُفَقَاءَ مُصَاحِبِیْنَ. اَللّٰھُمَّ بَلِّغْهُ مِنَّا السَّلاَمَ وَارْدُدْ عَلَیْنَا مِنْهُ السَّلاَمَ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درود شریف کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلاَئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّواعَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْبَرِّالرَّحِیْمِ وَالْمَلاَئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَمَاسَبَّحَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِیْرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ وَعَلَیْهِ السَّلاَمُ.

''بے شک اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ اے اللہ! اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں آپ کی سعادت کا محتاج ہوں، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے، بڑے مہربان کی طرف سے، مقرب فرشتوں کی طرف سے اور انبیاء وصدیقین کی طرف سے درود ہوں، حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو انبیاء کے خاتم، رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام، رب العالمین کے رسول اور شاہد و بشیر ہیں، آپ کے حکم سے آپ کی طرف بلانے والے اور روشن چراغ ہیں، اور ان پر سلام ہو''[۳۲]

Marfat.com

درود شریف پڑھنے کے آداب

درود بَتِیرا کی ممانعت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر درود بتیرا نہ بھیجو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! درود بتیرا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا درود بتیرا یہ ہے کہ تم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ کر خاموش ہو جاؤ بلکہ تم یوں کہا کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

یہ حدیث ابوسعد نے شرف المصطفیٰ میں ذکر کی ہے۔[۳۳]

درود ابن عباس (رضی اللہ عنہما):

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تو یوں کہتے تھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدنِ الکُبْرٰی وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ العُلْیَا وَاَعْطِهِ سُؤلَهُ فِیْ الْآخِرَةِ وَالْاُوْلٰی کَمَآ آتَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُوسٰی.

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ قبول فرمایئے اور ان کے بلند درجہ کو اور بلند فرمایئے اور دنیا و آخرت میں ان کی دعا پوری فرمایئے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کی دعا قبول فرمائی۔''[۳۴]

حضرت حسن بصریؒ کا درود:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے تو یوں کہتے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی آلِ اَحْمَدَ کَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

Marfat.com

''اے اللہ! اپنی رحمتیں و برکتیں حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایئے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر نازل فرمائی ہیں بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں۔''

اسے نمیری نے دوسری طرح نقل کیا ہے: عَلٰی اَحْمَدَ کی جگہ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہے اور یہ اضافہ بھی ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَمَغْفِرَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا مِنْ اَکْرَمِ عِبَادِکَ عَلَیْکَ وَمِنْ اَرْفَعِهِمْ عِنْدَکَ دَرَجَةً وَاَعْظَمِهِمْ خَطْرًا وَاَمْکَنِهِمْ عِنْدَکَ شَفَاعَةً. اَللّٰهُمَّ اَتْبِعْهُ مِنْ اُمَّتِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ مَاتَقَرُّبِهٖ عَیْنُهٗ وَاَجْزِهٖ عَنَّا خَیْرَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَاَجْزِ الْاَنْبِیَاءَ کُلَّهُمْ خَیْرًا وَسَلَامًا عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رضا ہو، اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں سب سے زیادہ عزت والا بنائیں اور ان کا درجہ اپنے ہاں سب سے بلند فرمائیں، ان کا مرتبہ سب سے زیادہ عظمت والا بنائیں اور انہیں اپنی بارگاہ میں سفارش کی اجازت فرمائیں، اے اللہ ان کی امت و اولاد کی طرف سے انہیں ایسے اعمال پہنچایئے جن سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہماری طرف سے انہیں تمام امتوں سے بہتر جزاء عطا فرمایئے اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو جزاء خیر عطا فرمایئے اور تمام رسولوں پر سلام ہوں اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں۔''

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تو یوں کہتے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَاَھْلِ بِیْتِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ مُحِبِّہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ.

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، ان کے اصحاب، ان کی اولاد، ان کے اہل بیت، ان کی ذرّیت، ان کے عاشقوں اور ان کے پیروکاروں اور ان کا دم بھرنے والوں پر اور ان سب کے ساتھ ہم پر رحمت نازل فرمایئے، اے سب سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے!''

اسے بھی نمیری نے روایت کیا ہے اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اسے حوضِ کوثر سے جام لبالب ملے تو وہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

''اے اللہ درود نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر، ان کے اصحاب پر، ان کی اولاد پر، ان کی ازواج پر، ان کی ذرّیات پر، ان کے اہل بیت پر، ان کے سسرال پر، ان کے انصار پر، ان کا دم بھرنے والوں پر، ان کے عاشقوں پر، ان کی امت پر اور ان کے ساتھ ہم پر بھی، اے ارحم الرّاحمین۔''

یہ روایت قاضی عیاض نے کتاب الشفاء میں ذکر کی ہے۔ نمیری اور ابن بشکوال نے ابوالحسن بن معروف کرخیؒ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نماز میں یوں درود شریف پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْآخِرَۃِ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْأَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ.

Marfat.com

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا و آخرت کی وسعتوں کے برابر درود بھیجئے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا و آخرت کی وسعتوں کے برابر برکت نازل فرمایئے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا و آخرت کی وسعتوں کے برابر رحمت فرمایئے، اور اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا و آخرت کی وسعت کے برابر سلام نازل فرمایئے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا جَارَالْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا مَامَنَ الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ مَنْ لاَ عِمَادَلَہٗ یَا سَنَدَ مَنْ لاَ سَنَدَلَہٗ یَا ذُخْرَمَنْ لاَ ذُخْرَلَہٗ، یَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَاکَنْزَالْفُقَرَاءِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ یَا مُنْقِذَالْھَلْکٰی یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی، یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَامُنْعِمُ یَامُفْضِلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُنِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَلَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوءُ النَّھَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ یَااَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ.

''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں، یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم، اے پناہ مانگنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوفزدہ کو امن دینے والے، اے بے سہاروں کے سہارا، اے بے وسیلوں کے وسیلہ، اے خالی دامنوں کا سرمایہ بننے والے، اے کمزوروں کے محافظ، اے بے سروسامانوں کے خزانہ، اے سب سے بڑی امید گاہ، اے ہلاکت میں پڑے ہوؤں کو بچانے

Marfat.com

والے، اے ڈوبنے والوں کو نجات دینے والے، اے احسان کرنے والے، اے حسن سلوک والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل والے، اے غالب، اے جبار، اے روشنی بخشنے والے، رات کا اندھیرا، دن کی روشنی، سورج کی کرنیں، درخت کی سرسراہٹ، پانی کی روانی اور چاند کی چمک آپ ہی کے سامنے سجدہ ریز ہے، اے اللہ آپ ہی وہ معبود ہیں جن کا کوئی شریک نہیں ہے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے بندے، اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجیں۔"

اپنے اہل بیت کے لئے دُعا:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کے نیچے حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اجمعین جمع ہوگئے تو آپ نے یوں دُعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ قَدْ جَعَلْتُ صَلٰوتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَ مَغْفِرَتَکَ وَرِضْوَانَکَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنِّی وَاَنَا مِنْھُمْ فَاجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَ مَغْفِرَتَکَ وَرِضْوَانَکَ عَلَیَّ وَ عَلَیْھِمْ.

"اے اللہ! آپ نے اپنے درود، اپنی رحمتیں اور بخششیں اور اپنی رضا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر نازل فرمائیں، اے اللہ یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، پس آپ مجھ پر اور ان پر اپنے درود، اپنی رحمتیں، بخششیں اور اپنی رضا نازل فرمائیں۔"

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں دروازے پر کھڑا تھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہیں اور مجھ پر بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ وَعَلٰی وَاثِلَۃَ.

"اے اللہ! اور واثلہ پر بھی۔"[۳۵]

Marfat.com

ایک منفرد درود شریف:

ابوالحسن بکری، ابوعمارہ بن زید مدنی اور محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک شخص منہ پر کپڑا لپیٹے اندر داخل ہوا اس نے اپنا نقاب ہٹایا اور بڑی فصاحت کے ساتھ بولنا شروع کیا۔ کہا اے بلند عزت والو! اور اے عظیم سخاوت والو! تم پر سلام ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی کی طرف دیکھا اور عرض کیا، یارسول اللہ! آپ نے اسے میرے اور اپنے درمیان جگہ دی ہے حالانکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ کو روئے زمین کا کوئی آدمی مجھ سے زیادہ محبوب نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس دیہاتی کے بارے میں مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ یہ مجھ پر ایسا درود پڑھتا ہے جو پہلے کسی نے نہیں پڑھا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ پر کیسا درود پڑھتا ہے۔ میں بھی ویسا پڑھوں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے ابوبکر! یہ یوں پڑھتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن.

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اولین وآخرین میں اور ملاء اعلیٰ پر قیامت کے دن تک درود بھیج۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس درود کا ثواب کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! آپ نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے جسے میں شمار نہیں کر سکتا، اگر سمندر سیاہی میں بدل جائے اور سارے درخت قلمیں بن جائیں اور فرشتے اس کا ثواب لکھنے لگیں تو سیاہی ختم ہو جائے۔ قلمیں ٹوٹ جائیں مگر فرشتے اس درود کا ثواب نہیں لکھ پائیں گے۔[۳۶]

ابن سبع کی کتاب الشفا میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی کو نہیں بٹھاتے تھے۔ ایک دن ایک آدمی آیا اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ صحابہ کو اس پر تعجب ہوا، جب وہ آدمی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی مجھ پر درود بھیجتے وقت یوں کہتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیجئے جو آپ ان کے لئے پسند کرتے ہیں۔''[۳۷]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت:

ابن ابی عاصم نے اپنی بعض تصانیف میں مرفوعاً نقل کیا ہے[۳۸] جس آدمی نے درج ذیل درود شریف سات جمعوں تک۔ ہر جمعہ کو سات مرتبہ پڑھا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَاعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَاجَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ایسا درود بھیجئے جو آپ کو پسند ہو جس سے ان کا حق ادا ہو جائے اور آپ انہیں وسیلہ کا مرتبہ اور مقام محمود عطا فرمائیں جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے اور ہماری طرف سے انہیں ایسی جزا عطا فرمائیں جو ان کے شایانِ شان ہو اور ہماری طرف سے انہیں آپ ایسی جزا عطا فرمائیں جو انبیاء کو ان کی امت کی طرف سے عطا کی جانے والی بہترین جزا ہو اور آپ درود بھیجئے ان کے تمام بھائیوں یعنی نبیوں پر اور تمام صالحین پر، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔''

Marfat.com

افضل ترین حمد، درود اور دُعا:

ابو محمد عبداللہ موصلی جو ابن المشتہر کے نام سے مشہور ہیں اور بڑے عالم فاضل تھے وہ کہتے ہیں جو آدمی تمام اولین و آخرین انسانوں اور مقرب فرشتوں اور زمینوں آسمانوں کی تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور جو یہ چاہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے سے افضل درود بھیجے اور جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ پاک سے تمام مخلوق کے سوالوں سے افضل سوال کرے تو وہ یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُهٗ وصِلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُهٗ وَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَةِ.

''اے اللہ! ہم آپ کی ایسی حمد بیان کرتے ہیں جس کے آپ مستحق ہیں پس آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیجئے جو آپ کی شان کے لائق ہے اور آپ ہمارے ساتھ وہ معاملہ فرمائیں جو آپ کی شان کے مطابق ہے۔ بے شک آپ کی ذات ایسی ہے جس کا تقویٰ اختیار کیا جاتا ہے اور ایسی ذات جو معاف فرمانے والی ہے۔''

اس حدیث کو نمیری نے روایت کیا ہے۔

خوبصورت درود شریف:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مجھ پر درود پڑھو تو خوبصورت طریقے سے پڑھو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ شاید یہ مجھ پر پیش کیا جائے۔ لہٰذا تم یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمتِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ یَغْبَطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ.

Marfat.com

اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے اس طرح روایت کیا ہے جس طرح اوپر تشہد والی حدیث میں بیان ہوا ہے۔[۳۹] ابن ماجہ نے اپنی سنن میں، طبری نے تہذیب میں، احمد نے مسند میں، بیہقی نے کتاب الدعوات اور شعب میں اور معمری نے اَلْیَوْم وَاللَّیْلَة میں، دار قطنی نے افراد اور تمام نے فرائد میں، ابن بشکوال نے القربہ میں اسی طرح روایت کیا ہے۔ لیکن اس کے آخر میں یہ بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ و عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.[۴۰]

حضرت زین العابدینؒ کا درود شریف:

زین العابدین علیؒ ابن حسینؓ کے بارے میں مروی ہے (ممالم اقف علی سندہ) کہ وہ جب اپنے محترم نانا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تو لوگ سن رہے ہوتے کہ وہ یوں کہتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ شَابًّا فَتِیًّا وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَھْلًا مَرْضِیًّا، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلًا نَبِیًّا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی تَرْضٰی، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَعْدَ الرِّضٰی، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَبَدًا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَیْہِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَرَدْتَّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رِضٰی نَفْسِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ الَّتِیْ لَا تَنْفَدُ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ
اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَبْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ
وَاُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَرَاْفَتَکَ
وَرَحْمَتَکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَبِيْبِکَ وَصَفِيِّکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِثْلَ ذٰلِکَ،
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِثْلَ ذٰلِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی اللَّيْلِ
اِذَا يَغْشٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ
الصَّلَاةَ التَّامَّةَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْبَرَکَةَ التَّامَّةَ وَسَلِّمْ
عَلٰی مُحَمَّدِ نِ السَّلَامَ التَّامَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اِمَامِ
الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ
الْاُمِّی الْعَرَبِیِّ الْقُرَشِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْاَبْطَحِیِّ التِّهَامِیِّ الْمَکِّیِّ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالْهَرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ، صَاحِبِ الْخَيْرِ
وَالْمِنْبَرِ، صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْآيَاتِ الْمُعْجِزَاتِ
وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ، وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ لِرَبِّ الْمَحْمُوْدِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَيْهِ وَعَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے اولین میں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے آخرین میں، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے قیامت کے دن تک، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے اس حالت میں کہ وہ صالح نوجوان تھے، اور حضرت محمد صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم پر درود بھیجئے کہ وہ ادھیڑ عمری میں بھی پسندیدہ تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے کہ وہ عظیم رسول اور عظیم نبی تھے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے اپنے راضی ہونے کے بعد بھی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے ہمیشہ ہمیشہ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جیسا کہ آپ نے ان پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے جیسا درود آپ ان پر بھیجنا پسند کرتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جیسا درود آپ ان پر بھجوانا چاہتے ہیں، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اپنی ذاتی پسند کے مطابق، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اپنے عرش کے وزن کے مطابق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اپنے نہ ختم ہونے والے کلمات کی سیاہی کے برابر، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلہ کا مقام اور بلند درجہ عطا فرمایئے۔ اے اللہ! ان کی برہان کو عظمت بخشیئے اور ان کی دلیل کو غالب کیجئے اور اپنے اہل بیت اور امت کے بارے میں ان کی خواہش کو پورا فرمایئے۔

اے اللہ! اپنی خاص رحمتیں، برکتیں، شفقتیں اور مہربانیاں نازل فرمایئے اپنے محبوب اور اپنے منتخب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے طیب و طاہر اہل بیت پر، اے اللہ! درود بھیجئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی مخلوقات پر آپ کی طرف سے بھیجے جانے والے بہترین درودوں میں سے درود، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی جیسی برکت نازل فرمایئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی جیسی رحمت نازل فرمایئے۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے رات میں جب وہ چھا جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے دن میں

Marfat.com

جب وہ روشن ہو جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے آخرت میں اور دنیا میں۔

اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کامل درود بھیجئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل برکت نازل فرمایئے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل سلام نازل فرمایئے اور اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جو خیر اور بھلائی کے امام اور رہنما ہیں اور رحمت والے رسول ہیں۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے ابدالآباد تک اور جب تک زمانہ باقی ہے اور اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے جو آپ کے خاص نبی ہیں۔ امّی ہیں عربی ہیں قریشی ہیں، ہاشمی ہیں، ابطحی ہیں، تہامی ہیں، مکی ہیں، صاحبِ تاج اور عصا والے ہیں جہاد اور غنیمت والے ہیں، منبر پر خطبہ دینے والے اور خیر کا حکم دینے والے، لشکر بھیجنے والے اور عطیات بخشنے والے، معجزات اور روشن نشانیوں والے، مقام مشہود والے اور حوض المورود والے، شفاعت والے، اور رب محمود کو سجدہ کرنے والے۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے درود بھیجنے والوں کی تعداد کے برابر اور درود نہ بھیجنے والوں کی تعداد کے برابر۔"

الہامی درود شریف:

علامہ فاکہانی کہتے ہیں مجھے درود شریف کا ایک طریقہ الہام کیا گیا اور وہ یوں ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِہٖ الظُّلَمُ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِکُلِّ الْاَمَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَۃِ وَ الرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَوْصُوْفِ بِاَفْضَلِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ، وَخَوَاصِ الْحِکَمِ،

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ كَانَ لاَ تَنْهَتِكُ فِى مَجَالِسِهِ الْحَرَم وَلَا يُغْضِى عَنْ مَنْ ظَلَمَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ كَانَ اِذَا مَشٰى تَظَلُّهُ الْغَمَامَةُ حَيْثُ مَا يَمَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ اِنْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَكَلَّمَهُ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِهِ وَصَمَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ أَثْنٰى عَلَيْهِ رَبُّ الْعِزَّةِ نَصًّا فِى سَالِفَ الْقَدَمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ صَلّٰى عَلَيْهِ رَبُّنَا فِىْ مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَاَمَرَ أَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُسَلَّمَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ مَا انْهَلَّتِ الدِّيَمُ، وَمَا جَرَتْ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ اَذْيَالَ الْكَرَمِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَ شَرَفَ وَكَرَمَ،

انتهى.

ترجمہ: ''اے اللہ درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے، اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہیں لوح و قلم کی تخلیق سے بھی پہلے سیادت اور رسالت کے لئے منتخب کر لیا گیا تھا۔ اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو افضل ترین عادات، اخلاق کے مالک ہیں، اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہیں جوامع الکلم اور خواص الحکم کی خصوصیت عطا کی گئی۔ اے اللہ درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی مجالس میں کسی کی آبروریزی نہیں کی جاتی تھی اور جن کی مجالس میں ظالم سے چشم پوشی نہیں کی جاتی تھی۔ اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو جہاں بھی جاتے تھے تو بادل ان پر سایہ کرتے تھے۔ اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے لئے چاند دو ٹکڑے

Marfat.com

ہوااور جن سے پتھر نے کلام کر کے ان کی رسالت کا اقرار کیا اور خاموش ہوگیا۔اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اے رب العزت آپ نے سابقہ کتابوں میں جن کی ثنا بیان کی ہے، اے اللہ درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جن پر آپ نے اپنی محکم کتاب میں درود بھیجا ہے اور آپ نے حکم کیا ہے کہ ان پر درود وسلام پڑھا جاتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کریں ان پر، ان کی آل پر اور ان کی ازواج پر اور ان کے اصحاب پر جب تک بارش سیراب کرتی رہے اور جب تک گناہ گاروں پر ان کے کرم کا دامن وسیع رہے۔"

علامہ فاکہانیؒ کہتے ہیں کہ اس درود پاک کو ایک جماعت نے لکھا اور یاد کیا، پھر بعد میں ایک مالکی طالبعلم نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ یہی درود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر پڑھا جارہا ہے، والحمدللہ۔

آخری باب میں سید المرسلین وحبیب رب العالمین پر درود بھیجنے کی اور بھی صورتیں ذکر کی جائیں گی۔

درودِ مشائخ:

بعض معتبر مشائخ نے درود شریف کا ایک اور طریقہ بتلایا اور فرمایا کہ اس کا ایک واقعہ ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن السابِقِ للخُلقِ نُورُہٗ وَرَحمۃَ اللعالَمِیْنَ ظُھورُہٗ عَدَدَ مَنَ مَضٰی مِنْ خَلَقِکَ وَمَن بَقِیَ مَن سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَن شَقٰی. صَلوٰۃً تَسْتَغْرِق العَدِّ وتُحِیْطُ بالَحَدِّ. صلوٰۃً لَاغَایتَ لَھَا وَلَا اِنتِھاءَ وَلَاامَدَ لَھَا وَلَا اِنْقَضَاءَ. صلوٰۃً دائِمَۃً بدَوَامِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ کَذَالِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذالِکَ.

Marfat.com

''اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا کیا گیا اور جن کا ظہور تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے، اتنا درود بھیجئے جو اس دنیا سے چلی جانے والی اور باقی رہ جانے والی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو اور ان میں سے جو خوش بخت ہیں اور جو بد بخت ہیں ان سب کی تعداد کے برابر ایسا درود بھیجئے جو ہر حد اور شمار کو محیط ہو، ایسا درود جس کی کوئی غایت و انتہا نہ ہو جس کی نہ کوئی مدت مقرر ہو اور نہ کبھی وہ ختم ہو، ایسا درود جو اس وقت تک جاری رہے جب تک آپ ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر بھی اسی طرح درود بھیجئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔''

ابن رشید کی مجلس:

رشید عطار نے ذکر کیا ہے اور تیمی نے اپنی ترغیب میں رشید عطار ہی کے حوالے سے اور ابوالیمن ابن عساکر نے سعد زنجانی کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مصر میں ہمارے ہاں ایک بڑے نیک صالح آدمی تھے ان کا نام ابوسعید خیاط تھا وہ نہ تو لوگوں سے ملتے تھے اور نہ کسی مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ پھر وہ اچانک باقاعدگی کے ساتھ ابن رشید کی مجلس میں جانے لگے تو لوگوں کو تعجب ہوا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں مجھے حکم فرمایا ہے کہ ابن رشید کی مجلس میں جایا کرو کیونکہ وہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اہل سنت کی علامت:

ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں علی بن حسین ابن علی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اہل سنت کی علامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا ہے۔

روضۂ اطہر پر فرشتوں کا درود پڑھنا:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ساتھیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کیا تو حضرت کعب نے کہا ہر

صبح کو ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں روضۂ اطہر کو گھیر کر اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار فرشتے اتر کر روضۂ اطہر کو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ستر ہزار فرشتے رات کو اور ستر ہزار فرشتے دن کو یہاں تک کہ جب آپ کا روضہ مبارک کھلے گا تو آپ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ روانہ ہوں گے جو آپ کی عظمت بیان کر رہے ہوں گے۔ یہ حدیث اسماعیل قاضی نے، ابن بشکوال نے، بیہقی نے شعب میں اور دارمیؒ نے اپنی سنن کے باب ''مَا اَکْرَمَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلّی اللّٰہ علیہ وسلم بعدَ مَوتِہٖ'' اور ابن مبارک نے اپنی کتاب الدقائق میں نقل کی ہے۔

بچے کا رونا:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ دو مہینے تک بچے کا رونا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت ہوتا ہے اور چار ماہ تک توکل علی اللہ کی شہادت ہوتا ہے اور آٹھ ماہ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف ہوتا ہے اور دو سال تک اپنے والدین کے لئے استغفار ہوتا ہے اور جب اسے پیاس لگتی ہے تو اللہ پاک اس کی والدہ کے پستانوں میں جنت کا چشمہ جاری کر دیتے ہیں جس سے وہ پیتا ہے تو وہی اس کا کھانا بھی ہے اور پینا بھی۔ اسے دیلمی نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ دیلمی کے علاوہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک سال تک اپنے بچوں کو رونے پر نہ مارو۔ کیونکہ چار مہینے تک تو ان کا رونا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دیتا ہے اور چار مہینے تک ان کا رونا مجھ پر درود ہوتا ہے اور چار مہینے ان کا رونا اپنے والدین کے لئے دعا ہوتی ہے اور اس کے بعد پنگھوڑے میں بچے کا رونا ہوتا ہے یعنی چار مہینے توحید، چار مہینے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور چار مہینے اپنے والدین کے لئے استغفار۔

دیگر انبیاء علیہم السلام پر درود پڑھنا

دیگر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم رسولوں پر درود بھیجو تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجا کرو کیونکہ میں بھی رسولوں میں سے ایک رسول ہوں، اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا اور

Marfat.com

ابو یعلی صابونی نے اپنے فوائد میں جیسا کہ دوسرے باب میں آ رہا ہے۔ بعض نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور اسے ابو عاصم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

اور اس کے دوسرے الفاظ بھی ہیں کہ جب تم مجھ پر سلام بھیجو تو دوسرے رسولوں پر سلام بھی بھیجو۔ مجد الدین لغوی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال سے صحیحین میں احتجاج کیا گیا ہے یعنی روایت لی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔ اور ابو نعیم نے اسے احمدین میں تاریخ اصفہان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اور رسولوں پر درود بھیجو تو مجھ پر بھی درود بھیجو کیونکہ میں بھی رسولوں میں سے ہوں۔ اسے ابن ابی عاصم نے نقل کیا ہے اور اس کی سند 'حسن' 'جیّد' لیکن 'مرسل' ہے۔

دیگر انبیاء پر درود بھیجنے کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں پر درود بھیجو کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے جیسا کہ مجھے بھیجا ہے۔ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا۔ اسے مزنی نے احمد بن منیع نے، طبرانی نے اور اسماعیل قاضی نے نقل کیا ہے۔ ان کے علاوہ فوائد عیسوی میں تیمی کی ترغیب میں بھی اسے روایت کیا گیا ہے۔[۴۱] عبدالرزاق نے ثوری عن موسیٰ کے طریق سے اسے مرفوعاً نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے جَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ دے تو اس نے اس کی تعریف میں کمال کر دیا۔ آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اللہ تعالیٰ کے اور انبیاء پر بھی درود بھیجو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی طرح بھیجا ہے جیسے مجھے بھیجا ہے۔

علی ابن حرب عن ابی داؤد کے طریق سے بھی ثوری کی یہ حدیث منقول ہے۔ ابو القاسم تیمی نے اپنی 'ترغیب' میں 'وکیع' کے طریق سے اور ابو الیمن ابن عساکر نے المعافی میں ابن عمران کے طریق سے نقل کی ہے اور ان دونوں نے موسیٰ سے نیز ''المخلصیات'' کے چوتھے حصے میں بھی ہم نے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حفظ قرآن کی دعا والی جو حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ مجھ پر درود بھیجئے اور تمام نبیوں پر، اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ان شاء اللہ یہ آخری باب میں آئے گی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اللہ تعالیٰ کے باقی انبیاء پر بھی درود بھیجو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ویسے ہی مبعوث فرمایا ہے جیسے انہیں۔[۴۲]

تشہد میں تمام انبیاء پر درود:

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ تم تشہد میں مجھ پر اور اللہ کے نبیوں پر درود بھیجنے کو ہرگز نہ چھوڑو۔[۴۳]

حضرت آدم علیہ السلام کا شکوہ:

حافظ ابو موسیٰ مدنی کہتے ہیں کہ بعض سلف کی سند سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے خواب میں حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت کی تو گویا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی کمی کا شکوہ کر رہے تھے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

کیا انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی پر درود بھیجا جا سکتا ہے؟

حضرت ابن عباسؓ کا فرمان:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی ذات کسی کی طرف سے درود کی صحیح مستحق نظر نہیں آتی لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمان مردوں اور خواتین کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اسے ابن ابی شیبہ نے اور اسماعیل قاضی نے احکام القرآن اور الصلوٰۃ النبویہ میں اور طبرانی، بیہقی اور سعید ابن منصور نے نقل کیا ہے۔ اور عبدالرزاق نے ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ کسی کی جانب سے کسی پر درود پڑھنا مناسب نہیں ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ اور اس کے راوی صحیح ہیں۔ اسماعیل کے الفاظ اس طرح ہیں۔ کسی پر درود پڑھنا صحیح نہیں ہے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے، لیکن مسلمان مرد اور خواتین کے لئے استغفار ہے۔ ہاشم کی 'امالی' سے یہ لفظ منقول ہیں کہ کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر درود بھیجے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

سفیان ثوریؒ کا قول:

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ غیر نبی پر درود پڑھنا مکروہ ہے جیسے بیہقی نے نقل کیا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے جسے بیہقی نے نقل کیا ہے اور عبدالرزاق نے بھی ''یُکرَہُ اَنَّ یُصَلّٰی اِلاّعَلٰی نَبِیٍّ'' درود پڑھنا مکروہ ہے، مگر نبی پر۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کا حکم نامہ:

اسماعیل قاضی کی کتاب فضل الصلوٰۃ میں اور ان کی کتاب احکامِ القرآن میں ابوبکر ابن ابی شیبہ کے طریق سے حسن یا صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکم نامہ جاری کیا:

> ''امابعد! کچھ لوگوں نے آخرت کے عمل کو دنیا کی کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے، بعض قصہ گو لوگوں نے درود شریف میں یہ بدعت ایجاد کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنے خلفاء اور امراء پر بھی درود بھیجتے ہیں۔ لہٰذا جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو انہیں حکم کرو کہ ان کا درود صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہو اور ان کی دعا عموماً مسلمانوں کے لئے ہو۔ اس کے علاوہ جو چاہیں دعا کریں۔''

شوافع و مالکیہ کی رائے:

میں (سخاوی) کہتا ہوں قاضی عیاض نے اس مسئلے میں یہ کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک غیر انبیاء پر درود پڑھنا جائز ہے اور میں نے بعض مالکی شیوخ کی تحریر میں دیکھا ہے کہ درود پڑھنا جائز نہیں ہے مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا معروف مذہب یہ نہیں ہے، ان کا کہنا یہ ہے کہ غیر انبیاء پر درود پڑھنا مکروہ ہے، ہمیں جس بات کا حکم کیا گیا ہے اس سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے اس قول کی مخالفت کرتے ہوئے کہا: غیر انبیاء پر درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور

Marfat.com

دلیل یہ دی ہے کہ درود کا مطلب رحمت کی دعا کرنا ہے۔اس کی ممانعت یا تو نص سے ہوسکتی ہے یا اجماع سے۔قاضی عیاض کہتے ہیں جس طرف میرا میلان ہے وہ وہی بات ہے۔جو امام مالک اور سفیان ثوری نے کی ہے اور جو متکلمین وفقہاء محققین کا قول ہے۔وہ کہتے ہیں کہ غیر انبیاء کا تذکرہ رضا اور غفران کے ساتھ کیا جائے۔ غیر انبیاء پر مستقل درود بھیجنا ''لَمْ یَکُنْ مِنْ اَمْرِ الْمَعْرُوْفِ'' یعنی اس کا شرعاً حکم موجود نہیں۔آگے کہتے ہیں کہ یہ طریقہ ہاشمیوں کے دور میں ایجاد کیا گیا۔انتہیٰ

اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جو منقول ہے کہ غیر انبیاء پر درود نہ پڑھا جائے ان کے اصحاب نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک غیر انبیاء پر صلوٰۃ پڑھنا اس طرح کی عبادت نہیں ہے جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا عبادت ہے۔

فرشتوں پر درود بھیجنا:

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فرشتوں پر درود بھیجنے کے بارے میں کوئی نص معروف نہیں ہے، جو اس کے قائل ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے دلیل لیتے ہیں جس میں ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورُسل پر درود بھیجو'' اگر یہ حدیث ثابت ہوجائے تو بہرحال اس سے فرشتوں پر درود بھیجنے کا جواز نکل سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھی رسول فرمایا ہے۔

مومنین پر درود بھیجنا:

البتہ مؤمنین پر درود بھیجنے بارے علماء کا اختلاف ہے۔بعض کا کہنا یہ ہے کہ درود شریف صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی منقول ہے جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے۔

اور ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ مؤمنین پر مستقل طور پر درود بھیجنا تو جائز نہیں ہے ہاں البتہ تبعاً ان مومنین پر درود جائز ہے جن کے بارے میں کوئی نص آئی ہو یا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملایا گیا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا [النور 63:24] ''تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے'' نیز یہ بھی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو سلام کا طریقہ سکھایا تو اس میں یہ بھی ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللهِ الصَّالِحِيْنَ اور جب صلاۃ کا طریقہ سکھایا تو اس میں صلاۃ کو فقط اپنے اور اپنے اہل بیت کے ساتھ ہی خاص رکھا۔

قرطبی نے ''المفہم'' میں اسی قول کو پسند کیا ہے۔ حنابلہ میں سے ابوالمعالی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ متاخرین میں سے ابن تیمیہ کا مختار بھی یہی ہے۔ لہٰذا اس قول کی بناء پر حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کا معنی درست ہے، ہاں یہ جائز ہے کہ یوں کہا جائے ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلٰى صِدِّيْقِهٖ اَوْ خَلِيْفَتِهٖ'' وغیرہ۔

اسی طرح ''محمد عزوجل'' کہنا بھی صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کا معنی درست ہے کیونکہ ''عزوجل'' اللہ تعالیٰ کا شعار بن گیا ہے لہٰذا اس میں غیر کو شریک کرنا درست نہیں ہے۔

اور ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ مومنین پر استقلالاً (الگ سے) درود بھیجنا مکروہ ہے تبعاً بھیجا جائے تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت اسی طرح ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا خلاف اَولیٰ ہے۔

ایک اور جماعت کے نزدیک تبعاً تو مطلقاً جائز ہے اور استقلالاً بالکل جائز نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب رحمۃ اللہ علیہم کا قول یہی ہے۔

ابوالیمن بن عساکر کہتے ہیں کہ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مؤمنین پر درود بھیجنا مطلقاً جائز ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر نصوص کو جس ترتیب سے ذکر کیا ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ آپ پہلے تو قرآن کریم کی یہ آیت لائے کہ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ [التوبہ 103:9] ''اور آپ ان پر صلوٰۃ پڑھیں'' پھر تعلیقاً ایسی حدیث لائے جو مطلقاً جواز پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے بعد وہ حدیث ذکر کی جو تبعاً جائز ہونے کی دلیل ہے اور ان پر عنوان یہ قائم کیا ہے کہ ''هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' یعنی استقلالاً یا تبعاً لہٰذا غیر انبیاء میں فرشتے و مومنین دونوں آ گئے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جواز پر دلالت کرنے والی حدیث یعنی حضرت عبداللہ بن ابی اَوفٰی والی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی طرف اشارہ کیا ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِى اَوْفٰى'' اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح کے الفاظ وارد ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ بلند فرمائے کہ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ

Marfat.com

وَرَحْمَتَکَ عَلٰی آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَہ۔اسے ابوداؤدنسائی نے ذکر کیا ہے اوراس کی سند بھی جید ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ ''صَلِّ عَلَیَّ وَعَلٰی زَوْجِی''(مجھ پراور میرے خاوند پر درود بھیجئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی درخواست پوری فرمادی۔یہ واقعہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مختصراً ومفصلاً دونوں طرح ذکر کیا ہے اورابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔حضرت حسن اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہما کا یہی قول ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوداؤد والی روایت کے ساتھ اس کی تصریح کی ہے۔نیز اسحٰق،ابوثور،داؤداورطبرانی کا مسلک بھی یہی ہے۔اورانہوں نے دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کیا ہے: هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ [الاحزاب 43:33] ''وہ خود بھی اوراس کے فرشتے بھی تم پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

اوراسی طرح صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ ''فرشتے مومن کی روح سے کہتے ہیں:صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَعَلٰی جَسَدِكَ (اللہ تعالیٰ نے تجھ پراور تیرے جسم پر درود بھیجا)۔

جوحضرات غیر نبی پر مطلقاً درود کو ناجائز کہتے ہیں انہوں نے ان دلائل کا جواب یہ دیا ہے کہ ان تمام نصوص میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے درود بھیجا گیا ہے اور انہیں اختیار ہے کہ جس کو چاہیں جس سے خاص کریں لیکن کسی اور کو یہ اختیار نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے ساتھ اوراس بات میں ان کی اجازت ثابت نہیں ہے۔

قاضی حسین نے اپنی کتاب ''الزکوٰۃ'' اورمتولی نے باب الجمعہ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر نبی پر مقصوداً درود بھیجنے کا اختیار تھا جیسا کہ ابن ابی اَوفی والے واقعہ میں ہوا،یا اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَصَلِّ عَلَیْهِمْ [التوبہ 103:9] کی وجہ سے آپ کو یہ حق حاصل تھا لیکن کسی اور کو غیر نبی پر درود بھیجنے کا اختیار نہیں ہے ہاں اگر تبعاً ہوتو درست ہے۔شاشی نے باب الجمعہ میں خرسانین کے بارے میں ان پر درود بھیجنے والا واقعہ نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس میں نظر ہے کیونکہ صلوٰۃ کا معنی دعا ہے اور جب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتو اس سے مراد رحمت ہوتی ہے اور اس واقعہ میں اس کے حرام ہونے کا کوئی تقاضا نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کا ادنیٰ مرتبہ جواز کا ہے اوراس میں کوئی ایسی دلیل بھی نہیں ہے جو خصوصیت پر دلالت کرتی ہو۔

Marfat.com

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما والی حدیث کے بعد کہا ہے کہ غیر نبی پر درود کو ثوری کا ممنوع کہنا اس معنی میں ہے کہ جب غیر نبی کا تذکرہ احترام کے محل میں ہو اور اس کی تعظیم و تکریم کے طور پر درود بھیجا جائے تو منع ہے کیونکہ یہ حیثیت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ لیکن اگر دعا و برکت کے طور پر ہو تو جائز ہے۔ انتھی۔

علامہ ابن قیمؒ کا محاکمہ:

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں اس مسئلے میں قول فیصل یہ ہے کہ غیر نبی سے مراد اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل، ازواج اور اولاد ہوں تو ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درود بھیجنا مشروع ہے اور انفراداً بھی جائز ہے اور اگر فرشتے اور عموماً صالحین ہوں جن میں انبیاء وغیر انبیاء سب شامل ہوں تو ان کے لئے بھی جائز ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَلَائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْن اور اگر کوئی معین شخص یا معین جماعت مراد ہو تو ان پر انفرداً درود بھیجنا مکروہ ہے اور اگر اسے حرام کہا جائے تو بھی درست ہے خصوصاً جبکہ کسی کا شعار بنالیا جائے جبکہ اسی جیسی یا اس سے افضل دیگر شخصیات سے ممنوع سمجھا جاتا ہو جیسا کہ رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کرتے ہیں البتہ اگر کبھی کبھار کسی کے لئے ہو جائے شعار نہ بنایا جائے جیسا کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے پر رحمت بھیجی جاتی ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خاتون اور اس کے خاوند پر درود بھیجا یا جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر درود بھیجا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس تفصیل کی صورت میں تمام نصوص میں تطبیق بھی ہو جاتی ہے اور اصل حقیقت بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ واللہ الموفق۔

غیر نبی پر سلام بھیجنے کا حکم:

اس بارے میں اختلاف ہے کہ صلوٰۃ وسلام اس معاملہ میں ایک ہی حکم میں ہیں اور علی علیہ السلام وغیرہ کہنا مکروہ ہے یا اس کا حکم مختلف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک یہ مکروہ ہے ابو محمد الجوینی کہتے ہیں علی علیہ السلام کہنا ممنوع ہے۔ دیگر حضرات کے ہاں صلوٰۃ وسلام میں اس طرح فرق ہے کہ سلام ہر مومن کے حق میں مشروع ہے خواہ موجود ہو یا غائب، زندہ ہو یا فوت شدہ، یہ سب اہل اسلام کے لئے کلمہ احترام ہے۔ بخلاف صلوٰۃ کے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کے

Marfat.com

حقوق میں سے ہے۔یہی وجہ ہے کہ نمازی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن کہتا ہے، اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْنَا نہیں کہتا۔پس اس سے فرق واضح ہوگیا۔واللہ اعلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا افضل طریقہ:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درود کے طریقہ کی تعلیم کی درخواست کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو طریقہ سکھایا اس سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ درود بھیجنے کا سب سے افضل طریقہ کیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر درود شریف کا سب سے افضل طریقہ ہی تعلیم فرمایا ہوگا۔

افضل درود بھیجنے کی قسم کس طرح پوری ہوگی؟

اسی سے معلوم ہوا کہ اگر کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے افضل درود بھیجنے کی قسم کھالی ہو تو اس کو پورا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم کردہ درود شریف پڑھے۔علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے رافعی سے ابراہیم مروزی کے بارے میں اسی طرح قسم پوری کرنے کو نقل کرنے کے بعد اسی کو درست قرار دیا ہے اور وہ یہ درود شریف ہے کہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا سَھٰی عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ.

امام شافعیؒ کی رائے:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شاید علامہ رافعی نے یہ الفاظ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے لئے ہیں اور سب سے پہلے ان الفاظ کو انہیں نے استعمال کیا ہے۔اھ

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الرسالۃ'' کے خطبہ میں لفظ ''سَھٰی'' کی جگہ ''غَفَلَ'' ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ علامہ اذرعی کہتے ہیں کہ جن شاگردوں نے ابراہیم مروزی سے درود شریف کا مسئلہ پوچھا ان کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ''ذکرہ'' کی ضمیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹتی ہے یعنی اس ضمیر کا اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانا بہتر نہیں ہے کیونکہ یہ باب التفات سے ہے اور یہ مقام التفات کا نہیں ہے لیکن اذرعی کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے اور ''الرسالۃ'' میں امام شافعی کے کلام کے قریب تر احتمال یہی ہے۔اھ

Marfat.com

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر کلام کا تقاضا یہی ہے کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے کیونکہ ان کے الفاظ فَصَلَّى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّنَا كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الغَافِلُوْنَ دراصل اس مفہوم میں ہیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ. الخ

اور میں کہتا ہوں کہ امام شافعی کے درود کا بقیہ حصہ یوں ہے:

وَصَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ فِى الأَوَّلِيْنَ والاٰخِرِينَ اَفْضَلَ وَاَكْثَر وَ اَزْكٰى مَا صلَّى عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ وَزَكَّانَا وَاِيَّاكُمْ بِالصَّلاةِ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مازكا اَحدًا من اُمَّتِهٖ بالصلاةِ والسلام عليه ورحمة اللّٰهِ وَبَرَكاتِهٖ وجَزاهُ اللّٰهُ عزوجل عنَّا اَفضلَ مَا جزَى مُرسلاً عن مَّنْ اَرْسلَ اِلَيهِ فَاِنَّه اَنْقَذَنا بِهٖ مِنَ الهلكَةِ وَجَعَلَنَا فِى خَيرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ دَائِنِيْنَ بِدِينِه الَّذِى ارْتَضٰى وَاصْطَفٰى به ملائكته ومَن اَنْعَمَ عَلَيهِ من خَلقِه فَلَمْ تَمَسَّ بِنا نِعْمَتَه ظَهَرَتْ وَلَا بَطَنَتْ نِلْنَا بِهَا حَظًّا فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ وَدُنْيَا وَدُفِعَ عَنْها مَكروهٌ فِيْهِمَا أَوْفِى وَاحدٍ منْهُمَا اِلَّا وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبَبُها الْقائدُ إلى خَيرِها والهادِي إلى اَرشَدِها الذَّائدِ عَنِ الهلكةِ وموارِدِ السُّوءِ فِى خلافِ الرُّشدِ المبينةِ لِلْاَسْبَابِ الَّتِى تُورِدُ الهلكةَ الْقَائِمَ بِالنَّصِيْحَةِ فِى الْاِرْشادِ والْاِنذارِ فِيْهَا فَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا صَلَّى عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

''اور اللہ تعالیٰ اولین و آخرین میں ان پر درود بھیجیں جو سب سے افضل، سب سے زیادہ اور سب سے پاکیزہ درود ہو ان تمام درودوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ

Marfat.com

کو پاکیزہ بنائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ساتھ ان تمام پاکیزگیوں سے افضل پاکیزگی جو کسی بھی امتی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے ملی ہو، اور اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے جزا عطا فرمائے جو ان تمام جزاؤں سے افضل ہو جو کسی امتی کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہو، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہلاکت سے بچایا اور ہمیں اس بہترین امت میں سے کیا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے بھیجی گئی ہے جو ان کے اس دین کی حامل ہے جسے انہوں نے پسند کیا اور جس کو انہوں نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب کیا اور اپنی انعام یافتہ مخلوق کے لئے اور ہمیں دنیا و دین میں جو بھی ظاہری یا باطنی نعمت ملی ہے اور دین و دنیا میں یا کسی ایک میں جو بھی تکلیف ہم سے دور ہوئی ہے اس کا سبب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو دین و دنیا کی خیر کو لانے والے اور اس کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرنے والے، ہلاکت سے بچانے والے اور ہدایت کے خلاف برائی کے راستوں سے ہٹانے والے ہیں اور ان اسباب کو واضح کرنے والے ہیں جو ہلاکت میں لے جاتے ہیں، رہنمائی کرنے اور ڈرانے میں ہمدردی پر قائم رہنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ درود بھیجیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہمارے سردار ہیں اور ان کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی درود بھیجیں اور سلام بھیجیں جیسا کہ انہوں نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک اللہ تعالیٰ تعریفوں والے بزرگیوں والے ہیں۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی بعض حضرات نے اس طرح بھی تاویل کی ہے کہ عادۃً اللہ تعالیٰ ہی کے ذکر کو کثرت سے یا اس سے غفلت کو غفلت سے موصوف کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ سب باتیں درست ہیں اور معنی ایک ہی رہتا ہے لیکن اگر یہ درود بھیجنے والا دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھے تو بہت ہی اچھا ہے اور کسی اور صاحب نے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والا شمار ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے غفلت کرنے والا غافلین سے شمار ہوتا ہے۔

Marfat.com

قاضی حسین کی رائے:

میں کہتا ہوں کہ اذرعی نے کہا ہے کہ ابراہیم مذکور کثرت کے ساتھ قاضی حسین سے تعلیقات نقل کرتا ہے اس کے باوجود قاضی حسین نے افضل درود شریف بھیجنے کی قسم پورا کرنے کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ وہ یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ مُسْتَحِقُّہٗ.

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود بھیجئے جس کے وہ اہل اور مستحق ہیں۔''

اور بعض دیگر حضرات نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

علامہ بارزی کی رائے:

علامہ بارزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے نزدیک اس قسم کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ یوں کہے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَاتِکَ عَدَدَ مَعلوماتِکَ.''

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اپنا سب سے افضل درود اپنی معلومات کی تعداد کے برابر بھیجئے۔''

کیونکہ یہ سب سے زیادہ جامع ہے اس لئے افضل بھی ہے۔

علامہ مجدالدین کی رائے:

علامہ مجدالدین لغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے افضل درود بھیجنے کی قسم کھائے تو اس کو پورا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلٰی کُلِّ نبیٍّ وَ مَلَکٍ وَ وَلِیِّ عَدَدَ الشَّفعِ وَالوَترِ وَعَدَدَ کَلِماتِ رَبِّنَا

Marfat.com

التَّامَّاتِ وَ المُبَارَكَاتِ.

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے جو ہمارے سردار ہیں نبی امّی ہیں اور ہر نبی فرشتے اور ولی پر درود بھیجئے، جفت وطاق کی تعداد کے برابر، ہمارے پروردگار کے کلمات تامہ ومبارکہ کی تعداد کے برابر۔

بعض دیگر کی آراء:

بعض نے کہا ہے کہ یوں درود بھیجے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عبدِک ونَبِيِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِيِّ الْاُمِّی وعلٰی آلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيتِهٖ وَسَلِّم عَددَ خَلقِک وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنةَ عَرْشِکَ وَ مِدادَ کلماتِک.

''اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو آپ کے بندے، آپ کے نبی اور آپ کے رسول ہیں، نبی امّی ہیں اور ان کی آل، ازواج اور ذریات پر درود بھیجئے اور سلام بھیجئے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنی ذات کی رضا کے برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کے برابر۔''

میں کہتا ہوں میری معلومات کے مطابق ہمارے شیخؒ کا رجحان بھی اسی کی طرف ہے، اسی بارے میں انہوں نے فرمایا کہ یہ زیادہ صحیح ہے، اگرچہ انہوں نے اس کے علاوہ ایک اور درود شریف کو ترجیح دی ہے جیسا کہ عنقریب آرہا ہے۔

علامہ مجدالدین لغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض علماء نے اس کیفیت کو پسند کیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وعلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلاةً دائِمةً بدَوامِکَ.

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر ایسا درود بھیجئے جو آپ کے دوام کی وجہ سے دائمی ہو۔''

اور بعض نے اس کیفیت کو ترجیح دی ہے۔

اَللّٰهُمَّ يا رَبَّ مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْزِ مُحَمَّداً صلى الله عليه وسلم ماهواهله.

Marfat.com

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جزا عطا فرمایئے جو ان کی شان کے مناسب ہے۔''

ان کے علاوہ بھی کئی سارے الفاظ و کیفیات مروی ہیں جن سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں وسعت ہے مختلف الفاظ ہو سکتے ہیں کوئی خاص الفاظ اور خاص وقت متعین نہیں ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ قائم و دائم ہے کہ سب سے افضل و اکمل درود شریف وہی ہے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

علامہ یافعیؒ کی منفرد رائے:

امام عفیف الدین یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مناسب یہ ہے کہ مذکورہ تینوں کیفیتوں کو جمع کر کے پڑھے اور یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ افضلَ صَلاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکرہ الغافلون..... زادبعضھم ..... وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً.

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا اور برکت نازل فرمایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریف کے لائق اور بزرگی والے ہیں، اپنا سب سے افضل درود بھیجئے جو آپ کی معلومات کی تعداد کے برابر

Marfat.com

ہواور ہر لمحہ بھیجے خواہ اس وقت ذکر کرنے والے ان کا ذکر کر رہے ہوں یا ان کے ذکر سے غافل ہوں .....اور بعض نے یہ اضافہ کیا ہے.....اور کثرت سے سلام بھیجے۔"

علامہ ابن حجرؒ کی رائے:

اور ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر حدیث میں آئے ہوئے الفاظ، امام شافعی کے اثر اور قاضی حسین کے قول کو جمع کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو درود شریف تمام روایات ثابتہ میں موجود ہیں سب کو جمع کر لیا جائے اور ان میں سے جو بھی پڑھا جائے اس سے قسم پوری ہو جائے گی اور دلیل جس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہے وہ یہ ہے کہ قسم اس درود شریف سے پوری ہوگی جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث میں ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کا عمل بڑے ترازو سے تولا جائے تو وہ یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِی وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ المُومنین وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بِیتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ.

"اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے جو کہ آپ کے نبی ہیں اور ان کی ازواج امہات المومنین پر، ان کی اولاد و اہل بیت پر درود بھیجے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔"

علامہ کمال الدینؒ کی رائے:

ہمارے محقق مشائخ میں علامہ کمال الدین بن ہمام نے ایک اور کیفیت ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ مذکورہ تمام کیفیات اس میں موجود ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ ابدًا اَفضلَ صلاتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِکَ، نبیکَ، رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلِّم عَلَیْہِ تَسْلِیْما وُ زدہُ شرفاً و تکریماً، وَاَنْزِلہُ المنزِلَ المُقَرَّبَ عِنْدِکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

Marfat.com

''اے اللہ ہمیشہ اپنا افضل درود ہمارے سردار، اپنے بندے، اپنے نبی، اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر بھیجئے اور ان پر بہت زیادہ سلام بھیجئے، ان کے مرتبہ و احترام میں اضافہ فرمایئے اور انہیں قیامت کے دن اپنا سب سے قریبی مقام عطا فرمایئے۔''

علامہ سبکی کی رائے:

میں نے تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی ''الطبقات'' میں پڑھا ہے انہوں نے اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی سب سے افضل کیفیت یہی ہے جو تشہد میں پڑھا جاتا ہے جس نے یہ پڑھا اس نے یقین کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یقیناً اسے وہ اجر ملے گا جو احادیث میں وارد ہے۔ اور جس نے اس کے علاوہ کوئی اور درود بھیجا اس کی طرف سے مطلوبہ درود کی ادائیگی میں شک ہے کیونکہ جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں تو فرمایا یوں کہو اور اسی تشہد والے درود کے بارے میں فرمایا یہ ہے مجھ پر درود بھیجنے کا طریقہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی یہی درود مسلسل بھیجا کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔ اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِکَ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمؤمِنِینَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَآلِہٖ وَاَصْھَارِہٖ و انصارہ و اتباعِہٖ وَاشیاعِہٖ ومُحبیہ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالمین اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْد، وَصَلِّ وَبَارِکْ وَتَرَحَّمْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ وَاَزْکٰی بَرَکَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ

Marfat.com

كَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَکَاتِ وَعَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ، وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِکَ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْکُبْرٰی وَارْفَعْ دَرَجَتِهِ الْعُلْيَا وَاَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِی الْآخِرَةِ وَالْاُوْلٰی کَمَا اَتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰی، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِی الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهُ وَفِی الْاَعْلَيْنَ ذِکْرَهُ وَاَجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَاَهْلُهُ خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ وَاجْزِ الْاَنْبِيَاءَ کُلَّهُمْ. خَيْرَ صَلَوَاتِ اللّٰهِ وَصَلَاةَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّی. السَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَاالنَّبِی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ، اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ وَاَوْرِدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامُ وَاَتْبِعْهُ مِنْ اُمَّتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ مَاتُقِرُّبِهِ عَيْنُهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

''اے اللہ اپنے بندے، اپنے نبی، اپنے رسول، نبی امّی، رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام، خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، برکت اور رحمت نازل فرمایئے جو خیر کے امام و رہنما اور رحمت والے رسول ہیں، اور ان کی ازواج پر جو مومنین کی مائیں ہیں، ان کی اولاد، اہل بیت، آل، سسرال، انصار، پیروکاروں، صحابیوں اور عاشقوں پر بھی نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے تمام جہان والوں میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود، برکت اور رحمت نازل فرمائی، بے شک آپ تعریف و بزرگی والے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی ایسا درود، برکت اور رحمت نازل فرمایئے جو آپ کا سب سے افضل درود ہو، سب سے پاکیزہ برکت ہو جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر

کریں اور غفلت کرنے والے آپ کے ذکر سے غفلت کریں جفت وطاق کی تعداد کے برابر اپنے کلمات تامہ مبارکہ کے برابر، اپنی مخلوق کے برابر، اپنی رضا کے مطابق، اپنے عرش کی شان کے مطابق، اپنے کلمات کے موافق، ایسا درود جو آپ کے دوام کی وجہ سے دائم ہو، اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن مقام محمود پر سرفراز فرمایئے کہ تمام اولین وآخرین ان پر رشک کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے قریب ترین مسند سے نوازیئے، ان کی شفاعت کبریٰ کو قبولیت عطا فرمایئے، ان کا درجہ بلند سے بلند تر فرمایئے اور دنیا وآخرت میں ان کی خواہش پوری فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ علیہما السلام کی دعا قبول فرمائی ہے، اے اللہ! اپنے منتخب بندوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بول بالا فرمایئے اور اپنے مقرب لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمایئے اور ملاءِ اعلیٰ والوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا چرچا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرمایئے جو ان کی شان کے مطابق ہو اور کسی بھی نبی علیہ السلام کو ان کی امت کی طرف سے جو جزا آپ نے دی اس سے افضل جزا عطا فرمایئے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو جزا عطا فرمایئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور تمام مؤمنین کی طرف سے حضرت محمد نبی امّی پر سب سے افضل درود ہوں، اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں، مغفرت اور اس کی رضوان نازل ہو، اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہماری طرف سے سلام پیش فرمایئے اور ہم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلام نازل فرمایئے اور ان کی امت اور اولاد کی طرف سے ایسے اعمال پہنچایئے جن سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، یارب العالمین۔"

Marfat.com

تنبیہ:

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ مذکورہ درود پاک میں ''غَفَلَ'' کی جگہ ''سَکَتَ'' کیوں نہیں کہا؟ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ کبھی خاموش آدمی بھی دل میں یاد کر رہا ہوتا ہے لہٰذا اسے غافل نہیں کہا جائے گا بلکہ ذاکر شمار ہوگا، غافل وساکت میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے کیونکہ ہر غافل ساکت بھی ہوتا ہے لیکن ہر ساکت غافل نہیں ہوتا، یہاں اگر ساکت کا لفظ آتا تو اس سے مراد وہ ہوگا جو دل وزبان سے غافل ہو اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہاں غافل سے مراد وہ ہے جو حق سے دور ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ [اعراف 136:7] ''وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ ان سے دور ہی تھے۔'' واللہ اعلم۔ اس تفصیل کے بعد اب ہم اپنی پہلی بات کی تکمیل کی طرف لوٹتے ہیں۔

تشہد کے لئے افضل درود:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں افضل یہ ہے کہ تشہد میں یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

علامہ نوویؒ نے شرح مہذب میں امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب رحمۃ اللہ علیہم سے یہی نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی اَولیٰ ہے لیکن دونوں جگہ آل ابراھیم میں عَلٰی کا اضافہ ہے اور یہ اضافہ صحیح ابن حبان، مستدرک، حاکم اور بیہقی کی روایتوں میں ثابت ہے۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں شرح المہذب ہی میں ہے کہ مناسب یہ ہے کہ تمام احادیث صحیحہ کو جمع کرے اور یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

Marfat.com

اور علامہ نوویؒ نے ''اَلاذکار'' میں بھی اسی طرح لکھا ہے مگر وہاں صَلِّ عَلٰی محمد کے ساتھ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کا اضافہ ہے، بَارِکْ کے ساتھ نہیں ہے اور ''التحقیق و الفتاویٰ'' میں بھی اسی طرح کہا ہے مگر وَبَارِکْ کے ساتھ اَلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نہیں ہے۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ نووی سے کئی چیزیں رہ گئی ہیں شاید جو چیزیں انہوں نے اضافہ کی ہیں متروکہ کو انہیں کے مقابلہ میں سمجھا ہے حالانکہ وہ ان کے مدمقابل نہیں تھیں بلکہ وہ ان سے بھی زائد تھیں، بہرحال جو چیزیں ان سے رہ گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ''اَزْوَاجِہٖ'' کے بعد ''اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ'' ہے۔ دوسرے یہ کہ ''ذریتہ'' کے بعد ''اھل بیتہ'' ہے جو کہ دارقطنی میں حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں موجود ہے، تیسرے بارِک والے حصہ میں ''عبدک ورسولک'' ہے، چوتھے حصے میں بھی ''فی العالمین'' ہے اور پانچویں یہ کہ پہلے حصے میں بھی ''اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ'' ہے، بعض نے کہا صرف وبارک ہے، چھٹے یہ کہ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِکْ'' ہے کیونکہ یہ نسائی کی روایت سے ثابت ہے، ساتویں یہ کہ وَتَرَحَّم علیٰ محمد الخ ہے، آٹھویں یہ کہ تشہد کے آخر میں ''وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ'' بھی ہے کیونکہ یہ ترمذی کے ہاں بھی موجود ہے اور سراج کے ہاں بھی جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ ابن عربی نے اس اضافہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ الفاظ صرف زائدہ کا اضافہ ہیں جس پر اعتماد نہیں ہے۔

آل کے معنی میں کافی اختلاف ہے بعض کے نزدیک آل سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے اس صورت میں بلا فائدہ تکرار ہوگا۔ اسی طرح غیر انبیاء پر درود کے جواز میں بھی اختلاف ہے ہمارے نزدیک اس خصوصیت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا بالکل درست نہیں ہے۔ عراقی نے شرح ترمذی میں ابن عربی کے اعتراض کا تعاقب کرتے ہوئے کہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ یہ زائد کا انفراد ہے اور جب یہ جملہ انفراد نہیں ہے تو زائد کے منفرد ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے۔ اسماعیل قاضی نے اسے اپنی کتاب الصلاۃ میں دو طریق سے ذکر کیا ہے۔ عن یزید ابن ابی زیاد عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی سند سے اور یزید ایسا راوی ہے جس سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے استشہاد کیا ہے نیز یہ زیادتی بیہقی کے ہاں شعب میں بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ثابت ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ جن حضرات کے ہاں آل کا معنی پوری امت ہے ان کے نزدیک بھی بعد میں "علینا معھم" کا اضافہ ممتنع نہیں ہے کیونکہ خاص کا عام پر عطف ہو سکتا ہے اور خصوصاً دعا میں تو ہوتا ہی ہے۔

Marfat.com

جہاں تک دوسرے اعتراض کا تعلق ہے تو ہمارے علم میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو تبعاً غیر انبیاء پر درود کو منع سمجھتا ہو، ہاں البتہ مستقل طور پر غیر انبیاء پر درود بھیجنے کے بارے میں ضرور اختلاف ہے جبکہ افراد کے لئے الگ الگ اپنے طور پر دعائیں مانگنا مشروع ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے مانگی ہیں جیسے حدیث میں یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَاسَاَلَکَ مِنْہُ مُحَمَّدٌ۔ یہ حدیث صحیح ہے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اھ ملخصا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں جو زیادتی مذکور ہے اس پر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ کہا ہے اس پر علامہ اسنوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ احادیث میں اختلاف کے سبب سب کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

علامہ نوویؒ پر تنقید:

اذرعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ علامہ نووی نے جو کچھ کہا ہے یہ بات ان سے پہلے کسی نے نہیں کہی، لہٰذا ظاہر میں افضل یوں ہے کہ جو آدمی تشہد میں درود پڑھے وہ ہر روایت کے کامل الفاظ پڑھے اور ہر مرتبہ نئی روایت کا پورا درود شریف پڑھے تلفیق نہ کرے یعنی یوں نہ کرے کہ تمام روایات کے مختلفات اکٹھے کر کے ایک نئی ترتیب بنا دے اس سے تو ایک نیا تشہد وجود میں آ جائے گا جو کہ حدیث میں موجود نہیں ہے۔ اھ

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ یہ بات انہوں نے علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ سے لی ہے کہ یہ تمام روایات کے مجموعہ والی کیفیت حدیث کے کسی طریق سے ثابت نہیں ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ثابت شدہ درود شریف کو الگ پڑھے اس طرح وہ احادیث میں وارد تمام صورتوں پر عمل کر لے گا لیکن اگر اس نے تمام روایتوں کا مجموعہ بنا کر ایک ہی دفعہ میں پڑھا تو غالب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں پڑھا ہے، اسنوی کہتے ہیں تو پھر شیخ پر لازم ہے کہ وہ تشہد میں وارد تمام احادیث کو جمع کریں، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ شیخ کی طرف سے اس کی تصریح نہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ احادیث کا جمع کرنا ان پر لازم نہیں ہے۔

روایات میں اختلاف الفاظ کی حیثیت:

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تصریح بھی کی ہے کہ تشہد وغیرہ میں الفاظ کا اختلاف ایسے ہے جیسے قرآنی الفاظ میں قراءتوں کا اختلاف ہے اور کسی امام نے یہ نہیں کہا ہے کہ مختلف الفاظ کے حروف کی تمام قراءتوں کو جمع کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ اگرچہ بعض نے تعلیم کے لئے مشق کے طور پر ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ اھ

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک لفظ دوسرے کے ہم معنی ہو تو وہ کافی ہے جیسا کہ ازواجہ اور امھات المومنین ہے تو ایسی صورت میں ہر مرتبہ ایک پر اقتصار بہتر ہے اور اگر لفظ ایسا ہو جس کا الگ مستقل معنی ہو جو دوسری روایت کے الفاظ میں بالکل نہیں ہے تو اس پر عمل بہتر ہے اور یوں سمجھا جائے گا کہ کسی راوی نے دوسرے کے برابر یاد نہیں رکھا اور اگر ایک روایت کا لفظ دوسری کے الفاظ میں کچھ معمولی اضافہ کرتا ہو تو اس پر بھی احتیاطاً عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک جماعت جن میں طبری بھی ہیں، کہتی ہے یہ مباح اختلاف ہے لہٰذا آدمی جس روایت کے الفاظ پر عمل کر لے کافی ہے۔ افضل یہ ہے کہ جو روایت زیادہ اکمل وابلغ ہو اسی پر عمل کرے۔ اور انہوں نے اس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول اختلافات سے استدلال کیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت ذکر کی ہے جو کہ لمبی حدیث ہے اور پہلے بھی گزر چکی ہے، اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذرا بعد ذکر کی گئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موقوف حدیث بھی۔ واللہ اعلم

کون کون سے الفاظ ضروری ہیں؟

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کی حدیث سے تعمیل حکم کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ لفظ کی تعیین پر استدلال کیا گیا ہے خواہ اسے ہم مطلقاً واجب کہیں یا درود کے ساتھ مقید، درود شریف کے ساتھ مقید ہونے کے بارے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت ہے لیکن ان کے اتباع کے ہاں صحیح تر مسلک یہ ہے کہ لفظ کی تعیین درود شریف کے ساتھ مقید نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دونوں طرح سے درود بھیجنا درست ہے۔

لیکن افضلیت میں پھر بھی اختلاف ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ''کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم'' واجب نہیں ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ اس میں اختیار ہے اور اس

کے خلاف بھی مروی ہے۔ شافعیہ کے ہاں صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہنا کافی ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کیا مذکورہ جملہ کے مفہوم پر دلالت کرنے والا کوئی اور جملہ بھی اس کی جگہ کافی ہوسکتا ہے یا نہیں؟ جیسے کوئی خبر کے لفظ کے ساتھ یوں کہے: صلّی اللّٰہ علیٰ محمد تو اس کا کیا حکم ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ کافی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دعا میں خبر کے لفظ کے ساتھ زیادہ تاکید آجاتی ہے لہٰذا یہ بطریق اَولیٰ جائز ہے اور جس کے ہاں یہ منع ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکم کے مطابق نہیں ہے اس لئے تعبداً منع ہے اور ابن العربی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے بلکہ ان کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے کے لئے جو ثواب حدیث شریف میں آیا ہے وہ اسی کو ملے گا جو حدیث میں مذکورہ طریقہ کے مطابق درود بھیجے گا۔

اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ درود شریف میں صرف خبر پر اقتصار کرنا کافی نہیں ہے جیسے کوئی یوں کہے: اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کیونکہ اس میں صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوئی ہے۔

پھر لفظ ''مُحَمَّدْ'' کی تعیین میں بھی اختلاف ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک لفظ ''محمد'' کی جگہ کوئی وصف جیسے نبی اور رسول اللہ بھی کافی ہے کیونکہ لفظ ''محمد'' کا حکم ہے اس لئے اس جگہ وہی لفظ کفایت کرے گا جو اس سے اعلیٰ ہو، یہی وجہ ہے کہ اس کی جگہ ضمیر کافی نہیں ہوگی اور نہ ہی ''احمد'' کافی ہوگا صحیح تر قول یہی ہے اور تفصیل وہی ہے جو ''نبی'' اور ''مُحَمَّدْ'' کے ساتھ تشہد پڑھنے میں پہلے گزر چکی ہے۔

جمہور کے نزدیک ہر وہ لفظ کافی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا مقصد پورا ہوتا ہو حتیٰ کہ بعض نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اگر کسی نے تشہد کے دوران الصلوٰۃُ والسلام علیک اَیُّھَا النَّبی کہا تو کافی ہے، اسی طرح اگر کوئی یوں کہے "اَشھدُ اَنَّ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم عبدہ و رسولہ" تو کافی ہوجائے گا ہاں اگر عبدہ و رسولہ کو ''مُحَمَّد'' پر مقدم کیا تو صحیح نہ ہوگا۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ تشہد میں الفاظ کی ترتیب کو شرط قرار نہ دیا جائے اور اصح یہی ہے لیکن مخالف کی دلیل قوی ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اسی طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورۃ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلمات کو میرے ہاتھوں میں شمار کیا۔ ہمارے شیخ فرماتے ہیں میں نے تشہد کے الفاظ

Marfat.com

کے بارے میں بعض متاخرین کی بڑی عمدہ تصنیف دیکھی ہے اور تشہد میں مذکورہ الفاظ پر اکتفاء کے بارے میں جمہور کی بڑی دلیل یہ ہے کہ صلاۃ وسلام کا وجوب تو قرآن کریم کے قول صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا سے ثابت ہے، کیفیت تو جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سکھائی اور پھر ان الفاظ کے نقل کرنے میں بھی روایات مختلف ہیں اس لئے صرف ان الفاظ پر اکتفا کیا گیا جن پر روایات متفق ہیں اور جو ان سے زائد ہے وہ ترک کر دیا گیا، کیونکہ اگر متروک الفاظ بھی واجب ہوتے تو روایات اس سے ساکت نہ ہوتیں۔اھ

اور ابن فرکاح نے ''التنبیہ'' میں جمہور کے قول پر اشکال کیا ہے کہ جمہور کا قول درود شریف کو چھوٹے سے چھوٹا بنانا ہے اور اس مختصر ترین کو صلاۃ کا مسمّٰی قرار دینے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے کیونکہ احادیث صحیحہ میں اختصار نہیں ہے اور جن احادیث میں مطلق امر ہے ان میں واجب مقدار کا اشارہ نہیں ہے اور روایات میں جو سب سے کم مقدار ہے وہ یہ ہے ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ'' اسی لئے فورانی نے الفروع کے مصنف سے ابراہیم کے ذکر کے وجوب بارے دو صورتیں ذکر کی ہیں جیسا کہ عنقریب میں تذکرہ کروں گا۔ جن کے نزدیک واجب نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بغیر بھی حدیث وارد ہے اور نسائی میں حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث قوی سند کے ساتھ موجود ہے جن کے الفاظ یہ ہیں:

''صَلُّوا عَلَیَّ وَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ.''

ہمارے شیخ فرماتے ہیں اس میں نظر ہے کیونکہ یہ تو بعض راویوں کی طرف سے اختصار ہے اور نسائی نے اسی طریق سے اسے مکمل بھی ذکر کیا ہے اور اسی طرح طحاوی نے بھی، جیسا کہ پیچھے اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درود بھیجنے کی درخواست کی حکمت:

امیر مصطفیٰ ترکمانی حنفی نے مقدمہ ابی اللیث کی جو شرح لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا تو پھر ہم اللہ تعالیٰ سے درود بھیجنے کی درخواست کیوں کرتے ہیں خود کیوں درود نہیں بھیجتے۔ ہم کہتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ یوں کیوں نہیں کہتے اُصَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ؟ تو ہم اس کا جواب یوں دیں گے کہ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طاہر و پاکیزہ

Marfat.com

ہیں ان میں کوئی عیب نہیں ہے اور ہم میں عیوب ونقائص ہیں لہٰذا عیبوں والا پاکیزہ کی تعریف کس طرح بیان کرسکتا ہے؟ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تا کہ پاک رب تعالیٰ کی طرف سے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو، مرغینانی میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔اھ

نیشاپوری کی کتاب ''اَللَّطَائِفُ وَالْحِکَمُ'' میں بھی ان سے اسی طرح منقول ہے کہ آدمی کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ نماز میں یوں کہے ''صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' (میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا) کیونکہ یہ امتی کا مرتبہ نہیں ہے کہ وہ اپنی طرف سے درود بھیجے بلکہ اسے چاہیے کہ رب تعالیٰ سے سوال کرے کہ وہ ذات برتر درود بھیجے اس وقت حقیقت میں تو درود بھیجنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن چونکہ اس کا سوال بندہ نے کیا اس لئے مجازاً اس کی طرف بھی نسبت ہوگی۔اھ

ابن ابی حجلہ نے بھی کچھ اسی طرح کی گفتگو کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امت کو ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کے الفاظ تعلیم کرنے کی حکمت یہ ہے کہ جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم کیا گیا اور ہم اس کا حق واجب ادا کرنے سے قاصر ہیں اس لئے ہم نے اللہ پاک سے اس کی درخواست کی کیونکہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو جانتے ہیں، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ۔ (اے اللہ میں آپ کی شان کے مطابق آپ کی ثناء ادا نہیں کرسکتا) علامہ ابوالیمن بن عساکر اس پر پہلے کلام کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

مذکورہ بالا تفصیلات جان لینے کا تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ان پر درود بھیجنے کو معمول بنانا چاہیے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ملے گا۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف کا معمول رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور تمام روایات میں جمع وتطبیق پر عمل کرنا چاہیے۔ درود شریف کی کثرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت ہے۔ جو جس چیز سے محبت کرتا ہے کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے نیز صحیح حدیث میں ہے کہ تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

Marfat.com

پہلے باب کا تتمہ

پہلی فصل:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ."

"آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو جان چکے ہیں لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں، اس میں سلام کے جان لینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں جو سکھایا تھا کہ: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وہ ہم سیکھ چکے ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں اور درود کس طرح بھیجیں کا مطلب یہ ہے کہ تشہد کے بعد درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے۔ امام بیہقی نے یہی کہا ہے۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سلام کی مذکورہ تفسیر ظاہر ہے۔ لیکن علامہ ابن عبدالبرؒ نے اس میں ایک اور احتمال بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ سلام سے مراد وہ سلام ہے جو نماز کے اختتام پر ہے لیکن یہ بھی کہا ہے کہ پہلا مطلب زیادہ واضح ہے، قاضی عیاضؒ وغیرہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

بعض حضرات نے ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ والے احتمال کی یوں تردید کی ہے کہ نماز کے اختتام والا سلام بالاتفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ ہمارے شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اتفاق والی بات محل نظر ہے۔ قاضی عیاض وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ مالکیہ کی ایک جماعت کا فیصلہ یہ ہے کہ نماز کے آخری سلام کے وقت: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنا مستحب ہے۔

درختوں اور پتھروں کا سلام بھیجنا:

میں کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام سے متعلق گزشتہ اور آئندہ احادیث بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں، ان میں سے ایک حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

Marfat.com

لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ بُعِثْتُ مَا مَرَرْتُ بِشَجَرَةٍ وَ لاَ حَجَرٍ اِلاَّ قَالَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

''جس رات مجھے مبعوث کیا گیا تو میں جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرتا وہ کہتا اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔''

ایک درخت کا واقعہ:

اور حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر کر رہے تھے اور ایک جگہ قیام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، اس دوران ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا اور آپ پر سایہ فگن ہو گیا، پھر اپنی جگہ کی طرف لوٹ گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے یہ واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''هِیَ شَجَرَةٌ اِسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُسَلِّمَ عَلَیَّ فَاُذِنَ لَهَا''

''اس درخت نے اپنے رب عزوجل سے مجھ پر سلام بھیجنے کی اجازت چاہی تو اسے اجازت مل گئی۔''

سلام بھیجنے والا مکہ مکرمہ کا پتھر:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ:

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَراً بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهٗ الْآنَ ..... وَفِیْ لَفْظٍ ..... اَنَّ بِمَکَّةَ لَحَجَراً کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ لَیَالِیَ بُعِثْتُ اَنِّیْ لَاَعْرِفُهٗ اِذَا مَرَرْتُ عَلَیْهِ.

''میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا بے شک میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں .....اور ایک دوسری روایت میں ہے ..... بے شک مکہ میں ایک پتھر ہے جو میری بعثت کی ابتدائی راتوں میں مجھے سلام کیا کرتا تھا، بے شک اب بھی میں جب اس کے پاس سے گزرتا ہوں تو اسے پہچان لیتا ہوں۔''

Marfat.com

ہر پتھر وڈھیلے کا سلام بھیجنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنے کا طریقہ بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ چلے تو جس پتھر اور ڈھیلے کے پاس سے گزرتے وہی آپ کو سلام کہتے ہوئے عرض کرتا ''یارسول اللہ آپ پر سلام ہو۔'' اھ

میں نے مذکورہ بالا احادیث کی تخریج کی طرف اس لئے اشارہ نہیں کیا کہ اس کتاب میں ہم نے احادیث کے ساتھ لازماً تخریج کے ذکر کی شرط نہیں رکھی۔ واللہ الموفق

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تشہد:

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تشہد میں اس طرح بھی ہے:

''اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مَنْ غَابَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَھِدَ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِمُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ، وَاغْفِرْلِاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَمَا وَلَدَا وَارْحَمْھُمَا، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ''

میں کہتا ہوں کہ اس کی سند میں نظر ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا وَلِوَالِدَیَّ کہنا تشہد سیکھنے والے کی تعلیم کی غرض سے ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے والدین کے لئے مغفرت کی دعا مانگی ہے کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی وفات حالتِ کفر میں ہوئی تھی۔ یہ وضاحت علامہ مزی نے ذکر کی ہے۔ واللہ الموفق

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا کب واجب ہے؟

جاننا چاہیے کہ بعض مواقع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا واجب ہو جاتا ہے، ان میں سے پہلا مقام امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق آخری تشہد ہے، دوسرا مقام جیسا کہ علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا ہے یعنی جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو تو سلام بھیجنا واجب ہے، یہ بات علامہ حلیمیؒ نے قاضی ابوبکر بن بکیرؒ سے نقل کی ہے۔ جب صلوٰۃ وسلام والی آیت نازل ہوئی تو اس میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا حکم فرمایا اور اسی طرح یہ حکم بعد والوں کو بھی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت ان پر سلام بھیجیں۔ اھ

مالکیہ میں سے علامہ طرطوشی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا واجب ہے اور ابن فارسؒ کے نزدیک درود وسلام دونوں فرض ہیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح درود بھیجنا فرض ہے اسی طرح سلام بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ [الاحزاب 56:33] ''اور خوب خوب سلام بھیجو۔''

اور تیسرا مقام نذر کا ہے یعنی جب کوئی سلام پڑھنے کی منت مان لے تو بھی اس پر واجب ہے کہ وہ اسے پورا کرنے کے لئے سلام بھیجے کیونکہ منت بھی ایک عظیم عبادت اور قرب الٰہی کا اہم ذریعہ ہے۔ مالکیہ اور حنفیہ نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ قاضی عیاضؒ نے شفاء میں ذکر کیا ہے کہ ابن وہب نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ عَشْراً فَكَأَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً''

''جس نے مجھ پر دس بار سلام بھیجا تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا''

عنقریب دوسرے باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں بھی اس کا تذکرہ آئے گا۔

''سلام'' کا معنی:

سلام کے معنی میں مختلف اقوال ہیں، بعض نے کہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ''آپ بھلائیوں اور برکتوں سے خالی نہیں ہیں اور عیوب و

Marfat.com

تکالیف سے پاک ہیں۔ جب یہ اللہ پاک کا اسم گرامی ہے تو دوسرے پر اس کا اطلاق اسی توقع پر کیا جاتا ہے کہ اس میں خیر و برکت اور نقصان و فساد سے حفاظت کی صفات پائی جائیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ''السلام'' کا معنی یہ ہو کہ ''آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سلامتی کا ہو'' جیسے مقام بمعنی مقامۃ اور ملام بمعنی ملامۃ ہوتا ہے اسی طرح سلام بھی سلامۃ کے معنی میں ہوتا ہے اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ملام و نقائص سے محفوظ رکھے لہٰذا جب آپ کہو گے اَللّٰھُمَّ سَلِّم عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی امت میں، ان کی دعوت میں اور ان کے ذکر میں ہر قسم کے نقص سے حفاظت و سلامتی ہی رکھیئے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی دعوت پھیلتی چلی جائے، ان کی امت بڑھتی چلی جائے اور ان کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ یہ دونوں مفہوم امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں اور مزید یہ بھی کہ اس دین و امت کو کوئی ایسا معاملہ کسی طور بھی پیش نہ آئے جو اسے کمزور کر دے۔

میں کہتا ہوں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سلام بمعنی مسالمہ و اطاعت ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

[النساء4:65]

''پھر قسم ہے آپ کے رب کی کہ یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرالیں پھر آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور پورا پورا تسلیم کریں۔''

اگر کوئی کہے السلام علیک کیوں کہا جاتا ہے السلام لک کیوں نہیں کہتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اس کا معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کی قضا ہے تو مالک و آقا اور سلطان و بادشاہ کا فیصلہ بندے پر نافذ ہوتا ہے۔ بندے کے لئے نافذ نہیں ہوتا لہٰذا اس کا مفہوم یوں ہے: قَضَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْكَ بِالسَّلَامَةِ نہ کہ قَضَاءُ اللّٰهِ لَكَ بِالسَّلَامَةِ۔ واللہ الموفق

Marfat.com

دوسری فصل

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول ''درود کیسے ہے'' کا مطلب! (کَیْفَ سے کیا مراد ہے؟)

بعض نے کہا ہے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ جس درود کا ہمیں قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے وہ کیا ہے اور کن الفاظ سے ادا ہوگا؟ بعض نے کہا ان کا سوال اس درود کی صفت کے بارے میں تھا، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صَلُّوا علیہ میں جس صلوٰۃ کا حکم فرمایا گیا ہے چونکہ اس صلوٰۃ کا لفظ رحمت، دعا اور تعظیم سبھی معانی کا احتمال رکھتا تھا، اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یہ حکم کن الفاظ سے ادا ہوگا؟ بعض مشائخ کہتے ہیں کہ سوال صلوٰۃ کی صفت کے بارے میں تھا جنس کے بارے میں نہیں تھا۔ علامہ باجی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہی زیادہ راجح ہے کیوں کہ ''کَیْفَ'' سے صفت کے بارے میں سوال کرنا غالب ہے جنس کے بارے میں لفظ ''مَا'' سے سوال کیا جاتا ہے۔ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو صحیح کہا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ سوال ان لوگوں کی طرف سے تھا جو صلوٰۃ کی حقیقت کو تو سمجھتے تھے لیکن اس کی کیفیت واضح نہ تھی۔ یعنی وہ صلوٰۃ کی مراد جانتے تھے ان کا سوال صرف صلوٰۃ کے اس طریقہ کے بارے میں تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان ہو، تاکہ وہ اسی کو عمل میں لائیں۔ اھ

اور سوال کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی چونکہ سلام بھیجنے کے مخصوص الفاظ ہیں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ'' لہٰذا درود کے بھی یقیناً مخصوص الفاظ ہوں گے اور انہوں نے از خود درود شریف کے الفاظ کو قیاس سے طے نہیں کیا کہ ہوسکتا ہے جس طرح درود وسلام کے حکم میں نص وارد ہوئی ہے اسی طرح ان کے الفاظ کے بارے میں بھی نص وارد ہو جائے اور خصوصاً اذکار وادعیہ کے الفاظ تو اکثر قیاس سے خارج ہی واقع ہوئے ہیں چنانچہ درود شریف کے بارے میں ایسا ہی ہوا کہ اس کے الفاظ انہیں سلام کے الفاظ کی ترتیب سے مختلف ترتیب سے سکھائے گئے۔

تیسری فصل

''اَللّٰھُمَّ'' کی تحقیق

اَللّٰھُمَّ کا لفظ دعا میں اکثر استعمال ہوتا اور اس کا معنی ہے ''یا اللہ'' اس کے آخر میں جو میم ہے وہ حرف نداء کے عوض میں ہے لہٰذا اَللّٰھُمَّ غفورٌ رحیم کہنا درست نہیں ہے بلکہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ کہنا درست ہے۔ اور اس اَللّٰھُمَّ پر حرف نداء کبھی داخل نہیں ہوتا مگر کبھی شاذ و نادر ہی جیسے شاعر کے اس قول میں ہے۔

اِنِّی اِذَا مَاحَادَثَ اَلَمًا اَقُوْلُ یَا اَللّٰھُمَّ یَا اَللّٰھُمَّ

''جب بھی کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو میں کہتا ہوں یَا اَللّٰھُمَّ یَا اَللّٰھُمَّ.

لفظ اَللّٰھُمَّ پر ندا کے باوجود اس کا ہمزہ قطعی رہتا ہے اس کا لام پُر ہوتا ہے اور الف لام تعریف کے باوجود اس پر حرف نداء داخل ہو جاتا ہے اور یہ اسی کی خصوصیات ہیں۔

فراء اور اس کے کوفی پیروکاروں کا خیال یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ کی اصل یا اللہ ہے۔ پھر اس سے حرف نداء تخفیف کے طور پر حذف کر دیا گیا اور اس کی جو میم ہے وہ محذوف جملہ سے ماخوذ ہے اور وہ جملہ یہ ہے ''آمَنَّا بِخَیْرٍ'' اور بعض کہتے ہیں اس کی میم زائدہ ہے، جیسے عرب کے محاورہ میں شدید ترین نیلے کے لئے زرقم کہا جاتا ہے اسی طرح ہر عظیم اسم میں اس کی عظمت کے اظہار کے لئے میم کا اضافہ کیا جاتا ہے، بعض کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ کا میم اس واو کی طرح ہے جو جمع پر دلالت کرتا ہے یعنی جب کوئی اَللّٰھُمَّ پکارتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اے وہ ذات جس کے لئے تمام اچھے نام جمع ہیں اور میم کو مشدد بھی اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ علامت جمع کا عوض بن سکے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَللّٰھُمَّ دعا کے لئے بڑا جامع لفظ ہے۔ نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے اَللّٰھُمَّ کہا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے ان کے تمام اسماء کے وسیلہ سے سوال کیا۔ رجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ کے میم میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء حسنیٰ پوشیدہ ہیں۔

Marfat.com

چوتھی فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی

اسم گرامی ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم):

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے مشہور اسم گرامی ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جو قرآن کریم کی چار آیات میں ذکر کیا گیا ہے:

(۱) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ [احزاب 40:33]

(۲) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ [الفتح 29:48]

(۳) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ [آل عمران 144:3]

(۴) وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ [محمد 2:47]

لفظ ''مُحَمَّد'' صفت حمد سے بنا ہے اور محمود کے معنی میں ہے اور اس میں مبالغہ ہے بخاریؒ نے اپنی تاریخ صغیر میں علی بن زید کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جناب ابو طالب یوں کہا کرتے تھے:

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ لِيُجِلَّهُ
فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهٰذا مُحَمَّدٌ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اپنے اسم مبارک سے بنایا ہے تا کہ انہیں عظمت بخشیں، چنانچہ عرش والے اللہ تعالیٰ محمود ہیں اور یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد ہیں۔

وجہ تسمیہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اس لئے ''محمد'' رکھا گیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں محمود (تعریف کئے ہوئے) ہیں، فرشتوں کے ہاں محمود، تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کے ہاں بھی محمود ہیں اور تمام زمین والوں کے ہاں بھی محمود ہیں، اگر چہ بعض لوگ کافر ہیں کم عقلی، جہالت، عناد اور ضد کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے مگر ہر ذی عقل آپ کی صفاتِ کمال کا اقرار ضرور کرتا ہے۔

Marfat.com

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''حمد'' کے ایسے ہمہ جہت اوصاف سے متصف کیا گیا ہے جو کسی اور کو نصیب نہ ہو سکے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد ہے، احمد ہے، آپ کی امت بھی کثرت سے حمد کرنے والی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی خوشی وغمی ہر حال میں، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے پہلے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد فرمائی ہے اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز حمد سے شروع ہوتی ہے، ان کا خطبہ وخطاب حمد سے شروع ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور صحابہ اپنی تحریروں کی ابتداء حمد سے کریں گے، قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں حمد کا جھنڈا ہوگا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کریں گے جو صرف آپ پر اسی وقت منکشف ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو وہ مقام محمود ملے گا جس پر اولین وآخرین رشک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ [الاسراء 79:17] ''امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا'' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں کھڑے ہوں گے تو میدان حشر کے تمام حاضرین اولین وآخرین مسلمان وکافر سب آپ کی حمد کریں گے، پس بہر حال حمد کے تمام معانی ومفاہیم اور اقسام وانواع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمود ہیں کہ آپ نے زمین کو ہدایت وایمان سے بھر دیا، علم نافع اور عمل صالح سے منور کر دیا، دلوں کو ہدایت کے لئے کھول دیا، زمین والوں کو جہالت کے اندھیروں سے نجات بخشی، شیطان کی قید سے آزاد کرایا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر وشرک کرنے سے پاک کیا، اللہ تعالیٰ کا تعارف کرایا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے آپ کے پیروکار دنیا وآخرت کی نعمتوں اور عظمتوں کے اہل ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین والوں کی سب سے بڑی اور شدید ضرورت کو پورا کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی ملکوں اور بندوں کو سیراب کیا، اور اندھیروں کو ختم کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے خلقت کو موت کے بعد زندگی ملی، گمراہی کے بعد ہدایت ملی، جہالت کے بعد علم ملا، تنگدستی کے بعد فراخی ملی، گم نامی کے بعد رفعتیں ملیں، سب کو ایک پہچان ملی، افتراق کے بعد وحدت ملی، آپس میں ٹوٹے ہوئے دل ایک ہوئے، مخالفتیں ختم ہوئیں، گروہ بندی کا خاتمہ ہوا، نابیناؤں کو بینائی ملی، بہروں کو سماعت ملی،

دلوں کے تالے کھلے، لوگوں کو اپنے رب کی ایسی معرفت نصیب ہوئی جتنی ان کے طبعی صلاحیتوں کے لئے ممکن تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات، افعال واحکام کو اس طرح تفصیل واختصار کے ساتھ بیان فرمایا کہ ان کی معرفت مومن بندوں کے دلوں میں روشن ہوگئی اور ان کے بارے میں شک وتذبذب کے بادل اس طرح چھٹ گئے جیسے چودھویں رات میں چاند روشن وصاف ہوجاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا ایسا تعارف کرایا کہ اپنی امت کو اس بارے میں کسی اور کا محتاج نہیں رہنے دیا، نہ پہلوں کا نہ پچھلوں کا، بلکہ ایسا کافی وشافی اور مکمل تعارف کرایا کہ انہیں اپنے جوامع الکلم اور بدائع الحکم کے سبب اولین وآخرین سے مستغنی کردیا ہے۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ
يُّؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ [العنکبوت 51:29]

''کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی جو ان کو سنائی جاتی رہتی ہے بلاشبہ اس کتاب میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بڑی رحمت اور نصیحت ہے۔''

تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف:

تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعریف لکھی ہوئی ہے:

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے ان کا نام متوکل رکھا ہے نہ تو وہ ترش رو ہوں گے، نہ سخت وتند اور نہ بازاروں میں گھومنے والے، وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیں گے بلکہ معافی ودرگزر سے کام لیں گے، میں انہیں اپنے پاس واپس ہرگز نہیں بلاؤں گا، یہاں تک کہ کج روملت کو راہ راست پر لے آؤں، اندھی آنکھوں کو بینا کروں گا، بہرے کانوں کو سننے والا کروں گا، بند دلوں کو کھولوں گا حتیٰ کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے زیادہ رحم کرنے والے اور تمام مخلوق پر سب سے بڑے مہربان ہوں گے، مخلوق کو

Marfat.com

دین ودنیا کا سب سے بڑا نفع پہنچانے والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے بڑے فصیح ہوں گے، تعبیر کے لحاظ سے سب سے زیادہ حسین ہوں گے اوران کی تعبیر میں معانی کثیر مگر الفاظ مختصر ہوں گے جو مقصود پر پوری دلالت کریں گے، صبر کے مواقع میں سب سے زیادہ صبر کرنے والے ہوں گے، میل جول کے موقعوں پر سب سے زیادہ سچے ہوں گے، وعدہ اور ذمہ داری کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہوں گے، اچھائی پر کئی گنا بڑھا کر بدلہ دیں گے اور سب سے عظیم ہوں گے، سب سے زیادہ تواضع کرنے والے، اپنے نفس پر سب سے زیادہ ایثار کرنے والے اور اپنے اصحاب کا دفاع اوران کی حمایت کرنے میں سب سے بڑھ کر ہوں گے، جن کاموں کا حکم کیا گیا ہے انہیں سب سے بہتر کرنے والے اور جن سے روکا گیا ہے ان کو سب سے بڑھ کر ترک کرنے والے ہوں گے اور مخلوق سے سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے، اس کے علاوہ بھی تمام اچھے اوصاف آپ میں جمع ہوں گے جو بیان سے باہر ہیں اور جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔"

صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیرا.

"محمد" اور "احمد" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

فائدہ: قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دو اسموں احمد اور محمد کو محفوظ رکھا تا کہ آپ کے زمانہ سے پہلے کسی کا یہ نام نہ رکھا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی "احمد" سابقہ کتب میں مذکور ہے اور جس کی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بشارت دی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت ایسا ہوا کہ یہ نام نہ تو آپ کے سوا کسی کا رکھا گیا اور نہ ہی کسی کو اس سے پکارا گیا تا کہ کسی کمزور دل کو کسی قسم کا کوئی شک والتباس نہ ہو اور جہاں تک اسم گرامی "محمد" کا تعلق ہے تو عرب وعجم میں کسی کا یہ نام نہیں رہا۔ ہاں البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے کچھ عرصہ قبل جب یہ خبر پھیل گئی تھی کہ محمد نامی ایک نبی مبعوث ہونے والے ہیں تو عرب کے بعض لوگوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے کہ ہوسکتا ہے ان کے بیٹے نبی بنائے جائیں۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ [الانعام 124:6]

Marfat.com

''اس موقع کو تو خدا ہی خوب جانتا ہے جہاں اپنا پیغام بھیجتا ہے۔''

اس کے بعد قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے چھ ایسے آدمیوں کا تذکرہ کیا ہے جن کا نام محمد رکھا گیا اور فرمایا کہ بس یہی چھ ہیں ان کا ساتواں نہیں ہوا، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چھ میں سے ہر ایک کو نبوت کا دعویٰ کرنے سے یا کسی اور کی طرف سے انہیں نبی کہنے سے یا ان پر کسی ایسی علامت کے ظاہر ہونے سے محفوظ رکھا جس سے نبوت کا خیال گزرتا، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبوت ثابت ہوگئی اور کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بارے میں مزاحمت کی بھی جرأت نہ کی۔اھ

ابوعبداللہ بن خالویہ نے اپنی کتاب میں اور سہیلی نے ''الروض'' میں ذکر کیا ہے عرب و عجم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے صرف تین آدمیوں کا نام محمد رکھا گیا۔ ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کا یہ حصہ مردود ہے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے متاخر ہونے کے باوجود اس بارے میں ان کے کلام سے شاید واقف نہ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آپ سے قبل جن لوگوں کے نام رکھے گئے ان کے ناموں کو ایک مستقل جزء میں جمع کیا گیا ہے ان کی تعداد تقریباً بیس تک پہنچتی ہے لیکن بعض کا ان میں تکرار ہے اور بعض کے بارے میں وہم ہے اس طرح تحقیق کے بعد وہ پندرہ رہ جاتے ہیں جن میں سے مشہور ترین محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواۃ بن جشم بن سعد بن زید مناۃ بن تیم التمیمی السعدی ہیں، انہیں میں سے ایک محمد بن احیحۃ بن الجلاح، محمد بن اسامہ بن مالک بن حبیب بن عنبر، محمد بن البراء بعض نے کہا ''البرین'' (ع)، طریف بن عتوراۃ ابن عامر بن لیث بن بکر عبد مناۃ بن کنانۃ البکری بن العتوار (ع)، محمد بن الحارث بن خدیج بن حویص (ص)، محمد بن حمار بن مالک البیعمری، محمد بن حمران بن ابی حمران ربیعۃ بن مالک جعفی المعروف بہ شویعر (ع ص)، محمد بن خزاعی بن علقمہ بن حزابۃ السلمی من بنی ذکوان (ع)، محمد بن خولی ھمدانی (ع)، محمد بن سفیان بن مجاشع (ع، ص) محمد بن یحمد الازدی، محمد بن یزید بن عمر بن ربیعہ، محمد الاسیدی اور محمد القمی، ان میں سے پہلے آدمی نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور چوتھے صاحب تو صحابی ہونے کے شرف سے بھی مشرف ہوئے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں میں سے ایک نام محمد بن مسلمہ انصاری کا بھی ذکر کیا ہے مگر یہ درست نہیں ہے کیونکہ ان کی ولادت تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس سال بعد ہوئی

ہے، نیز قاضی صاحب نے اپنے سابقہ کلام کے ساتھ محمد بن یحمد کا ذکر بھی کیا ہے تو اس طرح ان کے نزدیک بھی کل نام چھ ہو گئے نہ کہ سات، جن اسماء کا تذکرہ قاضی عیاض نے کیا ہے ان کے آگے میں نے یہ (ع) نشان بنایا ہے اور جن کا تذکرہ صرف علامہ سہیلی نے کیا ہے ان کے ساتھ (ص) کا نشان بنایا ہے اور وہ صرف تین ہیں۔ وباللہ التوفیق

امت محمدیہ کا افضل ذکر:

علماء کرام نے یہاں ایک لطیف بات لکھی ہے اور وہ یہ کہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سب سے افضل کلام ہے اور سب سے افضل ذکر احمد ہے کیونکہ اس میں چار معانی جمع ہیں تین تو وہی ہیں جو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میں ہیں اور ایک زائد ہے لہٰذا احمد مذکورہ تسبیحات سے زیادہ عام و جامع ہے کیونکہ تسبیح مقام تنزیہ ہے جو نقائص کی نفی کے لئے ہے، تہلیل مقام توحید ہے جو شرک کی نفی کے لئے ہے اور تکبیر اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حمد سے ماوراء و بالا ہے، ہم اس کی جو تنزیہ بیان کرتے ہیں اور جو توحید بیان کرتے ہیں اس سے کہیں بلند و برتر ہے۔ اور اس کے لئے ایسی صفات کاملہ کو ثابت کرنا ہے جن کا ادراک انسان کے بس کا کام نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ تکبیر کسی چیز کی نسبت کے بغیر ہوتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے بڑے ہیں جس کا دل و دماغ میں خیال و گمان بھی آ سکتا ہے، کیونکہ اس کی ذات و صفات کی عظمت و بڑائی کا کسی طور پر بھی ادراک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہماری فہم اس کا احاطہ کر سکتی ہے۔ ثابت یہ ہوا کہ کلمہ ''احمد'' معنی کے لحاظ سے چاروں مقامات کو شامل ہے اور اللہ تعالیٰ کی بزرگی کے بیان میں بھی کامل و اتم ہے، اسی لئے یہ امت حمد کے ساتھ مخصوص کی گئی ہے جس طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حمد کے ساتھ مختص و ممتاز فرمائے گئے ہیں اور قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں جو جھنڈا ہوگا اسے بھی حمد کا جھنڈا قرار دیا گیا ہے اور وہ ایسا وسیع جھنڈا ہوگا کہ اس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر امت تک کے لوگ داخل ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام حمد کی عظمت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ الٰہ میں سجدہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو ایک خاص حمد کا الہام فرمائیں گے۔ وللہ الحمد

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی

اسمائے گرامیہ کی تعداد:

ابن دحیہ نے اسماء نبویہ بارے اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ بعض کے قول کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی کی تعداد اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کی تعداد کے برابر یعنی ننانوے ہے، آگے لکھا ہے کہ اگر کوئی تحقیق کرنے والا کوشش کرے تو تین سو تک بھی پہنچ سکتے ہیں۔ علامہ مغلطائی فرماتے ہیں مذکورہ کتاب میں تقریباً تین سو اسمائے گرامی مذکور ہیں اور ابن دحیہ نے اپنی اس تصنیف میں مذکورہ اسمائے گرامی کے قرآن وحدیث سے حوالہ جات الفاظ کے ضبط اور ان کے معانی کی وضاحت کا بھی اہتمام کیا ہے اور اپنی عادت کے موافق اور بھی بہت سارے فوائد جمع کر دیئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ اسمائے گرامیہ میں سے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ہیں، نام نہیں۔

علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح ترمذی میں بعض صوفیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بھی ایک ہزار ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامیہ بھی ایک ہزار ہیں۔

اسمائے گرامیہ کے مآخذ:

میں نے اپنی وسعت مطالعہ کے موافق قاضی عیاض، ابن عربی، ابن سید الناس، ابن الربیع بن سبع، مغلطائی کی تصنیفات و مقالہ جات سے اور شرف البارزی کی کتاب توثیق عری الایمان میں سے جو انہوں نے اپنے والد صاحب سے نقل کئے ہیں، برھان حلبی اور اپنے شیخ علامہ ابن حجر وغیر ذلک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اکابرین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی جمع کر کے معجم کی ترتیب پر مرتب کئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

-1	سَیِّدُنَا	اَلْاَبَرُّ بِاللّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-2	سَیِّدُنَا	اَلْاَبْطَحِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بطحاء کے رہنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-3	سَیِّدُنَا	اَتْقَی النَّاسِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام جہان سے زیادہ پرہیزگار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-4	سَیِّدُنَا	اَلْاَتْقٰی لِلّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-5	سَیِّدُنَا	اَجْوَدُ النَّاسِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام جہان سے زیادہ سخی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-6	سَیِّدُنَا	اَلْاَحَدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام جہان میں منفرد	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-7	سَیِّدُنَا	اَحْسَنُ النَّاسِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام جہان سے زیادہ خوبصورت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-8	سَیِّدُنَا	اَحْمَدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی صفتیں بیان کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-9	سَیِّدُنَا	اَحْیَدُ الْاُمَّۃِ عَنِ النَّارِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امت کو دوزخ سے دور رکھنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-10	سَیِّدُنَا	اَلْآخِذُ بِالْحُجُرَاتِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کولہوں سے پکڑ کر دوزخ سے روکنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-11	سَیِّدُنَا	آخِذُ الصَّدَقَاتِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	زکوٰۃ وصول کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

12-	سَیِّدُنَا	اَلْآخِرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب نبیوں سے بعد میں آنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
13-	سَیِّدُنَا	اَلْاَخْشٰی لِلّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
14-	سَیِّدُنَا	اُذُنٌ خَیْرٌ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بھلائی کو سننے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
15-	سَیِّدُنَا	اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام جہان سے زیادہ عقل مند	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
16-	سَیِّدُنَا	اَرْحَمُ النَّاسِ بِالْعَیَالِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اپنے اہل وعیال کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
17-	سَیِّدُنَا	اَشْجَعُ النَّاسِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب سے زیادہ بہادر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
18-	سَیِّدُنَا	اَلْاَصْدَقُ فِی اللّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے بارے میں سب سے زیادہ سچے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
19-	سَیِّدُنَا	اَطْیَبُ النَّاسِ رِیْحاً	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام لوگوں سے زیادہ خوشبودار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
20-	سَیِّدُنَا	اَلْاَعَزُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب سے عزت والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
21-	سَیِّدُنَا	اَلْاَعْلَمُ بِاللّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
22-	سَیِّدُنَا	اَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام جہان سے زیادہ پیروکاروں والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

-23	سَیِّدُنَا	اَکْرَمُ النَّاسِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام لوگوں سے معزز ہستی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-24	سَیِّدُنَا	اَکْرَمُ وُلْدِ آدَم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	آدم کی اولاد میں بزرگ ترین ہستی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-25	سَیِّدُنَا	اِمَامُ الْخَیْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بھلائی کے پیش رو	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-26	سَیِّدُنَا	اِمَامُ الْمُتَّقِیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پرہیزگاروں کے امام	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-27	سَیِّدُنَا	اِمَامُ النَّبِیِّیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نبیوں کے امام	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-28	سَیِّدُنَا	اَلْاِمَامُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پیشوا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-29	سَیِّدُنَا	اَلْاٰمِرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حکم دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-30	سَیِّدُنَا	اَلْاٰمِنُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امن والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-31	سَیِّدُنَا	اَمَنَۃُ اَصْحَابِہٖ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اپنی امت کیلئے امن	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-32	سَیِّدُنَا	اَلْاَمِیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امین	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-33	سَیِّدُنَا	اَلْاُمِّی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اُمّی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

34-	سَیِّدُنَا	اَنْعَمُ اللّٰہ	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کا انعام	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
35-	سَیِّدُنَا	اَلْاَوَّل	ہمارے سردار	سب سے پہلے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
36-	سَیِّدُنَا	اَوَّلُ شَافِعٍ	ہمارے سردار	سب سے پہلے شفاعت کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
37-	سَیِّدُنَا	اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْن	ہمارے سردار	سب سے پہلے مسلمان	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
38-	سَیِّدُنَا	اَوَّلُ مُشَفَّعٍ	ہمارے سردار	جن کی سفارش سب سے پہلے منظور کی گئی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
39-	سَیِّدُنَا	اَوَّلُ الْمُؤمِنِیْنَ	ہمارے سردار	سب سے پہلے ایمان لانے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
40-	سَیِّدُنَا	اَلْبَارُ قَلِیْط	ہمارے سردار	حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
41-	سَیِّدُنَا	اَلْبَاطِنُ	ہمارے سردار	پوشیدہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
42-	سَیِّدُنَا	اَلْبُرْھَانُ	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی بُرہان	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
43-	سَیِّدُنَا	اَلْبَر قَلِیْطِسْ	ہمارے سردار	حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
44-	سَیِّدُنَا	بَشَرٌ	ہمارے سردار	عظیم وکامل انسان	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

45-	سَیِّدُنَا	بُشْرٰی عِیْسٰی	ہمارے سردار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
46-	سَیِّدُنَا	اَلْبَشِیْر	ہمارے سردار بہشتی نعمتوں اور دیدارِ الٰہی کا مژدہ سنانے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
47-	سَیِّدُنَا	اَلْبَصِیْر	ہمارے سردار جمالِ حقیقی کو دیکھنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
48-	سَیِّدُنَا	اَلْبَلِیْغُ	ہمارے سردار فصیح	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
49-	سَیِّدُنَا	بَیَانٌ	ہمارے سردار مقاصد کو کھولنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
50-	سَیِّدُنَا	اَلْبَیِّنَة	ہمارے سردار واضح حجت	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
51-	سَیِّدُنَا	اَلتَّالِی	ہمارے سردار قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
52-	سَیِّدُنَا	اَلتَّذْکِرَہ	ہمارے سردار نصیحت	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
53-	سَیِّدُنَا	اَلتَّقِی	ہمارے سردار پرہیزگار	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
54-	سَیِّدُنَا	اَلتَّنْزِیْل	ہمارے سردار نازل کئے گئے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
55-	سَیِّدُنَا	اَلتِّهَامِیّ	ہمارے سردار مکہ مکرمہ کے رہنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

-56	سَیِّدُنَا	ثَانِیَ اثْنَیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دونوں میں سے ایک	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-57	سَیِّدُنَا	اَلْجَبَّار	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سپہ سالار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-58	سَیِّدُنَا	اَلْجَدُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-59	سَیِّدُنَا	اَلْجَوَّادُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بزرگ، سخاوت کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-60	سَیِّدُنَا	اَلْحَاتَمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام انبیاسے حسین	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-61	سَیِّدُنَا	اَلْحَاشِر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اکٹھا کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-62	سَیِّدُنَا	اَلْحَافِظ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حافظ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-63	سَیِّدُنَا	اَلْحَاکِمُ بِمَا اَرَادَاللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق فیصلہ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-64	سَیِّدُنَا	اَلْحَامِدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-65	سَیِّدُنَا	حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حمد کا جھنڈا اٹھانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-66	سَیِّدُنَا	اَلْحَبِیْبُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سراپا محبت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

67-	سَیِّدُنَا	حَبِیْبُ الرَّحْمٰن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رحمان کے حبیب	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
68-	سَیِّدُنَا	حَبِیْبُ اللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے پیارے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
69-	سَیِّدُنَا	اَلْحِجَازِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حجاز کے رہنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
70-	سَیِّدُنَا	اَلْحُجَّۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دلیل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
71-	سَیِّدُنَا	اَلْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	محکم دلیل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
72-	سَیِّدُنَا	حِرْزُ الْاُمِّیِّیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امیوں کا قلعہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
73-	سَیِّدُنَا	اَلْحَرَمِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حرم والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
74-	سَیِّدُنَا	اَلْحَرِیْصُ عَلَی الْاِیْمَان	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	لوگوں کے ایمان پر حریص	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
75-	سَیِّدُنَا	اَلْحَفِیْظُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حفاظت کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
76-	سَیِّدُنَا	اَلْحَقّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مجسّم حق	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
77-	سَیِّدُنَا	اَلْحَکِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دانا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

78-	سَیِّدُنَا	اَلْحَلِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بُردبار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
79-	سَیِّدُنَا	حَمَّادٌ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بہت تعریف کرنے والا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
80-	سَیِّدُنَا	حَمْطَا یَا یا حَمْیَاطَا	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حرم شریف کے محافظ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
81-	سَیِّدُنَا	حٰمٓ عٓسٓقٓ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حاء، میم، عین، سین، ق	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
82-	سَیِّدُنَا	اَلْحَمِیْد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تعریف کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
83-	سَیِّدُنَا	اَلْحَنِیْف	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دین میں صادق	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
84-	سَیِّدُنَا	خَاتَمُ النَّبِیِّیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	آخری نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
85-	سَیِّدُنَا	اَلْخَاتِمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	آخری نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
86-	سَیِّدُنَا	اَلْخَازِنُ بِمَالِ اللّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے خزانچی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
87-	سَیِّدُنَا	اَلْخَاشِعُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	خشوع خضوع کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
88-	سَیِّدُنَا	اَلْخَاضِعُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

89-	سَیِّدُنَا	اَلْخَالِص	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اخلاص والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
90-	سَیِّدُنَا	اَلْخَبِیْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	خبر رکھنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
91-	سَیِّدُنَا	خَطِیْبُ الْاَنْبِیَاء	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	انبیاء کے خطیب	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
92-	سَیِّدُنَا	اَلْخَلِیْل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جانی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
93-	سَیِّدُنَا	خَلِیْلُ الرَّحْمٰن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	محبوبِ الٰہی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
94-	سَیِّدُنَا	خَلِیْلُ اللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے جانی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
95-	سَیِّدُنَا	خَیْرُ الْاَنْبِیَاء	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب انبیاء سے افضل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
96-	سَیِّدُنَا	خَیْرُ الْبَرِیَّہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سارے جہان سے افضل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
97-	سَیِّدُنَا	خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مخلوق میں سے افضل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
98-	سَیِّدُنَا	خَیْرُ الْعَالَمِیْنَ طُرًّا	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب جہان سے افضل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
99-	سَیِّدُنَا	خَیْرُ النَّاس	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سب لوگوں سے افضل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

-100	سَیِّدُنَا	خَیْرُ النَّبِیِّیْنَ ہمارے سردار تمام انبیاء سے افضل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-101	سَیِّدُنَا	خَیْرُ الْاُمَّۃِ ہمارے سردار سب سے افضل امت والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-102	سَیِّدُنَا	خِیَرَۃُ اللّٰہ ہمارے سردار اللہ تعالیٰ کے پسند فرمائے ہوئے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-103	سَیِّدُنَا	دَارُ الْحِکْمَۃِ ہمارے سردار دانائی کا گھر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-104	سَیِّدُنَا	اَلدَّاعِی اِلَی اللّٰہ ہمارے سردار اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-105	سَیِّدُنَا	دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْم ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-106	سَیِّدُنَا	دَعْوَۃُ النَّبِیِّیْنَ ہمارے سردار پیغمبروں کی دعا	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-107	سَیِّدُنَا	اَلدَّلِیْل ہمارے سردار راہنما	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-108	سَیِّدُنَا	اَلذَّاکِر ہمارے سردار ذکر کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-109	سَیِّدُنَا	اَلذِّکْر ہمارے سردار صاحب شرف	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-110	سَیِّدُنَا	ذُوالْحَقِّ الْمَوْرِد ہمارے سردار آسمان سے نازل شدہ حق والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

111-	سَیِّدُنَا	ذُوالْحَوْضِ الْمَوْرُوْد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حوض کوثر کے مالک جس پر لوگ آئیں گے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
112-	سَیِّدُنَا	ذُوالْخُلُقِ الْعَظِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بڑے خلق والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
113-	سَیِّدُنَا	ذُوالصِرَاطِ الْمُسْتَقِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سیدھے راستے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
114-	سَیِّدُنَا	ذُوالْقُوَّۃِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	طاقتور	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
115-	سَیِّدُنَا	ذُوالْمُعْجِزَات	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	معجزات والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
116-	سَیِّدُنَا	ذُوْالْمَقَامِ الْمَحْمُود	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مقامِ محمود والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
117-	سَیِّدُنَا	ذُوالوسِیْلَۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	وسیلے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
118-	سَیِّدُنَا	اَلرَّاضِع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دودھ پینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
119-	سَیِّدُنَا	اَلرَّاضِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
120-	سَیِّدُنَا	اَلرَّاغِب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
121-	سَیِّدُنَا	اَلرَّافِع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اُمّت کو اونچی شان بخشنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

122-	سَیِّدُنَا	رَاکِبُ الْبُرَاق	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	براق کے سوار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
123-	سَیِّدُنَا	رَاکِبُ الْبَعِیْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اونٹ کے سوار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
124-	سَیِّدُنَا	رَاکِبُ الْجَمَل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جمل سوار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
125-	سَیِّدُنَا	رَاکِبُ النَّاقَۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اونٹنی کے سوار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
126-	سَیِّدُنَا	رَاکِبُ النَّجِیْب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عمدہ اونٹ کی سواری کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
127-	سَیِّدُنَا	اَلرَّحْمَۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رحمت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
128-	سَیِّدُنَا	رَحْمَۃٌ لِّلاُمَّۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امت کے لئے رحمت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
129-	سَیِّدُنَا	رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جہانوں کے لئے رحمت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
130-	سَیِّدُنَا	رَحْمَۃٌ مُھْدَاۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ہادیٔ رحمت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
131-	سَیِّدُنَا	اَلرَّحِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مہربان	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
132-	سَیِّدُنَا	اَلرَّسُوْل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

133-	سَیِّدُنَا	رَسُوْلُ الرَّاحَةِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	آرام دینے والے پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
134-	سَیِّدُنَا	رَسُوْلُ الرَّحْمَة	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رحمت کے پیامبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
135-	سَیِّدُنَا	رَسُوْلُ اللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
136-	سَیِّدُنَا	رَسُوْلُ الْمَلَاحِم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جنگوں کے پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
137-	سَیِّدُنَا	اَلرَّشِیْد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سیدھا راستہ دکھانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
138-	سَیِّدُنَا	رَفِیْعُ الذِّکْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بلند ذکر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
139-	سَیِّدُنَا	اَلرَّقِیْب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نگہبان	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
140-	سَیِّدُنَا	رُوْحُ الْحَقّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک روح	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
141-	سَیِّدُنَا	رُوْحُ الْقُدُس	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک روح	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
142-	سَیِّدُنَا	اَلرَّؤُوْف	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	شفقت فرمانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
143-	سَیِّدُنَا	اَلزَّاھِدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تارک الدنیا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

144-	سَیِّدُنَا	زَعِیْمُ الْاَنْبِیَاء	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نبیوں کے سردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
145-	سَیِّدُنَا	اَلزَّکِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
146-	سَیِّدُنَا	اَلزَّمْزَمِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	صاحبِ زمزم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
147-	سَیِّدُنَا	زَیْنُ مَنْ فِیْ الْقِیَامَۃِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قیامت کی زینت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
148-	سَیِّدُنَا	اَلسَّابِقُ بِالْخَیْرَاتِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نیکیوں میں سبقت کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
149-	سَیِّدُنَا	سَابِقُ الْعَرَب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عرب میں سب سے پہلے ایمان لانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
150-	سَیِّدُنَا	اَلسَّاجِد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سجدہ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
151-	سَیِّدُنَا	سَبِیْلُ اللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کا راستہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
152-	سَیِّدُنَا	اَلسِّرَاج	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مینارۂ نور	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
153-	سَیِّدُنَا	اَلسَّعِیْد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نیک بخت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
154-	سَیِّدُنَا	اَلسَّمِیْع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سننے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

155-	سَیِّدُنَا	اَلسَّلَامُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سراپائے سلامتی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
156-	سَیِّدُنَا	سَیِّدُوُلْدِ آدَم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام اولادِ آدم کے سردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
157-	سَیِّدُنَا	سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رسولوں کے سردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
158-	سَیِّدُنَا	سَیِّدُالنَّاس	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام انسانوں کے سردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
159-	سَیِّدُنَا	سَیْفُ اللّٰہِ الْمَسْلُوْلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی کھلی تلوار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
160-	سَیِّدُنَا	اَلشَّارِع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دین سکھانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
161-	سَیِّدُنَا	اَلشَّامِخُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بلند رتبہ والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
162-	سَیِّدُنَا	اَلشَّاکِرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	شکر گذار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
163-	سَیِّدُنَا	اَلشَّاھِد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	گواہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
164-	سَیِّدُنَا	اَلشَّفِیْع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سفارش کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
165-	سَیِّدُنَا	اَلشَّکُوْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بہت شکر گذار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

166-	سَيِّدُنَا	اَلشَّمْس	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار سورج	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
167-	سَيِّدُنَا	اَلشَّهِيْد	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار شہادت پانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
168-	سَيِّدُنَا	اَلصَّابِر	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار صبر والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
169-	سَيِّدُنَا	اَلصَّاحِب	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار ساتھی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
170-	سَيِّدُنَا	صَاحِبُ الْحُجَّة	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار حجت قائم کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
171-	سَيِّدُنَا	صَاحِبُ الْحَطِيْم	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار حطیم والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
172-	سَيِّدُنَا	صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْد	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار حوض کوثر کے مالک	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
173-	سَيِّدُنَا	صَاحِبُ الْخَيْر	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار خیر والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
174-	سَيِّدُنَا	صَاحِبُ الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ الرَّفِيْعَة	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار بہت اونچے درجے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
175-	سَيِّدُنَا	صَاحِبُ السُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْد	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار ربّ محمود کو سجدہ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
176-	سَيِّدُنَا	صَاحِبُ السَّرَايَا	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
		ہمارے سردار لشکروں کو بھیجنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

177-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ السُّلْطَان ہمارے سردار صاحبِ شوکت	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
178-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ السَّیْفِ ہمارے سردار تلوار والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
179-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الشَّرْعِ ہمارے سردار شریعت والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
180-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ الْکُبْرٰی ہمارے سردار بڑی شفاعت والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
181-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الْعَطَایَا ہمارے سردار بخشش کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
182-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَات ہمارے سردار صاف ظاہر معجزوں والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
183-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الْفَضِیْلَةِ ہمارے سردار فضیلت والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
184-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الْقَضِیْبِ الْاَصْغَر ہمارے سردار چھوٹی چھڑی والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
185-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الْقَضِیْبِ ہمارے سردار چھڑی والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
186-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ قَوْلِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہمارے سردار کلمۂ توحید والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
187-	سَیِّدُنَا	صَاحِبُ الْکَوْثَر ہمارے سردار حوض کوثر والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

188- سَیِّدُنَا صَاحِبُ اللِّوَاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار جھنڈے والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

189- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمَحْشَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار محشر والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

190- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمَدِیْنَة صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار مدینہ منورہ والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

191- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمِعْرَاج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار معراج شریف والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

192- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمَغْنَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار غنیمت والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

193- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار مقامِ محمود والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

194- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمِنْبَرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار منبر والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

195- سَیِّدُنَا صَاحِبُ النَّعْلَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار مبارک جوڑے والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

196- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْھِرَاوَة صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار عصاء والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

197- سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْوَسِیْلَة صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار مقامِ وسیلہ کے مالک اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

198- سَیِّدُنَا اَلصَّادِعُ بِمَا اُمِرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہمارے سردار اللہ پاک کی طرف سے دیئے گئے احکام کا صاف صاف حکم کرنے والے اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

199-	سَیِّدُنَا	اَلصَّادِق	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سچے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
200-	سَیِّدُنَا	اَلصَّبُور	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بڑے صبر والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
201-	سَیِّدُنَا	اَلصِّدْق	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بہت سچے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
202-	سَیِّدُنَا	صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کے راستہ والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
203-	سَیِّدُنَا	اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سیدھے راستہ والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
204-	سَیِّدُنَا	اَلصَّفُوْحُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	درگذر کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
205-	سَیِّدُنَا	اَلصَّفْوَۃُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے منتخب رسول	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
206-	سَیِّدُنَا	اَلصَّفِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پسند فرمانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
207-	سَیِّدُنَا	اَلضَّحَاکُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ہنس مکھ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
208-	سَیِّدُنَا	اَلضَّحُوْکُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دشمن کا خون بہانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
209-	سَیِّدُنَا	طَابَ طَابَ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	خوش وخرم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

210-	سَیِّدُنَا	اَلطَّاهِرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک صاف	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
211-	سَیِّدُنَا	اَلطَّبِیْبُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	روحانی وجسمانی حکیم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
212-	سَیِّدُنَا	طٰسٓمٓ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	طسم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
213-	سَیِّدُنَا	طٰسٓ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	طٰسٓ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
214-	سَیِّدُنَا	طٰہٰ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	طٰہٰ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
215-	سَیِّدُنَا	اَلطَّیِّبُ،	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
216-	سَیِّدُنَا	اَلظَّاہِرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	غلبہ والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
217-	سَیِّدُنَا	اَلْعَابِدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عبادت کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
218-	سَیِّدُنَا	اَلْعَادِلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	انصاف کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
219-	سَیِّدُنَا	اَلْعَافِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	معاف فرمانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
220-	سَیِّدُنَا	اَلْعَاقِبُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	آخری پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

221-	سَیِّدُنَا	اَلْعَالِمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	علم والے	اللہ تعالیٰ اَن پر درود وسلام بھیجے
222-	سَیِّدُنَا	اَلْعَامِلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عمل کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
223-	سَیِّدُنَا	عَبْدُاللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے بندے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
224-	سَیِّدُنَا	اَلْعَدْلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مجسّم انصاف	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
225-	سَیِّدُنَا	اَلْعَرَبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عربی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
226-	سَیِّدُنَا	اَلْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مضبوط سہارا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
227-	سَیِّدُنَا	اَلْعَزِیْزُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کم یاب، قادر وتوانا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
228-	سَیِّدُنَا	اَلْعَظِیْمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عظمت والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
229-	سَیِّدُنَا	اَلْعَفُوُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	معافی دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
230-	سَیِّدُنَا	اَلْعَفِیْفُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک دامن	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
231-	سَیِّدُنَا	اَلْعَلِیْمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جاننے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

232-	سَیِّدُنَا	اَلْعَلِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بلند	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
233-	سَیِّدُنَا	اَلْعَلَامَۃُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نشانِ راہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
234-	سَیِّدُنَا	اَلْغَالِبُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام پر غالب آنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
235-	سَیِّدُنَا	اَلْغَنِی بِاللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے ساتھ غنی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
236-	سَیِّدُنَا	اَلْغَیْثُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بارش کی طرح سخی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
237-	سَیِّدُنَا	اَلْفَاتِحُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	فتح کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
238-	سَیِّدُنَا	اَلْفَارُ قَلِیْط	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نجات دہندہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
239-	سَیِّدُنَا	اَلْفَارِقُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حق وباطل میں فرق کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
240-	سَیِّدُنَا	اَلْفَتَّاحُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	فتح کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
241-	سَیِّدُنَا	اَلْفَخْرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عظمت والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
242-	سَیِّدُنَا	اَلْفَرَطُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قیامت میں ذخیرہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

243-	سَیِّدُنَا	اَلْفَصِیْح	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	فصاحت والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
244-	سَیِّدُنَا	فَضْلُ اللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کا فضل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
245-	سَیِّدُنَا	فَوَاتِحُ النُّوْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نور کو کھولنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
246-	سَیِّدُنَا	اَلْقَسَم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تقسیم کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
247-	سَیِّدُنَا	اَلْقَاضِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	انصاف کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
248-	سَیِّدُنَا	اَلْقَانِتُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	فرمان بردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
249-	سَیِّدُنَا	قَائِدُالْخَیْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	خیر کے پیشوا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
250-	سَیِّدُنَا	قَائِدُالْغُرِّالْمُحَجَّلِیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	روشن پیشانی اور اعضا والوں کے سردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
251-	سَیِّدُنَا	اَلْقَائِلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حکم فرمانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
252-	سَیِّدُنَا	اَلْقَائِمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قیام کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
253-	سَیِّدُنَا	اَلْقَتَّالُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جنگجو بہادر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

-254	سَیِّدُنَا	اَلْقَتُوْلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ماہرِ جنگ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-255	سَیِّدُنَا	قُثَمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بڑے سخی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-256	سَیِّدُنَا	اَلْقَثُوْمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام فضیلتوں والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-257	سَیِّدُنَا	قَدَمُ صِدْقٍ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سچے پیشرو	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-258	سَیِّدُنَا	اَلْقَرَشِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قریش قبیلہ والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-259	سَیِّدُنَا	اَلْقَرِیْبُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے قریب	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-260	سَیِّدُنَا	اَلْقَمَرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	چاند	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-261	سَیِّدُنَا	اَلْقَیِّمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قائم کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-262	سَیِّدُنَا	کَافَّةُ النَّاس	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام لوگوں کیلئے کافی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-263	سَیِّدُنَا	اَلْکَامِلُ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تمام معاملات میں کامل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-264	سَیِّدُنَا	اَلْکَرِیْمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بزرگ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

-265	سَیِّدُنَا	کِنْدِیْدَۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کامل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-266	سَیِّدُنَا	کھیْعٓص	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کھیٰعٓص	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-267	سَیِّدُنَا	اَللِّسَانُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	زبانِ خلق	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-268	سَیِّدُنَا	اَلْمَجِیْدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بزرگ ہستی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-269	سَیِّدُنَا	اَلْمَاحِیْ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کفر کو مٹانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-270	سَیِّدُنَا	مَاذْمَاذ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تعریف کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-271	سَیِّدُنَا	اَلْمَأْمُوْنُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امین بنائے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-272	سَیِّدُنَا	مَاءٌ مَعِیْنٌ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جاری چشمہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-273	سَیِّدُنَا	اَلْمُبَارَکُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بابرکت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-274	سَیِّدُنَا	اَلْمُبْتَھِلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مباہلہ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-275	سَیِّدُنَا	اَلْمُبَشِّرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بشارت دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

-276	سَیِّدُنَا	اَلْمَبْعُوْثُ	ہمارے سردار بھیجے گئے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-277	سَیِّدُنَا	اَلْمُبَلِّغُ	ہمارے سردار تبلیغ کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-278	سَیِّدُنَا	اَلْمُبِیْحُ	ہمارے سردار مباح کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-279	سَیِّدُنَا	اَلْمُبِیْنُ	ہمارے سردار ظاہری شریعت والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-280	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَبَتِّلُ	ہمارے سردار اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-281	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَبَسِّمُ	ہمارے سردار تبسم فرمانے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-282	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَرَبِّصُ	ہمارے سردار منتظر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-283	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَرَحِّمُ	ہمارے سردار پیار کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-284	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَضَرِّعُ	ہمارے سردار گڑگڑانے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-285	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَّقِیُ	ہمارے سردار پرہیزگار	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-286	سَیِّدُنَا	اَلْمَتْلُوُّ عَلَیْہ	ہمارے سردار تلاوت کرائے گئے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

287-	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَهَجِّدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تہجد پڑھنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
288-	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَوَسِّطُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	میانہ روی اختیار کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
289-	سَیِّدُنَا	اَلْمُتَوَکِّلُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
290-	سَیِّدُنَا	اَلْمُثَبِّتُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	(مومنین کو) ثابت قدم رکھنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
291-	سَیِّدُنَا	اَلْمُجْتَبٰی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پسند فرمائے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
292-	سَیِّدُنَا	اَلْمُجِیْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پناہ دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
293-	سَیِّدُنَا	اَلْمُحَرِّضُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رغبت دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
294-	سَیِّدُنَا	اَلْمُحَرِّمُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حرام کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
295-	سَیِّدُنَا	اَلْمَحْفُوْظُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حفاظت کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
296-	سَیِّدُنَا	اَلْمُحِلُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	حلال کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
297-	سَیِّدُنَا	مُحَمَّدٌ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تعریف کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

298-	سَیِّدُنَا	اَلْمَحْمُوْدُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دنیاوآخرت میں کمالاتِ ذاتی وصفاتی کے ساتھ سراہے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
299-	سَیِّدُنَا	اَلْمُخْبِرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	خبر دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
300-	سَیِّدُنَا	اَلْمُخْتَارُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	برگزیدۂ بارگاہِ الٰہی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
301-	سَیِّدُنَا	اَلْمُخْلِصُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
302-	سَیِّدُنَا	اَلْمُدَّثِّرُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کپڑوں میں لپٹنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
303-	سَیِّدُنَا	اَلْمَدَنِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مدینہ کے والی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
304-	سَیِّدُنَا	مَدِیْنَۃُ الْعِلْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	علم کے شہر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
305-	سَیِّدُنَا	اَلْمُذَکِّر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نصیحت کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
306-	سَیِّدُنَا	اَلْمَذْکُوْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ذکر کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
307-	سَیِّدُنَا	اَلْمُرْتَضٰی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پسند فرمائے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
308-	سَیِّدُنَا	اَلْمُرَتِّل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

309-	سَیِّدُنَا	اَلْمُرْسَل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
310-	سَیِّدُنَا	اَلْمُرْفَعُ الدَّرَجَات	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بلند درجات والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
311-	سَیِّدُنَا	اَلْمَرْء	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	صاحبِ مروّت	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
312-	سَیِّدُنَا	اَلْمُزَکِّی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تزکیہ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
313-	سَیِّدُنَا	اَلْمُزَمِّل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کالی کملی والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
314-	سَیِّدُنَا	اَلْمُزِیْل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	غم دور کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
315-	سَیِّدُنَا	اَلْمُسَبِّح	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تسبیح کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
316-	سَیِّدُنَا	اَلْمُسْتَغْفِر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بخشش مانگنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
317-	سَیِّدُنَا	اَلْمُسْتَغْنِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	غنی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
318-	سَیِّدُنَا	اَلْمُسْتَقِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سیدھی راہ پر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
319-	سَیِّدُنَا	اَلْمُسْرٰی بِہٖ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رات کو معراج کرائے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

320-	سَیِّدُنَا	اَلْمَسْعُوْد	ہمارے سردار	نیک بخت
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
321-	سَیِّدُنَا	اَلْمُسَلِّمْ	ہمارے سردار	سلام دینے والے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
322-	سَیِّدُنَا	اَلْمُشَاوِر	ہمارے سردار	صحابہ کرام سے مشورہ لینے والے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
323-	سَیِّدُنَا	اَلْمُشَفَّع	ہمارے سردار	شفاعت قبول کئے گئے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
324-	سَیِّدُنَا	اَلْمَشْفُوْع	ہمارے سردار	شفاعت قبول کئے گئے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
325-	سَیِّدُنَا	اَلْمُشَقَّح	ہمارے سردار	تعریف کئے گئے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
326-	سَیِّدُنَا	اَلْمَشْهُوْد	ہمارے سردار	گواہی دیئے گئے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
327-	سَیِّدُنَا	اَلْمُشِیْرُ	ہمارے سردار	نصیحت کرنے والے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
328-	سَیِّدُنَا	اَلْمُصَارِع	ہمارے سردار	مقابل کو چت گرانے والے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
329-	سَیِّدُنَا	اَلْمُصَافِحُ	ہمارے سردار	مصافحہ کرنے والے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
330-	سَیِّدُنَا	اَلْمُصَدِّق	ہمارے سردار	تصدیق کرنے والے
			صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

-331	سَیِّدُنَا	اَلْمَصْدُوْق	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سچے کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-332	سَیِّدُنَا	اَلْمُصْطَفٰی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پسند فرمائے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-333	سَیِّدُنَا	اَلْمُصْلِحُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اصلاح فرمانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-334	سَیِّدُنَا	اَلْمُصَلّٰی عَلَیْہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	درود شریف بھیجے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-335	سَیِّدُنَا	اَلْمُضَرِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قبیلہ مضر سے تعلق رکھنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-336	سَیِّدُنَا	اَلْمُطَاع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اطاعت کرائے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-337	سَیِّدُنَا	اَلْمُطَہَّر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-338	سَیِّدُنَا	اَلْمُطَہِّر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پاک کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-339	سَیِّدُنَا	اَلْمُطَّلِع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جھانکنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-340	سَیِّدُنَا	اَلْمُطِیْع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-341	سَیِّدُنَا	اَلْمُظَفَّر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کامیاب	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

342-	سَیِّدُنَا	اَلْمُعَزَّز	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	تعظیم کیے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
343-	سَیِّدُنَا	اَلْمَعْصُوْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	گناہوں سے پاک	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
344-	سَیِّدُنَا	اَلْمُعْطِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عطا کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
345-	سَیِّدُنَا	اَلْمُعَقِّب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	آخری نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
346-	سَیِّدُنَا	اَلْمُعَلِّم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	علم سکھانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
347-	سَیِّدُنَا	مُعَلِّمُ اُمَّتِہٖ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اپنی امت کو تعلیم دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
348-	سَیِّدُنَا	اَلْمُعْلِنْ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اعلان فرمانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
349-	سَیِّدُنَا	اَلْمُعَلّٰی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بلند مرتبہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
350-	سَیِّدُنَا	اَلْمِفْضَال	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بہت بڑے سخی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
351-	سَیِّدُنَا	اَلْمُفَضَّل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بزرگی دیئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
352-	سَیِّدُنَا	اَلْمُقْتَصِد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	میانہ روی رکھنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

-353	سَیِّدُنَا	اَلْمُقْتَفِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نبیوں کے آخر میں آنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-354	سَیِّدُنَا	مُقِیْمُ السُّنَّۃِ بَعْدَ الْفَتْرَۃِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	کفر کے بعد سنت کو قائم کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-355	سَیِّدُنَا	اَلْمُقِیْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قائم کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-356	سَیِّدُنَا	اَلْمُکَرَّم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بزرگی دیئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-357	سَیِّدُنَا	اَلْمُکْتَفِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-358	سَیِّدُنَا	اَلْمَکِیْن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مرتبہ والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-359	سَیِّدُنَا	اَلْمَکِّی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مکہ کے رہنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-360	سَیِّدُنَا	اَلْمُلَاحِمِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جنگجو	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-361	سَیِّدُنَا	مُلَقَّی الْقُرْآن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	قرآن کریم تلقین کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-362	سَیِّدُنَا	اَلْمَمْنُوْع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	محفوظ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-363	سَیِّدُنَا	اَلْمُنَادِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	توحید کی دعوت دینے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

364-	سَیِّدُنَا	اَلْمُنْتَصِر	ہمارے سردار	انتقام لینے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
365-	سَیِّدُنَا	اَلْمُنْذِر	ہمارے سردار	ڈرانے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
366-	سَیِّدُنَا	اَلْمُنَزَّلُ عَلَیْہ	ہمارے سردار	وحی نازل کئے گئے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
367-	سَیِّدُنَا	اَلْمُنْحِمَنَّا	ہمارے سردار	ستودہ صفات	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
368-	سَیِّدُنَا	اَلْمُنْصِف	ہمارے سردار	انصاف کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
369-	سَیِّدُنَا	اَلْمَنْصُوْر	ہمارے سردار	نصرت فرمائے گئے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
370-	سَیِّدُنَا	اَلْمُنِیْب	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
371-	سَیِّدُنَا	اَلْمُنِیْر	ہمارے سردار	دلوں کو منور کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
372-	سَیِّدُنَا	اَلْمُهَاجِر	ہمارے سردار	ہجرت کرنے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
373-	سَیِّدُنَا	اَلْمُهْتَدِی	ہمارے سردار	ہدایت یافتہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
374-	سَیِّدُنَا	اَلْمَهْدِیّ	ہمارے سردار	ہدایت فرمانے والے	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

-375	سَیِّدُنَا	اَلْمُهَیْمِن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امین	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-376	سَیِّدُنَا	اَلْمُؤتَمَن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امین	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-377	سَیِّدُنَا	اَلْمُؤتٰی جَوَامِعَ الْکَلِم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جامع کلمات دیئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-378	سَیِّدُنَا	اَلْمُوْحٰی اِلَیْہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	وحی کئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-379	سَیِّدُنَا	اَلْمُوَقَّر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	باوقار ہستی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-380	سَیِّدُنَا	اَلْمَوْلٰی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	مولیٰ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-381	سَیِّدُنَا	اَلْمُؤْمِن	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ایمان والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-382	سَیِّدُنَا	اَلْمُؤَیَّد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نصرت فرمائے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-383	سَیِّدُنَا	اَلْمُیَسَّر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دین میں آسانی دیئے گئے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-384	سَیِّدُنَا	اَلنَّابِذ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پھینکنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
-385	سَیِّدُنَا	اَلنَّاجِز	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	وعدہ پورا کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

386-	سَیِّدُنَا	اَلنَّاس	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	برگزیدہ ہستی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
387-	سَیِّدُنَا	اَلنَّاشِر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اسلام پھیلانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
388-	سَیِّدُنَا	اَلنَّاصِب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بہت بندگی کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
389-	سَیِّدُنَا	اَلنَّاصِح	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امت کے خیر خواہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
390-	سَیِّدُنَا	اَلنَّاصِر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	امداد کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
391-	سَیِّدُنَا	اَلنَّاطِق بِالْحَقِّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سچ بولنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
392-	سَیِّدُنَا	اَلنَّاھِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	برے کاموں سے روکنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
393-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ الْاَحْمَر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سفید لوگوں کے پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
394-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ الْاَسْوَد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سیاہ لوگوں کے پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
395-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ التَّوْبَة	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	توبہ کے نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
396-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ الرَّاحَة	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	راحت پہچانے والے نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

397-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ الرَّحْمَة	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رحمت والے نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
398-	سَیِّدُنَا	اَلنَّبِیُّ الصَّالِح	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	صالح نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
399-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ اللّٰہ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
400-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ الْمَرْحُمَة	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	رحمت کے نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
401-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ الْمَلْحَمَة	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جنگجو نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
402-	سَیِّدُنَا	نَبِیُّ الْمَلَاحِمْ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	جنگجو نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
403-	سَیِّدُنَا	اَلنَّبِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پیغمبر	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
404-	سَیِّدُنَا	اَلنَّجْم	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ستارہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
405-	سَیِّدُنَا	اَلنَّجْمُ اَلثَّاقِب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	چمکدار ستارہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
406-	سَیِّدُنَا	اَلنَّسِیْب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اونچے خاندان والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
407-	سَیِّدُنَا	اَلنِّعْمَة	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	انعام	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

408-	سَیِّدُنَا	نِعْمَةُ اللّٰه	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	اللہ تعالیٰ کے انعام	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
409-	سَیِّدُنَا	اَلنَّقِیْب	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	سردار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
410-	سَیِّدُنَا	اَلنَّقِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	گناہوں سے پاک نبی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
411-	سَیِّدُنَا	اَلنُّوْر	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	نور	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
412-	سَیِّدُنَا	اَلْھَادِی	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ہدایت فرمانے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
413-	سَیِّدُنَا	اَلْھَاشِمِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	ہاشمی خاندان والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
414-	سَیِّدُنَا	اَلْوَاسِط	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	عمدہ اور اعتدال پر قائم	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
415-	سَیِّدُنَا	اَلْوَاسِع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	زیادہ بخشنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
416-	سَیِّدُنَا	اَلْوَاضِع	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	بوجھ اتارنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
417-	سَیِّدُنَا	اَلْوَاعِد	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	وعدہ وفا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
418-	سَیِّدُنَا	اَلْوَاعِظ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	وعظ کرنے والے	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

Marfat.com

419-	سَیِّدُنَا	اَلْوَرِعُ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	پرہیزگار	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
420-	سَیِّدُنَا	اَلْوَسِیْلَۃ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	واسطہ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
421-	سَیِّدُنَا	اَلْوَفِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	وعدہ وفا	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
422-	سَیِّدُنَا	وَلِیّ الْفَضْل	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	صاحب فضل	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
423-	سَیِّدُنَا	اَلْوَلِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	دوست	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
424-	سَیِّدُنَا	اَلْیَثْرِبِیّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	یثرب کے والی	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے
425-	سَیِّدُنَا	یٰسٓ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
	ہمارے سردار	یٰسٓ	اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً.

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیتیں دو ہیں، ایک ابوالقاسم جو زیادہ مشہور بھی ہے اور متعدد احادیث میں مذکور بھی، دوسری ابوابراہیم ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں ہے جس میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا اِبْرَاهِیْمَ" اور ابن دحیہ نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیت "اَبُوْالْاَرَامِل" بھی تھی اور دیگر حضرات میں سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیت "ابوالمومنین" بھی بتائی ہے۔

نسب مبارک:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب شیبۃ الحمد بن ہاشم اور ان کا نام عمرو بتایا جاتا ہے، بن عبد مناف، ان کا نام المغیرہ تھا، بن قصی ان کا نام زید تھا، بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر اور یہی فہر ہی قریش کا نقطہ آغاز ہیں، فہر سے اوپر قریشی نہیں بلکہ کنانی ہیں، بن مالک بن النضر اور ان کا نام قیس ہے، بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ اور ان کا نام عمرو تھا، بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہ سب متفق علیہ ہے، عدنان سے لے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام تک کے درمیانی واسطوں میں اہلِ سیر کا اختلاف ہے۔ واللہ الموفق

ہر عالم میں الگ نام:

حسین بن محمد دامغانی نے اپنی کتاب "شوق العروس وانس النفوس" میں حضرت کعب احبارؒ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اہل جنت کے ہاں عبدالکریم ہے، اہل جہنم کے ہاں عبدالجبار ہے، عرش والوں کے ہاں عبدالحمید ہے، باقی فرشتوں کے ہاں عبدالمجید ہے۔ انبیاء کے ہاں عبدالوہاب ہے، شیاطین کے ہاں عبدالقہار ہے، جنوں کے ہاں عبدالرحیم ہے، پہاڑوں میں عبدالخالق ہے، خشکی میں عبدالقادر ہے، سمندروں میں عبدالمہیمن ہے، مچھلیوں میں عبدالقدوس ہے، حشرات کے ہاں عبدالغیاث ہے، جنگلی جانوروں کے ہاں عبدالرزاق ہے، درندوں کے ہاں عبدالسلام ہے، چوپایوں کے ہاں عبدالمؤمن ہے، پرندوں میں عبدالغفار ہے، تورات میں موذ، موذ ہے، انجیل میں طاب طاب ہے، دیگر صحف میں عاقب ہے، زبور میں فاروق ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں طٰہٰ اور یٰسٓ ہے، اور مومنین کے ہاں "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم اس لئے ہے کہ آپ جنت کے مستحقین میں جنت تقسیم فرمائیں گے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا.

Marfat.com

پانچویں فصل

''اُمّی'' کی تحقیق

''اَلْاُمِّی'' میم کے شدّ کے ساتھ ''اَلْاُمّ'' کی طرف منسوب ہے اور یہ اس آدمی پر بولا جاتا ہے جو نہ لکھتا ہو اور نہ لکھے ہوئے کو پڑھ سکتا ہو، گویا کہ وہ لکھنے پڑھنے میں اسی حالت پر ہے جس حالت پر اسے ماں نے جنا تھا، اور اس بارے میں ماں کی طرف اس لئے نسبت کی گئی ہے کہ ماں اس کی اس حالت کے مماثل ہے کیونکہ عموماً خواتین لکھنا نہیں جانتی تھیں۔

بعض کہتے ہیں کہ ''اَلْاُمِّی'' اُمُّ القُریٰ یعنی مکہ کی طرف نسبت ہے، بعض کا کہنا یہ ہے کہ یہ اس امت کی طرف نسبت ہے جو عموماً لکھنا پڑھنا نہ جانتی تھی، یعنی اہل عرب، بعض نے کہا یہ امت کی طرف بہت ہی زیادہ توجہ اور ان کی اصلاح واحوال کے بہت زیادہ اہتمام کی نسبت سے ہے۔ بعض نے کہا یہ امام الکتاب کی طرف نسبت ہے یا تو اس لئے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے یا اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی اور لوگوں کو اس کی تصدیق کرنے کی دعوت دی۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ اَلْاُمّۃ بمعنی قامت وخلقۃ کی طرف نسبت ہے، بعض نے کہا اَلْاُمّۃ کی طرف اس کی اس سادگی کی وجہ سے نسبت ہے جس پر وہ اشیاء کے تعارف سے پہلے تھی۔

بے مثال وبے پایاں علوم کے باوجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ لکھنا ایک معجزہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ [عنکبوت:48] (اور آپ اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے (ایسا ہوتا) تو باطل پرست شک میں پڑتے) اور دوسری جگہ ارشاد ہے: اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ [اعراف:157] (جو اتباع کرتے ہیں رسول اُمّی کی)۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً.

Marfat.com

چھٹی فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی زوجۂ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب ہیں، ان کی کنیت ام ھند ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح ہوا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پچیس برس اوران کی چالیس سال تھی، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے باقی ساری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ہی گزاری۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا گیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کی، بلکہ آپ کی انتہائی دانا وبابصیرت وزیر تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی، سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے کہ وہ آپ کی باندی حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تھے، صحیح تر قول کے مطابق حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہجرت سے تین سال پہلے ہوئی۔

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری زوجۂ مطہرہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی تھیں۔ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد نکاح کیا اور شرح السیرۃ میں قطب جلبی کے قول کے مطابق ان کا مہر چار سو درہم تھا، دمیاطی کے مطابق چار سو تھا۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں ہوئی۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری زوجۂ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بکر عبداللہ الصدیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ ہجرت کے آٹھویں ماہ شوال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی رخصتی ہوئی جبکہ ان کی عمر نو سال تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ایک جنین ساقط ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں ہوئی۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

ان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت امیر المومنین ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بن نفیل بن عبدلعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی سے ہجرت کے تیس ماہ بعد شعبان میں نکاح کیا۔ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دے دی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے رجوع کا حکم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع فرمالیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال شعبان ۴۵ھ میں ہوا۔

اُم المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رمضان ۳ھ میں ام المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعۃ بن معاویہ الہلالیۃ سے نکاح فرمایا، ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف آٹھ ماہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں رہیں اور ربیع الآخر کے آخر میں انتقال فرما گئیں۔

ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

ان کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ہند بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر امہات المومنین میں شامل ہوئیں۔ ان کا نکاح ۴ھ میں شوال کے آخر میں ہوا اور ان کا انتقال ۶۲ھ میں ہوا۔

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

ان کے بعد حضرت زینب بنت جحش بن ریاب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ ہیں۔ ان کا پہلا نام بَرَّہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھا۔ صحیح قول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ۴ھ ذی قعدہ میں ہوا۔ نکاح کے وقت ان کی عمر 35 برس تھی، ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

ان کے بعد حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عابد بن مالک بن خزیمہ ہیں۔ یہ خزیمہ مصطلق بن سعد بن کعب ہیں، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی پہلے بَرَّہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ رکھا۔ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۶ھ میں نکاح فرمایا۔ ان کا انتقال ۵۶ھ میں ہوا۔

ام المومنین حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

پھر حضرت ریحانہ بنت شمعون بن زید ہیں جن کا تعلق قبیلہ بن بنی نضیر سے ہے۔ بنو قریظہ سے لڑائی کے دوران قید ہو کر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا اور دیگر ازواج کی طرح انہیں بھی ساڑھے بارہ اوقیہ مہر دیا، ان کی رخصتی محرم ۶ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے قبل ہی ان کی وفات ہو گئی تھی۔

بعض کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح نہیں فرمایا تھا بلکہ ملکیت کے توسط سے ان سے مباشرت ہوئی مگر پہلی بات ثابت و صحیح ہے کہ نکاح ہوا تھا۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک یہی راجح ہے۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

پھر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، ان کا اسم گرامی رملہ بنت ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قریشیہ اموی ہے ۷ھ میں جب یہ حبشہ میں تھیں وہیں نجاشی کے ہاں چار سو دینار مہر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنا نکاح کرایا۔ ۴۰ھ کے بعد مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

پھر حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب بن شعبہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن خزرج بن ابی حبیب بن نضیر بن نحام بن تخوم ہیں، ان کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں ۷ھ میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں اور ۵۵ھ یا ۵۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

پھر حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ مقام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شادی کی۔ ان کا انتقال ۵۱ھ میں ہوا۔

یہ وہ تمام ازواج ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مباشرت ہوئی اور ان کی تعداد بارہ ہے۔

حافظ ابو محمد المقدسی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں سات ایسی بھی خواتین ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا مگر مباشرت نہ کی۔

ازواج مطہرات پر درود:

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ان کے احترام کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متابعۃً وضمناً درود بھیجنا امت کے ذمہ لازم ہے، کیونکہ یہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِيَّتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا۔

لغوی لحاظ سے زیادہ واضح وصحیح یہی ہے کہ ''ازواج'' جمع ہے ''زوج'' کی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ [البقرہ:35]۔ واللہ اعلم

تنبیہ:

حضرت ابوبکر بن ابی عاصم فرماتے ہیں میری معلومات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن پر درود کا ذکر صرف ابوحمید کی گزشتہ حدیث ہی میں ہے۔ لیکن میں (علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں اس کے علاوہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ کی حدیث میں بھی ازواج مطہرات پر درود بھیجنے کا ذکر موجود ہے اس میں ''اہل بیتہ'' کا اضافہ ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس کی صراحت کی ہے اوران کے علاوہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے گزشتہ اثر میں بھی ازواج مطہرات پر درود بھیجنے کا ذکر موجود ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

ساتویں فصل

''ذُرِّیَّة'' کی تحقیق

''ذُرِّیَّة'' ذال معجمہ ضمہ کے ساتھ ہے اور کسرہ کے ساتھ بھی آتا ہے، صاحب محکم نے دونوں لغتیں ذکر کی ہیں، لیکن پہلی صورت زیادہ فصیح ومشہور ہے، صحاح میں ہے کہ ذُرِّیَّة کا معنی ثقلین کی نسل ہے، اَلمشارق میں ہے کہ ذُرِّیَّة کا معنی تو نسل ہی ہے مگر کبھی اس کا اطلاق اولاد واز واج سب پر ہوتا ہے چنانچہ ذُرَارِی الْمُشرکین اسی سے ہے، جس کا معنی ہے مشرکین کی عورتیں اور بچے، علامہ منذری نے اپنے حواشی میں لکھا ہے کہ ذُرِّیَّة کا معنی نسل انسانی کا مذکر ہو خواہ مؤنث، صحاح میں ہے کہ یہ ذَرَأَ اللّٰہُ سے ہے یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے لیکن عرف نے اس کے ہمزہ کو حذف کر دیا ہے۔محکم میں ہے کہ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ لفظ مہموز ہوتا مگر کثرت استعمال کے سبب اس کا ھمزہ ساقط ہو گیا نہایہ میں ہے کہ ''اَلذَّرءُ کا مادہ ذریۃ کی تخلیق سے مختص ہے'' مشارق میں ہے ذریۃ کی اصل ہمزہ کے ساتھ اَلذَّرءُ ہے اور اس کا معنی اَلْخَلْق (مخلوق) کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ابن درید کہتے ہیں ذَرَءُ اللّٰہ الْخَلْقَ ذَرَءَ اس لفظ میں عرف نے ہمزہ کو ترک کر دیا ہے۔زبیدی کہتے ہیں اس کی اصل ''اَلذُّرَّة'' ہے جس کا معنی ہے رائی کا دانہ۔

دیگر کا کہنا یہ ہے کہ یہ اَلذَّرُ سے ہے اور اسی میں ہی مستعمل ہے کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل ذَرّ کی طرح پیدا فرمایا اور اَلذَّرُ کا معنی ہے ''چھوٹی چیونٹی'' ان دو صورتوں میں اس کے مادہ میں ہمزہ نہیں ہے۔

بہر حال ذریۃ سے مراد اولاد اور اولاد کی اولاد ہے۔البتہ بیٹیوں کی اولاد بارے امام شافعی، امام مالک رحمہما اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ یہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی ذریۃ میں

Marfat.com

شامل ہیں کیونکہ اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریۃ میں داخل ہے۔ان پر اللہ تعالیٰ سے صلوٰۃ کی درخواست کی جاتی ہے۔علامہ ابن حاجب رحمۃ اللہ علیہ نے مالکیہ کا اس پر اتفاق نقل کیا ہے کہ بیٹیوں کی اولاد ذریۃ میں داخل ہے اور یہ دلیل بھی دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریۃ میں سے ہیں۔شراح نے علامہ ابن حاجب کو مالکیہ کے اس اتفاق کی نقل بارے غلطی پر کہا ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ بیٹیوں کی اولاد ذریۃ میں داخل نہیں ہے۔البتہ ان کے ہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں داخل ہونا اس عظیم نسب کی خصوصیت ہے، اس لئے وہ عام ضابطہ سے مستثنیٰ ہیں کوئی اور ان کے برابر نہیں ہوسکتا۔

(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن)

آٹھویں فصل

''آل'' کی تحقیق

آل کی اصل:

''آل'' کی اصل میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس کی اصل ''اَھْلٌ'' ہے پھر ''ھاء'' ہمزہ سے بدل گئی اور اسی طرح استعمال ہونے لگا، اسی لئے اس کی تصغیر اُھَیْلٌ آتی ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کی اصل آلَ یَؤُوْلُ سے ''اَوَلَ'' ہے اس کا معنی ''رَجَعَ'' ہے۔

آل کا اطلاق:

اب جس کا نسب جس کی طرف لوٹتا ہے وہ اس کی آل کہلاتی ہے کیونکہ وہ اسی کی طرف منسوب بھی ہے اور اسی سے قوت بھی پاتا ہے نیز یہ بھی ہے کہ آل کا لفظ عظمت کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔چنانچہ کہا جاتا ہے آل القرآن، آلُ اللہ، آلُ محمد، آلُ المومنین والصالحین، آلُ القاضی، یوں نہیں کہا جاتا آلُ الحجام، آلُ الخیاط بخلاف اھل کے کہ اس کا اطلاق ہر کہ ومہ میں ہوتا ہے۔اور

آل کا استعمال غیر عاقل میں بھی نہیں ہوتا اور نہ ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے، اکثر کا مسلک یہی ہے، البتہ بعض اسے غیر عاقل میں اور ضمیر کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں مگر یہ بہت قلیل ہے۔ اصحاب فیل کے واقعہ کے متعلق عبدالمطلب کے اشعار میں ہے:

وَانْصُرْ عَلٰی آلِ الصَّلِیْبِ وَعَابِدِیْهِ الْیَوْمَ آلَکَ

''اور آج صلیب والوں کے مقابلہ میں اپنے نام لیواؤں کی مدد فرما۔''

اور کبھی آل کا اطلاق آدمی کے اپنے اوپر اور اس کی آل پر ایک ساتھ بھی ہوتا ہے، اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جب کہا جائے فَعَلَ آلُ فلانٍ کَذَا تو اس میں وہ فلاں بھی داخل ہوتا ہے اگر اس کے داخل نہ ہونے کا کوئی قرینہ ہو تو الگ بات ہے اور اس کے دلائل میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے جس میں انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فرمایا: اِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَاتَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔ (ہم آل محمد ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے) اور اگر دونوں ایک ساتھ الگ الگ مذکور ہوں تو پھر آل میں دونوں داخل نہیں ہوتے، اس کا استعمال فقیر و مسکین کی طرح ہے) ایمان و اسلام اور فسوق و عصیان کا بھی یہی حکم ہے۔

درود شریف میں آل کا مصداق:

درود شریف میں آل سے مراد کون ہے؟ اس میں اختلاف ہے، راجح یہ ہے کہ درود شریف میں آل محمد سے مراد وہ سب ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح کی ہے اور جمہور نے اسی کو اختیار کیا ہے، اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ فرمانا کہ:

اِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَاتَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

''بے شک ہم آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے''

اور ایک مرفوع حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

''اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَ اِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّ لَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ''

''یہ صدقہ تو لوگوں کی میل ہے لہٰذا یہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کے لئے حلال نہیں ہے۔''

Marfat.com

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تشہد والی حدیث میں آل محمد سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر اس بارے میں فقہاء کے دو قول ہیں کہ درود شریف میں آل کی جگہ اہل کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

بعض کا کہنا یہ ہے کہ آل محمد سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج و اولاد ہیں۔ کیونکہ حدیث میں اکثر طرق میں 'وَآلِ مُحَمَّدٍ' کے الفاظ ہیں اور ابو حمید کی حدیث میں اس کی جگہ ''وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ'' ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ آل سے مراد ازواج و اولاد ہیں۔

اس کے بعد یہ بھی کہا گیا ہے کہ تینوں اقوال میں تطبیق و جمع ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گزشتہ حدیث میں ہے، اس اختلاف کو اس پر محمول کیا جا سکتا ہے کہ بعض راویوں نے بعض الفاظ محفوظ رکھے اور بعض نے نہیں رکھے لہٰذا تشہد میں آل سے مراد ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور وہ تمام جن پر صدقہ حرام ہے اور اولاد بھی انہیں میں داخل ہے۔ اس سے تمام احادیث جمع ہو جاتی ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزٍ مَا دوم ثَلاثًا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازواج نے کبھی تین دن مسلسل روٹی سالن سے پیٹ نہیں بھرا) میں آل کا اطلاق ازواج پر ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتاً.''

''اے اللہ! آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رزق بقدر کفایت رکھ۔''

اس میں بھی آل کا اطلاق ازواج مطہرات پر ہے۔ آل میں ازواج و اولاد سب کے شامل ہونے کے باوجود کبھی اہتمام شان کے سبب الگ بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

علامہ نوویؒ نے شرح المہذب میں نقل کیا ہے کہ عبدالرزاقؒ نے اپنی جامع میں روایت کیا کہ میں نے ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے خود سنا کہ جب ان سے کسی نے سوال کیا کہ آل محمد کون ہیں؟ تو فرمایا اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں اہل بیت آپ کی آل ہیں، بعض کہتے ہیں تمام اطاعت گزار و پیروکار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں، بعض کہتے ہیں آل سے مراد فقط حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد ہیں۔

ابن الرفعۃ نے الکفایۃ میں نقل کیا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ تمام قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں۔ بعض نے کہا آل سے مراد تمام امتِ اجابت ہے، ابن عربی فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان اسی طرف ہے اور ازھری کا مختار قول بھی یہی ہے، ابوالطیب طبری نے بعض شافعیہ سے بھی یہی نقل کیا ہے۔ علامہ نوویؒ نے بھی شرح مسلم میں اسی کو ترجیح دی ہے۔ قاضی حسین اور راغب نے امت کے متقیوں کو آل کا مصداق قرار دیا ہے اور جنہوں نے مطلقاً پوری امت کو آل کہا ہے ان کے قول کا مطلب بھی یہی ہے اور امت کے متقی و پرہیز گار لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنْ اَوْلِیَاءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔

بھی اسی کی تائید کرتا ہے کہ متقی لوگ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں۔ ابوالعیناءؒ کے نوادر میں ہے کہ انہیں ایک ہاشمی سے رنجش ہوگئی تو اس ہاشمی نے کہا آپ مجھ سے رنجش کا اظہار کرتے ہیں جبکہ ہر نماز میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کہہ کر مجھ پر درود بھیجتے ہیں۔ فرمایا آل محمد سے میری مراد طیب و طاہر لوگ ہوتے ہیں اور تم ان میں سے نہیں ہو، یہ ساری تفصیل ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمائی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ خطیب نے ذکر کیا ہے کہ یحییٰ بن معاذ کی بلخ یا رَی میں ایک علوی سے ملاقات ہوئی تو ان علوی صاحب نے کہا اے یحییٰ! ہم اہل بیت کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ یحییٰ بن معاذ نے کہا میں اس زمین کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جو وحی کے پانی سے سیراب کی گئی ہے اور اس میں نبوت کے درخت کو اُگایا گیا اور پھر اسے رسالت کا پانی دیا گیا اس سے سوائے ہدایت و تقویٰ کی کستوری کے اور کیا پھوٹ سکتا ہے۔ علوی صاحب نے کہا اے یحییٰ اگر آپ ہماری ملاقات کے لئے تشریف لائیں تو اس میں آپ کی عظمت ہے اور اگر ہم آپ کی ملاقات کے لئے آئیں تو بھی آپ کی عظمت ہے ہر حال میں آپ صاحب فضیلت و عظمت ہیں۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن لوگوں کے ہاں صلاۃ میں تمام مومنین شامل ہیں اور پرہیز گاروں کی قید نہیں ہے ہوسکتا ہے ان کے نزدیک صلوۃ سے مراد مطلق رحمت ہو اور پرہیز گاروں کی قید والوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں ہے:

"..... آلُ مُحَمَّدٍ کُلُّ تَقِیٍّ"

"ہر متقی پرہیز گار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے"

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے مگر اس کی سند بالکل غیر معتمد ہے اور بیہقی نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کے الفاظ ضعیف سند کے ساتھ نقل کئے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بن آزر جن کا نام تارح تھا، بن ناحور بن شاہ روخ بن راغو بن فالخ بن عیبر بعض نے کہا عابر، بن شالخ بن ارفشحد بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام۔ یہاں تک کے نسب کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے ہاں البتہ بعض ناموں کے تلفظ میں اختلاف ہے، اگر کسی نام کی تعیین میں کسی کا اختلاف ہے تو وہ شاذ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل سے مراد علماء کی ایک جماعت کے مطابق حضرت اسماعیل وحضرت اسحٰق علیہما السلام کی اولاد ہے اور اگر حضرت سارہ وحضرت وہاجرہ کے علاوہ کسی اور زوجہ محترمہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کا ہونا ثابت ہو جائے تو لامحالہ وہ بھی ان کی آل میں شامل ہوگی۔ اولاد کے بعد پھر تمام مومنین بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل ہیں بلکہ متقی و پرہیز گار درجہ بدرجہ ان کی آل میں داخل ہیں۔ انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء، صالحین سبھی اس میں شامل ہیں نافرمان ان کی آل میں داخل نہیں ہوں گے۔

آل پر درود بھیجنے کا حکم:

اس بارے میں اختلاف ہے کہ آل پر درود بھیجنا واجب ہے یا نہیں؟ شافعیہ وحنابلہ کے ہاں اس کی تعیین میں دو روایتیں ہیں، مشہور یہی ہے کہ ان کے ہاں آل پر درود بھیجنا واجب نہیں ہے، جمہور کا مسلک بھی یہی ہے جبکہ اکثر نے اسی پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔ شافعیہ میں سے جو حضرات وجوب کے قائل ہیں انہوں نے اس کی نسبت تُزنجی کی طرف کی ہے۔ شرح المہذب اور الوسیط میں ہے کہ ابن صلاح کی پیروی میں جنہوں نے آل پر درود بھیجنے کے وجوب کا قول کیا ہے وہ علامہ تزجی ہیں اور ان کا یہ قول ان سے پہلے لوگوں کے اجماع کی وجہ سے مردود ہے کیونکہ آل پر درود بھیجنا واجب نہیں ہے لیکن ابو اسحٰقؒ، مروزیؒ جو کہ اکابر شافعیہ میں سے ہیں ان سے بیہقیؒ نے نقل کیا ہے کہ ''میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ نماز کے آخری تشہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے'' بیہقیؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز کے دوران درود بھیجنے کے بارے میں جو احادیث ثابت ہیں وہ ابو اسحٰق مروزیؒ کے قول کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اھ

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مشکل الآثار میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو اسحٰقؒ کے حوالہ سے نقل کی جانے والی مذکورہ بالا بات حرملہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔ میں کہتا ہوں مجد شیرازیؒ نے محمد بن یوسف شافعیؒ سے یہ

Marfat.com

اشعار نقل کئے ہیں:

يَااَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰه حُبُّكُمْ
فَرْضٌ مِنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآن اَنْزَلَهٗ

''اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت! تمہاری محبت فرض ہے، جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نازل فرمایا ہے''

كَفَا كُمْ عَنْ عِظِيْمِ الْقَدْرِ اَنَّكُمْ
مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلَاةَ لَهٗ

''تمہاری عظمت شان کے لئے یہ کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ہوتی۔اھ''

علامہ رافعیؒ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اس کی تصریح کی ہے کہ نماز کے پہلے تشہد میں درود پڑھے کا مدار آخری تشہد پر ہے اگر آخری تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب نہیں ہے تو پہلے میں ہم اسے مستحب نہیں سمجھتے۔

علامہ زرکشیؒ نے ''الخادم'' میں علامہ رافعیؒ پر یوں تنقید کی ہے کہ انہوں نے نماز کے دوران آل پر درود بھیجنے کے مستحب نہ ہونے کی بات کی ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ انہوں نے خود ''اَلتَّنْقِيْح'' میں اس پر اشکال کیا ہے کہ اگر ہم مسنون کہیں تو سب جگہ مسنون کہیں اور اگر مسنون نہ کہیں تو سب جگہ ایسے ہی سمجھیں۔جن احادیث میں درود شریف صراحت سے مذکور ہے ان سے فرق معلوم نہیں ہوتا بلکہ اس بارے میں ارشاد واضح ہے۔واللہ الموفق۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود کا حکم:

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجنے کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ واجب ہے یا نہیں، چنانچہ ''اَلْبَيَان'' میں ''اَلْفُرُوْع'' کے مصنف سے اس بارے میں دو صورتیں ذکر کی گئی ہیں یعنی اس میں بھی ویسا ہی اختلاف ہے جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے بارے میں ہے جیسا کہ مقدمہ میں اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔واللہ اعلم۔

Marfat.com

تنبیہ:

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور آل پر درود شریف بھیجنے کے حکم میں فرق کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ دونوں معطوف، معطوف علیہ ہیں اور حدیث میں حکم کی نسبت دونوں کی طرف ہے کہ اس طرح کہو، اس کے باوجود آپ یہ کیسے کہتے ہیں کہ بعض تو واجب ہے اور بعض واجب نہیں ہے؟

اس کا جواب دو طرح سے ہے، ایک تو یوں کہ وجوب کا دارومدار قرآن کریم میں وارد ہونے والے حکم پر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [احزاب 56:33]

اور اس ارشاد میں اللہ تعالیٰ نے آل پر درود بھیجنے کا حکم نہیں فرمایا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب درود کی کیفیت بارے سوال کیا گیا تو آپ نے واجب مقدار بھی واضح فرما دی اور واجب کے علاوہ درجۂ کمال بھی بتلا دیا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی کیفیت کا سوال کیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا جو امر ہے اس سے وجوب کے ثبوت یا عدم ثبوت کا مدار اس اختلاف پر مبنی ہے کہ امر بیک وقت حقیقت و مجاز پر محمول ہو سکتا ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔ اور کبھی مسئول پر سائل کے سوال سے بڑھ کر جواب دینا بھی کسی مصلحت کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جیسا کہ متعدد مواقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے مثلاً جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی سے طہارت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ (سمندر کا پانی پاک ہے اور اس میں مری ہوئی مچھلی حلال ہے) حالانکہ سوال میں سمندر میں مری ہوئی مچھلی کا ذکر نہیں تھا۔

دوسرا جواب یوں ہے کہ سائلین کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مختلف الفاظ میں منقول ہیں۔ ان میں کمی بیشی ہے جن الفاظ پر روایات متفق ہیں وجوب کا مدار ان پر ہے کیونکہ اگر سبھی الفاظ کے ساتھ درود شریف بھیجنا واجب ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ان سے کم پر اکتفاء نہ فرماتے۔ بعض صحیح طرق میں آل پر درود والے الفاظ نہیں ہیں اور یہ روایات صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں بھی ایسا ہی ہے، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت میں آل کو شامل رکھا حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہم کا سوال برکت کی دعا بارے نہیں تھا بلکہ درود بارے تھا اور نہ ہی آیت قرآنی میں برکت کی دعا کا حکم ہے۔ اسی طرح ابوحمید کی متفق علیہ حدیث میں بھی آل پر درود نہیں ہے اور برکت کی دعا ہے۔ اس میں ''عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ'' کے الفاظ ہیں اور ذریت و آل کے درمیان عموم خصوص کی نسبت ہے۔

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ آپ درود شریف بھیجنے کے لئے صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کو کیوں واجب کہتے ہیں اور باقی حصہ جو تشبیہ پر مبنی ہے اسے کیوں واجب نہیں کہتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات میں یہ تشبیہ والا حصہ موجود نہیں ہے۔ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کے واجب نہ ہونے والی بحث میں پہلے گزر چکا ہے۔

نویں فصل

درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ کیوں دی گئی؟

اس میں دو سوال ہیں ایک تو یہ ہے کہ درود شریف میں تشبیہ کے لئے بطور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیوں مخصوص کیا گیا ہے دیگر انبیاء میں سے کسی کو کیوں نہیں لیا گیا؟ جواب یہ ہے کہ یا تو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خصوصی اکرام کی وجہ سے ہے یا امت محمدیہ کے لئے ان کی اس دعا کا بدلہ ہے جس میں انہوں نے فرمایا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

[ابراھیم: 41]

''اے پروردگار! جس دن حساب ہوگا اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام اہلِ ایمان کو بخش دینا۔''

اس وجہ سے کسی اور نبی علیہ السلام کا ذکر نہیں فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس دعا میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔

اور درود شریف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس لئے مخصوص ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب ہیں، یا

Marfat.com

اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام شریعت کے منادی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا:

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ . [الحج:27]

''اور آپ لوگوں میں حج کا اعلاج کردیں۔لوگ آپ کے پاس آئیں گے پیدل اور دبلی اونٹنیوں پر۔''

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کے منادی ہیں۔قرآن کریم میں ہے:

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ . [آلِ عمران:193]

''بے شک ہم نے ایک آواز لگانے والے کو سُنا جو ایمان کی آواز لگا رہا تھا۔''

یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر درود شریف میں اس لئے ہے کہ جب انہوں نے خواب میں جنت کے درختوں کے پتوں پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھا اور حضرت جبریل علیہ السلام سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی تفصیل بتائی۔تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے پروردگار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی زبان پر میرا ذکر جاری فرمانا۔

یا اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ: وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ [الشعراء:84]

یا اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام باقی انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں یا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ [الحج:78]

کہہ کر ان کا نام ابوالمومنین رکھا ہے۔

یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کا حکم فرمایا گیا خصوصاً حج کے ارکان میں۔

یا اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب بیت اللہ کی تعمیر کی تو یوں دعا کی:

''اے اللہ! امت محمدیہ کا جو بڑی عمر کا آدمی اس گھر کا حج کرے تو اسے اس کا میری طرف سے اور میرے اہل بیت کی جانب سے ہدیہ کیجئے'' پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے امت محمدیہ کے ادھیڑ عمر حاجیوں کے لئے دعا کی، پھر حضرت اسحٰق علیہ السلام نے امت محمدیہ کے نوجوان

Marfat.com

حاجیوں کے لئے دعا فرمائی، پھر حضرت سائرہ علیہا السلام نے آزاد عورتوں کے لئے اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے آزاد مردوں کے لئے دعا فرمائی۔ ان حضرات کی امت محمدیہ کے لئے انہیں دعاؤں کی وجہ سے درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو خاص کیا گیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا جوابات میں سے اکثر صحتِ نقل کے محتاج ہیں۔ واللہ الموفق۔

درود محمدی کی درود ابراہیمی سے تشبیہ کی وجہ کیا ہے:

دوسرا سوال یہ ہے کہ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے جانے والے درود شریف کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہونے والے درود شریف سے تشبیہ دی گئی ہے اور یہ بات مُسَلَّم ہے کہ مُشَبَّہ (جسے تشبیہ دی گئی ہو) درجہ میں مُشَبَّہ بِہٖ (جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہو) سے کم تر ہوتا ہے جبکہ یہاں صورت حال اس کے برعکس ہے اس جملہ میں مشبَّہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل ہے اور مشبَّہ بہٖ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل سے افضل ہیں چہ جائیکہ انہیں بمع ان کی آل کے مشبَّہ بنا دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس موقع پر یہ سوال بہت مشہور ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل سے افضل ہیں تو ان پر جس درود کی درخواست کی جاتی ہے اس سے حاصل ہونے والا درود شریف بھی یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہونے والے درود سے افضل ہے تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام والے درود شریف سے تشبیہ کیوں دی گئی ہے؟ اس سوال کے کئی جواب دیئے گئے ہیں:

پہلا جواب:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پاک کا یہ طریقہ اس وقت تعلیم فرمایا تھا جب آپ پر یہ واضح نہیں تھا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فضیلت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے۔ اس جواب کی طرف علامہ ابن عربیؒ نے اشارہ کیا ہے اور

Marfat.com

یہ بات بھی اس جواب کو تائید بخشتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ درجہ میں برابری کی دعا کی ہے اور اپنی امت کو بھی حکم فرمایا ہے کہ وہ یہ دعا کریں۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر مانگے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر درجات عطا فرمائے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا جواب پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اگر درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ کی یہی وجہ ہوتی جو اوپر بیان کی گئی ہے تو پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت عیاں ہوئی آپ درود شریف کے الفاظ بدل دیتے۔

دوسرا جواب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف میں اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تواضعًا تشبیہ دی ہے اور اپنی امت کے لئے بھی تواضع اور کسر نفسی کو مشروع فرمایا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعہ فضائل حاصل کر سکیں۔

تیسرا جواب:

تشبیہ اصل صلوٰۃ میں ہے، صلوٰۃ کے مقام و مرتبہ میں نہیں ہے اور یہ ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ . [النساء:163]

اور جیسے یہ ارشاد الٰہی ہے کہ: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ . [البقرۃ:183]

کیونکہ اس آیت میں بھی مختار قول کے مطابق تشبیہ اصل صیام میں ہے نہ کہ ان کے وقت و مقدار میں۔ اور یہ ایسے ہے جیسے آپ کسی سے کہیں اَحْسِنْ اِلٰى وَلَدِكَ كَمَا اَحْسَنْتَ اِلٰى فُلَانٍ (اپنے بیٹے کے ساتھ بھی ویسے ہی حسن سلوک کر جیسے تو نے فلاں کے ساتھ کیا ہے) یہاں تشبیہ اصل سلوک میں ہے اس کے درجہ و مقدار میں تشبیہ مراد نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ [القصص:77]. بھی اسی طرح سے ہے۔ علامہ قرطبیؒ نے المفہم میں اسی جواب کو ترجیح دی ہے۔

اس بناء پر كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ کا معنی یہ ہوگا کہ "اے اللہ! آپ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود فرما چکے ہیں لہٰذا ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم اوران کی آل پر درود بھیجنے کے لئے آپ سے بطریق اَولیٰ درخواست کرتے ہیں۔'' کیونکہ کسی فضیلت والے کے لئے جوثابت ہو چکا ہواس سے افضل کے لئے بطریق اَولیٰ ثابت ہوتا ہے۔

اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ درود شریف میں موجود تشبیہ کامل کو اکمل کے ساتھ ملانے کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ترغیب وغیرہ کے لئے ہے یا یہ مستقبل میں فضائل و درجات پانے والے کے حال کو ماضی کی معروف شخصیت کے حال کے ذریعے جاننے کے لئے ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کمالات حاصل ہونے والے تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمالات سے کہیں بڑھ کر ہیں۔

چوتھا جواب:

کَمَا صَلَّیْتَ میں کاف تشبیہ کے لئے نہیں بلکہ تعلیل کے لئے ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ [البقرۃ 2: 151]۔ میں اور وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ [البقرۃ 2:198]۔ میں کاف تعلیل کے لئے ہے۔ بعض کا کہنا یہ ہے کہ یہ کاف اصل تو تشبیہ کے لئے ہے پھر مطلوب کی خصوصیت کے سبب اسے اِعلام کے لئے مانا گیا ہے۔

پانچواں جواب:

اس تشبیہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح اپنا خلیل بنائیں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لسان صدق سے سرفراز فرمائیں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سرفراز فرمایا کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہونے کا درجہ تو پہلے سے حاصل تھا چنانچہ خُلَّتْ کا مرتبہ بھی حاصل ہو گیا جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: وَلٰكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ (تمہارا صاحب اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے یعنی میں) اس جواب پر بھی وہی اشکال ہوتا ہے جو پہلے جواب پر تھا۔ میں کہتا ہوں یہ جواب ویسا ہی ہے جیسا قرافیؒ نے اپنے قواعد میں دیا ہے جیسا کہ میں قریب میں ذکر کروں گا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ دو آدمیوں میں سے ایک کے پاس ایک ہزار اور دوسرا دو ہزار کا مالک ہے تو دو ہزار والا یہ سوال کرے کہ اسے ہزار دیا جائے جس طرح پہلے کو ہزار دیا گیا ہے، اس طرح دوسرے کو پہلے کے دُگنے سے زیادہ حصہ حاصل ہو جائے گا۔

Marfat.com

چھٹا جواب:

یہ ہے کہ تشبیہ کا تعلق اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے نہیں ہے بلکہ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ سے ہے۔ابن دقیق العید نے اس جواب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ غیر انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برابر نہیں ہو سکتے۔پس آل کے لئے اس چیز کا سوال کیسے کیا جا سکتا ہے جو ان کے لئے ممکن ہی نہیں۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس اعتراض کو یوں تعبیر کیا ہے کہ غیر انبیاء کے لئے انبیاء کے برابر ہونا ممکن نہیں ہے لہٰذا غیر انبیاء کے لئے اس درود کا سوال کس طرح کیا جا سکتا ہے جیسا درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انبیاء علیہم السلام پر ہو چکا ہے۔ پھر فرمایا اس اعتراض کا جواب اس طرح دیا جا سکتا ہے کہ آل کے لئے درود کی درخواست سے مراد ان کو ثواب کا ملنا ہے نہ کہ وہ صلوٰۃ جو ثواب کا سبب ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بات اس بات کے قریب قریب ہے جو علامہ بلقینیؒ نے اسی اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہی ہے۔ان کے لفاظ یوں ہیں:

> ''آل پر درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر ہونے والے درود سے دی گئی تشبیہ سے مقدار و مرتبہ مراد نہیں ہے کہ یہ اعتراض کیا جائے کہ جب غیر انبیاء کے لئے انبیاء علیہم السلام کے برابر ہونا ممکن نہیں ہے تو ان پر انبیاء جیسی صلوٰۃ کا سوال کیوں؟ بلکہ اس سے مراد اصل صلوٰۃ میں تشبیہ ہے جو انبیاء و آل میں ایک قدر مشترک ہے، یعنی مطلق صلوٰۃ، جب یہ بات ہے تو آل کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی صلوٰۃ کی طلب ناممکن چیز یعنی مساوات کا مطالبہ نہیں ہے، لہٰذا سوال ختم ہو گیا۔''

عمرانی نے ''اَلبیان'' میں شیخ ابو حامدؒ کے بارے میں کہا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات سے نقل کیا گیا ہے کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو پھر درود میں یہ کیسے کہا گیا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ تو جواب دیا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

Marfat.com

عَلٰی مُحَمَّدٍ مکمل جملہ ہے اور وآلِ مُحَمَّدٍ کا اس پر عطف ہے اور اسی کے ساتھ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کا تعلق اسی سے ہے۔ میں کہتا ہوں کہ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مذکورہ جواب کی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت باطل ہے کیونکہ وہ فصیح وبلیغ ہونے کے باوجود عربی کلام کی ایسی غیر فصیح ومعیوب قسم کی ترکیب کیسے کر سکتے ہیں۔ ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ترکیب رکیک نہیں ہے بلکہ اس میں کلام مقدر ہے۔ کلام یوں ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ۔ الخ۔ لہٰذا دوسرے جملہ سے تشبیہ کے متعلق ہونے میں کوئی ممانعت نہیں ہے لیکن علامہ زرکشیؒ نے اس پر یوں گرفت کی ہے کہ یہ ترکیب تمام جملوں کی طرف متعلقات کے رجوع بارے اصولی قاعدہ کے خلاف ہے، نیز یہ بھی ہے کہ بعض روایات میں آل کے ذکر کے بغیر بھی تشبیہ آئی ہے۔ واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ علامہ ابن عبدالسلامؒ کا قول بھی اسی جواب کے قریب ہے انہوں نے کہا کہ صلوٰۃ بارے آل کو تشبیہ دی گئی ہے آلِ ابراہیم کے ساتھ۔ واللہ اعلم۔

ساتواں جواب:

یہ مجموع کی تشبیہ ہے مجموع کے ساتھ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل میں بہت سارے انبیاء ہوئے ہیں اس لئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی ذوات وصفات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کثیرہ کے مقابلہ پر لایا گیا تو بہرحال ایک گونہ توازن ہو جاتا ہے، اسی طرح کا جواب ابن عبدالسلام نے بھی دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل انبیاء پر مشتمل ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں انبیاء نہیں ہیں اور تشبیہ اس مجموعہ صلوٰۃ ودرود میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کو حاصل ہوا اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو حاصل ہوا پس آلِ ابراہیم علیہ السلام کو جو حاصل ہوا وہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونے والے سے زیادہ ہے لہٰذا آلِ ابراہیم کا جو زیادہ حصہ ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا، اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونے والا درود وسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود وسلام سے افضل ہوگا، لہٰذا اشکال ختم ہو گیا۔''

میں کہتا ہوں کہ ابن عبدالسلام نے اپنی کتاب ''اَسرارُ الصلوٰۃ'' میں اسی مضمون کو ان الفاظ سے تعبیر کیا ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل پر ہونے والی صلوٰۃ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر ہونے والی صلوٰۃ کے ساتھ تشبیہ کی توجیہ یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل کو حاصل ہونے والے آثارِ رحمت ورضوان حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل اورآل کے انبیاء کو حاصل ہونے والی رحمت کے قریب قریب ہیں پھر ہم اسے تقسیم کرتے ہیں تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اس قدر نہیں ملتا جتنا آل اِبراہیم کو ملتا ہے کیونکہ آلِ ابراہیم میں انبیاء ہیں اورآلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی ہم مرتبہ نہیں ہے، لہٰذا جتنے آثارِ رحمت باقی ہیں وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل سب کو ملتے ہیں، اب یہ واضح ہوگیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں۔''

ابوالیمن ابن عساکر کہتے ہیں ہمارے شیخ نے ابن عبدالسلام کی اس بات پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس جواب پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی اس حدیث سے رد ہوتا ہے جو پیچھے گزر چکی ہے، جس میں فقط حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا، یہ الفاظ ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔

میں کہتا ہوں کہ ''القرافی'' ''اَلْقَوَاعِدِ'' میں پہلے ہی اس جواب پر اعتراض کر چکے ہیں مگر ایک دوسرے انداز سے کہ انہوں نے دعا میں تشبیہ کو خبر میں تشبیہ جیسا بنا دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا کیونکہ خبر میں تو ماضی، حال، استقبال، تینوں زمانوں میں تشبیہ جائز ہوتی ہے اور دعا میں صرف مستقبل میں تشبیہ جائز ہے اور یہاں درود شریف میں جو تشبیہ ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستقبل میں حاصل ہونے والے عطیہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماضی میں ملے ہوئے عطیہ کے مابین ہے لہٰذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو کچھ اس دعا سے پہلے مل چکا ہے وہ تشبیہ میں داخل نہ ہوگا، جس کے سبب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فضیلت حاصل ہوئی۔

پھر قرافیؒ کہتے ہیں کہ یہ سوال اس طرح ختم ہوتا ہے کہ یہ تشبیہ دعا میں ہے، خبر میں نہیں ہے۔ اشکال تو تب ہے جب ہم کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مل چکا ہے اس کی تشبیہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماضی میں حاصل شدہ عطیہ کے ساتھ، جبکہ ہم کہتے ہیں یہ تشبیہ فقط دعا میں ہے حاصل ہونے والے عطایا وعنایات میں نہیں ہے۔

Marfat.com

آٹھواں جواب:

تشبیہ اس مجموع صلوٰۃ کے پیش نظر ہے جو درود شریف کی تعلیم کی ابتداء سے لے کر تا قیام قیامت ہر ہر مومن کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اطہار کے لئے حاصل ہوگی اب اس لحاظ سے یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہونے والی صلوٰۃ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوٰۃ تو ان گنت درجہ بڑھ کر ہے جس کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بات کو اس طرح تعبیر کیا ہے کہ ''اس سے مراد درود شریف کا دوام واستمرار ہے۔''

میں کہتا ہوں کہ شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب بھی کوئی بندہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود بھیجیں جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا ہے۔ پھر جب دوسرا آدمی بھی اسی طرح درود کا سوال کرتا ہے تو دونوں کا درود الگ الگ قبول ہوتا ہے، اگر چہ دونوں کا مطالبہ ایک ہی چیز کا ہے مگر الگ الگ ہے اور الگ الگ ہی قبول ہوتا ہے کیونکہ درود شریف کی درخواست ضرور قبول ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کا درود الگ الگ ہوتا ہے، تا کہ تحصیل حاصل لازم نہ آئے۔

اسی طرح تقی الدین سبکیؒ کے صاحبزادے تاج الدین سبکیؒ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی کوئی بندہ درود بھیجنے کی درخواست کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی درود کے مماثل درود بھیجتے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر ہوا تھا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے درود کی مقدار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہونے والے درود کے برابر نہیں کہی جاسکتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی تعداد بے حد و بے شمار ہے۔ واللہ اعلم

نواں جواب:

درود شریف میں پائی جانے والی تشبیہ کا تعلق درود بھیجنے والے کے ساتھ ہے کہ اسے کتنا ثواب ملتا ہے، اس کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والی رحمت کے ساتھ نہیں ہے۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب ضعیف ہے اس لئے کہ اس کا مطلب تو ہوا کہ اس نے یوں دعا کی ہے ''اے اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے

سبب مجھے ثواب عطا فرمایئے، جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ثواب عطا فرمایا۔"
ہاں البتہ یہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ "مجھے ویسا ثواب عطا فرمایئے جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجنے والے کو عطا فرمایا۔"

دسواں جواب:

پہلی بات یہ ہے کہ جس کلیہ کی بناء پر یہ اعتراض کیا گیا ہے وہ کلیہ یہاں لاگو نہیں ہوتا اس لئے کہ ہر تشبیہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ مشبہ بہ، مشبہ سے افضل ہوتا ہے، بلکہ کبھی مشبہ بہ، مشبہ کے برابر بھی بلکہ کم تر بھی ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ [النور:35] میں ہے۔ مشکوٰۃ کے نور کو اللہ تعالیٰ کے نور سے کیا مناسبت ہے لیکن چونکہ مشبہ سے مراد صرف یہ تھا کہ کوئی ایسی چیز ہو جو سامع کے لئے ظاہر و واضح ہو اس لئے یہ تشبیہ بالکل درست ہے۔ اسی طرح درود شریف میں پائی جانے والی تشبیہ کا معاملہ کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم اور ان کی آل کی تعظیم ان پر درود کے سبب تمام لوگوں کے ہاں مشہور و جانی پہچانی تھی تو یہ درست ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر بھی ان کے درود کے مثل درود کی درخواست کی جائے۔

اور درود شریف کے ایک صیغہ کے آخر میں جو "فِی الْعَالَمِیْنَ" ہے وہ بھی اسی مذکورہ بالا بات کی تائید کرتا ہے کہ "اے اللہ جس طرح آپ نے جہانوں میں حضرت ابراہیم پر اپنی رحمت کو ظاہر کیا ہے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر بھی تمام جہانوں میں رحمت کو عام فرمایئے، یہی وجہ ہے کہ حدیث میں "فِی الْعَالَمِیْنَ" کا اضافہ آلِ اِبْرَاهِیْمَ کے بعد ہے آلِ مُحَمَّدٍ کے بعد نہیں اور یہ روایت حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور اسے امام مالک و امام مسلم وغیرہ رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے۔

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ یہ تشبیہ ناقص کے کامل کے ساتھ الحاق کے لئے نہیں ہے بلکہ مشہور کے ساتھ غیر مشہور کو تشبیہ دینے کی قبیل سے ہے۔

علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس تشبیہ کا سبب یہ ہے کہ فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کے بارے میں دعا کی تھی کہ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ

Marfat.com

الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور یہ بات معلوم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اہل بیت میں سے ہیں تو گویا درود میں اس تشبیہ کے ذریعہ یہ دعا ہے کہ اے اللہ! جن فرشتوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کے بارے میں یہ دعا کی تھی اسے اسی طرح اب بھی قبول فرمایئے جس طرح آپ نے ان کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں موجود ان کے اہل بیت کے لئے قبول فرمائی تھی۔ اسی لئے درود شریف کا اختتام اس جملہ پر فرمایا جس پر آیت ..... ختم ہوئی ہے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا جوابات میں سے بعض کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں، ان میں سب سے اچھا جواب وہ ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے کہ یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ کے ساتھ اصل صلوٰۃ کی ہے یا مجموع کی مجموع کے ساتھ ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا جوابات میں سے اکثر کو کمزور قرار دینے کے بعد فرمایا ہے کہ ''سوائے اس کے کہ مجموع سے مجموع کی تشبیہ مراد ہو'' اور بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آلِ ابراہیم علیہ السلام کی آل میں سے ہیں۔ اور یہی بات آیت:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

[آلِ عمران:33]

کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے۔ فرماتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل میں سے ہیں، گویا کہ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا گیا ہے خصوصاً اتنی مقدار میں جتنی ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں اور عموماً ان کی آل پر پس ان کی آل کے لئے ان کے شایان شان درود ہوگا اور باقی سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوگا اور یقیناً یہ آل ابراہیم وغیرہ سب سے کہیں زیادہ ہوگا، اس صورت میں واضح ہو جاتا ہے کہ درود شریف میں اس تشبیہ کا کیا فائدہ ہے اور ان الفاظ سے جو مطلوب ہے وہ درود شریف کے کسی بھی دوسرے الفاظ سے افضل ہے۔ اھ

ہمارے شیخ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ المجد اللغوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک جواب نقل کیا ہے جو انہوں نے کسی اہل کشف سے نقل کیا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ تشبیہ مشبہ بہ کے غیر کے ساتھ ہے۔ بعینہٖ مشبہ بہ کے ساتھ تشبیہ نہیں ہے۔ اس کی تفصیل یوں

Marfat.com

ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے مراد یہ ہے کہ ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کوایسا بنایئے جو دین کو کامل طور پر پہنچائیں جیسے شریعت محمدی کے علماء اپنی تقریروں سے شریعت کے احکام کو ثابت کرتے ہیں، جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت فرمائی کہ ان کی آل میں انبیاء بھیجے جو غیب کی خبریں دیتے تھے'' پس اس تشبیہ کا مقصود یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے انبیاء والی صفات کا حصول ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہی چیز دعا سے حاصل ہوئی تھی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ان کے دین کے پیروکار ہیں۔ یہ تو علامہ مجد الدینؒ کی بات کا خلاصہ ہے۔ آگے ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ جواب بہت عمدہ ہے کہ صلوٰۃ ہے یہاں حضرت ابراہیم کی دعا مراد لی جائے۔ واللہ اعلم۔

اور اسی طرح کا ایک اور جواب بھی دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بارے میں دعا اسی طرح قبول فرمایئے جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اپنی اولاد کے بارے میں قبول فرمائی تھی'' یہ جواب خوب ہے مگر دونوں جگہ آل کا عطف اس کے خلاف جاتا ہے۔ واللّٰہ المستعان.

میں کہتا ہوں کہ علامہ مجد الدین لغویؒ نے اپنی بات کے بیان میں طوالت کی ہے، ان کے مدعی کا خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف بھیجنے والا یوں کہتا ہے ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اس طرح کہ ان کی امت میں ایسے علماء وصلحاء پیدا فرمایئے جو آپ کے ہاں اعلیٰ مراتب پر فائز ہوں جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ رحمت فرمائی کہ آپ نے انبیاء ورسل کو ان کی آل میں پیدا فرمایا جو آپ کے ہاں درجۂ قرب پر فائز ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحم فرما کر انہیں شریعت ووحی سے نوازا، اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو حدیث واجتہاد کی نعمت سے نوازیئے۔'' پس اس طرح یہ انبیاء کے مشابہ ہوگئے۔ پس تشبیہ کے اس مفہوم کے لحاظ سے اس میں بہت بڑا فائدہ ہے۔

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝ [احزاب:4]

''اللہ تعالیٰ حق ہی فرماتے ہیں اور حق کا راستہ دکھاتے ہیں۔''

Marfat.com

دسویں فصل

''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ'' میں برکت کا معنی کیا ہے؟

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ میں برکت سے مراد خَیْر میں اضافہ اور عزت وعظمت کی زیادتی ہے۔ بعض کے نزدیک برکت سے مراد عیوب سے پاک ہونا اور تزکیہ ہے۔ بعض کا کہنا یہ ہے کہ برکت کا مطلب ہے عزت وعظمت اور خیر وطہارت کا ثبات ودوام ہے۔ یہ ''بَرَکَتِ الْاِبِلُ'' سے ماخوذ ہے جس کا معنی اونٹ زمین سے چمٹ گئے اور اسی وجہ سے پانی کے جوہڑ کو بِرْکَۃُ الْمَاء کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں پانی کھڑا رہتا ہے اور زیادہ راجح قول یہی ہے۔

اور کبھی برکت کو یُمْن کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور مَیْمُون کو مُبَارَک کہا جاتا ہے۔ جس کا معنی ہے محبوب اور پسندیدہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کا مطلب یہ ہے کہ ''اے اللہ انہیں کافی ووافی خیر وبھلائی عطا فرمایئے اور اسے قائم ودائم رکھئے۔'' جب ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اس کا معنی ہے ''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو، ان کی دعوت کو اور ان کی شریعت کو ہمیشہ رکھئے ان کے پیروکاروں کو زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمایئے ان کی امت کو ان کی برکتوں اور سعادتوں سے مالا مال فرمایئے، ان کے بارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو قبول فرمایئے، اسے اپنی جنت میں داخل فرمایئے، اپنی رضا کے مقامات عطا فرمایئے، پس اس طرح برکت کی اس دعا میں دوام، زیادتی اور سعادت سب جمع ہو گئے۔ واللہ المعین۔

تنبیہ:

ہماری اطلاع کے مطابق کسی نے بھی ''وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کو واجب نہیں کہا ہے، ہاں البتہ ابن حزم کی عبارت سے فی الجملہ وجوب مترشح ہوتا ہے، ان کا کہنا یہ ہے کہ ''عَلَی الْمَرْءِ اَنْ یُبَارِکَ عَلَیْہِ وَلَوْ مَرَّۃً فِیْ الْعُمْرِ'' آدمی کے ذمہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت کی دعا کرے اگرچہ زندگی میں ایک بار اور یہ اسے اختیار ہے کہ خواہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے الفاظ سے کہے یا حضرت ابو حمید یا حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما والے الفاظ پڑھے۔

Marfat.com

اور حنابلہ میں سے اَلْمُغْنِیْ کے مصنف کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز میں برکت کی دعا کرنا واجب ہے، ان کا کہنا یہ ہے کہ ''صلوٰۃ کا طریقہ وہی ہے جو علامہ خرقیؒ نے ذکر کیا ہے'' اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث والا درود ذکر کیا ہے، پھر کہتے ہیں ''اور وجوب اسی پر ختم ہے'' اور علامہ مجد الدین لغویؒ کہتے ہیں کہ فقہاء میں سے کوئی بھی اس وجوب والی بات کا حامی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

گیارہویں فصل

علامہ ابن عربیؒ ''الرسالۃ'' میں نماز کے تشہد میں درود شریف کا مستحب طریقہ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں ''درود شریف میں ابن ابی زیدؒ نے ''وَتَرَحَّم'' کی جو زیادتی ذکر کی ہے اس سے پرہیز کرو جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اور آگے یوں زیادتی ہے، وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الخ۔ یہ پڑھنا بدعت کے قریب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو وحی سے درود شریف کا طریقہ سکھایا لہٰذا اس پر زیادتی درست نہیں ہے کیونکہ یہ اطاعت و بندگی کا باب ہے، یہ فقط نصوص پر ہی منحصر رہتا ہے اس پر زیادہ کرنے والے بدعت کے مرتکب ہیں کیونکہ اس نے مخصوص محل میں ایسی عبادت ایجاد کی ہے جس کا حکم نص میں نہیں ہے۔

پیچھے درود شریف کی جتنی روایات میں ''تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ آیا ہے وہ سب ابن عربی کے مذکورہ بالا دعویٰ کی تردید کرتی ہیں۔

میں کہتا ہوں اس بارے میں ابن عربیؒ منفرد نہیں ہے شافعیہ میں سے ابوالقاسم صیدلانیؒ کہتے ہیں ''بعض لوگ درود شریف میں وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَّ آلَ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ یَا رَحِمْتَ کا اضافہ کرتے ہیں حالانکہ حدیث میں یہ اضافہ نہیں ہے لہٰذا یہ صحیح نہیں ہے نیز یہ بھی ہے کہ رَحِمْتَ نہیں کہا جاتا بلکہ ''رَحِمَہٗ'' کہا جاتا ہے اور اَلتَّرَحُّمْ میں تکلف اور تصنع ہے لہٰذا اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے حق میں درست نہیں ہے۔

اسی طرح کئی اور حضرات نے بھی ذکر کیا ہے اور یہ بات ظاہر بھی ہے کیونکہ یہ زیادہ احادیث میں وارد نہیں ہیں۔

Marfat.com

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاَ ذکار'' میں کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب اور ابن ابی زید مالکی نے جو کہا ہے کہ درود شریف میں اِرْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ کا اضافہ مستحب ہے، تو یہ بدعت ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور علامہ نوویؒ ہی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ رحمت کے الفاظ ذکر نہ کئے جائیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان الفاظ کے بغیر درود سکھایا تھا اگر چہ درود شریف کا معنی بھی دعا و رحمت ہے۔

مذکورہ بالا بات کے کہنے میں علامہ نوویؒ منفرد نہیں ہیں اور بھی کئی حضرات ان کے ہمنوا موجود ہیں جیسا کہ ظاہر ہے ان زیادتیوں میں احادیث وارد نہیں ہیں جو ہیں تو وہ ضعیف ہیں لیکن ان ضعیف احادیث کے ہوتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان اضافوں کے بارے احادیث وارد نہیں ہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات بہت خوب ہے کہ ''اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے''۔

مذکورہ تفصیل کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ ابن ابی زید مالکیؒ کا قول اس بنا پر ہے کہ یہ مسئلہ فضائل اعمال کا ہے اور فضائل اعمال میں ضعیف احادیث بارے زیادہ گرفت نہیں کی جاتی۔ یہ مسئلہ فضائل اعمال کے عمومات میں ہے کیونکہ دعا کی اصل رحمت ہے اور رحمت کی دعا کا اور اس کے استحباب کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور خاص اس موقع و محل میں جب رحمت کی دعا بارے ضعیف حدیث موجود ہے تو اس کے ضعف سے چشم پوشی کرتے ہیں یا ابن ابی زید کے نزدیک رحمت کی دعا والی کوئی حدیث صحیح ثابت ہے اور انہیں یہ خیال ہے کہ میں اس بارے میں منفرد نہیں ہوں۔

ہدایہ کی شرح میں فقیہ ابو جعفر سے نقل ہے کہ میں ''وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّداً'' کہتا ہوں اور اس بارے میں میرا اعتماد اس توارث پر ہے جسے میں اپنے علاقہ میں اور مسلمانوں کے دیگر علاقوں میں پاتا ہوں۔'' اسی طرح سرخسیؒ سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے اپنی مبسوط میں کہا ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر موجود ہے اور جو اثر کی پیروی کرے اس پر کوئی ملامت نہیں ہے اور اس لئے بھی کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مستغنی نہیں ہے اور الرستغفنی نے بھی یہ بات کہی ہے کہ وَارْحَمْ مُحَمَّداً کا معنی امت کی جانب لوٹتا ہے اور وہ اس طرح کہ اگر کسی نے کوئی جنایت کی اور اس کا والد بہت ہی بوڑھا ہو تو اس مجرم پر سزا جاری کرتے وقت کوئی کہے کہ اس بوڑھے بزرگ پر رحم کیجئے تو یہ رحم درحقیقت اس بوڑھے شیخ کے بیٹے پر اثر انداز ہوگا۔ محیط میں اسی طرح ہے۔ واللہ اعلم۔

ابن عربی نے تشہد میں درود شریف کے دوران رحمت کی دعا کے جواز کے ساتھ یہ بھی

Marfat.com

تصریح کی ہے کہ یہ دُعا تشہد کے علاوہ بھی درود شریف میں یہ اضافہ جائز ہے۔ دیگر حضرات نے اس بارے میں ابن عربی سے اختلاف کیا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ ان کے لئے ''صلوٰۃ'' سے دعا کی جاتی ہے ان کے لئے ''رَحِمَهُ اللّٰه'' نہیں کہا جا سکتا کیونکہ لفظ ''صلوٰۃ'' میں جو تعظیم ہے ''ترحّم'' کا لفظ اس سے خالی ہے۔ اسی وجہ سے فقہاء نے کہا ہے کہ غیر انبیاء پر درود جائز نہیں ہے مگر تبعاً، اور ''ترحّم'' کا لفظ قطعاً غیر انبیاء پر بولا جاتا ہے۔

قاضی عیاضؒ نے علامہ ابن عبدالبرؒ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صلوٰۃ و برکت کی دعا مانگتے تھے رحمت کی نہیں، دوسروں کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا مانگتے تھے لیکن امام تقی الدین بن دقیق العید اپنی شرح اَلْاِلْمَام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمت کی دعا کی ترغیب دیتے ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ بھیجنے کی تفسیر رحمت کے ساتھ کی جاتی ہے لہٰذا یوں کہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّداً کیونکہ صلوٰۃ و رحمت مترادف ہیں اور دلالت میں ایک جیسے ہیں، ایک دوسرے کے قائم مقام بن سکتے ہیں۔

اور ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجنے کے جواز کی طرف مائل ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی زید پر نکیر کرنا مسلّم نہیں ہے ہاں اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ابن ابی زید کے دعویٰ میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے وگرنہ جنہوں نے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ نہ کہنے کا دعویٰ کیا ہے وہ مردود ہے کیونکہ تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کا کہنا صحیح احادیث سے ثابت ہے اور شیخ مجد الدین لغویؒ نے بھی اسکو جائز کہا ہے کہ اس کے جواز کے دلائل ثابت ہیں اور ان دلائل میں انہوں نے اس اعرابی کا قول ذکر کیا ہے جس نے کہا تھا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَ مُحَمَّداً اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اس قول کو ثابت رکھا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نماز تہجد کے بعد اپنی لمبی دعا کے آخر میں یوں کہنا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ الخ۔ اور حدیث عائشہؓ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یوں منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَ اَسْأَلُ رَحْمَتَكَ، اسی طرح یہ دعا کہ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اور اَللّٰهُمَّ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اور یہ فرمانا کہ اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ۔

Marfat.com

میں کہتا ہوں ان کے علاوہ بھی وہ احادیث جو پیچھے گزر چکی ہیں وہ سب جواز کے دلائل ہیں، نسائیؒ نے حضرت عکرمہؓ سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے مباشرت کر بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس پر کس چیز نے آمادہ کیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے الخ۔ یہی واقعہ سنن اربعہ میں مرفوعاً موجود ہے مگر یہ الفاظ نہیں ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ''الرسالۃ'' کے خطبہ میں ہے۔ ''مُحَمَّد عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَ وَكَرَمَ۔اھ

میرا خیال ہے کہ ویسے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمت کی دعا کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ درود شریف کے ساتھ ملانے میں اختلاف ہے جیسا کہ ہمارے شیخ علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا۔

اور اس کے جواز کے بعض قائلین نے درود شریف کے ساتھ ملانے کے جواز کی تصریح کی ہے جیسا کہ ابوالقاسم انصاریؒ جو ''اَلْاِرْشاد'' کے مصنف ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ درود و سلام کے ساتھ رحمت کی دعا بھی جائز ہے مگر الگ جائز نہیں ہے۔ علامہ ابن عبدالبرؒ نے اَلْاِکْمَال میں قاضی عیاضؒ کے اسی قول کی موافقت کی ہے اور اسے جمہور کا قول کہا ہے۔ قرطبیؒ نے اَلْمُفْهِمْ میں کہا ہے کہ یہ قول صحیح ہے کیونکہ اس کے حق میں احادیث وارد ہیں۔اھ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درود سے الگ رحمت کی دعا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ تَرَحُّمْ کی دعا جائز نہیں ہے۔ علامہ ابن عبدالبر نے بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ پر ان کے لئے رَحِمَهُ اللّٰه کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے تذکرہ کے وقت جو مجھ پر درود نہ بھیجے..... یہ نہیں فرمایا کہ جو رحمت کی دعا نہ کرے..... اگرچہ صلوٰۃ کا معنی بھی دعا ہی ہے۔ صلوٰۃ کا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے مخصوص ہے لہٰذا اس کی جگہ کوئی اور لفظ نہیں بولا جا سکتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لَاتَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً۔[النور:63] بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے۔

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بہت عمدہ بحث ہے مگر پہلی دلیل درست نہیں دوسری قابل اعتماد ہے۔

Marfat.com

حنفیہ کی کتاب ''اَلذَّخِیْرَۃ'' میں محمد بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تَرَحُّم کی دعا کو مکروہ نقل کیا ہے کیونکہ اس میں نقص کا وہم ہے، اکثر رحمت ایسے کام کے تناظر میں ہوتی ہے جو شایان شان نہ ہو اور ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا حکم فرمایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہوتا ہے تو رَحِمَھُمُ اللّٰہ نہیں کہا جاتا بلکہ ان پر درود وسلام بھیجا جاتا ہے۔

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمت کی دعا کس طرح ہوسکتی ہے جبکہ آپ تو سراپا رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن. [انبیاء:108]

تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعلمین ہونا ہمارے لئے ہے اور ہمارے لحاظ سے رحمت کا جو معنی ہے یعنی دل کی رقت یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، ان کے حق میں رحمت یا تو ذات کی صفت ہے اور اس سے مراد ہے ''بندے کے لئے خیر کا ارادہ کرنا'' یا فعل کی صفت ہے اور اس سے مراد ہے ''بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا'' اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کے ارادہ اور بھلائی کے فعل سے کہیں بڑھ کر مراحم حاصل ہیں۔

اس پر یہ اعتراض بھی نہیں ہوسکتا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سب حاصل ہے تو پھر ہم آپ کی آل کے لئے رحمت کی دعا کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس دعا کا فائدہ خود ہماری طرف لوٹتا ہے جیسا کہ مقدمہ میں گزر چکا ہے اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالرَّحْمَۃُ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رحمت میں دو معنی ہیں ایک تکلیف دور کرنا اور دوسرا عمل کو قبول کرنا اور صلوٰۃ کا معنی اس کے علاوہ ہے آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ. [البقرۃ:157]

اس میں اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ و رحمۃ کو الگ الگ ذکر فرمایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایک ایسی بات مروی ہے جو صلوٰۃ و رحمت میں اختلاف پر دلیل ہے آپ فرماتے ہیں جو لوگ مصیبت میں: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. کہتے ہیں ان کو بہترین بدلہ اور بہترین حلاوت ملے گی کیونکہ ارشاد ہے کہ: اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ. [البقرۃ:157] یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تعریف و مدح اور تزکیہ اور رحمۃ کا معنی ہے تکلیف دور کرنا اور ضرورت پوری کرنا۔ واللہ اعلم۔

''تَرَحَّمْتَ عَلَيْهِ'' کی تحقیق

صغانی نے بعض متقدمین ائمۂ لغت سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کا ''تَرَحَّمَتَ عَلَيْهِ'' کہنا غلط ہے، صحیح ''رَحِمْتَ عَلَيْهِ'' ہے۔ ترحیم سے۔ اھ۔ یہ قول علامہ صیدلانی کے گزشتہ قول کی تردید کرتا ہے اور ہماری معلومات کے مطابق ''رَحِمْتَ عَلَيْهِ'' لغت کے ائمہ مشاہیر میں سے کسی نے نہیں کہا ہے اور اگر کسی سے اس کا منقول ہونا صحیح ثابت ہو جائے تو بھی یہ انتہائی شاذ وضعیف ہے۔ یہ بات علامہ مجد الدین لغویؒ نے فرمائی ہے۔ اور علامہ زرکشیؒ نے بھی صیدلانی کے قول کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ تضمین کے باب سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

اس کا معنی ہے ''ان کے لئے دعا کیجئے'' جبکہ اُدْعُ عَلَيْهِمْ کہنا درست نہیں ہے اسی طرح یہاں بھی رحمت صلوٰۃ کے معنی کو متضمن ہے اور ہم سے پہلے ''اَلْوَجِيْز'' کے شارح ابن یونس اس کی تردید کر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں صیدلانی کا قول ممنوع پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ جوہری نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ کلمات تکلف پر مشتمل ہیں لہٰذا ان پر ابن شبیب کا یہ قول رد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو متکلم اسی لئے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ تکلف کا پتہ دیتا ہے۔ اور ابن شبیب کا قول صیدلانی کے قول کی تردید کے لئے سب سے مضبوط دلیل ہے مگر پھر یہ خود بھی متکبر و متفضل سے کمزور ہو جاتی ہے کہ متکبر و متفضل اللہ تعالیٰ پر بولے جاتے ہیں جبکہ ان کا اور تَرَحَّمْتَ کا باب ایک ہی ہے، اور ان کے بارے میں مختلف حضرات نے کلام کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ان کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے لیکن یہاں ان تفصیلات کا موقع نہیں ہے۔ وباللہ التوفیق۔

بارہویں فصل

اَلْعَالَمِيْن سے کیا مراد ہے؟

حضرت ابو مسعودؓ وغیرہ کی حدیث میں درود شریف میں جو ''فِي الْعَالَمِيْن'' ہے اس میں عَالَمِيْن سے مراد مخلوق ہے، مگر اس میں اور بھی اقوال ہیں، بعض کہتے ہیں اس سے مراد آسمانی مخلوق ہے، بعض کے نزدیک تمام ذی روح مراد ہیں، بعض کہتے ہیں ہر فانی چیز اس میں داخل ہے، بعض کہتے ہیں تمام عقل والے مرد ہیں یہ آخری دو قول مشارق میں ہیں، بعض کے نزدیک فقط جن

Marfat.com

وانس مراد ہیں یہ قول علامہ منذریؒ نے نقل کیا ہے۔انہوں نے ایک دوسرا قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ عالمین سے مراد جن، انسان، فرشتے اور شیطان ہیں۔صحاح میں ہے اَلْعَالَمُ کا معنی مخلوق ہے، اس کی جمع اَلْعَوَالَم اور اَلْعَالَمُوْن آتی ہے اور اس کا اطلاق تمام قسم کی مخلوقات پر ہوتا ہے، محکم میں ہے کہ اَلْعَالَم تمام مخلوق کو کہا جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں اس سے آسمانی مخلوق مراد لی جاتی ہے اور عالم کسی واحد کے لئے نہیں آتا کیونکہ عالم مختلف اشیاء کے مجموعہ کا نام ہے، اور اس کی جمع عالَمُون ہے اور فاعل کے وزن پر ہونے والے اور کسی لفظ کی جمع واؤ نون کے ساتھ نہیں آتی۔

درود شریف میں ''فِی الْعَالَمِیْن'' کے اضافہ سے اسی بات کی طرف اشارہ ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت و رحمت کی شہرت اور ان کی بزرگی و عظمت کا علم پورے عالم میں پھیل گیا تھا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسی ہی مشہورِ عالم رحمت و برکت مطلوب ہے۔جو تمام خلق میں مشہور و معروف ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

[الصافات:108-109]

اور اس پر کچھ گفتگو پہلے بھی گزر چکی ہے۔واللہ اعلم۔

تیرہویں فصل

اَلْحَمِیْد کی تحقیق

''اَلْحَمِیْد'' فَعِیْلٌ کے وزن پر ہے، اَلْحَمد سے مشتق ہے اور اَلْمَحْمُود کے معنی میں ہے لیکن اس میں مبالغہ زیادہ ہے۔حمید وہ ہے جسے حمد کا مستحق بنانے والی تمام صفات اکمل درجہ میں حاصل ہوں۔بعض کہتے ہیں یہ ''اَلْحَامِد'' کے معنی میں ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ذات اپنے بندوں کے افعال کی تعریف کرتی ہے۔

''اَلْمَجِیْد'' اَلْمَجْد سے ہے اور یہ کسی کے مکرم و معزز ہونے کی صفت ہے۔

ان دو اسماء پر دعا کو ختم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس دعا سے مقصود اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم و تعظیم مطلوب ہے۔اور ان کی ثناء و تعریف، مزید عظمت و شان اور قرب مطلوب ہے اور حمد و مجد کی طلب کا تقاضا بھی یہی ہے گویا یہ مطلوب کے لئے علت و سبب ہیں، یا ان الفاظ پر درود شریف کے اختتام میں یہ اشارہ ہے کہ اے اللہ تعالیٰ آپ مسلسل ایسی نعمتیں

Marfat.com

عطا کرنے پر قادر ہیں جو حمد کا سبب بنیں، آپ اپنے تمام بندوں پر کثرت سے کرم و احسان فرمانے والے ہیں۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْد۔

چودھویں فصل

اَلْاَعْلَیْنَ، اَلْمُصْطَفَین اور اَلْمُقَرَّبِیْنَ کی تحقیق

درود شریف کی بعض احادیث میں اَلْاَعْلَیْنَ، اَلْمُصْطَفین، اور اَلْمُقَرَّبِیْنَ کے الفاظ ہیں۔ اَعْلَیْن سے بظاہر مَلَأ اَعْلٰی مراد ہے اور مَلَأ اَعْلٰی فرشتوں کو کہتے ہیں کہ وہ آسمانوں میں رہتے ہیں اور جنات کو مَلَأ اَسْفَل کہا جاتا ہے کیونکہ وہ زمین پر رہتے ہیں۔

اَلْمُصْطَفین کے بارے میں علامہ زمخشریؒ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ [ص:47]

کے تحت کہتے ہیں بے شک وہ اپنی جنس کے سب لوگوں میں مختار ہیں، اس بناء پر یہ ارشاد عام ہے رسولوں اور فرشتوں سب کو شامل ہے، چار رسول حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام داخل ہیں اور ''اُولُو العزم'' سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام انبیاء کے سردار ہیں اور فرشتوں کی بڑی جماعت بھی اس میں شامل ہے جیسے عرش کو اٹھانے والے فرشتے، حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل علیہم السلام اور وہ فرشتے جو بدر کی جنگ میں اترے تھے۔

بعض نے کہا مُصْطَفَین سے مراد وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب بخشا ہے اور ہر قسم کی کمزوریوں اور عیبوں سے انہیں پاک کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا اور اس پر ایمان لائے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی یہی ہے۔ بعض کا کہنا یہ ہے کہ ان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں، بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مراد ہے۔

اَلْمُقَرَّبُوْنَ سے مراد فرشتے ہیں، مگر اس بارے میں بھی اختلاف ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عرش کو اٹھانے والے فرشتے مراد ہیں، لغوی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں اس سے مراد کروبیون فرشتے ہیں جیسے عرش کے اردگرد والے فرشتے حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل اور ان کے طبقہ کے فرشتے علیہم السلام۔

Marfat.com

بعض کا کہنا یہ ہے کہ ان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو آسمانی معاملات چلانے پر مامور ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ

[النساء4:172]

میں بھی مُقَرَّبُوْنَ سے یہی فرشتے مراد ہیں، بعض کہتے ہیں مُقَرَّبُوْنَ سات فرشتے ہیں حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل، حضرت جبرئیل، حضرت رضوان، حضرت مالک، حضرت روح القدس اور ملک الموت علیہم السلام۔ اور انسان میں سے اَلْمُقَرَّبُوْنَ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ؕ﴿۱۲﴾

[الواقعة56:10-12]

بعض کہتے ہیں اس سے مراد وہ ہیں جو اسلام میں سابق ہیں، مقاتلؒ سے مروی ہے کہ اَلسَّابِقُوْنَ وہ لوگ ہیں جنہوں نے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے میں سبقت کی۔ بعض نے کہا ان سے مراد صدیقین ہیں۔ واللہ اعلم۔

پندرہویں فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد

''مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى'' کی تحقیق

درود شریف کے بارے میں گزشتہ احادیث میں سے بعض میں ''مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى'' کے الفاظ ارشاد فرمائے گئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ ''جو آدمی یہ چاہتا ہے اس کا اجر وثواب بڑی ترازو میں تولا جائے'' حدیث کے الفاظ میں اجر وثواب کے الفاظ اس لئے ذکر نہیں فرمائے کہ یہ از خود سمجھ آجانے والی چیز ہے۔ اور اس ارشاد گرامی کا مقصد یہ ہے کہ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اسے بہت زیادہ ثواب ملے تو وہ درود شریف پڑھے کیونکہ بڑی ترازو میں بڑا اجر ہی وزن کیا جائے گا نیز ''مکیال'' کا لفظ کثیر اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے اور تھوڑی اشیاء کی تول کے لئے ''میزان'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور پھر مکیال کے ساتھ اَوْفٰی کا لفظ لگانے سے اس معنی کی مزید تاکید ہوگئی۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ ''جس آدمی کو یہ پسند ہے کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے بڑے برتن میں پانی ملے'' قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے الشفاء میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اسی مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ وہ حوض کوثر کے بڑے جام سے پانی پیئے (وہ درود شریف پڑھے) دوسرا احتمال شیخ الاسلام ابوزرعۃ ابن العراقی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ پہلا مفہوم زیادہ راجح ہے کیونکہ دوسرے خاص مفہوم کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ صدر جملہ کے بعد ''اھل البیت'' کا لفظ بوجہ اختصاص منصوب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ [الاحزاب 33:33] میں ہے اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ میں ہے۔ واللہ الموفق

سولہویں فصل

حدیثِ علی (کرم اللہ وجہہ) کے مشکل الفاظ کی وضاحت

فَدَاحَ الْمَدْحُوّات کا معنی:

یعنی بچھی ہوئی زمینوں کو بچھایا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو ٹیلہ کی شکل میں پیدا فرمایا پھر اسے پھیلایا، اسی لئے فرمایا: وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ﴿٣٠﴾ [النّٰزعٰت 30:79] (اور اس کے بعد زمین کو بچھایا) اور کسی بھی چیز کے بچھانے و پھیلانے کو دَحْی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی لئے شتر مرغ کے انڈوں کی جگہ کو اُدْحِی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے انڈوں کو پھیلا کر رکھتا ہے۔

بعض روایتوں میں فَدَاحَ الْمَدْحِيَّات بھی ہے، مطلب اس کا بھی یہی ہے۔

بَارِئَ الْمَسْمُوْكَات کا معنی:

یعنی بلند چیزوں کو پیدا کرنے والا، اس سے مراد آسمان ہیں۔ فرزدق کا شعر ہے:

إِنَّ الَّذِيْ سَمَكَ السَّمَاءَ بَنَا لَنَا
بَيْتاً دَعَا ئِمُهُ أَعَزُّ وَ أَطْوَلُ

''بے شک جس نے ہمارے لئے آسمان کو بلند کیا ہے اس نے ہمارے لئے ایسا گھر بنایا ہے جس کے ستون بہت مضبوط اور لمبے ہیں''

بعض روایتوں میں بَارِی کی جگہ سَامِک بھی ہے اس کا معنی ہے ''بلند کرنے والا''۔
وَجَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَتِهَا: جَبَّار، جَبَرَ الْعَظْمَ الْمَكْسُور سے یعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا، جبار کا معنی ہوا وہ ذات جس نے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی فطری معرفت پر قائم وثابت رکھا اور شقی وسعید کو اپنے نصیب پر برقرار رکھا۔ قتیبی کہتے ہیں میں اسے اَجْبَرَ سے نہیں مانتا کیونکہ اس مادہ میں اَفْعَلَ کا وزن نہیں آتا۔

لیکن نہایۃ میں اس کی یوں تردید کی ہے کہ ایک دوسری لغت میں جَبَرْتُ وَ اَجْبَرْتُ بھی آتا ہے جس کا معنی ہے قَهَرْتُ میں نے غصہ کیا۔

اُعْلِقَ: ھمزہ کے ضمہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ مبنی للمفعول ہے۔

اَلدَّامِغ: اس کا معنی ہے مہلک کہا جاتا ہے۔ دَمَغَ يَدْمُغُ دَمْغًا جب کسی کے دماغ پر چوٹ لگے اور مر جائے۔

اَلْجَيْشَات: یہ جَيْشَةٌ کی جمع ہے جس کا معنی ہے ایک بار چڑھنا، بلند ہونا، حُمِّلَ یہ بھی مبنی ہے۔

اِضْطَلَعَ بِاَمْرِكَ: یعنی اس پر طاقت پانے کے سبب اس پر چڑھا، ''بغیر نکل'' یعنی بزدلی اور اقدام میں رکاوٹ کے بغیر وَلَا وَهَن یعنی ضعف کے بغیر رائے۔ بعض روایتوں میں وَاهِيًا بھی ہے۔

والنفاذً: یہ فاء معجمہ کے ساتھ ہے۔ اَوری: صحاح میں ہے وری الزند فتحه کے ساتھ۔ یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب اس کی آگ نکلے، اور اس میں ایک لغت اور بھی ہے وری الزند راء کے کسرہ کے ساتھ، وَاَوريتُهُ اَنَا اور اسی طرح وريتُهُ بھی آتا ہے۔

القبس: آگ کا شعلہ، اور یہ سب استعارہ ہے۔

آلَآءَ اللّٰهِ: مدّ کے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، یہ مبتداء ہے اور اس کی خبر یہ ہے اتصل باهله اسبابه۔ آلاء کی واحد میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کی واحد اَلًا ہے جیسے رَحًى، بعض نے کہا اِلًا ہے جیسے معیً بعض نے کہا اِلْيٌ ہے جیسے نِحْيٌ بعض کے نزدیک اِلًى ہے بغیر تنوین کے، آخری قول ابن اثیر نے اپنی کتاب النہایۃ میں ذکر کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے اس کے واحد اَلْوٌ ہے جیسے اَمْنٌ یہ برھان حلبی کا قول ہے۔ پس یہ پانچ اقوال ہو گئے۔ میں نے اپنے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر میں دیکھا ہے کہ اس میں پانچ لغتیں ہیں، اِلى، ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ اور فتحہ کے ساتھ بھی اور آخر میں تنوین بھی اور پانچویں لغت اِلًى ہے۔

هديت: یہ ھاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ کے ساتھ مبنی للمفعول ہے۔

Marfat.com

القلوب: مرفوع ہے نائب فاعل ہے اور ھاء کے اور دال کے فتحہ کے ساتھ بھی مروی ہے اور القلوب منصوب ہے۔

النهج: اس کا معنی ہے سیدھا راستہ، موضحات: تاء کے کسرہ کے ساتھ مفعول ہے۔ اسی طرح نَائراتٍ بھی موضحات پر معطوف ہو کر مفعول ہے۔ نَائِرات کے شروع میں نون ہے۔ اور الف کے بعد یاء مثناۃ ہے۔

عَدْنِک: یعنی تیری جنت، صحاح میں ہے عَدَنْتُ الْبَلَدَ میں نے اسے وطن بنالیا، عدنْتُ اَللَّیْل بِمَکَان کَذَا یعنی میں رات بھر اس جگہ رہا وہاں سے جدا نہیں ہوا۔ اسی سے ہے جنات عدن یعنی رہنے کے باغات۔

اَجْزِہٖ: ھمزہ کے فتحہ، جیم کے سکون، زاء کے کسرہ کے ساتھ ہے جزاء سے بنا ہے، الشفاء کے کئی نسخوں میں اسی طرح ہے۔ اور بعض معتمد اصول میں ہمزہ وصلی کے ساتھ ہے اور یہی صواب ہے کیونکہ یہ مادہ ثلاثی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ [الدھر 12:76] (اور ان کے صبر کے بدلہ انہیں جنت وریشم دیا)۔

میں کہتا ہوں میں نے اسے بعض اصول میں ہمزہ کے فتحہ، جیم کے سکون اور راء کے مفتوحہ کے ساتھ اَلْاَجر سے بھی پایا ہے اور اس میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ تبدیلی ہے۔ بعض عارفین کے ہاتھ سے اسے پہلی طرح بھی لکھا ہوا پایا ہے اور انہوں نے اسی اول کو ہی اَصح کہا ہے۔ شاید یہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کی طرح ہے جس میں ہے: مَااَجْزَاَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا، اَجْزَاَ فُلَانٌ کا معنی ہے فلاں نے ایسا فعل کیا جس کا اثر ظاہر ہے اور مراد اس سے عطاء ہے اور اس مقام میں عطاء کے علاوہ کوئی مفہوم آ نہیں سکتا۔

ثوابک المضنون: یعنی ایسا ثواب جس کی عمدگی کے سبب اس میں بخل کیا جاتا ہے اور الشفاء میں اَلمضنون کی جگہ اَلمحلول ہے۔ اور اس کا معنی ہے اس میں واقع ہوتا ہے۔

المعلول: یہ العَلل سے ماخوذ ہے اور اس کا معنی ہے پہلی دفعہ پینے کے بعد دوسری بار پینا۔ پہلی بار پینے کو اَلنَّھَل کہتے ہیں، مراد یہ ہے کہ عطاء کے بعد عطاء ہوگی۔

النزل: وہ کھانا جو مہمان کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ نون کے ضمہ اور زاء کے سکون کے ساتھ ہے اور کبھی زاء مضموم بھی ہوتی ہے اور اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پڑاؤ کی تیاری کی جائے، قرآن کریم میں ہے: نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ [حٰمٓ السجدۃ 32:41]۔

الخطة: اس کا معنی ہے اَمر، قصہ اور فیصلہ۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

سترہویں فصل

درود شریف میں ''سیدنا'' کا لفظ بڑھانا کیسا ہے؟

علامہ مجد الدین لغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ بہت سارے لوگ جو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں اس میں بحث ہے نماز میں تو ظاہر یہی ہے کہ سیدنا کے لفظ کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ نماز میں جو مسنون الفاظ ہیں انہیں کا اتباع کرنا ہے اور صحیح احادیث سے نماز والا درود شریف سیدنا کے لفظ کے بغیر ہے۔ نماز کے علاوہ میں سیدنا کے لفظ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکیر فرمائی ہے جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا کہہ کر خطاب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نکیر تواضع کی وجہ سے ہو یا اس وجہ سے ہو کہ بالمشافہ تعریف ناپسندیدہ ہے یا اس وجہ سے کہ یہ جاہلیت والوں کا سلام ہے یا تعریف میں مبالغہ کے سبب منع فرمایا کہ انہوں نے کہا تھا:

اَنْتَ سَیِّدُنَا، اَنْتَ وَالِدُنَا، اَنْتَ اَفْضَلُنَا عَلَیْنَا فَضْلاً، اَنْتَ اَطْوَلُنَا عَلَیْنَا طَوْلاً، اَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَّاءُ، اَنْتَ ....، اَنْتَ.

یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا اور فرمایا کہ ''ایسی بات کہو جس میں شیطان تمہیں اپنی راہ پر نہ لگالے''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی ثابت ہے کہ: اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ (میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ (میرا یہ بیٹا سید ہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ (تم اپنے سردار کے لئے اٹھو) امام نسائی کی کتاب ''عمل الیوم واللیلة'' میں موجود ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا سیدی سے خطاب کیا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا قول موجود ہے کہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ یہ سب اقوال وارشادات اس بات کی واضح وروشن دلیل ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''سیدنا'' کہنا درست ہے۔

ممانعت کے لئے واضح دلیل قائم کرنے کی ضرورت ہے اوپر جو دلیل گزر چکی ہے اس میں مذکورہ بالا احتمالات کے ہوتے ہوئے ممانعت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔

علامہ اسنوی رحمۃ اللہ علیہ المھمات میں کہتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یوں بحث کی ہے کہ دیکھنا یہ چاہیے کہ ادب افضل ہے یا تعمیل حکم، اگر ادب افضل ہے تو سیدنا کے لفظ کا اضافہ مستحب ہے اور اگر تعمیل حکم افضل ہے تو سیدنا کا اضافہ مستحب نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

میں نے محولہ بالا محققین میں سے کسی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ درود شریف میں سیدنا کے لفظ کے اضافہ کے ساتھ ادب بھی ہے اور شرعی مطلوب بھی حاصل ہے چنانچہ صحیحین کی حدیث میں ہے قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ (اپنے سردار سعد بن معاذ کے لئے اٹھو) اس سے مراد ان کی علمی ودینی سیادت ہے۔ اسی طرح اگر درود بھیجنے والے بھی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہیں تو اس میں تعمیل ارشاد بھی ہے اور واقعی وحقیقی ادب بھی۔ لہٰذا اس لفظ کا اضافہ اس کے ترک کرنے سے افضل ہے۔ حدیث سابق سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ شیخ اسنوی کو اس کی افضلیت میں تردد ہوا اور انہوں نے ان کا مدار اسی کلیہ پر رکھا ہو جو انہیں شیخ بن عبدالسلام سے یاد ہے کہ ادب پر عمل افضل ہے یا تعمیل حکم پر۔ واللہ المعین۔

Marfat.com

حواشی

(۱) وفی فضل شعبان لا بن ابی الصیف الیمنی بلا اسناد انه قیل ان شعبان شهر الصلاة علی ممحد المختار لأن آیة الصلاة علیه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم نزلت فیه.

(۲) ذکره الدیلمی بلا اسناد تبعاً لأبیه.

(۳) وفي سنده یعلي بن الاشدق وهو ضعیف.

(۴) ممالم اقف علی سنده.

(۵) اسے مسلم، موطا امام مالک، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی نے روایت کیا ہے اور علامہ بیہقی کی روایات میں بھی یہ روایت موجود ہے لیکن ان سب کے ہاں اس میں فِی الْعٰلَمِیْن اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد" ہے اور سنن ابوداؤد میں 'والسلام کما قد علمتم' کا جملہ نہیں ہے اور امام ابوداؤدؒ نے اس روایت پر یہ عنوان لگایا ہے۔ "والصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وآلہٖ وسلم. بَعْدَ التَّشَهُّد. اور 'وَالسَّلَامُ کَمَاقَدْ عَلِمْتُمْ. میں عَلِمْتُمْ. بھی اور عُلِّمْتُمْ بھی ہے۔ دونوں روایتیں ہیں۔

(۶) وصححه الترمذی وابن خزیمة والحاکم وقال الدارقطنی اسناده حسن متصل وقال البیهقی اسناده صحیح قلت وفیه ابن اسحق لکنه قد صرح بالحدیث فی روایته فصار حدیثه مقبولاً صحیحاً علی شرط مسلم کما ذکره الحاکم.

(۷) وفی بعض طرقه عند اسماعیل قلنا أو قیل بالشک واللّٰه اعلم.

(۸) متفق علیه وفی لفظ البخاری علی ابراهیم وعلیٰ آل ابراهیم فی الموضعین ونحو ذلک عند الطبری واخرج الحدیث احمد والأربعة إلا أن ابا داود والترمذی لم یذکرا الهدیة ،، واول حدیثهما أن کعب بن عجرة قال یا رسول اللّٰه وذکرالحدیث ، وفی روایة الترمذی من الزیادة قال عبدالرحمن ونحن نقول وعلینا معهم وکذا هی عندالسراج من الطریق التی عند الترمذی وعنداسماعیل القاضی من طریقین آخرین عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمن واخرجهما احمد فی المسند من حدیث یزید وزاد فی آخره قال یزید فلا ادری أشیء زاده عبدالرحمن من قبل نفسه أو رواه کعب و یزید استشهد به مسلم وهذه الزیادة ایضاً عند الطبرانی من طریق الحکم بسند رواته موثقون بلفظ تقولون اللهم صل علی محمد إلی قوله و آل ابراهیم وصل علینا معهم وبارک مثله وفی آخره وبارک علینا معهم.

(۹) وفی بعض طرق الحدیث عند سعید بن منصور واحمد والترمذی واسماعیل

Marfat.com

القاضی والسراج وابی عوانة والبیهقی والخلعی والطبرانی بسند جید.

(۱۰) ابن ابی شیبہ اور سعید ابن منصور نے بھی اسی طرح کے الفاظ نقل کئے ہیں لیکن ان میں دونوں جگہ لفظ آل بھی ہے۔

(۱۱) یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے اور اسے مالک، احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے لیکن احمد اور ابوداؤد کے ہاں دونوں جگہ علی آلِ ابراہیم بھی ہے اور ابن ماجہ کے ہاں كَمَابَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ بھی ہے۔

(۱۲) واغتر قوم بذلک فصححوه ووهموا فانه من رواة يحي بن السباق وهو مجهول عن رجل مبهم واخرجه البيهقي عن الحاكم.

(۱۳) ولكنه اختلط.

(۱۴) وقال انه غريب.

(۱۵) وسنده ضعيف لضعف بعض رواته ولأن يونس لم يسم من حدثه عن ابن عباس ولم يات بهذا اللفظ الا من هذا الطريق.

(۱۶) ورجال سنده فيهم من اتهم بالكذب والوضع فالحديث بسبب ذلک تالف.

(۱۷) وفی اسناده اختلاف علی روایة حبان بن یسار فروی عنه عن عبیدالله بن طلحة عن محمد بن علیٰ عن نعیم المجمر عن ابی هریرة اخرجه ابو داؤد وفیه اللهم صل علی محمد النبی الامی و ازواجه امهات المؤمنین وذریته واهل بیته وروی عنه عن عبدالرحمن بن طلحة عن محمد بن الحنفیة عن ابیه علی بن ابی طالب کما سقناه اخرجه النسائی والاولی ارجح ویحتمل ان یکون الحبان فیه سندان و سیأتی بلفظ آخر قریباً.

(۱۸) ورواه ابن ابی عاصم من طریق موسی فقال عن خارجة بن زید وهو مقلوب ووقع فی روایة البغوی یزید بن خارجة بزیادة یاء فی اوله وفی اخری لابی نعیم یزید بن جاریة وکلاهما وهم قلت وصنیع الترمذی یشعر بان لموسی فیه سندین احدهما عن ابیه والأخر عن زید فانه قال وفی الباب عن طلحة بن عبیدالله وزید بن خارجة ویقال له حارثة فدل علی ان کلا من حدیث طلحة وزید محفوظ و یقوی ذلک ان فی احدالحدیثین زیادة علی الآخر وقد اخرج النسائی الحدیث من الوجهین معاً من غیر تغلیب لاحدهما علی الآخر فکانهما استویا عنده وهو الظاهر من مذهب الدارقطنی فانه لم یحکم لاحدی الجهتین علی الاخری والله اعلم.

(۱۹) اخرجه الشافعی و شیخه فیه ضعیف وقد سلف الکلام علیه فی المقدمه.

(۲۰) وهو حدیث حسن ورجاله رجال الصحیح لکن فیهم سعید بن عبدالرحمن مولی

Marfat.com

آل سعيد بن العاص الراوى له عن حنظلة وهو مجهول لا نعرف فيه جرحاً ولا تعديلاً نعم ذكره ابن حبان فى الثقات علىَ قاعدته. واخرجه ابن ابى عاصم من وجه آخر ضعيف بلفظ.

(٢١) رواه ابوالعباس السراج واحمد بن منيع واحمد بن حنبل وعبد بن حميد في مسانيدهم والمعمري واسماعيل القاضي كلهم بسند ضعيف وكذا روينا في ثامن حديث الخراساني.

(٢٢) رواه احمد بن منيع فى مسنده وسبطه والبغوى فى فوائده عنه ومن طريقه المنميرى بسند ضعيف وهو عند اسماعيل القاضى عن ابن عمر أو ابن عمرو بالشك فالله اعلم، وقد سلف من حديث ابن مسعود ايضاً.

(٢٣) عبدالرزاق نے اپنی جامع میں ابن طاؤس عن ابی بکر ابن محمد ابن عمر بن حزم عن رجُل کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ابن طاؤس کہتے تھے میرے والد اسی طرح پڑھتے تھے۔

(٢٤) وبعض اسانيدهم حسن قاله المنذرى.

تنبيه: رأيت هذا الحديث فى عدة نسخ من الشفا للقاضى عياض منسوباً إلى زيد بن الحباب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا غلط وزيد ليست له صحبة بل ولا هومن التابعين بل ولا من اتباعهم وانما روى هذا الحديث عن ابن الهيعة عن بكر بن سوادة عن زياد بن نعيم عن وفا بن شريح الحضرمى عن رويفع فاحببت التنبيه عليه لئلا يغتر به والله المستعان.

(٢٥) .رواه أبو نعيم فى الحلية وابن شاهين فى الترغيب له وأبو الشيخ والخلعى فى فوائده والطبرانى فى المعجم الكبير والأوسط وابن بشكوال والرشيد العطار وفى سنده هانى بن المتوكل وهو ضعيف وأخرجه ابوالقاسم التيمى فى ترغيبه وعنه أبوالقاسم بن عساكر ومن طريقه ابو اليمن من غير طريق هانى لكن فيه رشدين بن سعد وهو ضعيف ايضاً وتابعها احمد بن خماد وغيره كلهم عن معاوية بن صالح والحديث مشهور به كما قال ابو اليمن قال وكان على قضاء الاندلس والضمير فى قوله اهله يحتمل ان يكون راجعاً الى الله تعالىٰ أو إلى محمد صلى الله عليه وسلم كما قاله المجد اللغوى لكن الظاهر كما افاده بعض الاستاذين ان المضمر فى هو لمحمد صلى الله عليه وسلم وفى اهله لهما أو بالعكس.

(٢٦) لكن لم اقف على اصله الى الآن.

(٢٧) اخرجه ابو داؤد فى سننه وعبد بن حميد فى مسنده وابو نعيم عن الطبرانى كلهم من طريق نعيم المجمر عنه وكذا هو عندنا فى حديث ابن علم الصغار عن أبى بكر عن ابى خيثمة ورويناه من طريق مالك عن نعيم عن محمد بن عبدالله بن زيد عن ابى مسعود وقال البخارى وابو حاتم انه أصح وفيه خلاف آخر مذكور فى الذى بعده.

Marfat.com

(۲۸) وفي سنده راو مجهول وآخر اختلط في آخر عمره وللحديث علة اخرى.

(۲۹) قلت وبين عمر و موسى من الاختلاف غير ذلك ورواية موسى ارجح لانه احفظ من عمرو ولغير ذلك وقد تقدم حديث علي هذا بلفظ آخر قبل بيسير.

(۳۰) ويروى عن صلى الله عليه وسلم ممالم اقف عليه انه قال الصلاة على نور يوم القيامة عند ظلمة الصراط ومن اراد ان يكتال له بالمكيال الا وفي يوم القيامة فليكثر من الصلاة على ذكره صاحب الدرالمنظم.

(۳۱) اخرجه الطبرانى وابن ابى عاصم و سعيد بن منصور والطبرى فى مسند طلحة من تهذيب الاثار له وابو جعفر احمد بن سنان القطان فى مسنده و عنه يعقوب بن شيبة فى اخبار على وابن فارس وابن بشكوال هكذا موقوفاً بسند ضعيف وقد قال الهيثمى ان رجاله رجال الصحيح لكن اعله بأن رواية سلامة عن على مرسلة انتهى ، واخرجه النخشبى فى العاشر من الحنانيات وقال لايعرف سماع سلامة من على والحديث مرسل وقال ابن كثير هذا مشهور من كلام على وقد تكلم عليه ابن قتبة فى مشكل الحديث وكذا ابوالحسن احمد بن فارس اللغوى فى جزء جمعه فى فضل الصلاة على النبى صلى الله على وسلم إلا أن فى اسناده نظر.

وقد قال الحافظ ابوالحجاج المزى سلامة الكندى هذا ليس بمعروف ولم يدرك علياً كذا قال والعلم عندالله تعالىٰ وهو عند ابن عبدالبر من طريق ابى بكر بن أبى شيبة بسند فيه من لم يعرف بنحوه وزاد فى آخره اللهم اجعلنا سامعين مطيعين ، وأولياء ، مخلصين ، ورفقاء مصاحبين اللهم بلغه منا السلام واردد علينا منه السلام.

(۳۲) رويناه من حديثه فى الشفاء لكن لم اقف على اصله.

(۳۳) ممالم اقف على اسناده.

(۳۴) اسے عبدابن حمید نے اپنی مسند میں، عبدالرزاق نے اور اسماعیل قاضی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند جید قوی اور صحیح ہے۔

(۳۵) اخرجهما الديلمي في مسنده وهما ضعيفان.

(۳۶) رواه ابوالفرج في كتاب المطرب وهو منكر بل موضوع.

(۳۷) وفى الشفا لا بن سبع ممالم اقف على سنده ان النبى صلى الله عليه وسلم كان لا يجلس بينه و بين ابى بكر احد فجاء رجل يوما فاجلسه عليه الصلاة والسلام بينهما فتعجب الصحابة من ذلك فلما خرج قال النبى صلى الله عليه وسلم هذا يقول فى صلاته على اللهم صل على محمد كما تحب و ترضى له أو نحو هذا قلت وعلى تقدير ثبوت هذا فلعله صلى

Marfat.com

الله عليه وسلم اراد تاليف قلب ذلک الرجل واستمراره على الاسلام واستقامة امره و ترغيب الحاضرين فى الصلاة عليه بتلک الكيفية او غير ذلک مما لا يستلزم أن غير ابى بكر رضى الله عنه اقرب منه ولا احب ولله الفضل.

(٣٨) وروى ابن أبى عاصم فى بعض تصانيفه بسند لم اقف عليه عن (بياض فى الاصل) مرفوعاً.

(٣٩) قلت وقد قال ابو موسى المدنى فى الرغيب له هذا حديث مختلف فى اسناده انتهى والمعروف انه موقوف.

(٤٠) واسناد الموقوف حسن بل قال الشيخ علاء الدين مغلطاى انه صحيح لكن قد تعقب بعض المتأخرين على المنذرى حيث حسنه بما حاصله كيف يكون حسناً وفى اسناده المسعودى. (وقد قال ابن حبان انه اختلط باخره ولم يتميز حديثه الأول من الآخر فاستحق الترک) وعند عبدالرزاق من طريق مجاهد رفعه مرسلاً انكم تعرضون على باسمائكم وسيماكم فاحسنوا الصلاة على ، اخرجه النميرى من طريقه.

(٤١) وفى سنده موسى بن عبيدة وهو وان كان ضعيفاً فحديثه يستأنس به ، قلت والراوى عنه عمر بن هارون ايضاً ضعيف.

(٤٢) اخرجه الطبرانى وفى سنده موسى ايضاً.

(٤٣) اخرجه البيهقي بسند واه وسياتي هنا أيضاً.

Marfat.com

دوسرا باب

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر درود شریف بھیجنے کا اجر وثواب

جو جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں، اسے احد پہاڑ کے برابر اجر ملتا ہے، اس کے اعمال بڑے ترازو میں تولے جائیں گے۔

جو آدمی اپنی دُعا اور ورد وظیفے کا پورا وقت درود شریف بھیجنے میں لگا دے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے تمام امور میں اس کی کفایت فرماتے ہیں، اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں، درود شریف پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے، درود شریف پڑھنے سے ہر قسم کے مصائب سے نجات ملتی ہے۔ درود شریف پڑھنے والے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت دیں گے۔ اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں، اس پر اپنی رحمت فرماتے ہیں۔ درود شریف پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ رہتا ہے، اسے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ ملے گی، اس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا، حوض کوثر کا جام نصیب ہوگا، میدانِ حشر کی پیاس سے حفاظت ملے گی، جہنم سے نجات ملے گی، پل صراط آسانی سے عبور ہوگی۔

درود شریف پڑھنے والا موت سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا، اسے جنت میں اوروں سے زیادہ حوریں ملیں گی، درود شریف کا معمول رکھنا بیس غزووں میں شرکت سے بڑھ کر ہے، تنگدست آدمی کے لئے درود شریف صدقہ کرنے کے قائم مقام ہے، درود شریف آدمی کے جسم وروح کی زکوٰۃ وطہارت ہے، درود شریف پڑھنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔

ایک دفعہ درودشریف بھیجنے سے سو بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں، درودشریف کا پڑھنا عبادت ہے، درودشریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل ہے۔ درودشریف مجالس کی زینت ہے۔ درودشریف تنگدستی و پریشان حالی سے نجات دیتا ہے، ہر خیر کے حصول کا ذریعہ ہے۔

جو جتنا زیادہ درودشریف پڑھے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا زیادہ قریب ہوگا۔ درودشریف پڑھنے کی برکت اولاد در اولاد قائم رہتی ہے۔

درودشریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں ہدیۂ ثواب کا اضافہ کیا جاتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے، درودشریف نور ہے، اس کی برکت سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔ دلوں سے نفاق و کدورتیں ختم ہوتی ہیں، اس کی وجہ سے لوگوں میں محبوبیت کا مقام ملتا ہے۔

درودشریف پڑھنے والے کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے، جو درودشریف پڑھتا ہے لوگ اس کی غیبت نہیں کرتے، درودشریف سب اعمال سے بڑھ کر برکت رکھتا ہے۔ درودشریف تمام اعمال کے مقابلہ میں سب سے زیادہ دینی و دنیوی منافع کا حامل ہے۔

ان کے علاوہ بھی درودشریف کے بڑے فضائل و انعامات ہیں لہٰذا ہر سمجھ دار کو ان کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔

جو کوئی آخرت کے انعامات حاصل کرنا چاہتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اس بیش بہا فضائل رکھنے والے عمل کو کرنے کا حریص بن جائے، اس عمل کے مناقب عظیم ہیں، بڑے اونچے فضائل ہیں، بہت عام و تام فائدے ہیں جو کسی اور عمل سے حاصل نہیں ہوتے اور نہ کسی اور عمل کے ایسے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً.

Marfat.com

ایک کے بدلے دس رحمتیں

سننِ ابوداؤد کی روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْراً."

"جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔" [1]

سنن ترمذی کی روایت:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً وَاحِدَةً کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ."

"جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتے ہیں۔"

اور ایک روایت میں ساتھ یہ بھی ہے کہ "اس کی دس خطائیں مٹا دیتے ہیں" اور یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایسی سند کے ساتھ مروی ہے جس کے تمام رجال صحیح کے راوی ہیں سوائے ربعی ابن ابراہیم کے، وہ بھی ثقہ و مامون ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَلْفاً وَمَنْ زَادَ صَبَابَةً وَ شَوْقاً کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعاً وَّ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ."

"جو مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو بار رحمت بھیجتے ہیں، جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار رحمت بھیجتے ہیں، اور جو

Marfat.com

اپنے دل کے جذبہ وشوق سے ہزار سے زیادہ بار مجھ پر درود بھیجے میں قیامت کے دن اس کے لئے شہادت بھی دوں گا اور شفاعت بھی کروں گا۔"[۲]

ایک درود کے عوض ستر رحمتیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ بِھَا سَبْعِیْنَ صَلَاۃً."

"جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس کے بدلے اس پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔"[۳]

حضرت انسؓ کی حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا."

"جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اسے چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتے ہیں۔"[۴]

دس رحمتیں، دس گناہ معاف اور دس درجات کی بلندی:

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَ حُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ."

"جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کی دس خطائیں معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔"[۵]

Marfat.com

حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَ حَطَّ عَنْہُ عَشْرَ خَطِیْئَاتٍ."

''جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کی دس خطائیں معاف فرمائیں گے۔''

نفاق اور آگ سے براءت:

مذکورہ بالا حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَائَۃً مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَآءَ ۃً مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ."

''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، جو مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق سے اور جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں اور اسے قیامت کے دن شہداء کے ساتھ جگہ دیں گے۔''[٦]

گناہوں کا کفارہ:

ابوبکر بن ابی عاصمؒ نے اپنی کتاب ''الصلوٰۃ النبویۃ'' میں اور ابوالقاسم التیمیؒ نے اپنی ترغیب میں ابواسحٰقؒ سبیعی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

"صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ وَزَکَاۃٌ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا."

''مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے کفارہ ہے اور پاکیزگی ہے لہٰذا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں

Marfat.com

نازل فرماتے ہیں۔"

ابوالقاسمؒ اور ابو موسیٰ مدینیؒ کی ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ "مجھ پر درود بھیجنا تمہارے درجے بڑھاتا ہے۔"[۷]

جو مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس پر درود بھیجتا ہوں:

طبرانی کی معجم اوسط میں "لاباس بہ" سند کے ساتھ مروی ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُهٗ وَصَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَکُتِبَ لَهٗ سِوٰی ذٰلِکَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ."

"جو مجھ پر درود بھیجے اس کا درود مجھ پر پہنچتا ہے، اور میں اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں محفوظ کر لی جاتی ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ذکر پر درود بھیجو:

امام نسائی، تمام اور حافظ رشید الدین عطار کے ہاں حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ:

"مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَذْکُرُنِیْ فَیُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ."

"جو مومن بندہ مجھے یاد کر کے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتے ہیں، اس کی دس خطائیں معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کرتے ہیں۔"

جمعرات و جمعہ میں درود کی کثرت:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی سنن بیہقی کے "فضائل الاوقات" میں ابو اسحٰق عن انس سے مرفوعاً یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے جیسا کہ آخری باب میں بھی آ رہا ہے۔

"اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةَ الْجُمُعَةِ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا"

"جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو پس جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔"

ابن بشکوال کے ہاں بھی اسی طرح کی حدیث موجود ہے مگر جمعہ کی قید کے بغیر۔

Marfat.com

درود خواں پر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور زکوٰۃ کے مال کی طرف نظر فرمائی کمرہ میں داخل ہوئے اور قبلہ رخ ہو کر سجدہ میں چلے گئے، اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ میں آپ کی روح قبض کر لی ہے، میں آپ کے قریب جا کر بیٹھا تو آپ نے سر اٹھایا اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا عبدالرحمٰن! فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض فرمالی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِی فَبَشَّرَنِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ،..... زاد فی روایۃ فَسَجَدْتُ لِلّٰہِ شُکْراً."

"جبریل نے آ کر مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے .....تو میں نے اللہ تعالیٰ کے شکر کے لئے سجدہ کیا۔"[۸]

دوسری روایت کے الفاظ:

اور ابن ابی عاصم نے عمرو عن ابی الحویرث عن محمد بن جبیر عن عبدالرحمٰن کے طریق سے یوں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ جِبْرِیْلَ لَقِیَنِیْ فَقَالَ اُبَشِّرُکَ اَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ."

"جبریل علیہ السلام مجھے ملے تو انہوں نے کہا میں آپ کو خوشخبری دینے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی اتاروں گا۔"

Marfat.com

ابویعلیٰ نے بروایت ابن ابی سندر اسلمی، انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے جن کا انہوں نے نام نہیں لیا، نقل کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد کے صحن میں کھڑا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے اس دروازے سے باہر تشریف لے جاتے ہوئے دیکھا جو قبرستان سے متصل ہے، میں نے جو چیز سامنے تھی اسے پیچھے کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نکل پڑا، میں نے دیکھا کہ آپ اسواف مقام کے ایک باغ میں داخل ہوئے، وضو فرمایا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں بہت ہی طویل سجدہ کیا، پھر آگے حدیث ذکر کی۔ اور ابن ابی عاصم کے ہاں بھی یہ حدیث اسی طریق سے مختصراً مروی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ''میں نے سجدۂ شکر ادا کیا کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ جو مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائیں گے۔''

اور ابن ابی عاصم نے ہی اسے بروایت عبداللہ بن مسلم اور انہوں نے بنی ضمرہ کے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ ''میرے رب نے مجھ پر عطا فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کی اُمت میں سے جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔''

درود بھیجنے والوں کے انعام کی بشارت پر سجدۂ شکر:

ابن ابی الدنیا، بزار، ابویعلیٰ اور ابن ابی عاصم نے بروایت سعد بن ابراہیم انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ان کے دادا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات و دن کی حوائج میں ہم میں سے پانچ یا چار آدمی ضرور آپ کے ساتھ ہوتے تھے، چنانچہ ایک دفعہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر جا چکے تھے، میں آپ کے پیچھے گیا، آپ اسواف کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور بہت ہی لمبا سجدہ کیا، میں یہ سوچ کر رونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض فرمالی ہے، پھر آپ نے سر اٹھایا تو مجھے بلایا اور پوچھا کہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے طویل سجدہ کیا تو میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح قبض کر لی ہے اور اب میں کبھی آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا۔''

Marfat.com

ارشادفرمایا:

"فَسَجَدْتُّ شُكْراً لِرَبِّیْ فِیْمَا اَبْلَانِیْ اَیْ فِیْمَا اَنْعَمَ عَلَیَّ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً مِنْ اُمَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَاعَنْهُ عَشَرَ سَيِّئَاتٍ." (یہ ابویعلیٰ کے الفاظ ہیں)

''میں نے اپنے رب کے اس انعام کے شکر کے لئے سجدہ کیا جو انہوں نے میری امت کے بارے میں مجھ پر فرمایا ہے کہ میرا جو امتی مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے۔''

ابن ابی عاصم نے اسے مختصراً روایت کیا ہے اس کے الفاظ یوں ہیں:

"سَجَدْتُّ شُكْراً لِرَبِّیْ فِیْمَا اَبْلَانِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْلِيُكْثِرْ."

''میں نے اپنے رب کے اس انعام کے شکر کا سجدہ کیا ہے جو اس نے میری امت کے بارے میں مجھ پر فرمایا کہ جو مجھ پر درود بھیجے گا فرشتے اس پر اسی طرح رحمت کی دعا بھیجتے ہیں جس طرح اس نے مجھ پر درود بھیجا پس اب بندے پر منحصر ہے کہ وہ تھوڑا درود بھیجے یا کثرت سے۔''

اور ابن ابی عاصم کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَاعَنْهُ عَشَرَ سَيِّئَاتٍ."

''جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔''

اور ابن ابی الدنیا کے الفاظ یہ ہیں:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً."

''جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔''[۹]

Marfat.com

ضیاء نے مختارۃ میں بھی اس حدیث کو سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیہ کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو ان کے چہرہ میں خوشی نمایاں تھی اور آپ نے ارشاد فرمایا بے شک میرے پاس جبریل آیا ہے اور اس نے کہا اے محمدؐ! کیا میں آپ کو یہ خوشخبری نہ سناؤں کہ آپ کی امت کی طرف سے آپ کے پروردگار نے آپ کو کیا عطا فرمایا ہے اور آپ کی طرف سے آپ کی اُمت کو کیا عطا فرمایا ہے، امت میں سے جو آپ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں گے اور جو ان میں سے آپ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلامتی نازل فرمائیں گے۔''[۱۰]

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن اوس بن الحدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آبادی سے باہر تشریف لائے اور کسی کو پیچھے آنے والا نہ پایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وجہ سے گھبرائے اور پانی کا برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھاٹ پر سجدہ کی حالت میں پایا، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا: اے عمر! مجھے سجدہ میں دیکھ کر تمہارا پیچھے ہٹ کر کھڑے ہونے والا عمل بہت خوب تھا۔ بے شک حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر کہا:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَاحِداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً وَرَفَعَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ.''

''جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے۔''[۱۱]

اور ابن ابی عاصم نے برید بن ابی مریم عن ابیہ عن انس کے طریق سے مرفوعاً ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرَ صَلَوَاتٍ وَ مَحَاعَنْہُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ.''

Marfat.com

''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو ساتھ لے جانے کے لئے کسی کو نہ پایا۔ وہ یہ دیکھ کر گھبرائے اور پانی والا برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض پر سجدہ میں پایا تو پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تم نے اچھا کیا مجھے سجدہ میں دیکھ کر دور ہٹ کر کھڑے ہو گئے، بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بتایا کہ:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْراً وَرَفَعَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ.''

''آپ کی امت میں سے جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کریں گے۔''[۱۲]

محمد بن جریر طبریؒ نے اپنی کتاب تہذیب الآثار میں عاصم بن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بها عشر صَلَواتٍ فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ اَوْلِیُکْثِرْ''

''جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس کے عوض دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں پس بندہ چاہے زیادہ درود بھیجے یا کم۔''[۱۳]

اور اسماعیل قاضی اور ابن ابی عاصم سلمۃ بن وردان کی روایت سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان بصری نے، انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے میں پانی کا لوٹا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا، میں نے دیکھا کہ آپ فارغ ہو

Marfat.com

کرایک گھاٹ پر سجدہ کررہے ہیں تو میں آپ سے ہٹ کر کھڑا ہوگیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تم جو مجھ سے ہٹ کر کھڑے ہوگئے یہ اچھا ہوا، بے شک میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ."

''جس نے آپ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے۔''[۱۴]

لفظ ''اَلشَّرْبَۃ'' کی تحقیق:

النہایۃ میں ہے کہ ''الشربۃ'' شین کے فتحہ کے ساتھ ہے اور یہ اس حوض کو کہا جاتا ہے جو کھجور کی جڑ میں ہو کہ اس کے اردگرد پانی رہے جس سے کھجور سیراب ہوتی رہے، اسی طرح ''الصحاح'' میں ہے کہ یہ وہ حوض ہے جو کھجور کے اردگرد بنایا جاتا ہے، تاکہ وہ اس سے سیراب رہے اور اس کی جمع شُرَبٌ، شُرُبَاتٌ آتی ہے۔اھ

القاموس میں اسے شین کے فتحہ اور راء کے فتحہ اور باء مشددہ کے ساتھ ضبط کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کوئی درخت نہ ہو، اور صاحب قاموس نے درود کے بارے میں اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ "اَلشَّرَبَّۃ" سے مراد کھجوروں کا جھنڈ ہے اور کلامِ عرب میں جِرْبَۃ کے سوا اور کوئی ایسی نظیر نہیں ہے جس میں اس وزن میں فاء کلمہ مکسور ہو اور عین ساکن ہو، جِرْبۃ کا معنی مزرعۃ یعنی کھیتی ہے۔ واللہ اعلم

حدیثِ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَاعَنْہُ بِھَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکُنَّ لَہٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ"

''جو مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کی دس نیکیاں لکھتے ہیں، اس کی وجہ سے اس کی دس خطائیں معاف فرماتے ہیں، اور اس کو دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے۔''[۱۵]

حدیثِ ابی بردہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا صَلّٰی عَلَیَّ عَبْدٌ مِنْ اُمَّتِیْ صَلَاۃً صَادِقاً مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَکُتِبَ لَہٗ بِھَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْہُ بِھَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ."

"میرا جو بھی امتی مجھ پر سچے دل سے درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے عوض دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، دس درجات بلند کرتے ہیں، دس نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کی دس غلطیاں معاف فرماتے ہیں۔"

اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب الصلاۃ میں، نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ اور سنن میں، بیہقی نے کتاب الدعوات میں اور طبرانی نے نقل کیا ہے، طبرانی کے روایت میں "صلاۃ" کا لفظ نہیں ہے، اور اس کے رجال ثقات ہیں، اسحٰق بن راہویہ اور بزار نے بھی ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس کے راوی ثقہ ہیں اور ابن کے الفاظ یہ ہیں:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَواتٍ وَحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ."

"جس نے اپنے دل سے مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اس کی دس خطائیں معاف فرمائیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے۔"[۱۶]

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا اثر:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

"مَنْ صَلّٰی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُتِبَ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ."

"جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اس کے لئے دس نیکیاں

Marfat.com

لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔"[۱۷]

ابن عباسؓ کی ایک نادر روایت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلواۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفاً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفاً زَاحَمَتْ کَتِفُہٗ کَتِفِی عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ."

"جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں جو مجھ پر دس بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں اتارتے ہیں، جو مجھ پر سو بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور جو مجھ پر ہزار بار درود بھیجے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔"[۱۸]

حدیث ابی طلحہؓ:

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، پھر ارشاد فرمایا کہ:

"جَاءَ نِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اَمَایُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌمِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صُلِّیَتْ عَلَیْہِ عَشْراً وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سُلِّمَتْ عَلَیْہِ عَشْراً"

"میرے پاس جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا ہے اے محمد! کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی آپ پر ایک بار درود بھیجے اس پر دس بار درود بھیجا جائے اور آپ کی امت میں سے جو آپ پر ایک بار سلام بھیجے اس پر دس بار سلام بھیجا جائے۔"

Marfat.com

اس حدیث کو دارمی، امام احمد اور امام حاکم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ابن حبان اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے، مذکورہ بالا الفاظ نسائی کے ہیں۔ ابن حبان وغیرہ کی روایت میں ہے کہ:

''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو خوش خوش تھے اور فرمایا کہ میرے پاس جبریل آیا ہے اور اس نے کہا کہ اے محمد، اللہ تعالیٰ آپ سے فرما رہے ہیں کیا آپ راضی نہیں.....''

اس روایت میں اَحَدٌ مِنْ اُمَتِکَ کی جگہ اَحَدٌ مِنْ عِبَادِیْ'' ہے اور سلام میں بھی جار مجرور نہیں ہے۔ اور آخر میں یہ بھی ہے کہ بَلٰی یَا رَبِّ (کیوں نہیں اے پروردگار میں راضی ہوں)[19]

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اسحٰق بن کعب بن عجرۃ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صلی اللّٰه علیه وسلم یَوْماً طِیْبَ النَّفْسِ یُرٰی فِیْ وَجْهِهِ البِشْرُ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰه اَصْبَحْتَ طِیْبَ النَّفْسِ یُرٰی فِیْ وَجْهِکَ البِشْرُ، قَالَ اَجَلْ: اَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَّبِّیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْهُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَ رَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَهَا.''

''ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش تھے آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی جھلک رہی تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ بہت مسرور ہیں آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہیں؟ ارشاد فرمایا ہاں! میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا ہے اور اس نے کہا آپ کی امت میں سے جو آدمی آپ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کی دس نیکیاں لکھیں گے، اس کی دس برائیاں مٹائیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے اور اس پر بھی رحمت بھیجیں گے۔''

اسماعیل قاضی، ابوبکر بن ابی عاصم اور ابوطاہر المخلص نے ثابت بنانی کی روایت سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خَرَجَ یَوْماً یُعْرَفُ الْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالُوْا اِنَّا لَنَعْرِفُ الْآ نَ فِیْ وَجْھِکَ الْبِشْرَ قَالَ اَجَلْ: أتَانِیِ الْآنَ آتٍ مِنْ رَبِّیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ لَنْ یُصَلِّیَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ اِلَّا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ اَمْثَالِھَا."

ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ان کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی دیکھ رہے ہیں، فرمایا ہاں ابھی میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا ہے اور اس نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ میری امت میں سے جو بھی مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔"

یہ حدیث اسی طرح ابن شاہین نے بھی نقل کی ہے مگر اس کے الفاظ اور ہیں۔ طبرانی نے اسی سند سے نقل کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَراً"

"جو مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔"[۲۰]

اسماعیل قاضی نے بھی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن ابیہ عن جدہ کی سند کے ساتھ مرفوعاً ان الفاظ سے نقل کی ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً فَلْیُکْثِرْ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْلِیُقِلَّ."

"جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجیں گے پس بندہ چاہے تو زیادہ درود بھیجے یا کم۔"[۲۱]

ابان کی روایت کو ابونعیم نے حلیۃ میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

رَفَعْنَا اِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَھُوَ اَطْیَبُ شَیْءٍ، فَقُلْنَا لَہٗ فَقَالَ وَمَا یُمْنَعُنِیْ وَاِنَّمَا خَرَجَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ آنِفاً

Marfat.com

فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْهُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا قَالَهٗ"

''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بہت خوش تھے، ہم نے اس بارے میں عرض کی تو ارشاد فرمایا مجھے خوشی کیوں نہ ہو، ابھی جبریل علیہ السلام نے آ کر خبر دی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، اس کی دس خطائیں معاف فرمائیں گے اور جس طرح اس نے درود پڑھا اسی طرح اس پر رحمت بھی بھیجتے ہیں۔''

عبدالحکیم کی روایت کو تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یوں ہیں:

"دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهٗ اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِنْهُ یَوْمَئِذٍ وَلَا اَطْیَبَ نَفْساً قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَیْتُکَ قَطُّ اَطْیَبَ نَفْساً وَلَآ اَشَدَّ اِسْتِبْشَاراً مِنْکَ الْیَوْمَ، فَقَالَ مَایَمْنَعُنِیْ وَهٰذَا جِبْرِیْلُ قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِیْ آنِفاً فقال، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَاةً صَلَّیْتُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْراً وَمَحَوْتُ عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَکَتَبْتُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ."

''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس دن میں نے آپ کو اتنا خوش اور مسرور دیکھا کہ اس سے زیادہ خوش و مسرور کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو آج جتنا خوش اور مسرور کبھی نہیں دیکھا، فرمایا میں کیوں خوش نہ ہوں جبکہ یہ جبریل ابھی میرے پاس سے روانہ ہوئے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے آپ پر ایک دفعہ درود بھیجا میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں، اس کی دس خطائیں معاف کرتا ہوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہوں۔''

Marfat.com

اورزہری کی روایت کوطبرانی اورابن ابی عاصم نے ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔

"اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَھَلِّلٌ وَجْھُہٗ مُسْتَبْشِرٌ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ عَلٰی حَالَۃٍ مَارَاَیْتُکَ عَلٰی مِثْلِھَا قَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَکَفَّرَ عَنْہُ بِھَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ."

"حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خوش تھے اور چہرہ کھلا ہوا تھا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آج آپ کی ایسی حالت ہے کہ میں نے پہلے کبھی اس حال میں نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے خوش ہونے سے کیا چیز روک سکتی ہے حالانکہ جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر بتایا کہ اپنی امت کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جو بھی آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کی دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے۔"

ابن شاہین کے ہاں اس کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے کہ:

"وَرَفَعَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِثْلَ قَوْلِہٖ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ."

"اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے دس درجات بلند کریں گے، اور اس کے درود جیسی اس پر رحمت بھیجیں گے، اور وہ درود قیامت کے دن مجھ پر پیش کیا جائے گا۔"

اورطبرانی نے اس حدیث کو ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسَارِیْرُ وَجْھِہٖ تَبَرَّقُ، فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَارَاَیْتُکَ اَطْیَبَ نَفْساً وَلَا

اَظْهَرُ بِشْراً مِنْ يَّوْمِکَ هٰذَا، قَالَ وَمَالِیْ لَا تَطَيَّبُ نَفْسِیْ وَيَظْهُرُ بِشْرِیْ وَاِنَّمَا فَارَقَنِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ مَنْ صَلّٰی عَلَيْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلَاةً کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْهُ بِهَا عَشَرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهٗ بِهَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ مِثْلَ مَاقَالَ لَکَ قُلْتُ يَاجِبْرِيْلُ وَمَاذَاکَ الْمَلَکُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَکَّلَ مَلَکاً مُنْذُ خَلَقَکَ اِلٰی اَنْ يَبْعَثَکَ لَا يُصَلِّیْ عَلَيْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا قَالَ وَاَنْتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْکَ."

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور چمک رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو آج سے زیادہ خوش کبھی نہیں دیکھا؟ ارشاد فرمایا میرا دل خوش کیوں نہ ہو اور میرے چہرہ پر خوشی کیوں ظاہر نہ ہو جبکہ ابھی جبریل علیہ السلام مجھ سے یہ کہہ کر گئے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کی دس خطائیں معاف فرمائیں گے اور اس کے دس درجے بلند فرمائیں گے اور اس سے فرشتہ ویسے کہے گا جیسا اس نے آپ کے لئے کہا، میں نے پوچھا اے جبریل وہ فرشتہ کون ہے؟ فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے لے کر روزِ قیامت آپ کے اٹھنے تک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو مقرر فرمایا ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر درود بھیجے تو وہ کہے اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیں۔''

ابوطلات کی روایت کو بقی بن مخلد نے نقل کیا ہے اور اسی کے طریق سے ابن بشکوال نے بھی نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ یوں ہیں کہ:

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک

Marfat.com

حجرہ مبارکہ سے باہر موجود تھے؟ عرض کیا یا نبی اللہ! آپ کا چہرہ مبارک بہت خوبصورت ہے لیکن اسے میں نے آج سے زیادہ حسین کبھی نہیں دیکھا، میرا خیال ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس کوئی خوشخبری لائے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں وہ ابھی میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّى عَلَيْكَ صَلٰوةً وَاحِدَةً اِلَّا صَلَّى اَنَا وَمَلَائِكَتِىْ عَلَيْهِ عَشْراً."

"جو بھی مسلمان آپ پر ایک بار درود بھیجے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار رحمت بھیجیں گے۔"

اور فوائد ابو یعلیٰ صابونی "میں ابی ظلال عن انسؓ کے طریق سے یہ الفاظ مروی ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے گئے ہیں وہ مجھے اپنے رب عزوجل کی طرف سے یہ خبر دے رہے تھے کہ:

"مَاعَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ صَلّٰى عَلَيْكَ وَاحِدَةً اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَمَلَائِكَتِىْ عَشْراً فَاَكْثِرُوْا عَلَىَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَىَّ فَصَلُّوا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ فَاِنِّىْ رَجُلٌ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ."

"زمین پر جو بھی مسلمان آپ پر ایک بار درود بھیجے میں اور میرے فرشتے اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتے ہیں لہٰذا تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اور جب مجھ پر درود بھیجو تو اور رسولوں پر بھی بھیجو کیونکہ میں رسولوں میں سے ایک ہوں۔"

یہی حدیث "کتاب الوفاء" میں ابوالفرج نے بھی نقل کی ہے اس میں یہ اضافہ ہے:

"وَلَا يَكُوْنُ لِصَلَاتِهٖ مُنْتَهٰى دُوْنَ الْعَرْشِ لَاتَمُرَّ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى قَائِلِهَا كَمَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

"اور اس کے درود کی انتہا عرش سے نیچے نہیں ہوتی، وہ جس پر سے گذرتا ہے وہ کہتا ہے اس کے کہنے والے پر اسی طرح رحمت بھیجو جس طرح اس نے حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔"

Marfat.com

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو باہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑے ہوئے، ملے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں، ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا ہے:

"یَا مُحَمَّدُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مَرَّةً اَوْقَال وَاحِدَةً کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ."

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کی دس نیکیاں لکھیں گے، دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجات بلند کریں گے۔"[۲۲]

نیز اسے ابن ابی عاصم نے زہیر عن العلاء کے طریق سے یوں مختصراً بھی نقل کیا ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْراً"

"جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائیں گے۔"[۲۳]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَکاً اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مِتُّ فَلَیْسَ اَحَدٌ یُصَلِّی عَلَیَّ صَلَاةً اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی عَلَیْکَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ فَیُصَلِّی الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی ذٰلِکَ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْراً."

"بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی صلاحیت دی ہے، جب میں فوت ہو جاؤں گا تو وہ میری قبر پر کھڑا ہوگا اور جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو وہ کہے گا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود بھیجا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اس پر ایک کے بدلے دس دفعہ رحمت بھیجیں گے۔"

اسے ابوالشیخ بن حبان نے اور ابوالقاسم تیمی نے اپنی تغریب میں، حارث نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے، ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

"اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَعْطٰی مَلَکاً مِنَ الْمَلَائِکَةِ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِی حَتّٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ فَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّی عَلَیَّ صَلَاةً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ کَذَا وَکَذَا وَضَمِنَ بِیَ الرَّبُّ اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْراً وَاِنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ."

"اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے وہ میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہے گا، لہٰذا میرا جو بھی امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ کہتا ہے یا احمد فلاں بن فلاں بن فلاں نے آپ پر ایسے ایسے درود بھیجا ہے، اور میرے رب نے مجھے اس کی ضمانت دی ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا وہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اگر وہ زیادہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ بھی زیادہ رحمتیں نازل فرمائیں گے۔"

یہی حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، اور ابن الجراح نے بھی اسی طرح کی حدیث اپنی امالی میں ذکر کی ہے اور ابوعلی الحسن بن نصر طوسی نے بھی اپنے احکام میں ذکر کی ہے اور بزار نے اپنی مسند میں بھی نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"اَنَّ اللّٰهَ وَکَّلَ بِقَبْرِی مَلَکاً اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّی عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا بَلَّغَنِیْ بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ."

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، جسے مخلوق بھر کی آوازیں سننے کی طاقت عطا کی ہے، قیامت تک جو بھی مجھ پر درود بھیجے گا وہ اس کا اور اس کے والد کا نام لے کر کہے گا یہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔"

Marfat.com

اورایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ:

"وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِنْھُمْ صَلَاۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ عَشْرَ اَمْثَالِھَا وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطَانِیْ ذٰلِکَ"

''اور میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی ہے کہ میری امت میں سے جو بھی مجھ پر درود بھیجے گا وہ اس پر دس گنا رحمت بھیجیں اور اللہ تعالیٰ نے میری درخواست قبول فرمالی ہے۔''[۲۴]

ایک کے بدلے سو رحمتیں:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً بِھَا مَلَکٌ مُوَکَّلٌ حَتّٰی یُبَلِّغُنِیْھَا."

''جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر سو رحمتیں بھیجتے ہیں اور اس کے درود پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اسے مجھ تک پہنچاتا ہے۔''[۲۵]

حضرت عامرؓ کی حدیث:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً فَاَکْثِرُوْا اَوْ اَقِلُّوْا."

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، تم چاہو تو مجھ پر زیادہ درود بھیجو چاہو تو کم بھیجو۔''[۲۶]

بزار نے اس کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْراً."

''جو مجھ پر اپنی طرف سے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتے ہیں۔''

یہ الفاظ سنن ابن ماجہ میں بھی ہیں البتہ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ کا جملہ نہیں ہے اور ان دونوں طریقوں کا مدار عاصم پر ہے۔ بعض حفاظ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اس سند کے ساتھ جو الفاظ محفوظ ہیں وہ یہ ہیں:

Marfat.com

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلّٰی عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ فَاُصَلِّی..... الحدیث."

"جو مجھ پر درود بھیجے اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور میں بھی اس کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہوں.....الخ۔

اور یہ حدیث عنقریب آ رہی ہے۔

خلوصِ دل سے درود بھیجنے کا اجر:

عمر بن نیار یا بعض کے مطابق ابن عقبہ بن نیار بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ مُخْلِصاً مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَکُتِبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْہُ بِھَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ."

"میری امت میں سے جو آدمی اپنے خلوص دل سے مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے دس درجے بلند فرماتے ہیں، اس کے لئے دس نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں۔

اس حدیث کو امام نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ میں، ابونعیم نے حلیہ میں، ابوالقاسم نے ترغیب میں اور بزار نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے البتہ بزار نے صلوٰۃٌ کا لفظ زائد نقل کیا ہے اور ابن بشکوال کے ہاں بھی اسی طرح ہے۔[۲۷]

اذان کے بعد درود بھیجنے کا حکم:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً." الحدیث

"جب تم مؤذن کی آواز سنو تو ویسے کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔"

اس حدیث کو امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے اور یہ آخری باب میں بھی آ رہی ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ عَشْراً فَلْیُکْثِرْ عَبْدٌ اَوْلِیُقِلَّ."

"جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں، پس ہر آدمی کی مرضی ہے چاہے زیادہ درود بھیجے یا کم۔"[۲۸]

اور اسی حدیث کو ابن ابی عاصم نے ایک دوسرے طریق سے بھی نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ فَلْیُکْثِرْ عَبْدٌ اَوْلِیُقِلَّ."

"جو مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں، پس آدمی چاہے تو زیادہ درود بھیجے چاہے تو کم۔"[۲۹]

حضرت ابوموسیٰؓ کی حدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْراً."

"جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔"[۳۰]

فرشتوں کی دُعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُکْثِرْ عَبْدٌ اَوْلِیُقِلَّ."

"جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے لئے فرشتے رحمت کی دُعا کرتے ہیں

Marfat.com

جب تک وہ درود بھیجتا رہتا ہے، پس آدمی چاہے تو زیادہ درود بھیجے چاہے تو تھوڑا بھیجے۔"[۳۱]

حضرت عامرؓ کی دوسری حدیث:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلاۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ عَبْدٌمِنکُمْ اَوِلْیُکْثِر."

"جو مجھ پر درود بھیجے اس پر فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے، پس آدمی چاہے تو تھوڑا درود بھیجے چاہے تو زیادہ۔"[۳۲]

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے درود کا جواب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلاۃً جَاءَ نِیْ بِھَا مَلَکٌ فَاَقُوْلُ اَبْلِغْہُ عَنِّیْ عَشْراً وَقُلْ لَہٗ لَوْکَانَتْ مِنْ ھٰذِہِ الْعَشْرَۃِ وَاحِدَۃً لَدَخَلْتَ مَعِیَ الْجَنَّۃَ کَالسَّبَابَۃِ وَالْوُسْطٰی، وَحَلَّتْ لَکَ شَفَاعَتِیْ ثُمَّ یَصْعَدُ الْمَلَکُ حَتّٰی یَنْتَھِیْ اِلَی الرَّبِّ فَیَقُوْلُ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّکَ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَبْلِغْہُ عَنِّیْ عَشْراً وَقُلْ لَّہٗ لَوْکَانَتْ مِنْ ھٰذِہِ الْعَشْرِوَاحِدَۃً لَمَا مَسَّتْکَ النَّارُ ثُمَّ یَقُوْلُ، عَظِّمُوْاصَلاۃَ عَبْدِیْ وَاجْعَلُوْھَا فِیْ عِلِّیِّیْنَ ثُمَّ یُخْلَقُ مِنْ صَلاتِہٖ بِکُلِّ حَرْفٍ مَلَکاً لَہٗ ثَلاثَۃٌ وَسِتُّوْنَ رَأساً ..... الحدیث"

"جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتہ اسے لے کر میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں اس آدمی کو میری طرف سے دس رحمتوں کا پیغام پہنچا دو اور اس سے کہو اگر ان دس میں سے ایک ہوتی تب بھی تم میرے ساتھ

Marfat.com

جنت میں ایسے ہوتے جیسے درمیان والی انگلی اور شہادت والی انگلی ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہے اور تمہارے لئے میری شفاعت واجب ہوتی پھر فرشتہ اس درود کو لے کر اوپر چڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے عرض کرتا ہے آپ کے فلاں بن فلاں بندے نے آپ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری طرف سے اسے دس رحمتیں پہنچا دو اور اس سے کہو اگر ان دس میں سے ایک رحمت ہوتی تب بھی تجھے آگ نہ چھوتی، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کے درود کا احترام کرو، اور اسے علیین میں پہنچا دو، پھر اس کے درود کے ہر ہر حرف سے ایک ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے تریسٹھ سر ہوتے ہیں.....الحدیث"[۳۳]

جذبۂ تعظیم کی قدر:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً تَعْظِیْماً لِحَقِّیْ جَعَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ تِلْکَ الْکَلِمَۃِ مَلَکاً جَنَاحٌ لَہٗ فِیْ الْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَّہٗ فِیْ الْمَغْرِبِ وَرِجْلَاہُ فِیْ نَخُوْمِ الْأَرْضِ وَعُنُقُہٗ مُلْتَوِی تَحْتَ الْعَرْشِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ صَلِّ عَلٰی عَبْدِیْ کَمَا صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّی فَھُوَ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ."

"جس نے میرے حق کی عظمت کی وجہ سے مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے الفاظ سے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرماتے ہیں جس کا ایک پر مشرق میں ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں، اس کے پاؤں زمین کی نچلی تہہ میں ہوتے ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے جھکی ہوئی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے رحمت کی دعا کر جیسے اس نے میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس بندے کے لئے رحمت کی دعا کرتا رہتا ہے۔"

Marfat.com

اسے ابن شاہین نے اپنی ترغیب وغیرہ میں، دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے اور ابن بشکوال نے بھی ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔

"مَامِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّىْ عَلَىَّ صَلَاةً تَعْظِيْماً لِحَقِّي اِلَّاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْقَوْلِ مَلَكاً لَهٗ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَ جَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَيَقُوْلُ لَهٗ صَلِّ عَلٰى عَبْدِىْ كَمَا صَلّٰى عَلٰى نَبِيِّى فَهُوَ يُصَلِّى عَلَيْهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ."

''جو بھی بندہ میرے حق کی عظمت پہنچانتے ہوئے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتے ہیں جس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا پر مغرب میں ہوتا ہے پھر اس سے فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے دعا کر جیسا کہ اس نے میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو وہ فرشتہ قیامت تک اس کے لئے دُعا کرتا رہتا ہے۔''

محبت سے پڑھے ہوئے درود شریف کا مقام:

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے جس کی سند پر میں مطلع نہیں ہو سکا۔

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكاً لَهٗ جَنَاحَانِ اَحَدُ هُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْآخَرُ بِالْمَغْرِبِ فَإِذَا صَلّٰى الْعَبْدُ عَلَىَّ حُبّاً اِنْغَمَسَ فِى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْتَفِضُ فَيَخْلُقُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْهُ مَلَكاً يَسْتَغْفِرُ لِذٰلِكَ الْمُصَلِّى عَلَىَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ."

''بے شک اللہ کا ایک فرشتہ جس کے دو پر ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں، جب بھی کوئی بندہ میری محبت کی وجہ سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ لگاتا ہے پھر اپنے پر پھڑ پھڑاتا ہے۔ اس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتے ہیں جو اس کے لئے قیامت تک مغفرت کی دعا کرتا رہے گا۔''

شرف المصطفیٰ کے مصنف نے مقاتل بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو عرش کے نیچے ہے، اس کے بال اتنے لمبے ہیں جنہوں نے عرش کو گھیر رکھا

ہے اور اس کے ہر بال پر لکھا ہوا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه۔ پس جب کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو اس کا ایک ایک بال اس بندے کے لئے بخشش کی دُعا کرتا ہے۔[۳۴]

درود شریف بارے اُمتِ محمدیہ کی خصوصیت:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِیْ مَالَمْ یُعْطِ غَیْرِیْ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ فَضَّلَنِیْ عَلَیْهِمْ وَجَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِیْ الصَّلاَةِ عَلَیَّ أفْضَلَ الدَّرَجَاتِ، وَوَكَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَكاً یُقَالُ لَهُ مَنْطَرُوْسْ، رَاْسُهُ تَحْتَ الْعَرشِ وَرِجْلاَهُ فِیْ نَخُوْمِ الْاَرْضِیْنَ السُّفْلٰی وَلَهُ ثَمَانُوْنَ اَلْفِ جَنَاحٌ فِیْ كُلِّ جَنَاحٍ ثَمَانُوْنَ اَلْفُ رِیْشَةٍ فِی كُلِّ رِیْشَةٍ ثَمَانُوْنَ اَلْفُ زَغْبَةٍ تَحْتَ كُلِّ زَغْبَةٍ لِسَانٌ یُسَبِّحُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَیَحْمَدُهٗ وَیَسْتَغْفِرُ لِمَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ وَمِنْ لَّدُنْ رَاْسِهٖ اِلٰی بُطُوْنِ قَدَمَیْهِ اَفْوَاهٌ وَاَلْسِنٌ وَرِیْشٌ۔ وَزَغْبٌ لَیْسَ فِیْهِ مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَفِیْهِ لِسَانٌ یُسَبِّحُ اللّٰهَ وَیَحْمَدُهٗ وَیَسْتَغْفِرُ لِمَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی یَمُوْتَ."

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عظمتیں عطا فرمائی ہیں جو دوسرے انبیاء کو نہیں ملیں اور مجھے ان پر فضیلت بخشی ہے اور میری امت کے لئے مجھ پر درود بھیجنے کے بدلے بہت بڑے درجات رکھے ہیں اور میری قبر پر ایک فرشتے کو مقرر کیا ہے جسے منطروس کہا جاتا ہے اس کا سر عرش کے نیچے ہے اس کے قدم زمین کی سب سے نچلی تہہ میں ہیں اس کے اسی ہزار بازو ہیں ہر بازو میں اسی ہزار پر ہیں، ہر پر میں اسی ہزار نوکیں ہیں، ہر نوک کے نیچے ایک زبان ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد بیان کرتا ہے اور میری امت میں سے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے لئے استغفار

Marfat.com

کرتا ہے، نیز اس کے سر سے لے کر قدموں کے نیچے تک منہ ہیں اور زبانیں ہیں، پر ہیں اور نوکیں ہیں، اور ہر ایک بالشت بھر جگہ میں ایک زبان ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے، حمد کرتا ہے اور مجھ پر درود بھیجنے والے میرے امتی کے لئے استغفار کی دعا کرتا ہے اور موت تک کرتا رہے گا۔"[۳۵]

پوشیدہ علم:

حضرت حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اُمّ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ کے بارے میں بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ هٰذَا مِنَ الْعِلْمِ الْمَكْنُوْنِ وَلَوْ لَا اِنَّكُمْ سَاَلْتُمُوْنِيْ عَنْهُ مَا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ بِيْ مَلَكَيْنِ فَلَا اُذْكَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَيُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا قَالَ ذَانِكَ الْمَلَكَانِ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَقَالَ اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ جَوَاباً لَذَيْنِكَ الْمَلَكَيْنَ آمِيْنَ."

"بے شک یہ پوشیدہ علوم میں سے ہے، اگر تم اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرتے تو میں تمہیں نہ بتاتا۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو ایسے فرشتے میرے لئے مقرر کر رکھے ہیں کہ جب بھی کسی مسلمان کے سامنے میرا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے، ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آمین کہتے ہیں۔"

بعض روایتوں کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے:

"وَلَا اُذْكَرُ عِنْدَ عَبْدِ مُسْلِمٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا قَالَ ذَانِكَ الْمَلَكَانِ لَا غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتُهٗ جَوَاباً لَذَيْنِكَ الْمَلَكَيْنَ آمِيْنَ."

Marfat.com

''جب بھی کسی مسلمان کے ہاں میرا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ درود نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے، ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ اور فرشتے کہتے ہیں۔آمین۔''

ہم نے اس حدیث کو امالی الدقیقی میں روایت کیا ہے۔اسے طبرانی نے، ابن مردویہ نے اور ثعلبی نے نقل کیا ہے۔[۳۶]

مسجدوں کے کھونٹے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلْمَسَاجِدَ اَوْتَادًا جُلَسَاءُ هُمُ الْمَلَائِكَةُ اِنْ غَابُوْا فَقَدُوْهُمْ وَاِنْ مَرَضُوا عَادُوْ هُمْ وَاِنْ رَأَوْهُمْ رَحَّبُوْابِهِمْ وَاِنْ طَلَبُوا حَاجَةً اَعَانُوْهُمْ فَاِذَاجَلَسُوا حَنَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَدُنِ اَقْدَامِهِمْ اِلٰى عِنَانِ السَّمَاءِ بَاَيْدِيهِمْ قَرَاطِيْسُ الِفضَّةِ وَاَقْلَامُ الذَّهَبِ يَكْتُبُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُوْنَ اُذْكُرُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ وَزَادَكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا اسْتَفْتَحُوا الذِّكْرَفُتِحَتْ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُسْتُجِيْبَ لَهُمُ الدُّعَاءُ وَتَطْلُعُ عَلَيهِمُ الْحُوْرُ العِيْنُ وَاَقْبَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ مَّالَمْ يَخُوْضُوا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَيَتَفَرَّقُوْا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا اَقَامَ الزُّوَارُ يَلْتَمِسُونَ حَلَقَ الذِّكْر."

''بے شک کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہیں جن کے ہم نشین فرشتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں ڈھونڈتے ہیں، بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں، انہیں دیکھیں تو خوش آمدید کہتے ہیں۔اگر ان کی کوئی حاجت ہو تو ان کی مدد کرتے ہیں، جب وہ مجلس میں بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لیکر آسمانوں تک انہیں ڈھانپ لیتے ہیں، ان

Marfat.com

فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے صفحے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے ہوئے درود کو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اس ذکر کو جاری رکھو اللہ پاک تم پر رحم فرمائیں گے اور زیادہ کرو اللہ پاک تم پر مزید رحمت فرمائیں گے اور جب وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں، موٹی آنکھوں والی حوریں انہیں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف توجہ فرماتے ہیں، جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں اور متفرق نہ ہو جائیں، جب وہ متفرق ہو جاتے ہیں تو فرشتے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور ذکر کے دوسرے حلقے ڈھونڈنے لگ جاتے ہیں۔"[۳۷]

درود بھیجو رحمت پاؤ:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صَلُّوْا عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمْ"

"مجھ پر درود بھیجو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل کریں گے۔"

یہ حدیث پہلے باب میں بھی گذر چکی ہے اور اس کے علاوہ گناہ کے کفارے، اعمال کے تزکیئے اور درجات کی بلندی والی حدیث بھی اسی باب کے شروع میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے گذر چکی ہے۔

درود خوان کا حق:

حضرت ابو کاہل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یَااَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرّاتٍ حُبًّالِیْ وَشَوْقاً اِلَیَّ کَانَ حَقّاً عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَغْفِرَلَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَذَالِکَ الْیَوْمَ."

''اے ابوکاہل جوآدمی ہر روز اور ہر رات میری محبت اور میرے شوق کی وجہ سے تین مرتبہ مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔''

اسے ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب ''فضل الصلوٰت'' میں نقل کیا ہے اور طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور عقیلی نے ایک لمبی حدیث کے ذیل میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''كَانَ حَقّاً عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَلَهٗ لِكُلِّ مَرَّةٍ ذُنُوْبَ حَوْلٍ.''

''اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کے ایک درود کے بدلے اس کے سال کے گناہ بخش دے۔''[۳۸]

فرشتوں کی تلاش:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَاالقَوْمُ فَأَمِّنُوا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى تَفَرَّقُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰؤُلَاءِ يَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْراً لَهُمْ.''

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں، جب وہ ذکر کے حلقوں پر گذرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں یہاں بیٹھ جاؤ، جب یہ لوگ دعا مانگیں تو ان کی دعا پر آمین کہو۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو تم بھی ان کے ساتھ درود بھیجو حتیٰ کہ یہ لوگ مجلس سے اٹھ جائیں تو یہ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یہ اس حال میں لوٹ رہے ہیں کہ ان کی بخشش ہوگئی ہے۔''

اسے ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ابوالعباس احمد بن منصورؒ رحمۃ اللہ علیہ:

بیان کیا گیا ہے کہ ابوالعباس احمد بن منصور کا انتقال ہوگیا تو شیراز کے ایک آدمی نے ان کوخواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں، ایک عظیم الشان جوڑا پہنے ہوئے ہیں، اوران کے سر پر ایک تاج ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہیں۔اس آدمی نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے، مجھے عزت دی ہے، تاج پہنایا ہے اور جنت میں داخل کر دیا ہے۔اس آدمی نے پوچھا کس عمل کی وجہ سے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی وجہ سے۔

اس واقعے کو علامہ نمیری نے روایت کیا ہے اور ابن بشکوال نے اپنی کتاب القربۃ اوراپنی کتاب الصلوٰۃ میں بھی ذکر کیا ہے۔

جناب مسطحؒ کی بخشش:

ایک صوفی بزرگ کہتے ہیں میں نے مسطحؒ کے نام سے معروف ایک آدمی کو اس کی وفات کے بعد دیکھا۔تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے، مین نے پوچھا کس وجہ سے، اس نے کہا میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث سند سمیت لکھ رہا تھا تو شیخ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، میں نے بھی ان کے ساتھ اونچی آواز سے درود پڑھا۔مجلس والوں نے میری آواز سن کر درود پڑھا تو اسی دن ہماری بخشش ہوگئی۔اسے ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔

ابوعبداللہ بن حامدؒ رحمۃ اللہ علیہ:

ابن بشکوال نے ابوالحسن بغدادی دارمیؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نصیبہ کے مضافات میں ابوعبداللہ بن حامدؒ کو ان کی وفات کے بعد کئی بار دیکھا تو ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا اللہ پاک نے مجھے بخش دیا ہے، مجھ پر رحم فرمایا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔تو انہوں نے بتایا ایک ہزار رکعت پڑھو، ہر رکعت میں ایک ہزار بار قل ھو اللّٰہُ احد پڑھو۔انہوں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تو انہوں نے کہا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درود بھیجو۔دارمی کہتے ہیں کہ وہ ہر رات اس پر عمل کرتے تھے۔اسے ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ:

ابن بشکوال ہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابو حفصؒ کاغدی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ ابو حفص بہت بڑے سردار تھے، تو اس آدمی نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا ہے، مجھے بخش دیا ہے اور مجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ دیکھنے والے نے پوچھا کس عمل کیوجہ سے؟ انہوں نے کہا جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے فرشتوں نے میرے گناہوں اور میری طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے ہوئے درودوں کا حساب لگایا تو انہوں نے میرے درود کو گناہوں سے زیادہ پایا۔ عظیم قدرت والے مولا نے فرمایا!! اے میرے فرشتو ٹھہر جاؤ۔ اس کا مزید حساب نہ لو اسے میری جنت میں لے جاؤ۔

ایک بنی اسرائیلی کا واقعہ:

روایت کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو بہت زیادہ گناہ گار تھا۔ جب اس کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے اسے پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر حکم نازل فرمایا کہ اس آدمی کو غسل دو اور اس کا جنازہ پڑھو۔ میں نے اس کی بخشش کر دی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اس کی بخشش کس سبب سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس نے ایک دن تورات کھولی تو اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکھ کر ان پر درود بھیجا۔ اسی وقت میں نے اس کی بخشش کر دی تھی۔

برے اعمال سے نجات:

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بری شکل دیکھی تو اس سے پوچھا تو کون ہے، اس نے کہا میں تیرا برا عمل ہوں۔ انہوں نے کہا تجھ سے نجات کیسے ہو سکتی ہے اس نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے سے۔

آنکھوں کی ٹھنڈک:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَامِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَکٌ حَتّٰی یَجِیْئُ بِھَا وَجَہَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذْھَبُوْا

بِهَا قَبْرَ عَبْدِیْ تُسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا وَتُقِرُّ بِهَا عَیْنُهٗ."

"جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتہ اس کے درود کو اوپر لے جاتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسے میرے بندے کی قبر پر لے جاؤ تا کہ اس کے بھیجنے والے کے لئے استغفار کیا جائے اور اس سے میرے بندے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔"

اسے ابوعلی ابن البنا نے اور دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔[۳۹]

احد پہاڑ کے برابر ثواب:

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِیْرَاطاً وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ."

"جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط ثواب بھیجتے ہیں اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔"[۴۰]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے پہلے باب میں یہ حدیث گذر چکی ہے کہ جو آدمی یہ پسند کرتا ہو کہ اس کے اعمال بڑی ترازو میں تولے جائیں تو وہ کثرت سے درود بھیجے۔

دُعا کی جگہ درود شریف:

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی رات اور ایک روایت کے مطابق تہائی رات گزرنے کے بعد اٹھتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو۔ گھبراہٹ میں ڈالنے والی آ گئی ہے اور اس کے پیچھے آنے والی بھی آ گئی ہے۔ موت اپنی سختیوں کے ساتھ آ گئی ہے۔ موت اپنی سختیوں کے ساتھ آ گئی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں، پس میں اپنی نفلی عبادت میں آپ پر درود بھیجنے میں کتنا حصہ مقرر کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تم چاہو، میں نے عرض کیا چوتھائی، ارشاد فرمایا جو چاہو لیکن اگر زیادہ کرو تو

تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا، فرمایا جو چاہو، لیکن زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا جو چاہو اور اگر زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا میں اپنی دعا کا پورا وقت درود شریف میں لگادوں تو کیسا ہے، ارشاد فرمایا تب تو تمہاری پریشانیوں میں کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف کئے جائیں گے۔"[۴۱]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اور ابن ابی شیبہؒ اور ابن ابی عاصمؒ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی نفلی نماز کا پورا وقت آپ پر درود بھیجنے میں صرف کروں تو کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا تب تو اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا اور آخرت کے تمام امور میں کفایت فرمائیں گے۔ اس کی سند جید ہے اور اسمٰعیل قاضی کی ایک روایت میں ہے کہ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں کی جگہ یہ ہے کہ میں رات کو نماز پڑھتا ہوں اور ابدان مروزی نے بھی اپنی کتاب الصحابہ میں اسے نقل کیا ہے اور انہی کے حوالہ سے ابوموسیٰ مدینی نے الذیل میں حکم بن عبداللہ بن حمید عن محمد بن علی بن حبان کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت ایوب بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ کیلئے درود پر مقرر کروں.....الخ۔[۴۲]

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی دعا کا تہائی حصہ آپ پر درود کیلئے مقرر کروں۔ ارشاد فرمایا اگر چاہو تو ٹھیک ہے۔ اس نے عرض کیا دو تہائی فرمایا ٹھیک ہے۔ اس نے عرض کیا دعا کا پورا وقت؟ ارشاد فرمایا: تب تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا اور آخرت کے معاملات میں کافی ہیں۔

اسے طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن ابی عاصم نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کیا ہے۔[۴۳]

ایک مرسل روایت:

ابن سمعون کی امالی نمبر ۱۳ میں محمد بن یحییٰ بن حبانؒ کے طریق سے مرسلاً مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر درود کے لئے وقف کروں۔ فرمایا چاہو تو کرو، اس نے عرض کیا اپنی دعا کا پورا وقت، فرمایا تب تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا اور آخرت کے معاملے میں تمہاری کفایت کریں گے۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنی دعا کا آدھا حصہ آپ پر درود کیلئے وقف کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرو، اس نے عرض کیا میں اپنی دعا کا دو تہائی حصہ آپ پر درود کیلئے وقف کروں گا۔ فرمایا ٹھیک ہے، اس نے عرض کیا میں اپنی دعا کا پورا وقت آپ پر درود کیلئے وقف کروں گا۔ ارشاد فرمایا تب تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہیں کافی ہو جائیں گے۔ اسے بزار نے اپنی مسند میں اور ابن ابی عاصم نے فضل الصلوۃ میں نقل کیا ہے۔[۴۴]

یعقوب بن زاہدؒ کی روایت:

یعقوب بن زاہدؒ بن طلحہ تیمی سے مروی ہے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا ہے اور اس نے بتایا کہ جو بندہ آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا سارا وقت آپ پر درود بھیجنے کے لئے وقف کرتا ہوں، ارشاد فرمایا تب تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے تمام غموں سے تجھے کافی ہو جائیں گے۔[۴۵]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام عبداللہ بن عثمان ہے وہ فرماتے ہیں:

"اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ مُھَجِ الْاَنْفُسِ اَوْقَالَ مِنْ ضَرْبِ السَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ."

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو ختم کرنے میں پانی کے آگ کو بجھانے سے زیادہ تیز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جان قربان کرنے سے افضل ہے یا فرمایا فی سبیل اللہ تلوار چلانے سے افضل ہے۔"[۴۶]

Marfat.com

اور تیمی کی ترغیب میں یہ الفاظ ہیں، ''جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جانوں کو قربان کرنے سے افضل ہے یا فرمایا فی سبیل اللہ تلوار چلانے سے افضل ہے۔''[۴۷]

اَسّی سال کے گناہ معاف:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَتُقُبِّلَتْ مَحَااللّٰہُ عَنْہُ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً.''

''جو آدمی مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔''

اسے ابو شیخ نے اور ابو سعد نے شرف المصطفیٰ میں نقل کیا ہے اور عنقریب پانچویں باب میں جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کے بارے میں یہ حدیث آئے گی۔

تین دن کے گناہ معاف:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً اَمَرَ اللّٰہُ حَافِظَیْہِ اَنْ لَایَکْتُبَ عَلَیْہِ ذَنْباً ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ.''

''جو آدمی مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں سے فرماتے ہیں تین دن اس کا کوئی گناہ نہ لکھنا۔''[۴۸]

جہنم سے نجات:

اسی طرح یہ بھی مروی ہے:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً لَمْ یَلِجِ النَّارَ حَتّٰی یَعُوْدَاللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ.''

''جو آدمی مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے، اس کا جہنم میں جانا ایسا محال ہے جیسے دودھ کا تھنوں میں واپس جانا۔''[۴۹]

Marfat.com

قیامت کی ہولناکیوں سے حفاظت:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یَاایّھا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ القِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیّ صَلَاۃً فِی دَارِالدُّنْیَا اِنَّہٗ قَدْ کَانَ فِی اللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ کِفَایَۃٌ اِذْ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ فَاَمَرَبِذٰلِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیُتِیْبَھُمْ عَلَیْہِ."

"اے لوگو! قیامت کی ہولناکیوں اور مشکلات سے سب سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے، اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا کافی تھا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی درود بھیجنے کا حکم فرمایا تا کہ انہیں ثواب ہو۔"

اس حدیث کو ابوالقاسم تیمی نے ترغیب میں اور خطیب نے بھی نقل کیا ہے۔ خطیب کے حوالے سے ابن بشکوال نے بھی نقل کیا ہے اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن لعل کے طریقے سے نقل کیا ہے۔[۵۰]

حضرت شبلیؒ کے ہمسایہ کا واقعہ:

حضرت شبلیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے ایک فوت شدہ ہمسائے کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا اے شبلی! مجھ پر بڑی ہولناک صورت طاری ہوئی کیونکہ میں سوال کے وقت گھبرا گیا تھا، میں نے دل میں کہا یہ مشکل کیوں پیش آ رہی ہے، کیا میری موت اسلام پر نہیں ہوئی تو مجھے غیب سے بتایا گیا کہ یہ دنیا میں زبان کی حفاظت نہ کرنے کی سزا ہے، پھر جب منکر نکیر میری طرف متوجہ ہوئے تو میرے اور ان کے درمیان ایک خوبصورت اور عمدہ خوشبو والا شخص حائل ہو گیا اور اس نے مجھے سوالوں کے جواب یاد دلائے تو مجھے یاد آ گئے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم

فرمائے، اس نے کہا میں تمہارے ان درودوں کی تصویر ہوں جو تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے۔ مجھے حکم ہوا ہے ہر مشکل میں آپ کی مدد کروں۔"

اس واقعہ کو ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے آخر میں ہے "میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا" اور حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے "اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔" یہ دونوں حدیثیں پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

شفاعت کا حصول:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ."

"جو آدمی دس دفعہ صبح کو اور دس دفعہ شام کو مجھ پر درود بھیجے تو قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔"[۵۱]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ."

"جو آدمی مجھ پر درود بھیجے قیامت کے دن میں اس کی سفارش کروں گا۔"

اسے ابو حفص بن شاہین نے اپنی ترغیب وغیرہ میں نقل کیا ہے اور ابن بشکوال نے بھی ان کے طریق سے نقل کیا ہے۔[۵۲]

استغفار، ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور درود کی خاصیت:

ابو داؤد کی ایک روایت میں بھی ہے اور حسن بن احمد البناء کی روایت سے بھی مروی ہے "میں نے حجۃ الوداع میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْوَهَبَ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ عِنْدَالْاِسْتِغْفَارِ فَمَنْ

Marfat.com

اِسْتَغْفَرَ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ غُفِرَلَهٗ وَمَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَجَحَ مِيْزَانَهٗ وَمَن صَلّٰى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

"بے شک استغفار کے وقت اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ ختم کر دیتا ہے، جو آدمی سچی نیت سے استغفار کرے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھے اس کی نیکیوں کا ترازو بھاری ہو جاتا ہے اور جو مجھ پر درود بھیجے میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا۔"

دس دس بار صبح شام درود بھیجنا:

ابوسعد نے شرف المصطفیٰ میں بکر بن عبداللہ مزنیؒ تابعی کے حوالے سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشَرًا مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَعَشَرًا مِنْ آخِرِهٖ نَالَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

"جو آدمی مجھ پر دن کے پہلے حصے میں دس بار اور آخری حصے میں دس بار درود بھیجے اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔"

رضائے الٰہی کا حصول:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ رَاضِياً فَلْيُكْثِرِ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ."

"جس آدمی کو یہ پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں تو وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔"[۵۳]

فرشتوں کی مخصوص جماعت:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُوْنَ حَلَقَ الذِّكْرِ فَاِذَا اَتَوْا عَلَيْهِمْ حَفُّوْا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ اِلٰى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتَيْنَا عَلٰى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ

Marfat.com

يُعَظِّمُوْنَ اَلاءَ کَ وَيَتْلُوْنَ کِتَابَکَ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْاَلُوْنَکَ لِآخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ فَيَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ فَيَقُوْلُوْنَ يَارَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَاناً الْخَطَّاءُ اِنَّمَا اِغْتَبَقَهُمْ اِغْتِبَاقاً فَيَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَايَشْقٰی بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ."

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں، جو ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں، جب وہ ذکر والوں کے پاس آتے ہیں انہیں گھیر لیتے ہیں پھر اپنا ایک قاصد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھیجتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم آپ کے ایسے بندوں کے پاس پہنچے ہیں جو آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ آپ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور آپ سے اپنی دنیا و آخرت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں انہیں میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار ان میں فلاں آدمی گنہگار ہے اور وہ آخری لمحوں میں آ کر ان کے ساتھ شریک ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہیں میری رحمت سے ڈھانپ دو، ان کا کوئی ہم نشین محروم نہیں ہوتا۔''[۵۴]

غضب الٰہی سے بچاؤ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مانوس نہ ہوتا تو میں اللہ تعالیٰ کا قرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے حاصل کرتا کیونکہ میں نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَيْکَ عَشَرَمَرَّاتٍ اِسْتَوْجَبَ الْاَمَانَ مِنْ سَخَطِیْ."

''جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہے اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو آدمی آپ پر دس دفعہ درود بھیجے وہ میرے غضب سے بچنے کا مستحق ہو گیا۔''[۵۵]

عرش کے سایہ میں جگہ پانے والے:

جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"ثَلاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقَيَامَةِ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰه قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِىْ وَاَحْيَاسُنَّتِىْ وَاَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلَىَّ."

"تین آدمی اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں۔ ارشاد فرمایا: جو میرے کسی امتی کی مشکل دور کرے، جو میری سنت کو زندہ کرے اور جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔"

اسے الدرالمنظم کے مصنف نے ذکر کیا ہے۔[۵۶]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

"اِنَّ لِادَمَ مِنَ اللّٰهِ مَوْقِفاً فِىْ فَسِيْحِ الْعَرْشِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ كَاَنَّهٗ نَخْلَةُ سَحُوْقٌ يَنْظُرُاِلٰى مَنْ يَنْطَلِقُ بِهٖ مِن وُلْدِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَنْظُرَ اِلٰى مِنْ يَنْطَلِقُ بِهٖ مِنْ وُلْدِهٖ اِلَى النَّارِ قَالَ فَبَيْنَمَا آدَمُ عَلٰى ذَالِكَ اِذْنَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقٌ بِهٖ اِلَى النَّارِ فَيُنَادِىْ آدمُ يَا اَحْمَدُ يَااَحْمَدُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ يَااَبَاالْبَشَرِ فَيَقُوْلُ هَذا رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِكَ مُنْطَلِقٌ بِهٖ اِلَى النَّارِ فَاَشَدّ المِيْزَرَ وَاَسْرَعَ فِىْ اِثْرِالْمَلَائِكَةِ وَاَقُوْلُ يَارُسُوْلَ رَبِّىْ قِفُوْا فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الغِلَاظُ الشِّدَادُ الَّذِيْنَ لَا نَعْصِىْ اللّٰهَ مَااَمَرَنَا وَنَفْعَلُ مَانُوْمَرُفَاِذَا أَيِسَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ بِيَدِهِ الْيُسْرَىٰ وَاسْتَقْبَلَ الْعَرْشَ بِيَدِهٖ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَلَيْسَ قَدْوَعَدْتَنِىْ اَنْ لَا

Marfat.com

تُخْزِيْنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ فَیَاتِیْ النِدَاءُ مِنْ عِنْدِالعَرْشِ اَطِیْعُوْا مُحَمَّدًا وَرُدُّوْاهَذٰا الْعَبْدَالِیَ الْمَقَامِ فَاُخْرِجُ مِنْ حَجْرِیْ بِطَاقَةً بَیْضَاءَ کَالْاَنْمِلَةِ فَاُلْقِیْهَا فِیْ کَفَّةِ الْمِیْزَانِ الْیُمْنٰی وَاَنَا اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ فَتَرَجَّحَ الْحَسَنَاتُ عَلَی السَّیِّاٰتِ فَیُنَادَی سَعِدَ وَسَعِدَ جِدُّهٗ وَثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ یَارُسُلَ رَبِّیْ قِفُوْا حَتّٰی اُکَلِّمَ هَذَا الْعَبْدَ الْکَرِیْمَ عَلٰی رَبِّهٖ فَیَقُوْلُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ مَااَحْسَنَ وَجْهَکَ وَاَحْسَنَ خُلْقَکَ فَقَدْ اَقَلْتَنِیْ عُثْرَتِیْ وَرَحِمْتَ عَبْرَتِیْ فَیَقُوْلُ اَنَا نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَهَذِهٖ صَلَاتُکَ اَلَّتِیْ کُنْتَ تُصَلِّیْهَا عَلَیَّ وَقَدْ وَفَّتْکَ اَحْوَجَ مَاکُنْتَ اِلَیْهَا."

"بے شک حضرت آدم علیہ السلام قیامت کے دن عرش کے سامنے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سبز لباس پہنے ہوئے ایسے کھڑے ہوں گے جیسے کھجور کا درخت پھل توڑ لئے جانے کے بعد کھڑا ہوتا ہے آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ میری اولاد میں سے کون جنت میں لے جایا جا رہا ہے اور کون جہنم میں لے جایا جا رہا ہے اسی دن آپ دیکھیں گے کہ امت محمدیہ کے ایک آدمی کو جہنم میں لے جایا جا رہا ہے تو آپ پکاریں گے یا احمد، یا احمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے لَبَّیْکَ، یا ابا البشر تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے یہ آپ کا امتی ہے جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں تہہ مضبوط کر کے فرشتوں کے پیچھے تیز تیز چلتے ہوئے کہوں گا اے میرے پروردگار کے قاصد ٹھہرو وہ کہیں گے ہم سخت اور بے لچک ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا حکم کیا جاتا ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مایوس ہو جائیں گے تو اپنے بائیں ہاتھ سے اپنی داڑھی پکڑیں گے اور دایاں ہاتھ عرش کی طرف پھیلا کر عرض کریں گے اے پروردگار کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ آپ مجھے اپنی امت کے بارے

Marfat.com

میں رسوا نہیں کریں گے تو عرش سے فرشتوں کو پکار کر کہا جائے گا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور اس آدمی کو واپس پیش کرو۔ پھر میں اپنے پاس سے انگلیوں جتنا ایک سفید کاغذ نکال کر میزان کے دائیں پلڑے میں رکھ دوں گا اور کہوں گا بسم اللہ تو اس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور یہ آواز آنے لگے گی خوش بخت ہو گیا اس کی کوشش کامیاب ہو گئی، اس کی نیکیاں بھاری ہو گئیں، اسے جنت کی طرف لے جاؤ وہ بندہ کہے گا اے میرے رب کے کارکنو ٹھہر جاؤ میں اس آدمی سے بات کر لوں جو اپنے رب کے ہاں اتنا بڑا مرتبہ رکھتا ہے پھر وہ آدمی عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا چہرہ کتنا حسین ہے، آپ کے اخلاق کتنے اچھے ہیں، آپ نے مجھے جہنم میں گرنے سے بچا لیا اور میرے حال پر رحم فرمایا، آپ فرمائیں گے میں تمہارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور یہ تمہارا وہ درود شریف ہے جو تم مجھ پر پڑھا کرتے تھے۔ اس نے تمہاری سب سے بڑی محتاجی کے وقت تمہارا ساتھ دیا ہے۔"

اسے ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب حسن الظن باللہ میں کثیر بن مرہ الحضرمی عن عبداللہ اور نمیری کے طریق سے نقل کیا ہے اور اسے ابن البنا نے بھی ذکر کیا ہے۔[۵۷]

بعض روایات جن کی سند مجھے نہیں مل سکی ان میں آیا ہے:

"لَیَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَیَّ اَقْوَامٌ مَااَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ."

"حوض کوثر پر میرے پاس ایسے لوگ آئیں گے جنہیں میں درود شریف کی کثرت کی وجہ سے بھی پہچانوں گا۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الٰہی نصیحت:

حضرت کعب احبار سے روایت ہے کہ:

"اَوْصَیٰ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی مُوْسَی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ بَعْضِ مَااَوْحٰی اِلَیْہِ یَامُوْسیٰ لَوْلَامَنْ یَحْمَدُنِیْ مَااَنْزَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ

قَطْرَةً وَلَاانْبِتُ مِنَ الْاَرضِ وَرْقَةً يَامُوسٰى لَوْلَامَنْ يَعْبُدُنِیْ مَا اَمْهَلْتُ مَنْ يَعْصِيْنِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ يَامُوسَى لَوْلَامَنْ يَشْهَدُ اَنْ لَّااِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ لَسَالَتْ جَهَنَّمُ عَلَى الدُّنْيَا يَامُوسَى اِذَا لَقِيْتَ الْمَسَاكِيْنَ فَاَسْأَلْهم كَمَا تَسَائَلُ الاَغْنِيَاءَ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ ذَالِکَ فَاجْعَلْ كُلَّ شَيْ عَلِمْتَ اَوْعَمِلْتَ تَحْتَ التُّرابِ يَامُوْسٰى اَتُحِبُّ اَنْ لَايَنَالَکَ مِنْ عَطْشٍ يَوْمَ القِيَامَةِ قَالَ: اِلٰهِیْ نَعَمْ، قَالَ فَاَكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعے نصیحت فرمائی کہ اے موسیٰ اگر میری تعریف کرنے والے نہ ہوتے تو میں آسمان سے ایک قطرہ نہ برساتا اور زمین سے ایک پتا نہ اُگاتا، اے موسیٰ اگر میری عبادت کرنے والے نہ ہوتے تو میں اپنے نافرمانوں کو پلک جھپکنے کی دیر بھی مہلت نہ دیتا، اے موسیٰ اگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی گواہی دینے والے نہ ہوتے تو جہنم دنیا میں بہہ پڑتی، اے موسیٰ! جب تم مسکینوں سے ملو تو ان کا حال احوال بھی اسی طرح پوچھو جس طرح مال داروں سے پوچھتے ہو اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارا سارا علم یا فرمایا تمہارا سارا عمل مٹی کے نیچے دفن کردوں گا اور اے موسیٰ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ قیامت کے دن تمہیں پیاس کی تکلیف نہ پہنچے عرض کیا الٰہی! ہاں ارشاد فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔''

اسے ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے۔

روزانہ سو بار درود بھیجنے کا انعام:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام سے وہ میکائیل علیہ السلام سے وہ اسرافیل علیہ السلام سے کہ اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں یہ حکم نمایاں فرمایا کہ وہ رفیع کو خبر دے دے رفیع اسرافیل کو خبر دے دے، اسرافیل میکائیل کو خبر دے دے، میکائیل جبرائیل کو خبر دے دے اور

Marfat.com

جبرائیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دے کہ:

"اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ فِیْ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ اَلْفَی صَلَاةٍ وتُقْضٰی لَهٗ اَلْفُ حَاجَةٍ اَیْسَرُهَا اَنْ یُعْتَقَ مِنَ النَّارِ."

"جو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دن رات میں سو مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دو ہزار رحمتیں نازل کروں گا اور اس کی ایک ہزار حاجتیں پوری کی جائیں گی اور سب سے ہلکی حاجت یہ ہے کہ اسے آگ سے چھٹکارا ملے گا۔"[۵۸]

پل صراط پر آسانی ملنا:

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ عَجَباً رَاَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّةً وَیَحْبُوْ مَرَّةً وَیَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَ تْهُ صَلَاتُهٗ عَلَیَّ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَاَقَمْتُهٗ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَهٗ."

"میں نے آج رات ایک عجیب بات دیکھی ہے میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا جو پل صراط پر گھٹنوں کے بل چلتا، کبھی بیٹھ کر گھسٹتا اور کبھی لٹک جاتا حتیٰ کہ مجھ پر اس کا درود بھیجنا آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر پار کرا دیا۔"[۵۹]

اور اسے تیمی وغیرہ نے بھی مفصلاً نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا

"رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ عَجَباً رَاَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ جَاءَ هُ مَلَکُ الْمَوْتِ لِیَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَجَاءَ هُ بِرُّهٗ بِوَالِدَیْهِ فَرَدَّهٗ عَنْهُ وَرَاَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ قَدْ سُلِّطَ عَلَیْهِ عَذَابُ الْقَبْرِ فَجَاءَ هُ وَضُوْءُ هُ فَاسْتَنْقَذَهٗ مِنْهُ وَرَاَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ اِحْتَوَتْهُ الشَّیَاطِیْنُ فَجَاءَ هُ ذِکْرُ اللّٰهِ فَخَلَّصَهٗ مِنْ بَیْنِهِمْ وَرَاَیْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ اِحْتَوَشَتْهُ

Marfat.com

مِلاَئِكَةُ العَذَابِ فَجَاءَ تْهُ صَلاتُهُ فَاسْتَنْقَذَتْهُ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ يَلْهَثُ عَطْشًا كُلَّمَا وَرَدَ حَوْضاً مُنِعَ فَجَاءَ هُ صِيَامُهُ فَسَقَاهُ وَاَرْوَاهُ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ وَالنَّبِيُّوْنَ قُعُوْدٌ حَلَقاً حَلَقاً كُلَّمَادَنَا اِلٰى حَلْقَهِ طُرِدَ فَجَاءَ هُ اِغْتِسَالُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَخَذَ بِيَدِهِ وَاَقْعَدَهُ اِلٰى جَنْبِىْ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ ظُلْمَةٌ وَعَنْ شِمَالِهِ ظُلْمَةٌ وَمِنْ فَوْقِهِ ظُلْمَةٌ وَمِنْ تَحْتِهِ ظُلْمَةٌ فَجَاءَ هُ حَجُّهُ وَعُمْرَتُهُ فَاسْتَخْرَجَاهُ مِنَ الظُّلْمَةِ وَاَدْخَلاهُ فِى النُّوْرِ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ يُكَلِّمُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يُكَلِّمُوْنَهُ فَجَاءَ هُ صِلَتُهُ لِلرَّحِمِ فَقَالَتْ يَامَعْشَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كُلِّمُوْهُ فَاِنَّهُ كَانَ وَاصِلاً لِرَحِمِهِ فَكَلَّمُوْهُ وَصَافَحُوْهُ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ يَتَّقِى النَّارَ وَحَرَّهَا وَشَرَرَهَا بِيَدِهِ عَنْ وَجْهِهِ فَجَاءَ تْهُ صَدَقَتُهُ وَصَارَتْ سِتْراً عَلٰى وَجْهِهِ وَظِلاًّ عَلٰى رَاسِهِ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ اَخَذَتْهُ الزَّبَانِيَةُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَجَاءَ هُ اَمْرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاسْتَنْقَذَاهُ مِنْ اَيْدِيْهِمْ وَسَلَّمَاهُ اِلٰى مَلاَئِكَةِ الرَّحْمَةِ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ هَوَتْ صَحِيْفَتُهُ قِبَلَ شِمَالِهِ فَجَاءَ هُ خَوْفُهُ مِنَ اللّٰهِ فَاَخَذَ صَحِيْفَتَهُ فَجَعَلَهَا فِىْ يَمِيْنِهِ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ قَدْخَفَّ مِيْزَانُهُ فَجَاءَ تْهُ اَفْرَاطُهُ فَثَقَّلُوا مِيْزَانَهُ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ قَائِمًا عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَجَاءَ هُ وَجْلُهُ مِنَ اللّٰه تَعَالٰى فَاَنْقَذَهُ مِنْهَا وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ هَوٰى اِلَى النَّارِ فَجَاء تْهُ دَمُوْعُهُ اَلَّتِىْ بَكَاهَا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَاسْتَخْرَجَتْهُ مِنَ النَّارِ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ يَرْعَدُ عَلَى الصِّرَاطِ كَمَا تَرْعَدُ السَّعْفَةُ فَجَاءَ تْهُ صَلاتُهُ عَلَىَّ فَسَكَنَتْ دَعْوَتُهُ وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ رَحْبَةٍ ذُوْنَهُ فَجَاءَ تْهُ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ."

Marfat.com

''میں نے رات عجیب واقعہ دیکھا ہے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے پاس موت کا فرشتہ روح قبض کرنے آیا ہے تو والدین کے ساتھ اس کا حسن سلوک آیا اور فرشتے کو ہٹا دیا، میں نے ایک امتی کو دیکھا جس پر قبر کا عذاب مسلط ہو گیا تھا تو اس کے وضو نے آ کر اس کو بچا لیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جسے شیطانوں نے گھیر لیا تھا، تو اللہ کے ذکر نے آ کر اسے ان سے بچا لیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جسے عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا تھا اس کی نماز نے آ کر اسے چھڑا لیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جو پیاس سے ہانپ رہا تھا جب بھی وہ حوض پر جاتا اسے روک دیا جاتا، اتنے میں اس کے روزے آئے اور اسے پانی پلا کر سیراب کر دیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ وہ مختلف حلقوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے نبیوں کے پاس جاتا ہے تو ہر حلقے سے اسے ہٹا دیا جاتا ہے، اتنے میں اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے میرے پہلو میں بٹھا دیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جس کے آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اتنے میں اس کا حج اور عمرہ آئے اور اسے اندھیرے سے نکال کر روشنی میں داخل کر دیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ وہ ایمان والوں سے بات کرتا ہے اور وہ اس سے نہیں بولتے تو اس کی صلہ رحمی آئی اور کہا اے ایمان والو اس سے بات کرو کیونکہ یہ صلہ رحمی کرنے والا تھا تو وہ اس سے بولنے لگے اور ہاتھ ملانے لگے، ایک امتی کو میں نے دیکھا جو اپنے چہرے کو آگ کی گرمی اور شعلوں سے ہاتھ کے ذریعے بچا رہا تھا، اس کا صدقہ آیا اور اس کے چہرے کا پردہ اور اس کے سر پر سایہ بن گیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جسے ہر جگہ سے جہنم کے فرشتوں نے پکڑ رکھا تھا اور اس کا نہی عن المنکر وامر بالمعروف آیا اور اسے ان کے ہاتھوں سے چھڑا کر رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جس کا اعمال نامہ اس کی بائیں جانب سے آیا تو اس کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا آیا اور اس کا اعمال نامہ پکڑ کر اس کے دائیں ہاتھ میں دے دیا، ایک امتی

Marfat.com

کو میں نے دیکھا جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو رہا تھا تو اس کے ذخیرہ کیے ہوئے اعمال آئے اور اس پلڑے کو بھاری کر دیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جو جہنم کے کنارے پر کھڑا تھا تو اللہ تعالیٰ سے اسے جو ہیبت تھی وہ آئی اور اسے جہنم سے بچا لیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جو جہنم کی طرف جا رہا تھا تو اس کے اللہ کے خوف سے بہائے ہوئے آنسو آئے اور اسے آگ سے بچا لیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا جو پل صراط پر کانپ رہا تھا جیسے رواں کانپتا ہے تو مجھ پر اس کا درود بھیجنا آیا اور اسے تھام لیا اور ایک امتی کو میں نے دیکھا جس کے لئے خوشی کے دروازے بند کر دیئے گئے تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت آئی اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے۔"[٦٠]

قاضی ابو یعلیٰ نے اپنی کتاب "ابطال التاویلات لاخبار الصفات" میں نقل کیا ہے جس میں یہ زیادتی ہے:

"اور میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل گرا ہوا تھا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ تھا، پس اس کے پاس میری محبت آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔"[٦١]

مرنے سے پہلے جنت کا دیدار:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ فِي الْجَنَّةِ."

"جو آدمی مجھ پر ایک دن میں ہزار بار درود بھیجے وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ ضرور دیکھے گا۔"[٦٢]

سب سے زیادہ حوروں والے:

جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً اَكْثَرُكُمْ اَزْوَاجًا فِي الْجَنَّةِ."

''تم میں سے جو آدمی مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے اس کی جنت میں سب سے زیادہ حوریں ہوں گی۔''[۶۳]

اسے الدرالمنظم کے مصنف نے نقل کیا ہے لیکن میں ابھی تک اس کی سند سے مطلع نہیں ہو سکا۔

بیس غزوؤں جتنا ثواب:

حضرت عبداللہ بن جرادرضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حَجُّوْا الْفَرائِضَ فَاِنَّمَا اَعْظَمُ اَجْراً مِنْ عِشْرِیْنَ غَزْوَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاِنَّ الصَلاةَ عَلَیَّ تَعْدِلُ ذَاکُلَّهٗ.''

''فرائض ادا کرو کیونکہ اس کا ثواب بیس مرتبہ فی سبیل اللہ جہاد میں جانے سے بڑا ہے اور مجھ پر درود بھیجنا اس سب کے برابر ہے۔''[۶۴]

ایک درود کے بدلے چار سو غزوات کا ثواب:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَغَزَابَعْدَهَا غَزْوَةً کُتِبَتْ غَزَاتُهٗ بِأَرْبَعِ مِائَةِ حَجَّةٍ قَالَ فَانْکَسَرَتْ قُلُوْبُ قَوْمٍ لَایَقْدِرُوْنَ عَلَی الْجِهَادِ وَلَا الْحَجِّ قَالَ فَاَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیَّ مَا صَلَّی عَلَیْکَ أَحَدٌ اِلَّا کُتِبَتْ صَلَاتُهٗ بِأَرْبَعِ مِائَةِ غَزَاةٍ کُلُّ غَزَاةٍ بِأَرْبَعِ مِایَةِ حَجَّةٍ.''

''جو آدمی اسلام کے مطابق حج کرے اور اس کے بعد جہاد میں جائے تو اس کا جہاد چار سو حج کے برابر لکھا جاتا ہے..... یہ بات سن کر ایسے لوگوں کے دل ٹوٹ گئے جو نہ جہاد کی استطاعت رکھتے تھے نہ حج کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی فرمائی کہ..... جو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا میں اس کے لئے چار سو غزوں کا ثواب لکھوں گا جن میں سے ہر غزوے کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا۔''[۶۵]

Marfat.com

بے سروسامانوں کا صدقہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" اَیَّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ تُکُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا زَکٰوةٌ وَقَالَ لَایَشْبَعُ مُؤْمِنٌ خَیْراً حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ."

جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں کہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"

یہ اس کے لئے مالی صدقہ کے برابر ہے اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت پر ہوتی ہے۔"[٦٦]

یہی حدیث ابویعلیٰ موصلی کی مسند میں بھی ہے اور بیہقی کے ادب میں بھی موجود ہے لیکن اس کے الفاظ یوں ہیں:

"اَیَّمَا رَجُلٍ کَسَبَ مَالاً مِنْ حَلَالٍ فَاَطْعَمَ نَفْسَهٗ اَوْ کَسَاهَا فَمَنْ دُوْنَهٗ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَهٗ زَکَاةٌ وَاَیَّمَارَجُلٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهٗ زَکَاةٌ."

امام بخاریؒ نے "ادب مفرد" میں اسی طرح نقل کیا ہے۔ ابن حبان نے اس حدیث پر یہ عنوان قائم کیا ہے "یہ فصل اس بیان میں ہے کہ جو آدمی اپنی دعا میں اپنے رب سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی دعا مانگے تو یہ صدقہ کی قدرت نہ ہونے کی صورت میں صدقہ ہوتا ہے۔" اھ

Marfat.com

صدقہ افضل ہے یا درود شریف پڑھنا؟

بعض علماء سے پوچھا گیا کہ صدقہ افضل ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا افضل ہے؟ فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا افضل ہے۔ پوچھا گیا نفل و فرض ہر قسم کے صدقہ سے افضل ہے؟ فرمایا ہاں، اس لئے کہ وہ عمل جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہو اور خود بھی اس پر عمل کیا ہو اور اس کے فرشتوں نے بھی، تو وہ اس فرض جیسا نہیں ہے جو صرف بندوں پر لازم ہو۔[۶۷]

دس لاکھ نیکیاں:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا اَلْفَ اَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَحَاعَنْهُ اَلْفَ اَلْفَ سَیِّئَةٍ وَکَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ صَدَقَةٍ مَقْبُوْلَةٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ ثُمَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُهٗ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ کَمَا صَلّٰی عَلَیَّ وَمَنْ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ نَالَتْهُ شَفَاعَتِیْ."

"جو آدمی مجھ پر ایک دن میں سو بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کی دس لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں، اس کی دس لاکھ کوتاہیاں معاف کرتے ہیں، اس کے سو مقبول صدقات لکھتے ہیں، اور جو آدمی مجھ پر درود بھیجے پھر وہ درود مجھ پر پہنچے تو میں بھی اس کیلئے اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح اس نے مجھ پر درود بھیجا ہے اور جس کے لئے میں دعا کروں اسے میری شفاعت ملے گی۔"

اس حدیث کو ابو سعد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرف المصطفیٰ میں روایت کیا ہے۔[۶۸]

اعمال کی پاکیزگی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ زَکَاةٌ لَکُمْ.

"مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے پاکیزگی ہے۔"

Marfat.com

اس حدیث کوامام احمدؒ نے اورابوالشیخ نے اپنی کتاب "اَلصلوٰۃُ النبویۃ" میں نقل کیا ہے۔اسی طرح ابن ابی عاصم نے بھی۔[۶۹] حارث اورابوبکر بن ابی شیبۃ نے بھی اپنی اپنی مسند میں اسے نقل کیا ہے،اوراس میں یہ اضافہ بھی ہے۔

وَسَلُوْا اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ.

''اوراللہ عزوجل سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو۔''

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وسیلہ کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھاتو صرف یہ فرمایا کہ:

''اَعَلٰی دَرَجَۃٌ فِیْ الْجَنَّۃِ لَایَنَالُھَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوْاَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ.''

''اَلْوَسِیْلَۃ جنت میں سب سے بلند درجہ ہے جوصرف ایک ہی آدمی کو ملے گااور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔''

اسے ابوالقاسم تیمی نے بھی ترغیب میں نقل کیا ہے،جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلاَۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا لَکُمْ زَکٰوۃٌ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْا اللّٰہَ فَاسْأَلُوْہُ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا اَرْفَعُ دَرَجَۃٍ فِیْ الْجَنَّۃِ وَھِیَ لِرَجُلٍ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَہٗ.''

''مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ یہ تمہارے لئے زکوٰۃ ہے اور جب تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مانگوتو وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ یہ جنت کا سب سے بلند مقام ہے، جوایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ اکلوتا آدمی میں ہوں گا۔''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

''صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِرَبِّکُمْ وَزَکَاۃٌ لِاَعْمَالِکُمْ.''

''تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کے لئے محافظ ہے،تمہارے رب کی رضامندی ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔''[۷۰]

Marfat.com

ایک نوجوان کا واقعہ:

ابوحفص عمر بن حسین سمرقندیؒ نے اپنی کتاب ''رونق المجالس'' میں نقل کیا ہے کہ:

''بلخ شہر میں ایک بڑا مالدار تاجر رہتا تھا جس کے دو بیٹے تھے، اچانک وہ تاجر فوت ہوا تو اس کے بیٹوں نے اس کا مال آدھا آدھا تقسیم کرلیا مگر اس کے مال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے، ان میں سے ایک ایک تو ہر بھائی نے لے لیا، باقی ایک رہ گیا، بڑے بھائی نے مشورہ دیا کہ اس باقی رہنے والے موئے مبارک کے دو ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔

چھوٹے بھائی نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے شایان شان نہیں ہے کہ ہم اسے دو ٹکڑے کریں۔

بڑے بھائی نے کہا تجھے ان کی اتنی قدر ہے تو تینوں موئے مبارک تم لے لو اور میراث کے مال کا اپنا حصہ بھی مجھے دیدو! چھوٹے بھائی نے کہا ٹھیک ہے۔

چنانچہ بڑے بھائی نے باپ کا پورا مال لے لیا اور چھوٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تین موئے مبارک لے کر اپنی جیب میں محفوظ کر لئے؛ وہ بار بار ان کو جیب سے نکالتا ان کی زیارت کرتا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجتا اور پھر انہیں جیب میں رکھ لیتا۔

کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا سامان ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی مالدار ہوتا چلا گیا۔ کچھ دنوں بعد وہ فوت ہوا تو ایک بزرگ نے اسے خواب میں دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت ہوئی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کو بتادو کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت پوری کرانی ہو تو وہ اس نوجوان کی قبر پر جائے، اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے، چنانچہ لوگ اس نوجوان کی قبر پر جانے لگے، حتیٰ کہ اگر کوئی مسافر وہاں سے گذرتا تو سواری سے اتر کر گذرتا۔

سو حاجتوں کا پورا ہونا:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ،

Marfat.com

سَبْعِيْنَ مِنْهَا لِآخِرَتِهٖ وَثَلَاثِيْنَ مِنْهَا لِدُنْيَاهُ."

''جو مجھ پر روزانہ سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیں گے، جن میں سے ستر حاجتیں آخرت کی ہوں گی اور تیس اس کی دنیا سے متعلق ہوں گی۔''[۷۱]

خالد بن طھمان سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَاحِدَةً قُضِیَتْ لَهٗ مِائَةُ حَاجَةٍ"

''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔''[۷۲]

مسند الفردوس میں بغیر سند کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ."

''جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر سو بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں۔''

درود بھیجنا عبادت ہے:

وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا عبادت ہے۔

اسے تیمیؒ نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے اور نمیری اور ابن بشکوال نے بھی نقل کیا ہے۔

شب و روز عبادت میں رہنے کا ثواب:

ابو عثمان مدنی کہتے ہیں:

''جس نے روزانہ سو بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے ہمیشہ رات اور دن عبادت میں گذارے۔''

اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب عمل:

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

''میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ انہوں نے جواب دیا اے محمدؐ! آپ پر درود بھیجنا اور علی بن ابی طالب کی محبت۔''[۷۳]

مجالس کو درود سے مزین کرو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.''

''اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود بھیج کر مزین کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔''[۷۴]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''اپنی مجلسوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اور حضرت عمر بن خطاب کا تذکرہ کر کے زینت بخشو۔''

اسے علامہ نمیری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بڑے مرتبہ والے اعمال:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم حضرت سمرۃ السوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ہم جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے مرتبہ والا عمل کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا:

''صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَۃِ.''

''سچ بات کہنا اور امانت ادا کرنا۔''

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید ارشاد فرمایئے، ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"صَلاةُ اللَّيْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِر."

''رات کی نماز اور وقفہ کر کے رکھے گئے روزے (نفلی)۔''

میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مزید ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا:

"كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلاةُ عَلَيَّ تُنْفِيْ الْفَقْرَ."

''ذکر کی کثرت اور مجھ پر درود بھیجنا فقر کو دور کرتا ہے۔''

میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا:

"مَنْ اَمَّ قَوْماً فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالْعَلِيْلَ وَالصَّغِيْرَ وَذَاالْحَاجَةِ."

''جو لوگوں کی امامت کرائے اسے چاہئے ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بڑی عمر والے، بیمار، بچے اور حاجت والے بھی ہوتے ہیں۔''[۷۵]

معاشی تنگی کا علاج:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے تنگدستی و بدحالی کی شکایت پیش کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

"اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ اَوْلَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ وَاقْرَاْ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً."

''جب تم اپنے گھر میں داخل ہونے لگو تو سلام کرو خواہ اس میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھو۔''

اس آدمی نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کی بارش ہی برسادی حتیٰ کہ اس کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں پر بھی۔[۷۶]

ابوعبداللہ قسطلانیؒ کا واقعہ:

ابوعبداللہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو خدمتِ اقدس میں اپنی تنگدستی کی شکایت پیش کی، نبی کریم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ پڑھو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَھَبْ لَنَا اَللّٰھُمَّ مِنْ رِّزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَکِ مَانَصُوْنُ بِہٖ وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ وَاجْعَل لَّنَا اَللّٰھُمَّ اِلَیْہِ طَرِیْقاً سَھْلاً مِنْ غَیْرِ تَعْبٍ وَلَانَصَبٍ وَلَامِنَّۃٍ وَلَاتَبِعَۃٍ وَجَنِّبْنَا اَللّٰھُمَّ الْحَرَامَ حَیْثُ کَانَ وَاَیْنَ کَانَ وَعِنْدَ مَنْ کَانَ وَحَلِّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اَھْلِہٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَیْدِیَھُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَھُمْ حَتّٰی لَاتَنْقَلِبَ اِلَّا فِیْمَا یُرْضِیْکَ وَلَانَسْتَعِیْنُ بِنِعْمَتِکَ اِلَّا عَلٰی مَاتُحِبُّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ."

"اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود بھیجئے، اے اللہ! ہمیں اپنا حلال، پاکیزہ اور مبارک رزق عنایت فرمایئے، جس سے ہم اپنے آپ کو آپ کی کسی مخلوق کی محتاجی کی شرمساری سے بچائیں۔ اے اللہ! ہمارے لئے اپنے اس رزق کے حصول کا ایسا آسان راستہ پیدا فرمایئے جس میں نہ تو مشکل ہو نہ مشقت ہو، نہ کسی کا احسان ہو نہ کسی کی محتاجی۔ اے اللہ ہمیں حرام سے بچایئے، خواہ جہاں ہو جیسا ہو، جس کے پاس ہو، ہمارے اور حرام والوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دیجئے ہم سے ان کے ہاتھوں کو روک لیجئے، ہم سے ان کے دلوں کو پھیر دیجئے، حتیٰ کہ ہم نہ پھریں مگر ان کاموں کی طرف جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور آپ کی نعمتوں کے لئے معاونت نہ چاہیں مگر صرف انہیں کے لئے جنہیں آپ پسند کرتے ہیں، اے سب سے بڑے رحم فرمانے والے۔"

خیر و بھلائی کا سرچشمہ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ رَبَّہٗ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِالْتَمَسَ الْخَیْرَ مِنْ مَّظَانِّہٖ"

Marfat.com

''جس نے قرآن کریم پڑھا، اپنے رب کی تعریف کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو اس نے خیر کو وہیں سے چاہا جو اس کی جگہ ہے۔''

علامہ نمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

علامہ بیہقی کی شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

''مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مِنْ مَّظَانِّہٖ.''

''جس نے قرآن کریم کی تلاوت کی، رب تعالیٰ کی حمد بیان کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے بخشش کی درخواست کی اس نے خیر کو اسی جگہ سے طلب کیا جہاں وہ ہے۔''[۷۷]

عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہی جاتی ہے..... آگے اوپر والی حدیث کے الفاظ ذکر کئے ہیں البتہ حَمِدَ رَبَّہٗ کی جگہ دَعَا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے الفاظ ہیں۔[۷۸]

قربِ نبوی پانے والے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً.''

''بے شک قیامت کے دن میرے نزدیک ترین وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے مجھ پر دوسروں سے زیادہ درود بھیجا ہوگا۔''[۷۹]

اولاد در اولاد ایصال ثواب:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

''اَلصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِیِّ تُدْرِکُ الرَّجُلَ وَوَلَدَہٗ وَ وَلَدَ وَلَدِہٖ.''

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ثواب پڑھنے والے کو، اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو پہنچتا ہے۔''[۸۰]

Marfat.com

ایک خاتون کا واقعہ:

مروی ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک خاتون آئی اور عرض کیا یا شیخ میری بیٹی فوت ہوگئی ہے، میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھوں، حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھ کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار، سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر ایک بار پڑھ پھر بستر پر لیٹ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ حتیٰ کہ نیند آ جائے۔''

اس عورت نے یہ عمل کیا تو اس کی بیٹی خواب میں نظر آئی لیکن وہ عذاب اور تکلیف میں مبتلا تھی، اس پر پگھلے ہوئے تانبے کا لباس تھا، ہاتھ بندھے ہوئے اور پاؤں آگ کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

جب بیدار ہوئی تو پھر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئی اور سارا قصہ سنایا، حضرت حسنؒ نے فرمایا:

''صدقہ کرو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں۔''

اس رات حضرت حسن بصریؒ سوئے تو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں، ایک تخت بچھا ہوا ہے، جس پر ایک حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہے جس کے سر پر نور کا تاج ہے۔ لڑکی نے کہا اے حسن کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، لڑکی نے کہا میں اسی عورت کی بیٹی ہوں جسے آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم کیا تھا، حضرت حسنؒ نے فرمایا تمہاری والدہ نے تو تمہاری کچھ اور ہی حالت بیان کی ہے۔ لڑکی نے کہا میری حالت وہی تھی جو اس نے بتائی، حضرت حسنؒ نے پوچھا پھر اس درجہ کو کیسے پہنچی ہو؟ لڑکی نے بتایا کہ:

''ہم ستر افراد اسی عذاب وسزا میں مبتلا تھے، جو میری والدہ نے آپ کو بتایا کہ ایک صالح آدمی ہماری قبروں سے گذرا اور ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اس کا ثواب ہمیں بخش دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے

Marfat.com

اس عمل کو قبول فرمایا اور ہم سب کو اس نیک آدمی کی برکت سے عذاب و سزا سے آزاد فرمادیا اور میرے حصہ میں یہی انعامات آئے جو آپ نے خود دیکھے ہیں۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی:

ابوالفرج بغدادی نے "المطرب" میں ذکر کیا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر میں آپ کو دس ہزار کان دوں اور آپ ہر کان سے میرا کلام سنیں اور دس ہزار زبانیں دیدوں جن سے آپ میرے کلام کا جواب دیں تو تب بھی میرے نزدیک آپ کی وہ حالت زیادہ محبوب و مقرب ہوگی جب آپ میرا ذکر کریں تو ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجیں۔"[۸۱]

حافظ ابونعیم نے "حلیہ" میں حضرت کعب سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ:

اے موسیٰ! اگر میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں آسمان سے ایک قطرہ بھی نہ اتارتا، نہ زمین سے ایک دانہ اُگاتا ..... اسی طرح کئی ساری چیزوں کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا..... اے موسیٰ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو میرا اتنا قرب حاصل ہو جو اس قرب سے بھی زیادہ ہو جو کلام کو زبان سے حاصل ہوتا ہے، اور جو دل کے وساوس کو دل سے ہوتا ہے، اور جو قرب آنکھ کی بینائی کو آنکھ سے ہوتا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہاں! اے میرے پروردگار!"

ارشاد فرمایا:

"تو پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجئے۔"

اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمْ کی روایت:

اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمْ کے مصنف نے ذکر کیا ہے کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً اَقْرَبُکُمْ مِنِّی غَداً."

"تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے وہ کل تم سب سے میرے قریب تر ہوگا۔"[۸۲]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ابھی قریب ہی گذر چکی ہے کہ:

"اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً."

"لوگوں میں مجھ سے زیادہ قریب وہی ہوگا جو ان میں مجھ پر درود بھیجنے میں ان سے بڑھ کر ہوگا۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ چوتھے باب میں آگے آرہی ہے کہ:

"اَقْرَبُکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِیْ الدُّنْیَا."

"قیامت کے دن ہر جگہ تم میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر تم سب سے زیادہ درود بھیجتا تھا۔"

ابوالمظفر سمرقندیؒ کا واقعہ:

علامہ مجدالدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوالمظفر سمرقندی کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

"میں ایک دن کعب کے جنگل میں گیا تو راستہ بھول گیا اور اچانک حضرت خضر علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا، میں نے انہیں دیکھا تو انہوں نے فوراً کہا چلئے، میں ان کے ساتھ چلا تو میرے دل میں آیا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں، میں نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا "خضر بن انشا ابوالعباس" میں نے ان کے ساتھ ان کے ایک اور ساتھی کو بھی دیکھا تو پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا "الیاس بن بسام۔"

میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں، کیا آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور قدرت کی قسم آپ مجھے ضرور کچھ بتائیں تا کہ میں آپ کے حوالہ سے نقل کر سکوں۔ ان دونوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

"مَامِنْ مُؤمِنٍ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ اِلَّا نَضَّرَ بِهٖ قَلْبَهٗ وَنَوَّرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ."

"جو مومن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے دل کو تر و تازہ رکھیں گے اور اسے منور فرمائیں گے۔"

میں نے حضرت خضر و حضرت الیاس علیہما السلام کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے کہ "بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے، جنہیں اسمویل کے نام سے پکارا جاتا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمنوں پر مدد عطا فرمائی تھی، ایک دفعہ جب وہ دشمن کے تعاقب میں نکلے تو دشمن کے لوگوں نے کہا یہ جادوگر ہے جو ہمارے لشکروں کو جادو کے ذریعے ناکارہ کرنے آیا ہے لہٰذا ہم اسے سمندر کی جانب رکھ کر شکست دیں گے، چنانچہ دشمن چالیس آدمی لے کر نکلے اور انہیں سمندر کے کنارے محصور کر دیا تو ان کے ساتھیوں نے کہا اب ہم کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا سوار ہو جاؤ اور صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھو، چنانچہ سب سوار ہوئے اور یہ درود پڑھا تو صورتحال بدلی اور ان کا دشمن سمندر کی جانب پھنسا اور اس میں گر کر سب غرق ہو گئے، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ واقعہ ہمارے سامنے ہوا۔"

میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ طَهُرَ قَلْبُهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطْهِرُ الثَّوْبَ الْمَآءُ."

"جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اس کا دل نفاق سے ایسے پاک ہو گیا جیسے کپڑے کو پانی پاک کرتا ہے۔"

ابوالمظفر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے یہ بھی سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ مُؤمِنٍ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلَّا اَحَبَّهُ النَّاسُ وَاِنْ كَانُوْا اَبْغَضُوْهُ وَاللّٰهِ لَايُحِبُّوْنَهٗ حَتّٰى يُحِبَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ."

Marfat.com

''جو بھی مومن صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہتا ہے لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اگرچہ پہلے اس سے بغض رکھتے ہوں اور اللہ کی قسم لوگ اس سے محبت نہیں کرتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔''

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''مَنْ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الرَّحْمَۃِ.''

''جس نے کہا ''اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے'' تحقیق اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے۔''

ابوالمظفر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دونوں بزرگوں سے سنا کہ:

''شام سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میرے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں اور آپ کی زیارت سے بھی مشرف ہونا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ، اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں نابینا ہوں، ارشاد فرمایا تو پھر ان سے کہو کہ ایک ہفتہ تک روزانہ رات کو صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں، انہیں خواب میں میری زیارت ہو جائے گی اور یہ واقعہ وہ مجھ سے روایت کر سکیں گے، چنانچہ ان صاحب نے یہ عمل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور وہ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کرتے تھے۔''

ابوالمظفر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خضر و حضرت الیاس علیہما السلام کو یہ بھی کہتے سنا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''اِذَا جَلَسْتُمْ مَجْلِسًا فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ یُوَکِّلُ اللّٰہُ بِکُمْ مَلَکًا یَمْنَعُکُمْ مِنَ الْغِیْبَۃِ حَتّٰی لَاتَغْتَابُوْا، فَاِذَاقُمْتُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَاِنَّ النَّاسَ لَایَغْتَابُوْنَکُمْ وَیَمْنَعُکُمُ الْمَلَکُ مِنْ ذٰلِکَ."

''جب کسی مجلس میں بیٹھو اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ لو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر فرشتہ مقرر کر دیں گے جو تمہیں غیبت سے روکے گا حتیٰ کہ تم اس مجلس میں کسی کی غیبت نہ کرو گے، اور جب مجلس سے اٹھو تو بسم اللہِ الرحمٰنِ الرَّحِیْم اور صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ لو، لوگ تمہاری غیبت نہیں کریں گے اور ایک فرشتہ تمہیں ان کی غیبت سے محفوظ رکھے گا۔''[۸۳]

شیخ ابو مظفر سمرقندی حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کے قائلین میں سے ہے، یہ ایک مشہور مسئلہ ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔ واللہ المستعان۔

پہلے باب میں وہ درود شریف گذر چکے ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور آخری باب میں اور بھی ایسا درود شریف آئے گا۔

حضرت ابراہیم تیمی رحؒ کا واقعہ: [۸۴]

''ابراہیم تیمی کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر، حمد، تسبیح کر رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات پر درود بھیج رہے تھے کہ اچانک حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا میرے پاس تمہارے لئے ایک ہدیہ ہے، روزانہ طلوعِ آفتاب سے پہلے اسے دیکھو اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سات بار سورۂ فاتحہ، معوذتین، سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، سورۃ قُلْ یَاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ، آیۃ الکرسی، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھو، اپنے لئے اور تمام زندہ و فوت شدہ مومن مرد و خواتین کیلئے استغفار کرو۔

اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی ایک بار یہ عمل کرو اور کہو ''یا رب یہ عمل مجھے حضرت خضر علیہ السلام نے سکھایا ہے'' اگر آپ نے یہ عمل زندگی میں ایک بار بھی کر لیا تو آپ کو کافی ہو جائے گا۔

Marfat.com

ابراہیم تیمیؒ کہتے ہیں میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا آپ کو یہ عمل کس نے سکھایا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے، میں نے کہا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے میں کروں تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوسکوں؟ فرمایا:

جب مغرب کی نماز پڑھ چکو تو اٹھ جاؤ اور عشاء کی نماز تک کسی سے بات نہ کرو، نفل پڑھتے رہو، ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرو، ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ، تین بار سورہ قل ھواللہ احد پڑھو اور جب عشاء کی نماز پڑھ کر گھر لوٹو تو گھر والوں میں سے بھی نہ کسی سے بات کرو اور نہ انہیں اپنے عمل سے مطلع کرو، اور جب سونے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ، سات بار قل ھواللہ احد پڑھو، اور سجدہ میں سات بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، سات بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلاَحَوْلَ وَلاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھو، جب سجدہ سے اٹھ کر سیدھے بیٹھ جاؤ تو دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر کہو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا یَارَبِّ، یَا رَبِّ، یَارَبِّ، یَا اَللّٰہُ، یَا اَللّٰہُ، یَااَللّٰہُ پھر ہاتھ بلند کئے ہوئے ہی اٹھو اور کھڑے ہو کر مذکورہ کلمات کہو، پھر دائیں کروٹ پر قبلہ رُخ لیٹ جاؤ۔"

ابراہیمؒ کہتے ہیں میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا آپ نے یہ عمل کس سے سیکھا ہے انہوں نے کہا یہ عمل میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وقت سیکھا تھا جب ان کی طرف اس کی وحی کی گئی تھی۔

ابراہیم کہتے ہیں میں اس رات اپنے بستر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہا حتیٰ کہ میری نیند اڑ گئی اور پوری رات نیند نہ آئی۔ صبح کو اٹھا، صبح کی نماز پڑھی اور جب سورج بلند ہوا تو مجھے نیند آ گئی، فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر جنت میں داخل کر دیا اس میں میں نے سرخ یاقوت کا محل دیکھا، زمرد اخضر کا محل دیکھا اور سفید موتی کا محل بھی دیکھا، پانی، دودھ، شہد اور شراب کی نہریں دیکھیں، ان میں سے ایک محل سے ایک لڑکی نے میری طرف جھانکا تو اس کا چہرہ چمکتے

Marfat.com

سورج سے زیادہ روشن تھا، اس کی دو مینڈھیاں تھیں جو محل کی بلندی سے لے کر زمین تک لمبی تھیں، میرے اردگرد جو فرشتے موجود تھے میں نے ان سے پوچھا یہ لڑکی اور محل کس کے لئے ہے؟ انہوں نے بتایا یہ اسی کے لئے ہے جو ایسا عمل کرے جو تو نے کیا ہے، پھر میں سیراب اور سیر ہوئے بغیر جنت سے باہر نہ آیا، پھر فرشتوں نے مجھے اسی جگہ لوٹا دیا جہاں میں سو رہا تھا، اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر انبیاء ہیں اور ستر صفیں فرشتوں کی ہیں، جن میں سے ہر صف مشرق و مغرب تک ہے، ان سب نے مجھے سلام کیا اور میرے سر کے پاس بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ آنے والے تمام انبیاء و ملائکہ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! مجھے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں بتایئے کہ کیا انہوں نے آپ سے یہ حدیث سنی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ابوالعباس نے سچ کہا ہے، وہ تمام زمین کے عالم ہیں، ابدال کے سردار ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کا لشکر ہیں۔''

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کا اس ثواب کے علاوہ بھی کوئی ثواب ہے۔ ارشاد فرمایا:

''میری زیارت، دیگر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کی زیارت، جنت کا داخلہ، وہاں کے پھل کھانے، شراب پینے سے بڑھ کر کون سا ثواب ہوگا۔''

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے یہ عمل کیا اور آپ کی زیارت نہ کی تو؟ ارشاد فرمایا:

''قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس کے کئے ہوئے تمام بڑے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ و غضب سے امن میں رہے گا، اور ایک پکارنے والا پکارے گا ''اللہ تعالیٰ نے اس لمحہ تجھے ایسا بخشا ہے کہ یہ بخشش مشرق و مغرب کے تمام مومنین و مومنات کی بخشش سے بڑھ کر ہے'' اور بائیں جانب والوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ ایک سال تک اس کی کوئی برائی نہ لکھیں۔''[۸۵]

Marfat.com

دلوں کی طہارت:

محمد بن قاسمؒ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

"لِكُلِّ شَيْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ وَطَهَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤمِنِيْنَ مِنَ الصَّدَأِ، اَلصَّلَاةُ عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

"ہر شی کے لئے طہارت وصفائی ہوتی ہے اور مومنین کے دلوں کو زنگ سے پاک رکھنے والی چیز مجھ پر درود بھیجنا ہے۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

محمد بن قاسم نے اس حدیث کو معضلاً بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ از مترجم:

معضل ضاد کے فتحہ کے ساتھ بھی اور کسرہ کے ساتھ بھی ہے، مگر کسرہ زیادہ فصیح ہے، یہ اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند میں مسلسل دو راوی ساقط ہوں یا دو سے زیادہ، جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... تو یہ روایت مُعضل ہوگی کیونکہ امام مالک کے بعد دو راوی ساقط ہیں حضرت نافع اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایسی حدیث احکام میں معتبر نہیں ہوتی۔ اھ

سب سے افضل ومبارک علم:

ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے کہ ابو محمد خباری نے ہمیں بتایا کہ میں نے شام میں جبل لبنان کے رہنے والے ایک بڑے عالم وزاہد ابو احمد عبداللہ بن بکر بن محمد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

"سب سے زیادہ برکت وفضیلت والا اور دین ودنیا میں سب سے زیادہ مفید علم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں کیونکہ ان میں درود شریف کثرت سے پڑھا جاتا ہے، اور یہ علم گل وگلزار کی طرح ہے اس میں آپ کو ہر قسم کی خیر، بھلائی اور علم وذکر ملے گا۔"

Marfat.com

حساب سے نجات دلانے والے اعمال:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِیْ وَغَزَا غَزْوَةً وَصَلّٰی عَلَیَّ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْأَلْهُ اللّٰهُ فِیْمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ."

"جس نے اسلام کے احکام کے مطابق حج کیا اور میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی، کسی جہاد میں شرکت کی اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے فرائض کے متعلق باز پرس نہیں کریں گے۔"[۸۶]

حضرت محمد بن سعیدؒ کا واقعہ:-

محمد بن سعید بن مطرقؒ جو کہ بڑے بزرگوں میں سے تھے ان سے مروی ہے کہ میں روزانہ رات کو سونے سے پہلے اپنے بستر پر ایک خاص تعداد میں درود شریف پڑھنے کی پابندی کرتا تھا۔ ایک رات جب میں نے وہ تعداد پوری کر لی تو مجھے نیند آنے لگی، اس وقت میں ایک کمرہ میں تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمرہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے ہیں اور کمرہ میں نور ہی نور ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ارشاد فرمایا اپنا یہ منہ لاؤ جس سے تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہو میں اس کا بوسہ لوں، مجھے اس سے حیا آئی کہ میں اپنا منہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاؤں تو میں نے چہرہ پھیر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا، میں فوراً گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور اپنے ساتھ لیٹے ہوئے آدمی کو جگایا تو کمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور میرے رخسار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسہ کی وجہ سے آٹھ دن تک خوشبو رہی، جسے میری بیوی روزانہ میرے رخسار سے سونگھتی تھی۔"

اس روایت کو ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے عمل:

مروی ہے کہ جو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہو وہ ذیل کا درود شریف طاق بار پڑھے۔

Marfat.com

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ."

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ویسا درود شریف بھیجئے جیسا آپ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیجئے جو ان کے شایانِ شان ہے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود بھیجئے جیسا آپ کو محبوب ہے اور جو آپ ان کے لئے پسند فرماتے ہیں۔''

اور اس کے ساتھ ذیل کا درود شریف بھی ملا لے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ."

''اے اللہ! ارواح میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک پر درود بھیجئے، اے اللہ! اجساد میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر پر درود بھیجئے، اے اللہ! قبروں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر درود نازل فرمایئے۔''

پچاس بار روزانہ درود بھیجنے کا انعام:

ابن بشکوال نے ابوالمظر ف عبدالرحمٰن بن عیسیٰ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحَتْہُ الْمَلَائِکَۃُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ."

''جو ایک دن میں مجھ پر پچاس بار درود بھیجے قیامت کے دن اس سے فرشتے مصافحہ کریں گے۔''

ابوالفرج عبدوس نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوالمظر ف سے پوچھا کہ جس درود شریف کی یہ فضیلت ہے اس کے الفاظ کیا ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ اگر کوئی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پچاس بار کہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کافی ہوگا اور اگر مکمل درود شریف پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔

چند فصلیں جو دوسرے باب کا تتمہ ہیں

پہلی فصل:

علامہ اتلیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس ذات پر اللہ تعالیٰ اور ان کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس ذات کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اپنے خصوصی قرب سے نوازا ہے ان پر درود بھیجنے سے زیادہ بلند مرتبہ والا، زیادہ شفاعت والا اور اس سے بڑھ کر نفع دینے والا کون سا عمل ہو سکتا ہے، ہرگز نہیں کوئی نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سب سے بڑھ کر پُرعظمت نور ہے، یہ ایسی تجارت ہے جس میں خسارے کا کوئی تصور ہی نہیں، یہی وہ عمل ہے جو اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا صبح شام کا وظیفہ رہا ہے۔

لہٰذا اے مخاطب تمہیں چاہئے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کو لازم پکڑ اسی سے تیرا دل گمراہی سے پاک رہے گا، تیرا عمل پاکیزہ ہوگا، تو اپنی منزل مقصود پر پہنچے گا، تیرے دل کا نور چمک اٹھے گا، تجھے اپنے پروردگار کی رضامندی حاصل ہوگی، قیامت کے دن کی خوفناکیوں اور گھبراہٹوں سے امن ملے گا۔

"صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَرَّمَهُ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَحَلَّتْهُ تَكْرِيْماً، وَعَلَّمَهُ مَالَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَظِيْماً."

"اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب درود و سلام بھیجیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رسالت سے عزت بخشی، عزت کا لباس پہنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خاص علم عطا فرمایا جو پہلے سے آپ نہ جانتے تھے، اور ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔"

ابو سعید محمد بن ابراہیم سلمی نے کیا خوب کہا ہے ؎

Marfat.com

۱: اَمَّا الصَّلاَۃُ عَلَی النَّبِیِّ فَسِیْرَۃٌ
مَرْضِیَّۃٌ تُمْحیٰ بِھَا الْآثَامُ

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا پسندیدہ عمل ہے جس سے گناہ ختم ہوتے ہیں)

۲: وَبِھَا یَنَالُ الْمَرْءُ عِزَّ شَفَاعَۃٍ
یُبْنٰی بِھَا الْاِعْزَازُ وَالْاِکْرَامُ

(اسی عمل سے آدمی شفاعت کی عزت پائے گا اور اسی سے عزت واکرام کی بنیاد پڑتی ہے)

۳: کُنْ لِلصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ مُلَازِماً
فَصَلَاتُہٗ لَکَ جَنَّۃٌ وَسَلَامُ

(تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو لازم پکڑو کیونکہ ان پر درود بھیجنا تمہارے لئے جنت وسلامتی ہے)

ابوحفص عمر بن عبداللہ بن یزال اپنے آپ سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۱: اَیَا مَنْ اَتٰی ذَنْباً وَفَارَقَ زَلَّۃً
وَمَنْ یَرْتَجِی الرُّحْمٰی مِنَ اللّٰہِ وَالْقُرْبَا

(اے وہ کہ جو گناہوں کا مرتکب رہا اور بے راہ روی میں ممتاز رہا ہے اور اے وہ کہ جو اللہ تعالیٰ کی رحمت وقرب کا امیدوار ہے)

۲: تَعَاھَدْ صَلَاۃَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ
عَلٰی خَیْرِ مَبْعُوْثٍ وَاَکْرَمِ مَنْ نَبَا

(ہر لمحہ اس ذات پر درود کی پابندی کر جو تمام بھیجے جانے والوں سے بہتر اور تمام انبیاء سے زیادہ عظمت والے ہیں۔)

۳: فَتَکْفِیْکَ ھَمًّا اَیَّ ھَمٍّ تَخَافُہٗ
وَتَکْفِیْکَ ذَنْباً حَیْثُ اَعْظَمَ بِہٖ ذَنْباً

(درود شریف تجھے ہر اس غم کے لئے کافی ہے جس کا تجھے اندیشہ ہے اور

Marfat.com

تیرے ہر گناہ کے لئے بھی کافی ہے خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو)

۴: وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ يَفْعَلْ فَاِنَّ دُعَاءَ هٗ
يَجِدْ قَبْلَ اَنْ يَرْقٰى اِلٰى رَبِّهٖ حَجَباً

(اور جو درود شریف نہیں بھیجتا اس کی دعا رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچنے سے رُکی رہے گی۔)

۵: عَلَيْكَ صَلَاةُ اللّٰهِ مَالَاحَ بَارِقٌ
وَمَاطَافَ بِالْبَيْتِ الْحَجِيْجُ وَمَا لَبَّا

(تم پر درود بھیجنا لازم ہے جب تک سورج چمک رہا ہے اور جب تک حاجی بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں اور تلبیہ پڑھ رہے ہیں)

حافظ رشید عطار کے اشعار ہیں کہ:

۱: اَلَا اَيُّهَا الرَّاجِی الْمَثُوْبَةَ وَالْاَجْرَا
وَتَكْفِيْرَ ذَنْبٍ سَالِفٍ اَنْقَضَّ الظَّهْرَا

(سن! اے ثواب واجر اور کمر جھکا دینے والے گناہوں کے کفارے کے امیدوار)

۲: عَلَيْكَ بِاِكْثَارِ الصَّلَاةِ مُوَاظِبًا
عَلٰى اَحْمَدَ الْهَادِیْ شَفِيْعِ الْوَرٰى طُرًّا

(تم پر لازم ہے کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ کثرت سے درود بھیجتے رہو جو سب کو ہدایت بخشنے والے، تمام مخلوق کی شفاعت کرنے والے اور سب کا فخر ہیں۔)

۳: وَاَفْضَلُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ نَسْلِ آدَمٍ
وَاَزْكَاهُمْ فَرْعاً وَاَشْرَفُهُمْ نَجْراً

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں سے افضل ہیں، اولاد کے اعتبار سے سب سے پاکیزہ اور نسب میں سب سے معزز ہیں۔)

Marfat.com

۴: فَقَدْ صَحَّ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهٗ
يُصَلِّی عَلٰی مَنْ قَالَهَا مَرَّةً عَشْراً.

(تحقیق یہ بات صحیح ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے)

۵: فَصَلّٰی عَلَيْهِ اللّٰهُ مَاجَنَتِ الدُّجَا
وَاطَّلَعَتِ الْاَفْلَاکُ فِیْ اُفُقِهَا فَجْراً

(پس اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک رات تاریک ہے اور جب تک دنیا کے افق میں فجر طلوع ہوتی رہے گی۔)

یحییٰ بن یوسف صرصری اپنے آپ کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۱: مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اِنْ ذُکِرَاسْمُهٗ
فَهُوَ الْبَخِيْلُ وَزِدْهُ وَصْفَ جَبَانِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ذکر کئے جانے پر جو ان پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے اور مزید اسے بزدلی سے بھی موصوف کرو۔)

۲: وَاِذَا الْفَتٰی صَلّٰی عَلَيْهِ مَرَّةً
مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْبُلْدَانِ

(جب ان پر کوئی جوان تمام عالم میں کہیں سے بھی ایک بار درود بھیجتا ہے)

۳: صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً
فَلْيَزِدْ عَبْدٌ وَلَا يَجْنَحْ اِلٰی نُقْصَانِ

(اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتے ہیں لہٰذا بندہ کو زیادہ سے زیادہ درود بھیجنا چاہئے کمی کی طرف بالکل مائل نہ ہو۔)

Marfat.com

دوسری فصل

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور ان پر درود بھیجنے کو اپنے ذکر کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے شہادتین میں اپنے ذکر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔ اپنی اطاعت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اور اپنی محبت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ذکر کیا ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ثواب کو بھی اپنے ذکر کے ساتھ ملایا ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) اور فرمایا ہے ''جب کوئی بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی دل میں اسے یاد کرتا ہوں، جب وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اسی طرح جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ سلامتی اتارتے ہیں، فَلَهُ الْحَمْدُ وَالْفَضْلُ۔

تیسری فصل

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" .[الانعام:160]

''جو کوئی نیکی کرے گا اسے اس کا دس گنا بدلہ ملے گا۔''

قاضی ابوبکر بن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" .[الانعام:160] (جو کوئی نیکی کرے گا اسے اس کا دس گنا بدلہ ملے گا) اس ضابطہ کا فائدہ کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں اس کا بہت بڑا فائدہ ہے اور وہ یہ کہ اس سے قرآن کریم نے بتلا دیا کہ جو بھی ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا بدلہ ملے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بھی ایک نیکی ہے لہٰذا قرآن کریم کا یہ ضابطہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ درود بھیجنے

والے کو جنت میں دس درجات عطا کئے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کا ذکر کرنا بذاتِ خود بہت بڑی نیکی ہے۔

اس کی تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کا بدلہ یہی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا بدلہ بھی یہی بتلایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کا ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔

علامہ فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ بہت خوبصورت و اہم نکتہ ہے۔ اھ۔

مگر علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے صرف یہی بدلہ نہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں بلکہ اس سے بھی مزید یہ فرمایا کہ اس بندے کے دس درجات بلند ہوتے ہیں، اس کی دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے۔ نیز اس کے لئے دس نیکیاں لکھے جانے کا اضافہ بھی ہے جیسا کہ حضرت ابو بردہ بن نیار اور حضرت عمیر بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیث میں گذر چکا ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے "اور درود بھیجنے والے کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔" لیکن اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام نہیں لیا گیا۔

اس طرح کی احادیث دلالت کرتی ہیں کہ درود شریف پڑھنا بہت عظیم عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کئی گنا رحمت فرماتے ہیں، کئی گنا نیکیاں ملتی ہیں، گناہ ختم ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں اور غلام آزاد کرنے کا ثواب اس پر مزید ہے۔

لہٰذا سید السادات اور خوش بختوں کی اصل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ پر خوب درود بھیجو، یہی خوشیوں کے حصول کا وسیلہ ہے، اعلیٰ سے اعلیٰ رحمتوں کے حصول اور مضرات سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

تمہیں ہر ایک درود کے بدلے دس رحمتیں ملیں گی، جو زمین و آسمانوں کے حاکم کی طرف سے آئیں گی اور ساتھ گناہ بھی معاف ہوں گے۔ درجات بھی بلند ہوں گے، اور جنت میں معزز فرشتے بھی تم پر رحمت کی دعا کریں گے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً۔

Marfat.com

چوتھی فصل

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عرض کرنا کہ:

اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلاۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِی۔؟اس کا مطلب کیا ہے؟

اس قول کا مطلب یہ ہے کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں کثرت سے دعا مانگتا ہوں اپنی دعا میں آپ پر کتنا درود شریف بھیجوں؟ ایک دوسری روایت میں اسی مفہوم کی تصریح موجود ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ اس قول میں ''صلاۃ'' اپنے حقیقی معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ میں کثرت سے نماز پڑھتا ہوں اس میں کتنی کا ثواب آپ کو ہدیہ کروں یا کتنی نماز کے مثل ثواب آپ کو ہدیہ کروں۔

مصابیح کے بعض شارحین کا کہنا یہ ہے کہ ''صلاۃ'' یہاں دعا اور وِرد کے معنی میں ہے، اور اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ''میرا ایک مخصوص وقت ہے جس میں میں اپنے لئے دعا مانگتا ہوں، اس وقت میں سے کتنا حصہ آپ پر درود میں صرف کروں؟''

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے وقت کی تحدید و تعیین مناسب نہ سمجھی تا کہ زیادہ سے زیادہ درود شریف بھیجنے میں رکاوٹ نہ ہو، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے انہیں کو ہی اختیار دیا مگر ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ درود بھیجنے کی ترغیب بھی جاری رکھی، یہاں تک کہ ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی ذات کے لئے دعا کا سارا وقت آپ پر درود بھیجنے میں صرف کروں گا، تو جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تب تو درود شریف کی برکت سے تمہارے دین و دنیا کے تمام مقاصد پورے کئے جائیں گے'' اور اس کی وجہ یہ ہے کہ درود شریف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے جو کہ درحقیقت اپنے لئے دعا ہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب تعالیٰ سے نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

" مَنْ شَغَلَهٗ ذِكْرِیْ عَنْ مَسْأَلَتِیْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَااُعْطِی السَّائِلِيْنَ."

''جسے میرا ذکر مجھ سے مانگنے سے روکے میں اسے تمام سائلین کو ملنے والی چیزوں سے افضل چیز عطا کرتا ہوں۔''

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ اگر آپ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کو اپنی عبادتوں میں سب سے عظیم عبادت سمجھیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت کے غموں سے نجات بخشیں گے۔

فائدہ:

مذکورہ بالا حدیث اس بات کی بہت بڑی دلیل ہے کہ اگر کوئی آدمی درود شریف بھیجنے کے بعد کہے کہ ''میں اس کا ثواب سیدنا و مولانا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کرتا ہوں'' تو یہ درست ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلِّھَا'' یا رسول اللہ! میں اپنا پورا ثواب آپ کی خدمت میں ہدیہ کروں گا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اِذاً یُکْفٰی ھَمُّکَ'' تب تمہارے تمام مقاصد پورے کئے جائیں گے۔

اور جو اس بات کا قائل ہے کہ اس ایصال ثواب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و مرتبہ میں اضافہ ہوتا ہے، اور وہ اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ کامل ہے، تو شاید اس کے قول کا مطلب یہ ہے کہ اس کا درود بھیجنا قبول ہو اور اسے اس پر ثواب ملے اور جب امت میں سے کسی کو اس کی نیکی پر ثواب ملتا ہے تو اتنا ہی ثواب اس ہستی کو بھی ملتا ہے جس نے اسے یہ نیکی سکھائی ہو، اور اتنا ہی اس کے استاذ کے استاذ کو بھی اور اسی طرح یہ سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی استاذ اوّل ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیکی کرنے والے سے لے کر امت کے آخری استاذ تک سب کے ثواب کے مجموعہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ایصالِ ثواب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و مرتبہ میں اضافہ کا مطلب یہی ہے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے شرف و مرتبہ میں کامل و مکمل ہیں۔

چنانچہ کعبۃ اللہ کی زیارت کے وقت کی دعاؤں میں یہ جملہ بھی موجود ہے کہ: اَللّٰھُمَّ زِدْھٰذَاالْبَیْتَ تَشْرِیفاً وَتَعْظِیماً۔ ''اے اللہ اس گھر کے شرف و عظمت میں اضافہ فرمایئے''

پس معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف میں زیادتی کے قول کا مطلب یہی ہے کہ یا اللہ میرے اس درود کو قبول فرمایئے تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کا ثواب ملے۔

مذکورہ بالا مضمون اس سب تحقیق کا حاصل ہے جو میں نے اپنے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی ہے اور یہی تحقیق بہت خوب ہے۔ واللہ الموفق۔

Marfat.com

پانچویں فصل

حدیث اَوْلٰی النَّاسِ بِیْ وَاَقْرَبُکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ کا مطلب

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے ''اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَیْ اَقْرَبُھُمْ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ'' یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوگا۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسی حدیث سے ایک باب کا عنوان رکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو دنیا میں کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ قریب محدثین ہوں گے کیونکہ امت میں ان سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

(علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں اور عبیدہؒ کا بھی یہی قول ہے کہ اس حدیث سے خاص طور پر احادیث نقل کرنے والے مراد ہیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث لکھتے ہیں اور صبح و شام ان سے کذب اور جھوٹ کو دور کرتے ہیں۔ کثرت درود ظاہراً و باطناً ہر لحاظ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے۔ خطیب کی کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' سے ہم نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں ہمیں ابونعیم نے فرمایا یہ رواۃِ حدیث اور ناقلین حدیث کی خاص فضیلت ہے کیونکہ علماء کا کوئی طبقہ بھی محدثین اور رواۃِ حدیث سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے یا پڑھنے والا نہیں ہے۔

اکثر متاخرین کا قول ہے کہ اس حدیث میں محدثین کے لئے بشارت ہے کیونکہ یہی لوگ قولاً و فعلاً دن اور رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے والے ہیں حدیث لکھتے اور پڑھتے وقت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں لہٰذا یہی حضرات تمام لوگوں سے زیادہ درود بھیجنے والے ہیں اور تمام اہل علم کے تمام طبقات میں سے یہ طبقہ اس عظیم فضیلت کے ساتھ مخصوص ہوا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی مَااَحْسَنَ وَتَفَضَّلَ (پس سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جس کے انعامات کیا ہی خوب ہیں)۔

چھٹی فصل

اَلسَّلامُ عَلَیْهِ اَفْضَلٌ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ

(جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے کیونکہ غلام آزاد کرنے کا ثواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہی معلوم ہوا ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا افضل ہے، نیز یہ وجہ بھی ہے کہ غلام آزاد کرنے کے بدلے میں جہنم سے نجات اور جنت کا داخلہ ملتا ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کا سلام ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا سلام لاکھوں و کروڑوں جنتوں سے افضل ہے لہٰذا اے مخاطب! تیرے لئے جنت کے بدلے یہ احسان کافی ہے، ہم عظمت والے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطا فرما کر ہم پر احسان فرمائے اور جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت عطا فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو ہمارے لئے ہر شر و آفت سے بچنے کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اِنَّهٗ وَلِیُّ ذٰلِکَ وَالْقَادِرُ عَلَیْهِ. (بے شک وہی اس کا مالک اور اس پر قادر ہے)۔

حواشی

(۱) اس حدیث کوابوداؤدرحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہےاورامام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل کرنے کے بعدفرمایا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے،امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہےاورابن احبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔(رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

(۲) اخرجه ابو موسى المدينى بسند قال الشيخ مغلطاى لا باس به والله اعلم.

(۳) اس حدیث کوامام احمدرحمۃ اللہ علیہ نے اورابن زنجویہ نے اپنی تغریب میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے،اور یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ بات ایسی ہے جواپنے اجتہاد سے نہیں کہی جاسکتی۔

(۴) اس حدیث کوامام احمدؒ نے،ابونعیمؒ نے اورامام بخاریؒ نے بھی ''الادب المفرد'' میں نقل کیا ہے۔اور طبرانی نے اسے ''وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ سے آخرتک کے جملہ'' کے بغیرنقل کیا ہےاوراس کی سند کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(۵) اس حدیث کوامام نسائیؒ نے،اورابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں اورابن ابی شیبہؒ نے نقل کیا ہے۔البتہ آخری دوحضرات کی روایتوں میں ''وَرُفِعَتْ له الخ'' والا جملہ نہیں ہے۔

(۶) وفى سنده ابراهيم بن سالم بن شبل الهجيمى قال المنذرى لا اعرفه بعدالة ولا جرح وقال الهيتمى نحوه.

(۷) وهذا السند صحيح فيما قاله العراقى وليس كذلک فقد قال أبو حاتم ان أبا اسحاق لا يصح له من أنس سماع بل ولا رؤية ثم ان معلول بالرواية الاولٰى فانها من طريق ابى اسحاق عن بريد بن أبى مريم عن أنس وفيها خلف على أبى اسحاق فتارة يثبت الواسطة وتارة يحذفها ثم فى اثبات الواسطة خلف أيضاً فتارة يجعله بريداً عن انس كالرواية الأولى وتارة يجعله بريداً عن ابيه عن أنس وهذه الرواية عند حميد بن زنجويه فى الترغيب له و تارة يجعله الحسن البصرى كما اخرجها النسائى واما رواية الحذف فهى عندالنسائى أيضاً وابى يعلى وابن السنى والطبرانى والطيالسى وغيرهم وابو اسحاق ممن اختلط فرواية من سمع منه قبل الاختلاط أولى بالصواب ، وقد رجح الدارقطنى فى العلل وغيره البخيل من ذكرت عنده فلم يصل على ، من صلى على الحديث ، وهو من رواية ابى اسحاق عن انس بلا واسطة واشار الى خطئه والله الموفق.

(۸) اس حدیث کوامام احمدرحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن ابی عمرو عن عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف عن

Marfat.com

جدہ کے طریق سے نقل کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے بھی اسے اسی طرح سے نقل کیا ہے جس طرح سے احمد نے اس سے نقل کیا ہے چنانچہ کہا ہے کہ عن عبدالواحد عن ابیہ عن جدہ، اور بیہقی، عبد بن حمید اور ابن شاہین نے بھی اس حدیث کو پہلی روایت کی طرح نقل کیا ہے لیکن عاصم بن عمر بن قتادہ بن عمرو وعبدالواد کی زیادتی کے ساتھ۔

علامہ بیہقی نے ''الخلافیات'' میں حاکم سے نقل کیا ہے کہ ''یہ حدیث صحیح ہے اور سجدۂ شکر کے بارے میں اس سے زیادہ صحیح حدیث میرے علم میں نہیں ہے۔'' اھ۔

لیکن اس میں ایک طرح کا اختلاف موجود ہے چنانچہ احمد اور ابو یعلی موصلی نے اپنی اپنی مسند میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں عمرو کے طریق سے نقل کیا ہے چنانچہ کہتے ہیں عن عبدالرحمٰن بن ابی الحویرث عن محمد بن جبیر عن عبدالرحمٰن بن عوف۔

(۹) وفیه موسی بن عمیدة الزبدی ضعیف جداً.

(۱۰) وهو حدیث حسن ورجال هذا السند من رجال الصحیح لکن فیه عنعنة ابی الزبیر ، وقد ذکر الدارقطنی فی العلل ان اسحاق بن ابی فروة رواه عن ابی الزبیر فقال عن حمید بن عبدالرحمن بذل سهیل لکن اسحاق ضعیف واللّٰه اعلم.

(۱۱) اخرجه البخاری فی الادب المفرد هکذا ، ورواه ابوبکر بن أبی شیبة والبزار فی مسند یهما واسماعیل القاضی فی فضل الصلاة له من حدیث انس وحده فی مسنده مسلمة بن وردان ضعفه احمد واختلف علیه فیه کما ساذکره بعد.

(۱۲) اسے طبرانی الجامع الصغیر میں اسود بن یزید عن عمر کے طریق سے نقل کیا ہے اور طبرانی کے طریق سے الضیاء نے المختارۃ میں بھی نقل کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اس کی سند جید ہے بلکہ بعض نے اسے صحیح کہا ہے۔ ابن شاہین نے اپنی ترغیب میں بھی نقل کیا ہے اور اسی کے طریق سے ابن بشکوال نے بھی۔

(۱۳) وقال ابن جریر هذا خبر عندنا صحیح سنده لاعلة فیه توهنه ولا سبب یضعفه قلت هذا عجیب فان عاصما ضعفه الجمهور ومع ذلک فقد اختلف الاختلاف علیه فیه فقیل عنه هکذا اخرجه ابن ابی عاصم وقیل عنه عن عبداللّٰه بن عامر بن ربیعة عن أبیه کما سیأتی وهو اصح وقیل عنه عن القاسم بن محمد بن عایشة والعلم عنداللّٰه تعالیٰ.

(۱۴) قلت: وقد اختلف ایضاً فیه علی سلمة بن وردان فروی عنه هکذا وروی عنه عن أنس بن مالک کما تقدم اخرجه ابن ابی عاصم.

(۱۵) رواه ابن ابی عاصم فی کتاب الصلاة له من طریق مولی للبراء غیر مسمی.

(۱۶) قلت وقد اختلف فیه علی احد رواته ابی الصباح سعید بن سعید فقیل عنه هکذا وقیل عنه عن سعید بن عمیر عن ابیه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کما سیأتی والروایة الأولی اشبه قاله ابوزرعة الرازی وباللّٰه التوفیق.

Marfat.com

(١٧) اخرجه سعيد بن منصور وفيه من لم يسم.

(١٨) ذكره صاحب الدر المنظم لكني لم اقف على اصله الى الآن واحسبه موضوعاً والله اعلم.

(١٩) وفى سنده سليمان مولى الحسن بن على قال النسائى ليس بالمشهور وقال الذهبى فى الميزان ما روى عنه سوى ثابت النبائى انتهى ، وذكره ابن حبان فى الثقات على قاعدته فيمن لم يخرج واحتج به فى صحيحه كما ترى على ان سليمان لم ينفرد بذلك فقد رواه احمد فى المسند من طريق اسحاق بن كعب بن عجرة ان ابى طلحة قال اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً طيب النفس يرى فى وجهه البشر فقالوا يا رسول الله اصبحت طيب النفس يرى فى وجهك البشر قال: أجل أتانى آت من ربى فقال من صلى عليك من امتك كتب الله له بها عشر حسنات ومحا عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات ورد عليه مثلها ، وفى سنده ضعف.

(٢٠) قلت وقد حكم بعض الحفاظ بصحة اسناده وفيه نظر لأنه معلول برواية ثابت عن سليمان عبدالله بن ابى طلحة عن أبيه ، كذلك رواه النسائى واحمد والبيهقى فى الشعب ، ورجاله موثوقون ، وتابع ثابتاً على هذه الرواية اسماعيل القاضى فرواه ايضاً من رواية اسحاق بن عبدالله بن ابى طلحة عن أبيه عن جده.

(٢١) وتابع ثابتاً على روايته عن أنس عن أبى طلحة ابان وعبدالحكم والزهرى وابو ظلال وغيرهم.

(٢٢) قال رواية محمد بن حبيب ولا اعلمه الا قال وصلت عليه الملائكة عشر مرات ، أخرجه البغوى ومن طريقه الضياء فى المختارة ورواه الدارقطنى فى الأفراد وقال: تفرد به محمد بن حبيب الجارودى عن عبدالعزيز بن أبى حازم عن أبيه قلت وكلهم ثقاة لكن غلط محمد بن حبيب فيه فقلبه وانما هو من رواته عبدالعزيز بن أبى حازم عن العلاء بن عبدالرحمن عن أبيه عن ابى هريرة أخرجه اسماعيل القاضى وابن ابى عاصم بالمتن دون القصة.

(٢٣) وقد تقدم بهذا اللفظ فى أول الباب فعلى هذا لم يصب من حكم بصحته لكن قد جزم شيخنا بأن الحديث حسن وبالله التوفيق.

(٢٤) وفى سند الجميع نعيم بن ضمضم وفيه خلاف عن عمران بن الحميرى قال المنذرى لايعرف. قلت بل هو معروف ولينه البخارى وقال لا يتابع وذكره ابن حبان فى ثقات التابعين ، قال صاحب الميزان ايضاً لا يعرف ، قال لعيم بن ضمضم ضعفه بعضهم

Marfat.com

انتهى ، وقرأت بخط شيخنا لم ار فيه توثيقاً ولا تجريحاً الا قول الذهبى يعنى هذا.

(٢٥) قلت و قد قيل انه لم يسمع منه انما رآى رؤية والراوى له عن مكحول موسى ابن عمير وهو الجعدى الضرير كذبه ابو حاتم.

(٢٦) رواه ابو نعيم في الحلية عن الطبراني وسنده ضعيف

(٢٧) وقد اختلف فى سنده كما تقدم فى حديث ابى بردة قريباً رواه ابو الشيخ من طريق سعيد بن التغلبى عن سعيد بن عمرو الانصارى عن أبيه وكان بدرياً فذكره.

(٢٨) اخرجه ابن ابى عاصم فى فضل الصلاة له والطبرانى لكن بدون قوله فليكثر الى آخره ، وفى سنده يحيى بن عبدالحميد الحمانى ضعف ، واخرجه ابن ابى عاصم ايضاً من وجه آخر ضعيف.

(٢٩) یہی حدیث ابن ابی عاصم کے ہاں ایک اور موقوف طریق سے بھی مروی ہے۔

(٣٠) رواه الطبرانى بسند رجاله ثقات الا حفص بن سليمان القارى فقد ضعفه الجمهور ووثقه وكيع وغيره.

(٣١) رواه الضياء المقدسى من طريق ابى نعيم وأبوبكر الشافعى فى فوائده المعروفة بالعيلانيات ، والرشيد العطار فى الأربعين له ، وفى سنده عاصم ابن عبيدالله وهو ضعيف مع انه قد اختلف عليه فيه كما تقدم فى حديث عمر والله اعلم.

(٣٢) رواه سعيد بن منصور و احمد و ابو بكر بن أبى شيبة والبزار وابن ماجة والطيالسى و ابو نعيم و ابن ابى عاصم واليتمى والرشيد العطار وفى سنده عاصم بن عبيدالله وهو وان كان واهى الحديث فقد مشاه بعضهم وصحح له الترمذى ، وحديثه هذا حسن فى المتابعات قاله المنذرى وكذا حسن شيخنا هذا الحديث على انه قد اختلف على عاصم فيه كما سلف فى حديث عمر لكن قد رواه الطبرانى من غير طريقه بسند لين وبالله التوفيق.

(٣٣) اخرجه ابو موسى المديني وهو موضوع بلاريب.

(٣٤) قلت وفي صحتها نظر.

(٣٥) اخرجه ابن بشكوال وهو غريب منكر بل لوايح الوضع لائحة عليه.

(٣٦) وفي سند الجميع الحكم بن عبدالله بن خطاف وهو متروك.

(٣٧) رواه ابو القاسم بن بشكوال بسند ضعيف وذكره صاحب الدار المنظم.

(٣٨) وقال العقيلي فيه نظر وقال ابن عبدالبر انه منكر وكذا قاله المنذري انه منكر بهذا اللفظ، وقال صاحب الميزان سنده مظلم والمتن باطل.

Marfat.com

(۳۹) وفي سنده عمر بن حبيب القاضي، ضعفه النسائي وغيره.

(۴۰) اخرجه عبدالرزاق بسند ضعيف.

(۴۱) رواه احمد و عبد بن حميد فی مسنديهما والترمذی وقال حسن صحيح والحاكم وصححه وفيه نظر.

(۴۲) والحديث معروف لأبی بن كعب كما سقته فان كان هذا محفوظاً فلا مانع من سؤالهما معاً عن ذلک والله اعلم.

(۴۳) وفی اسناد رشد بن سعد يرويه عن قرة بن عبدالرحمن وقد ضعفهما الجمهور ، قلت لكن قد حسن هذا الحديث الهيتمی ومن قبله المنذری لشواهده.

(۴۴) وفی سنده عمر بن محمد بن صهبان وهو متروک لكن شاهده حديث حبان وابی كما قدمتهما.

(۴۵) اخرجه اسماعيل القاضی ويعقوب من صغار التابعين فحديثه هذا مرسل أو معضل قلت وافادت هذه الرواية التصريح بالمراد فلا يحتاج الى تاويل كما سابينه فی الفصل الرابع من هذا الباب ولله الحمد.

(۴۶) رواه النميری وابن بشكوال موقوفاً ، وكذا رويناه من طريق هبة الله بن احمد الميورقی.

(۴۷) وسنده ضعيف ، وصح ان من اعتق رقبة اعتق الله بكل عضو منها عضواً منه حتى الفرج بالفرج.

(۴۸) ممالم أقف له على سند.

(۴۹) قلت وفي ثبوتهما كذلک نظمت.

(۵۰) وسنده ضعيف جدًا.

(۵۱) رواه الطبرانی باسنادين احدهما جيد لكن فيه انقطاع لأن خالداً لم يسمع من ابی الدرداء واخرجه ابن ابی عاصم ايضاً. وفيه ضعف

(۵۲) وفي اسناده اسماعيل بن يحيىٰ بن عبيد الله التيمي ضعيف جدًا واتفقوا على تركه.

(۵۳) اخرجه الديلمی فی مسند الفردوس له و ابن عدی فیٰ الكامل وابو سعد فی شرف المصطفی له وسنده ضعيف.

(۵۴) رواه البزار وسنده حسن و ان كان فيه زائدة من ابی الرقاد وهو منكر الحديث وزياد النميری وهو ضعيف فان لحديثهما شواهد مع انهما قد وثقا ايضاً والله اعلم.

Marfat.com

(۵۵) رواه بقی بن مخلد ومن طریقه إبن بشکوال من روایة رجل غیر مسمی عن مجاهد عن علی.

(۵۶) ولم اقف له علی اصل معتمد الا ان صاحب الفردوس عزاه لانس بن مالک ولم یسند ولده ، وعزاه غیره لفوائد الخلعی من حدیث ابی هریرة واللّٰه اعلم.

(۵۷) وسنده هالک.

(۵۸) اخرجه ابن الجوزي من طریق الخطیب ونقل عنه انه قال هذا حدیث باطل بهذا الاسناد.

(۵۹) اخرجه الطبرانی فی الکبیر ، والدیلمی فی مسندالفردوس و ابن شاذان فی مشیخته مطولاً وفی سنده علی بن زید ابن جُدعان وهو مختلف فیه وراوه الطبرانی من غیر طریقه بسند ضعیف ایضاً وهوعند ابی جبلة عن سعید بن المسیب وقال هذا حدیث حسن جداً وقال الرشید العطار هذا أحسن طرقه.

(۶۰) وأخرجه مطولاً الباغیان فی فوائده عن ابی عمرو بن منده بسنده الی مجاهد عن عبدالرحمن بن سمرة وقال غریب. وروی من حدیث یحیی بن سعید الانصاری وعبد الرحمن بن حرملة وعلی بن زید و سعید وغیر هم عن سعید بن المسیب. قلت وقد ضعف الحدیث الذهبی فی المیزان.

(۶۱) وذکر الشیخ العارف ابوثابت محمد بن عبدالملک الدیلمی فی کتابه أصول مذاهب العرفان باللّٰه ما معناه أن هذا الحدیث وان کان غریباً عنداهل الحدیث فهو صحیح لاشک فیه ولا ریب حصل له العلم القطعي بصحته من طریق الکشف فی کثیر من وقائعه وأحواله. کذا قال والعلم عنداللّٰه تعالیٰ.

(۶۲) رواه ابن شاهین فی تغریبه وغیره وابن بشکوال من طریقه و ابن سمعون فی امالیه وهو عندالدیلمی من طریق ابی الشیخ الحافظ وأخرجه الضیاء فی المختارة وقال لا أعرفه الا من حدیث الحکم بن عطیة ، قال الدارقطنی حدث عن ثابت أحادیث لا یتابع علیها وقال احمد لا بأس به الا ان ابا داود الطیالسی روی عنه احادیث منکرة قال وروی عن یحیی بن معین انه قال هو ثقة. قلت وقد رواه غیر الحکم وأخرجه ابوالشیخ من طریق حاتم بن میمون عن ثابت و لفظه لم یمت حتی یبشر بالجنة. وبالجملة فهو حدیث منکر کما قاله شیخنا.

(۶۳) ذکره صاحب الدرالمنظم لکنی لم اقف علیه الی الآن.

(۶۴) اخرجه الدیلمي في مسند الفردوس عن طریق ابي نعیم بسند ضعیف.

(۶۵) أخرجه ابو حفص المیانشي في المجالس المکیة له وهو تالف لوائح الوضع علیه

ظاهرة.

(٦٦) اخرجه ابن وهب وابن بشكوال من طريقه وابن حبان وأبو الشيخ ومن طريقة الديلمى من طريق دراج وهو مختلف فيه واسناده حسن وهو عند ابى يعلى الموصلى فى مسنده والبيهقى فى أدبه من طريقه ايضاً.

(٦٧) ولا يخفى رده والله الموفق.

(٦٨) واحسبه لايصح.

(٦٩) وفى سنده ضعف.

(٧٠) وذكره الديلمى تبعاً لأبيه بلا اسناد وكذا الاتليثى.

(٧١) أخرجه ابن منده وقال الحافظ ابو موسى المدينى انه حديث غريب حسن و سيأتى فى الباب الرابع فى اثناء حديث لأنس لكن بقيد الجمعة والله اعلم.

(٧٢) أخرجه التيمى فى ترغيبه هكذا وهو منقطع.

(٧٣) رواه الديلمي في مسند الفردوس له وسنده ضعيف.

(٧٤) اخرجه الديلمي ايضًا بسند ضعيف.

(٧٥) اخرجه ابو نعيم بسند واخرجه القرطبى بلا اسناد من حديث ابى بكر الصديق وجابر بن عبدالله ويحتاج ذلك الى تحرير.

(٧٦) رواه ابو موسىٰ المديني بسند ضعيف.

(٧٧) وسنده ضعيف.

(٧٨) اخرجه النميرى ايضاً وابن بشكوال بسند ضعيف.

(٧٩) اخرجه الترمذى وقال حسن غريب انتهى وفى سنده موسى بن يعقوب الزمعى قال الدارقطنى انه تفرد به قلت وقد اختلف عليه فيه ، فقيل عن عبدالله بن شداد عن ابن مسعود بلا واسطة هذه رواية الترمذى والبخارى فى تاريخه الكبير وابن ابى عاصم وكذا هى عند أبى الحسين النرسى فى مشيخته من الطريق التى اخرجها الترمذى وقيل عن عبدالله بن شداد عن أبيه عن ابن مسعود هكذا اخرجه ابوبكر بن أبى شيبه ومن طريقه رواه ابن حبان فى صحيحه وابو نعيم وابن بشكوال وهكذا رواه ابن ابى عاصم ايضاً فى فضل الصلاة له وابن عدى فى كامله والدينورى فى مجالسته والدارقطنى فى الأفراد والتيمى فى الترغيب وابن الجراح فى اماليه وغيرهم وهذه الرواية اكثر واشهر ، والزمعى قال فيه النسائى ليس بالقوى لكن وثقة يحيى بن معين فحسبك وبه وكذا وثقة ابوداود وابن حبان وابن عدى وجماعة واشار البخارى فى التاريخ ايضاً الى أن الزمعى رواه عن ابن كيسان عن عتبة بن

Marfat.com

عبدالله عن ابن مسعود والله اعلم.

(۸۰) رواه ابن بشكوال بسند ضعيف.

(۸۱) میں کہتا ہوں بعض حضرات نے اس واقعہ کو رسالہ قشیریہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ یہ سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سند سے مروی ہے۔ لیکن یہ قابل غور ہے۔

(۸۲) لم اقف على سنده ولا من اخرجه.

(۸۳) هذه النسخة ذكرها المجد رحمه الله باسناده وتبعته في ذكرها ولا اعتمد على شيء منها والفاظها ركيكة.

(۸۴) وروينا في الصلاة لعبد الرزاق الطبسي بسند لا اشك في بطلانه.

(۸۵) قلت وهذا منكر بل لوائح الوضع ظاهرة عليه ولا استبيح ذكره الا مع بيان حاله وبالله التوفيق.

(۸۶) هكذا ذكره المجد اللغوى وعزاه الى ابى الفتح الازدى فى الثامن من فوائده ، وفى ثبوته نظر والله الموفق.

Marfat.com

تیسرا باب

اس آدمی کے لئے وعید جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ مبارک پر درود شریف نہ بھیجے

جو آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس کے لئے درج ذیل وعیدیں ہیں۔

اس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی کی دعا کی ہے۔

اس کو بدبختی کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے۔

ایسا آدمی جنت کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔

ایسا آدمی جہنم کے راستہ پر ہے۔

اس کا یہ عمل جفا ہے۔

یہ آدمی سب سے بڑا بخیل ہے۔

ایسے آدمی کی مجلس میں کوئی نہ بیٹھے۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

اور یہ کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم رہے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً.

درود نہ بھیجنے والے کے لئے ہلاکت کی دُعا:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا منبر لے آؤ، ہم منبر لے آئے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پہلے درجہ پر چڑھے تو ارشاد فرمایا آمین، دوسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین اور تیسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ ارشاد فرمایا جبریل

علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ ہلاک ہو تو میں نے کہا آمین، جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو اس نے کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے وہ ہلاک ہو، تو میں نے کہا آمین، جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا جو اپنے والدین کو بوڑھا پائے یا ان میں سے کسی ایک کو بوڑھا پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کریں وہ ہلاک ہو۔ تو میں نے کہا آمین۔[1]

حضرت مالکؓ کی روایت:

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِيَ عُتْبَةً قَالَ آمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ اُخْرٰى فَقَال آمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ ثَالِثَةً فَقَالَ آمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفِرْلَهُ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ آمِيْنَ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوَ اَحَدَ هُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ آمِيْنَ قَالَ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ آمِيْنَ."

"جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو جب پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین، دوسری پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر تیسری پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر ارشاد فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! جس نے رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی وہ برباد ہو جائے تو میں نے کہا آمین، اور جس نے اپنے والد، والدہ دونوں کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور پھر بھی جہنم میں گیا تو اللہ اسے برباد کرے، میں نے کہا آمین، پھر کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے، میں نے کہا آمین۔

اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح اور ثقات دونوں میں روایت کیا ہے اور طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن ان میں ایک راوی عمران بن ابان الواسطی ہیں اگرچہ ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے اور اپنی صحیح میں ان کی حدیث بھی ذکر کی ہے۔[2]

Marfat.com

حضرت انسؓ کی روایت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"اِرْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ دَرَجَةً فَقَالَ آمِيْنَ ثُمَّ اِرْتَقَى دَرَجَةً فَقَال آمِيْنَ ثُمَّ اِرْتَقَى الثَالِثَةَ فَقَالَ آمِيْنَ ثُمَّ اسْتَوَىٰ فَجَلَسَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ اَىْ نَبِيَّ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَمَّنْتَ قَالَ آتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوَاَحَدَ هُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قُلْتُ آمِيْنَ قَالَ وَرَغِمَ اَنْفُ اِمْرَءٍ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهٗ قُلْتُ آمِيْنَ قَالَ وَرَغِمَ اَنْفُ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ آمِيْنَ."

"جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین، پھر اگلے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین، پھر تیسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین، پھر سیدھے بیٹھ گئے، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کی دعا پر آپ نے آمین کہی ہے تو ارشاد فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا ذلیل ہو وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا، میں نے کہا آمین، پھر جبریل علیہ السلام نے کہا ذلیل ہو وہ شخص جس نے رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا ذلیل ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود نہیں بھیجا میں نے کہا آمین۔"

اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور بزار نے سلمہ بن وردان عن انس کے طریق سے اپنی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔[۳]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَلَمَا رَقِیَ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی قَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَقِیَ الثَانِیَۃَ فَقَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَقِی الثَالِثَۃَ فَقَالَ آمِیْنَ فَقَالُوْا یَارَسُوْل اللّٰہِ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ آمِیْنَ ثَلاثَ مَرّاتٍ قَالَ لَمَّا رَقِیْتُ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی جَاءَ نِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ رَمْضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْہُ وَلَمْ یُغْفَرْلَہٗ فَقُلْتُ آمِیْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یُدْخِلاہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ آمِیْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ آمِیْنَ."

"جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھنے لگے تو جب اس کے پہلے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین، پھر تیسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تین بار آمین کہتے ہوئے سنا ہے؟ ارشاد فرمایا جب میں پہلے درجے پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا وہ بندہ بد بخت ہو جس کے پاس رمضان آیا اور چلا گیا مگر اس کی بخشش نہ ہو سکی، اس پر میں نے کہا آمین، پھر اس نے کہا بد بخت ہو وہ آدمی جس نے والدین کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کرایا، میں نے کہا آمین، پھر اس نے کہا بد بخت ہو وہ آدمی جس کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوا اور اس نے درود نہ بھیجا میں نے کہا آمین۔"[۴]

حضرت عمارؓ کی روایت:

حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ آمِيْنَ آمِيْنَ آمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِىْ فَقَالَ رَغِمَ اَنْفُ اِمْرَءٍ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ قُلْ آمِيْنَ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الجَنَّةَ اَوْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِيْنَ فَقُلْتُ آمِيْنَ وَرَجَلٌ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِيْنَ فَقُلْتُ آمِيْنَ."[۵]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَا لْمِنْبَرَ فَقَالَ آمِيْن آمِيْن آمِيْنَ۔اس کے بعد سابقہ الفاظ روایت کئے ہیں۔اسے بزار نے نقل کیا ہے اور یہ جاریہ بن ہرم الفقمی عن حمید الاعرج عن عبداللہ بن الحارث عن ابن مسعود کی سند سے مروی ہے۔وهو من رواية جارية بن هرم الفقمي عن حميد الاعرج وهما ضعيفان.

حضرت ابن عباسؓ کی روایت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْتَقٰى الْمِنْبَرَ فَاَمَّنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: تَدْرُوْنَ لِمَ اَمَّنْتُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ جَاءَ نِىْ جِبْرِيْلُ فَقَال اِنَّهُ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهُ فَقُلْتُ آمِيْنَ قَالَ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهُ فَقُلْتُ آمِيْنَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰه وَاَسْحَقَهُ فَقُلْتُ آمِيْن."

Marfat.com

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور تین بار آمین کہا، پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں نے آمین کیوں کہا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں! ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر کہا کہ جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے تو وہ جہنم میں جائے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے اور ہلاک کرے، میں نے کہا آمین، پھر کہا جو والدین کو یا ان میں سے ایک کو پائے اور ان سے حُسنِ سلوک نہ کرے وہ جہنم میں جائے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے اور اسے ہلاک کرے۔ میں نے کہا آمین، پھر کہا جو رمضان پائے اور ان کی بخشش نہ ہو تو وہ بھی جہنم میں داخل ہو، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے اور ہلاک کرے، میں نے کہا آمین۔''[٦]

طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِذْ قَالَ آمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فسُئِلَ عَنْ ذَالِکَ فَقَال آتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ قُلْ آمِیْن فَقُلْتُ آمِیْن وَقَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَمَاتَ وَلَمْ یُغْفَرْلَہٗ فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ قُلْ آمِیْن فَقُلْتُ آمِیْن قَالَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَمُضَانَ وَلَمْ یُغْفَرْلَہٗ فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ قُلْ آمِیْن فَقُلْتُ آمِیْن.''

یہ روایت انہی الفاظ کے ساتھ حضرت ابوذرؓ سے بھی مروی ہے جسے طبرانی نے نقل کیا ہے اور حضرت بریدہؓ سے بھی مروی ہے جسے اسحٰق بن راہویہؒ نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَال آمِیْنَ آمِیْنَ آمِیْنَ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّکَ صَعَدْتَّ الْمِنْبَرَ فَقُلْتَ

Marfat.com

آمِيْنَ آمِيْنَ آمِيْنَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ اَدْرَکَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قَالَ قُلْ آمِيْن فَقُلْتُ آمِيْن وَمَنْ اَدْرَکَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِيْن فَقُلْتُ آمِيْن وَمَن ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْکَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِيْنَ فَقُلْتُ آمِيْنَ.“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا آمین، آمین، آمین۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آمین، آمین، آمین فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: میرے ہاں جبرئیلؑ نے آ کر کہا ہے جو رمضان پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو تو وہ جہنم میں داخل ہو، اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھیں، پھر جبرئیلؑ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا اور کہا جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان سے حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے حتیٰ کہ اسی حال میں مر جائے تو وہ جہنم میں جائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھیں، آپ آمین کہیں تو میں نے کہا آمین اور جبرئیلؑ نے کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اور اسی حال میں مر جائے تو وہ جہنم میں جائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھیں، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا۔“

اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے مذکورہ بالا الفاظ ابن حبان کے ہیں، امام بخاری نے الادب المفرد میں، ابو یعلیٰؒ نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے الدعوات میں مختصراً نقل کی ہے۔

Marfat.com

امام ترمذیؒ وامام احمدؒ کے الفاظ:

یہی حدیث امام ترمذیؒ اور امام احمدؒ نے مندرجہ ذیل الفاظ سے نقل کی ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ اِنْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَلَهُ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَواهُ الكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلاهُ الجَنَّةَ."

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ آدمی ذلیل ہو جس کے ہاں میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور ذلیل ہو وہ آدمی جس پر رمضان اس کی مغفرت کرائے بغیر گذر جائے اور ذلیل ہو وہ جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کرایا۔"

اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے دو واسطوں سے مرفوعاً نقل کیا ہے جن میں سے ایک کے الفاظ یہ ہیں:

"رَغِمَ اللّٰهُ اَنْفَ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اللّٰهُ اَنْفَ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يَدْخِلاهُ الْجَنَّةَ وَرَغِمَ اللّٰهُ اَنْفَ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ ثُمَّ اِنْصَرَفَ فَلَمْ يَغْفِرْلَهُ."

اور دوسری سند سے مختصراً یوں نقل کیا ہے:

"اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ شَقِيَ اَمْرَءٌ اَوْتَعِسَ اِمْرَءٌ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ."

"میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا بد بخت ہو وہ شخص یا فرمایا برباد ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔"

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم)

یہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ تیمیؒ نے اپنی ترغیب میں نقل کی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ:

"صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ آمِیْنَ آمِیْنَ آمِیْنَ نَزَلَ سُئِلَ عَنْ ذَالِکَ فَقَالَ آتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ رَغِمَ اَنْفُ اِمْرَءٍ اَدْرَکَ رَمْضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْلَهٗ قُلْ آمِیْنَ فَقُلْتُ آمِیْن وَرَغِمَ اَنْفُ اِمْرَءٍ ذُکِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ قُلْ آمِیْنَ فَقُلْتُ آمِیْن وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ وَالِدَیْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ یُغْفَرْلَهٗ فَقُلْتُ آمِیْن."

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا آمین، آمین، آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو اس بارے میں دریافت کیا گیا، ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا ذلیل ہو وہ جس نے رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہو سکی، آپ آمین کہیں تو اس پر میں نے آمین کہا اور جبرئیلؑ نے کہا ذلیل ہو وہ آدمی جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپؐ پر درود نہ بھیجے، آپ آمین کہیں، تو اس پر بھی میں نے آمین کہا اور جبرئیلؑ نے کہا ذلیل ہو وہ آدمی جس نے والدین کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور اس کی بخشش نہ ہو سکی تو اس پر بھی میں نے آمین کہا۔" [۷]

حضرت عبداللہ بن حارثؓ کی روایت:

حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزاء الزبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَصَعِدَالْمِنْبَرَ فَقَالَ آمِیْن آمِیْن آمِیْن فَلَمَّا اِنْصَرَفَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْنَا صَنَعْتَ شَیْئًا مَاکُنْتَ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ تَبَدّٰی لِیْ فِیْ اَوَّلِ دَرَجَةٍ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ مَنْ اَدْرَکَ

Marfat.com

وَالِدَيْهِ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ فَابْعَدَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَبْعَدَهُ فَقُلْتُ آمِيْن ثُمَّ قَالَ لِیْ فِی الدَّرَجَةِ الثَانِيَةِ وَمَنْ اَدْرَکَ شَهْرَ رَمْضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَبْعَدَهُ فَقُلْتُ آمِيْن ثُمَّ تَبَدَّی لِیْ فِیْ الدَّرَجَةِ الثَالِثَةِ فَقَالَ وَمَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْکَ فَابْعَدَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَبْعَدَهُ فَقُلْتُ آمِيْنَ."[۸]

درود نہ بھیجنے والا بد بخت ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ."

"جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بد بخت ہے۔"[۹]

طبرانی کے ہاں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

"شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ."

"بد بخت ہے وہ بندہ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔"

جو جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنے اور درود نہ بھیجے وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا ہے:

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَخَطِئَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ."

"جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پڑھنا چھوڑ دیا وہ جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔"[۱۰]

میں کہتا ہوں اس روایت کو ابن ابی عاصم اور اسماعیل القاضی نے بھی نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔: مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِیَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ، ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِیَّ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ."

"جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔"[11]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ نَسِیَ وَفِیْ رَوَایَۃٍ خَطِیَّ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ."

"جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا" ایک روایت میں ہے کہ وہ جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔"

اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان اور سنن کبریٰ میں، التیمی نے الترغیب میں نقل کیا ہے اور ابن الجراح نے اسے اپنی امالی میں پانچویں نمبر پر ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔

"مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَنَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِیَ بِہٖ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ."

"جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا تو اس کوتاہی کے سبب وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔"

اور رشید العطار نے بھی اسے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ حافظ ابو موسیٰ المدینی نے الترغیب میں روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں یہ حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے جن میں حضرت علی بن ابی طالب حضرت ابن عباس حضرت ابو امامہ اور حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔ جس میں "مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ" کے الفاظ میں مصنف فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو ابن بشکوال نے بھی ضعیف سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: مَنْ ذَکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ خَطِیَ بِہٖ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت تو ابھی گذری ہے مگر حضرت ابی امامہ اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی احادیث پر میں مطلع نہیں ہو سکا۔ ابن ابی حاتم کے ہاں بھی یہی حدیث حضرت جابرؓ سے مروی ہے اور انہوں نے اسے رشید العطار کے طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ اس کی سند جید حسن متصل ہے اور اس کے الفاظ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث جیسے ہیں۔ محمد بن علیؒ سے اسی طرح کے الفاظ مرسلاً مروی ہیں جسے عبدالرزاق نے اپنی جامع میں تخریج کیا ہے۔ یہ تمام طریق ایک دوسرے کے لئے تقویت کا باعث ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت عبداللہ بن جرادرضی اللہ عنہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

"مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ."

"جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ آگ میں داخل ہوا۔"

دیلمیؒ نے اسے یعلی بن الاشدق کی روایت سے اپنی مسند الفردوس میں تخریج کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"مَنْ ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ صَلَاةً تَامَّةً فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِيْ وَاقْطَعْ مَنْ لَمْ يَصِلْنِيْ."

"جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور وہ مجھ پر پوری طرح سے درود نہ بھیجے تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس سے تعلق قائم فرمایئے جس نے مجھ سے تعلق جوڑا اور اس سے تعلق توڑ لیجئے جس نے میرے ساتھ تعلق نہیں رکھا۔"[۱۲]

حضرت قتادہؓ کی روایت:

حضرت قتادہؓ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مِنَ الْجَفَا اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ."

"یہ جفا (حق تلفی) ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"[۱۳]

Marfat.com

بخیل:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بِحَسْبِ اِمْرَءٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنَا اُذْکَرُ عِنْدَهٗ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ."

"انسان کے بخیل ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

اس حدیث کو قاسم بن اصبغ، ابن ابی عاصم اور اسماعیل القاضی نے روایت کیا ہے۔

حضرت حسن کے بھائی حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ."

"بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"[۱۴]

اس حدیث کو بیہقی نے الشعب میں بھی روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"اَلْبَخِیْلُ کُلُّ الْبَخِیْلِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ."

"پورا بخیل ہے وہ جس کے ہاں میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ."

"بخیل وہ ہے جس کے ہاں میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

اس حدیث کو نسائی نے نقل کیا ہے انہیں کے طریق سے ابن بشکوال نے بھی روایت کیا ہے امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں، سعید بن منصور نے سنن میں، بیہقی نے شعب میں روایت کیا ہے، ان کے علاوہ قاضی اسماعیل، الخلعی اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔[۱۵]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ."

"بخیل وہ ہے جس کے ہاں میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

یہی حدیث دوسرے باب کے شروع میں بھی گذر چکی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلاَءِ اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ فِیْ کِتَابِہٖ اُدْعُوْنِیْ فَلَمْ یَدْعُہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ."

"کیا میں تمہیں سب سے بڑے بخیل کی خبر نہ دوں، کیا میں تمہیں عاجز ترین شخص کی خبر نہ دوں، ایسا آدمی وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اور وہ آدمی جسے اس کے رب تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور اس نے نہ مانگا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔"[۱۶]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محرومی:

ابوسعید الواعظ کی کتاب "شرف المصطفیٰ" میں ہے کہ:

"اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَانَتْ تَخِیْطُ شَیْئًا فِیْ وَقْتِ السَّحْرِ فَضَلَّتْ اَلْاِبْرَۃُ وَطَفِئَ السِرَاجُ فَدَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَضَاءَ الْبَیْتُ بِضَوْءِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَجَدَتْ اَلْاِبْرَۃَ فَقَالَتْ مَااَضْوَءَ وَجْھَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَیْلٌ لِمَنْ لَایَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَتْ وَمَنْ لَایَرَاکَ قَالَ الْبَخِیْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِیْلُ قَالَ الَّذِیْ لَایُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَاسَمِعَ بِاِسْمِیْ."

Marfat.com

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کوئی سلائی کر رہی تھیں کہ سوئی گم ہوگئی اور چراغ بھی بجھ گیا تھا تو اتنے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو پورا کمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن ہوگیا اور آپ نے سوئی تلاش کر لی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا چہرہ کتنا پُرنور ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے اس کے لئے جو قیامت کے دن مجھے نہ دیکھے گا۔ عرض کیا کون آپ کو نہ دیکھے گا، ارشاد فرمایا بخیل، پھر حضرت عائشہؓ نے پوچھا بخیل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔''

ہرنی کا واقعہ:

حافظ ابونعیم کی کتاب ''حلیۃ الاولیاء'' میں ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گذرا جس کے پاس ایک مادہ ہرن تھا جسے وہ شکار کر کے لایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس ہرنی کو قوت گویائی عطا فرمائی، جس نے ہر شی کو بولنے کی طاقت دی ہے۔ ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں دودھ پلاتی ہوں۔ اب وہ بھوکے ہوں گے اسے حکم فرمایئے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تا کہ میں جا کر اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ اور پھر میں واپس آ جاؤں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو کیا ہوگا؟ ہرنی نے عرض کیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح اللہ کی لعنت ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے یا اس آدمی کی طرح مجھ پر لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دُعا نہ مانگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو ہرنی آزاد کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا میں اس کی ضمانت دیتا ہوں، ہرنی دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام اسی وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرما رہے ہیں اور یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ:

''وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ (لَقَدْ) اَنَا اَرْحَمُ بِاُمَّتِکَ مِنْ هٰذِهِ الظَّبْیَةِ بِاَوْلَادِهَا وَاَنَااَرُدُّهُمْ اِلَیْکَ کَمَا رَجَعَتِ الظَّبْیَةِ اِلَیْکَ.''

''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمہاری اُمت پر اس سے زیادہ مہربان

ہوں جتنا کہ ہرنی اپنے بچوں پر مہربان ہے۔ میں انہیں تمہاری طرف لوٹاؤں گا جیسے یہ ہرنی تمہاری طرف لوٹ آئی ہے۔"

سب سے زیادہ ملامت کا مستحق:

"شرف المصطفیٰ" میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

"اَلااَدُلُّکُمْ عَلٰی خَیْرِالنَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ وَاَبْخَلِ النَّاسِ وَاَکْسَلِ النَّاسِ وَاَلْأَمِ وَاَسْرَقِ النَّاسِ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بَلٰی قَالَ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ اِنْتَفَعَ بِہٖ النَّاسُ وَشَرُّالنَّاسِ مَنْ یَسْعٰی بِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ وَاَکْسَلُ النَّاسِ مَنْ اَرِقَ فِیْ لَیْلَۃٍ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہِ بِلِسَانِہٖ وَجَوَارِحِہٖ وَاَلْاَمُ النَّاسِ مَنْ اِذَاذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَاَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخَلَ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی النَّاسِ وَاَسْرَقُ النَّاسِ مَنْ سَرَقَ صَلاتَہٗ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَسْرِقُ صَلاتَہٗ قَالَ لَایُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَاسُجُوْدَھَا."

"کیا تمہیں بہترین انسان، بدترین انسان بخیل ترین، انتہائی سست، سب سے زیادہ ملامت کے مستحق اور سب سے زیادہ چور آدمی کی خبر نہ دوں؟ عرض کیا گیا کیوں نہیں، ارشاد فرمایا تمام لوگوں سے بہتر وہ ہے جس سے لوگ نفع اٹھائیں، تمام لوگوں سے برا وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچانے کی کوشش میں رہتا ہے، سب سے سست وہ ہے جو رات کو جاگتا رہا مگر زباں اور اعضاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا۔ لوگوں میں سب سے زیادہ ملامت کا مستحق وہ ہے جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور سب سے بخیل وہ ہے جو لوگوں پر سلام کرنے میں بخل کرتا ہے اور سب سے زیادہ چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! نماز سے چوری کیسے کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا اس کا رکوع وسجود پورا ادا نہیں کرتا۔"

کامل بخیل آدمی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"حَسْبُ الْعَبْدِ مِنَ الْبُخْلِ اِذَا ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ اَنْ لَّا یُصَلِّی عَلَیَّ."

''انسان کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر ہو تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''[۱۷]

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَہٗ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ وَفِیْ لَفْظٍ کَفٰی بِہٖ شُحًّا اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ."

''مومن کے لئے یہی بخل کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

یہ روایت سعید بن منصور نے نقل کی ہے اور قاضی اسماعیل نے اسے دو سندوں سے روایت کیا ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت ابوذرؓ کی روایت:

حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَذَالِکَ اَبْخَلُ النَّاس."

''جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ترین انسان ہے۔''

اس حدیث کو ابن عاصم نے ''کتاب الصلوٰۃ'' میں علی بن یزید عن القاسم کے طریق سے روایت کیا ہے قاضی اسماعیل نے معبد عن رجل من اہل دمشق عن عوف بن مالک عن ابی ذر

Marfat.com

کے واسطہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ."

"بے شک سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔"

اسی طرح اس حدیث کو اسحٰق نے اور حارث نے اپنی اپنی مسند میں روایت کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"اِنَّہٗ جَلَسَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍ اَصَلَّیْتَ الضُّحٰی فَذَکَرَ حَدِیثاً طَوِیلاً وَفِیْہِ ھٰذَاالْمَتْنُ."

"وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے یا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے اباذر چاشت کی نماز پڑھی ہے..... پھر ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ متن بھی موجود ہے۔"[۱۸]

باعثِ حسرت مجلس:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوْا اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَھُمْ."

"جب لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو قیامت کے دن ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت ہوگی چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔"[۱۹]

اور حاکم نے اپنی مستدرک میں موقوفاً اعمش بن ابی صالح عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے ان الفاظ سے نقل کی ہے۔

"مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً ثُمَّ تَفَرَّقُوْا قَبْلَ اَنْ يَذْكُرُوْااللّٰهَ وَيُصَلُّوْاعَلٰى نَبِيِّهٖ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ."

"جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو گئے تو ان پر قیامت تک کے لئے حسرت ہوگی۔"

صالح کے طریق سے بھی مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمارہے تھے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَيَّمَا قَوْمٌ جَلَسُوْا فَاَطَالُوْا الْجَلُوْسَ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا قَبْلَ اَنْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ وَيُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهٖ اِلَّا كَانَ لَهُمْ تِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ."

"جولوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور خاطر خواہ مجلس کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر مجلس برخاست کردیں تو مجلس ان کے لیے خسارے کا باعث ہوگی۔ چاہے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کی سزا دے چاہے معاف کردے۔"[۲۰]

حاکم نے ابن ابی ذئب عن المقبری عن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَاجَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ لَمْ يُصَلُّوْاعَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ ذَالِكَ الْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ تِرَةً وَلاَ قَعَدَقَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوْااللّٰه اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ."

"جس قوم نے مجلس میں اللہ کا ذکر کیا اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجا تو وہ مجلس ان پر وبال ہوگی، اور جولوگ مجلس میں بیٹھے مگر اللہ کا ذکر نہ کریں تو وہ مجلس بھی ان پر وبال ہوگی۔"

امام حاکمؒ فرماتے ہیں یہ صحیح ہے اور امام بخاری کی شرط پر ہے۔
امام احمد کی مسند میں یہی روایت ان الفاظ سے موجود ہے۔

Marfat.com

"مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً لَمْ يَذْكُرُوااللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مَشٰى طَرِيْقاً فَلَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ وَمَا مِنْ رَجُلٍ آوَىٰ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ."

"جولوگ کسی مجلس میں بیٹھے اوراس میں اللہ کا ذکرنہیں کیا تو وہ ان پر وبال ہوگی، جوکوئی راستہ پر چلا اوراللہ کا ذکر نہ کیا تو وہ اس پر حسرت میں ہوگا، جو بستر پرآیا اوراللہ کا ذکر نہ کیا تو اس پر وبال ہوگا ایک روایت میں ہے قیامت کے دن حسرۃ ہوگی اگر چہ ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل بھی ہوگئے۔"[۲۱]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

"مَامِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا مَجْلِساً ثُمَّ قَامُوْا مِنْهُ لَمْ يَذْكُرُوااللّٰهَ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ ذَالِكَ الْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ تِرَةً."

"جولوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے بغیر اٹھ گئے تو ضرور یہ مجلس ان کے لئے حسرت ہوگی۔"

اس حدیث کوطبرانی نے کتاب الدعاء اور معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

"لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِساً لَايُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً وَاِنْ دَخَلُوْاالْجَنَّةَ لِمَايَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ."

Marfat.com

''جولوگ کسی مجلس میں بیٹھے اوراس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا توان کے لئے حسرت ہوگی اگر چہ دوسری نیکیوں کے ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گئے ہوں گے۔''[۲۲]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَااِجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلاَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِيْفَةٍ.''

''جولوگ اکٹھے ہوئے اور بغیر اللہ کے ذکر کے اور بغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اٹھ گئے تو وہ مردار کی بدبو پر اٹھے ہیں۔''

اس حدیث کو الطیالسی نے، ان کے طریق سے بیہقی نے شعب میں اور الضیاء نے المختارہ میں روایت کیا ہے نسائی نے ''عمل الیوم واللیلہ'' میں نقل کیا ہے اس کے رجال صحیح ہیں، مسلم کی شرط پر ہیں، طبرانی کی کتاب الدعاء میں یہ الفاظ ہیں۔

''مَامِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا فِيْ مَجْلِسٍ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا وَلَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.''

''جولوگ بھی کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے بغیر منتشر ہو گئے تو قیامت کے دن ان پر حسرت ہوگی۔''

جس نے درود نہیں پڑھا اس کا دین نہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلاَدِيْنَ لَهٗ.

''جس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اس کا دین نہیں ہے۔''[۲۳]

ایک حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے جس کی سند مجھے معلوم نہیں ہو سکی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص میرا چہرہ نہ دیکھیں گے والدین کا نافرمان، میری سنت کا تارک اور وہ شخص جس کے سامنے میرا تذکرہ ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهٖ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَتَلِى الْيَوْمُ اَمْسِ.

Marfat.com

چند فوائد جو تیسرے باب کا تتمہ ہیں

تیسرے باب کو ہم چند فوائد پر ختم کرتے ہیں۔

پہلا فائدہ، رغم کی تحقیق:

جوہری نے رغم غین کے فتح اور کسرہ دونوں کے ساتھ نقل کیا ہے ہماری روایت میں غین معجمہ کے کسرہ کے ساتھ ہے جس کا معنی لَصِق بالرغام هوالتراب ذلاوهوانا یعنی ''ذلت ورسوائی کی وجہ سے خاک آلود ہوا۔'' ابن عربی نے غین کا فتحہ بھی بتایا ہے اس کا معنی ہے ''ذل''، یعنی ''ذلیل ہونا'' نہایہ میں یقال رغم یرغم رغما ورغما ورغما وارغم اللہ انفہ یعنی ''اللہ نے اس کی ناک کو مٹی میں ملا دیا'' یہ اس کا اصل معنی ہے پھر یہ ناپسندیدگی کے باوجود پیروی کرنے کی ذلت و عاجزی کے لئے استعمال ہونے لگا ہے بعض کا کہنا یہ ہے کہ اس کا معنی اضطرب بھی ہے بعض کے نزدیک اس کا معنی ''غضب'' ہے۔

(صَعِدَ) ماضی میں عین کے کسرہ کے ساتھ اور مستقبل میں عین کے فتح کے ساتھ ہے اور یہ واضح ہے۔

(بَعُدَ) عین کے ضمہ کے ساتھ یعنی ''خیر سے دور ہوا'' ایک روایت میں اَبْعَدَهُ اللّٰهُ ہے، عین کے کسرہ کے ساتھ بھی مروی ہے اس کا معنی ہے هَلَکَ یہاں دونوں معنوں پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

دوسرا فائدہ، خَطِئَ کی تحقیق:

النہایہ میں ہے: یُقَالُ خَطِیَ فِیْ دِیْنِهٖ خَطْأً اَثِمَ فِیْهِ یعنی خَطِئَ فِی دِیْنِهٖ یعنی گناہ کیا اپنے دین میں۔ الخطی کا معنی ذنب اور اثم ہے اَخْطَاءَ یُخْطِئُ اِذَا سَلَکَ سَبِیْلَ الخَطَاءِ عَمَداً اَوْسَهْوَاً جب کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر غلط راستہ پر چل پڑے تو کہتے ہیں اَخْطَاءَ۔

خطاء بمعنی اِخطاء بھی استعمال ہوتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں خَطِئَ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی عمداً غلط راستہ پر چل پڑے اور خطا اس وقت بولتے ہیں جب ارادہ نہ ہو۔

Marfat.com

جب کوئی کسی چیز کا ارادہ کرے پھر وہ اس کے علاوہ کوئی کام کرے یا درست نہ کرے تو اس کے لئے اَخْطَأَ وَوَقَعَ فِی الشَّقا بولا جاتا ہے۔ اُخْطِئَ ہمزہ کے ضمہ طا کے کسرہ کے ساتھ ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔

تیسرا فائدہ:

"مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ" کی حدیث کو اپنے ظاہر پر محمول کرنا مشکل ہے کیونکہ ایک اور حدیث میں "رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ الْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ" وارد ہے۔ یعنی میری "امت کو خطا ونسیان سے کیا ہوا کام معاف ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ ثابت شدہ بات ہے کہ بھولنے والا مکلّف نہیں ہوتا اور غیر مکلّف پر ملامت نہیں ہوتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بھولنے والے سے مراد ہے "چھوڑنے والا" جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ [التوبۃ 67:9] اور ایک جگہ ہے كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ [طٰہٰ 126:20] ای تُتْرَکَ فِی النَّارِ "یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فراموش کر دیا ہے۔ دوسری آیت کا ترجمہ یوں ہے "اسی طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو تو نے انہیں فراموش کر دیا۔ اسی طرح آج تو بھی فراموش کر دیا گیا ہے۔ علامہ ہروی فرماتے ہیں پہلی آیت کا معنی یہ ہے "انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترک کر دیا پس اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا۔" جیسے ارشاد الٰہی ہے: اَلْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا [الجاثیۃ 34:48] یعنی "آج ہم نے تمہیں بھلا دیا ہے جیسے تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا تھا۔"

درود پاک چھوڑنے والے کی نماز ہی نہیں ہوتی جو نماز دین کا ستون ہے لہٰذا جو جان بوجھ کر درود شریف کو ترک کرے وہ اسی سزا کا حقدار ہے۔

اے مخاطب! اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے غافل نہ ہو جاؤ ورنہ بھلائی و نیکی کا نور تم سے غائب ہو جائے گا، تم بخیلوں کے سردار بن جاؤ گے۔ جفا کار لوگوں میں تمہارا شمار ہوگا، بے بصیرت اور غیر مطمئن دل والوں اور جنت کے راستہ سے بھٹکنے والوں میں شمار ہوگا۔

"وَفَّقَکَ اللّٰهُ وَاِیَّایَ لِمَرْضَاتِهٖ وَرَغَّبَنَا فِیْمَا یُبْلِغُ بِجَزِیْلِ عَطَائِهٖ وَصَلاَۃً بِمَنِّهٖ وَکَرَمِهٖ."

Marfat.com

چوتھا فائدہ، بُخل کا معنی:

اَلْبُخْلُ هُوَ اِمْسَاكُ مَايُقْتَنٰى عَمَّنْ يَسْتَحِقُّهٗ یعنی بخل کا معنی یہ ہے کہ جمع شدہ مال حقدار سے روک لینا گزشتہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ طاعت میں سستی کرنے والا بھی بخل سے موصوف کیا جاتا ہے۔

پانچواں فائدہ، تِرَۃٌ کا مطلب:

تِرَۃٌ: پہلے تا مکسورہ پھر راء مخففہ مفتوحہ اور پھر ت ہے، اس کا معنی ''حسرت'' ہے جیسا کہ دوسرے طریق میں ترۃ کی جگہ ''اَلْحَسْرَۃٌ'' ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد آگ ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس کا مطلب گناہ ہے۔ ابن الاثیر فرماتے ہیں اَلتِّرَۃُ اَلنَّقْصُ یعنی اس کا معنی کمی ہے بعض فرماتے ہیں اَلتَّبِعَۃُ یعنی تاوان اور بوجھ ہے اس کے آخر میں ۃ واوٗ محذوفہ کے عوض آئی ہے جیسا کہ عدۃ میں ہے اسے کَانَ کے اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع اور خبر ہونے کی وجہ سے منصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

چھٹا فائدہ، وَاِنْ دَخَلُوا اَلْجَنَّۃَ کے معنی کا بیان:

حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، ظاہر مطلب یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کو ترک کرنے کی وجہ سے افسوس کریں گے کہ اتنا بڑا ثواب ان سے فوت ہو گیا اگرچہ انہیں جنت مل رہی ہوگی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ جنت میں داخلہ کے بعد بھی حسرت کرتے رہیں گے۔

ساتواں فائدہ، الجفاء کی تحقیق:

اَلْجَفَآءِ جیم کے فتحہ اور مد کے ساتھ ہے اس کا مطلب ہے ''نیکی اور تعلق کو ترک کرنا'' نیز اس کا اطلاق سخت طبیعت پر بھی ہوتا ہے الجفاء کا معنی درود شریف والی حدیث میں یہ ہوگا کہ درود نہ پڑھنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

حواشی

(۱) یہ حدیث حاکم نے مستدرک میں نقل کی ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے ان کے علاوہ ابن حبان نے اپنی ثقات اور اپنی صحیح میں، الطبرانی نے جامع الکبیر میں، بخاریؒ نے برالوالدین میں، اسماعیل القاضی نے ''فضل الصلوٰۃ'' میں البیہقی نے شعب الایمان میں، سمویہ نے اپنی فوائد میں روایت کیا ہے اور الضیاء المقدسی نے بھی روایت کی ہے اور اس کی سند کے رجال سب ثقہ ہیں۔

(۲) فقد ضعفه غير واحد.

(۳) وقال البزار، سلمة صالح، وله أحاديث يستوحش منها لا نعلم رواها بالفاظ غيره، قلت بل هو ضعيف والظاهر أن قول البزار انه صالح عني به الديانة لكن لحديثه شواهد كما ترى وهو عند تمام من حديث موسى الطويل عن أنس بمعناه وسنده ضعيف ايضًا.

(۴) اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں، طبری نے تہذیب میں، دارقطنی نے الافراد میں نقل کیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے طبرانی نے ایک اور طریق سے الاوسط میں اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں بھی اسے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس روایت کی طرف فی الباب عن جابر کے الفاظ سے اشارہ کیا ہے امام نسائی نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور الضیاء المقدسی نے الطیالسی کے حوالہ سے المختارہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک امام مسلم کی شرط پر ہے۔اھ لیکن اس قول میں نظر ہے۔واللہ اعلم۔

(۵) بزار نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے اور طبرانی نے عمر بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مختصراً نقل کیا ہے بزار کہتے ہیں ہمارے علم کے مطابق حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس سند کے علاوہ کسی سند سے مروی نہیں، (علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں محمد بن عمار کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ان کے بیٹے ابوعبیدہ کی ابن معین نے توثیق کی ہے۔وقال ابو حاتم منكر الحديث.

(۶) رواه الطبراني وعبد الوهاب بن أبي عبدالله بن منده في الثاني من فوائده وابو طاهر المخلص في الرابع من فوائده وفيه اسحاق بن عبدالله بن كيسان وفيه ضعف وهو عند الطبراني من وجه آخر رجاله ثقات لكن فيه يزيد بن أبي زياد وهو مختلف فيه.

(۷) یہ یا اس جیسی حدیث دارقطنی نے الافراد میں بزار نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے الکبیر میں نقل کی ہے نیز اسے دقیقی نے امالی میں اسماعیل بن ابان عن قیس عن سماک عن جابر کی روایت سے ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ حضرت جابرؓ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے؟
میں کہتا ہوں اسماعیل بن ابان سے الغنوی مراد ہے، یحییٰ بن معین اور ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے اس کی تکذیب کی ہے اور قیس بن ربیع بھی ضعیف ہے مگر ہمارے شیخ علامہ ابن حجرؒ نے اس کی اسناد کو حسن کہا ہے یعنی اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔

(۸) رواه البزار في مسنده ايضاً.

(۹) اخرجه ابن السني بسند ضعيف.

(۱۰) اس حدیث کو طبری اور طبرانی نے تخریج کیا ہے۔محمد بن الحنفیہ وغیرہ سے مرسلاً بھی مروی ہے۔علامہ منذریؒ فرماتے ہیں وہو اشبہ۔

(۱۱) اس حدیث کو ابن ماجہ اور طبرانی وغیرہما نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی جبارہ بن المغلس ہیں۔وهو ضعيف وقد عد هذا الحديث من مناكيره والله الموفق.

Marfat.com

(۱۲) ولم اقف علی سندہ.

(۱۳) یہ حدیث نمیری نے عبدالرزاق کے طریق سے دوسندوں کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(۱۴) اس حدیث کو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں، نسائی نے ''سنن کبریٰ'' میں، بیہقی نے ''الدعوات'' اور ''الشعب'' میں، ابن ابی عاصم نے ''الصلوٰۃ'' میں، الطبرانی نے ''الکبیر'' میں، التیمی نے ''الترغیب'' میں اور ابن احبان نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا ہے۔ ابن حبانؒ فرماتے ہیں یہ حسن کی روایت کردہ حدیث کے زیادہ مشابہ ہے اور حاکم نے اسے اپنی صحیح میں روایت کر کے فرمایا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے مگر بخاری و مسلم نے اسے تخریج نہیں کیا۔ سعید المقبری عن ابی ہریرہ کی سند سے ایک حدیث مروی ہے جو اس کی شاہد ہے۔ اس شاہد کو حاکم نے علی بن حسین عن ابی ہریرہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

(۱۵) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے مگر ایک نسخہ میں غَرِیْبٌ کے لفظ کا اضافہ بھی ہے۔

قلت وقد اختلف فی اسناد هذا المتن كما ترى وايضاً فقد ارسله بعضهم بحذف التابعی والصحابی معاً واشار الدارقطنی الی ان الرواية التی وقع فيها من مسند الحسين بالتصغير اشبه بالصواب انتهى وقد اطنب اسماعيل القاضی فی فضل الصلاة له فی تخريج طرق هذا الحديث وبيان الاختلاف فيه من حديث علی وابنيه الحسن والحسين رضی الله عنهم واخرجه ايضاً من طريق عبدالله بن علی بن الحسين عن ابيه مرفوعاً وكذا اخرجه البخاری فی التاريخ ايضاً و فی الجملة فلا يقصر هذا الحديث عن درجة الحسن.

(۱۶) ولم اقف علی سنده.

(۱۷) محدث دیلمیؒ نے اس حدیث کو حاکم کے طریق سے روایت کیا ہے مگر مستدرک میں نہیں ہے۔

(۱۸) والحديث غريب ورجاله رجال الصحيح لكن فيهم رجل مبهم لا اعرفه ، قلت وفی مسند اسماعيل القاضی لطيفة وهی رواية صحابی عن مثله وتابعی عن مثله.

(۱۹) رواه احمد والطيالسی والطبرانی فی الدعاء وابو الشيخ واسماعيل القاضی وابو احمد والطيالسی والطبرانی فی الدعاء وابو الشيخ واسماعيل القاضی و ابو داود الترمذی واللفظ له وقال حسن قلت: وانما حسنه لشاهده لأنه عنده من رواية صالح مولى التوئمة وهو ضعيف واخرجه الحاكم فی مستدركه من هذا الوجه ايضاً كما سيأتی ورواه ابن ابی عاصم بنحوه وابن حبان فی صحيحه.

(۲۰) وقال صحيح ورده الذهبی بأن صالحاً ضعيف وهو بهذا اللفظ ايضاً عند الطبرانی فی الدعاء.

(۲۱) قلت: وقد اختلف فی هذا الحديث على المقبری فقيل عنه عن ابی هريرة وهی رواية ابی داؤد وغيره وقيل عنه عن اسحاق عن ابی هريرة وهی رواية احمد والحاكم كما تقدم والله اعلم وقد رواه البيهقی فی الشعب بلفظ ايما قوم اجتمعوا ثم تفرقوا وذكر نحوه.

(۲۲) اخرجه الدينوری فی المجالسة والتيمی فی الترغيب والبيهقی فی الشعب وسعيد بن منصور فی السنن واسماعيل القاضی وابن شاهين فی بعض اجزائه ومن طريقه ابن بشكوال وساقه الضياء فی المختارة من طريق أبی بكر الشافعی مرفوعاً ومن طريق أبی بكر بن أبی عاصم موقوفاً وكذا رواه النسائی فی عمل اليوم والليلة والبغوی فی الجعديات وهو حديث صحيح.

(۲۳) اخرجه محمد بن حمدان المروزی وفی سنده من لم يسم.

Marfat.com

چوتھا باب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کے سلام کا پہنچنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ارشاد فرمانا اور اس کے علاوہ چند فوائد و تتمات کے متعلق ہے۔ اس باب سے متعلق حضرت عمار، حضرت انس، حضرت ابی امامہ، حضرت ابو ہریرہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی احادیث دوسرے باب میں گذر چکی ہیں۔ ابی قرصافہ کی حدیث آخری باب میں آئے گی۔

فرشتوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پہنچانا:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِىْ عَنْ اُمَّتِىْ اَلسَّلَامَ."

"بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ گھومنے والے فرشتے ہیں جو مجھے اپنی امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔"[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَسِيْحُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَ يُبَلِّغُوْنِىْ صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ مِنْ اُمَّتِىْ."

"بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور جو بھی میرا اُمتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"[2]

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَىَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِىْ."

Marfat.com

''تم جس جگہ بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔''[۳]

حضرت ابن عباسؓ کی روایت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَوْیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا بُلِّغَهٗ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ فُلَانٌ وَیُسَلِّمُ عَلَیْکَ فُلَانٌ.''

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو فرد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود یا سلام بھیجتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور پہنچایا جاتا ہے کہ فلاں آپ پر درود بھیج رہا ہے اور فلاں سلام۔''

اس حدیث کو اسحٰق بن راہویہ نے اپنی سند سے موقوفاً اور بیہقی نے ذیل کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔

''لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ صَلَاةً اِلَّا وَهِیَ تُبَلِّغُهٗ یَقُوْلُ الْمَلَکُ فُلَانٌ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ کَذَا کَذَا صَلَاةً.''

''امت محمدیہ کا جو فرد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے۔ فرشتہ عرض کرتا ہے فلاں آپ پر ایسے ایسے درود بھیج رہا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْراً وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ.''

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ مجھ پر درود بھیجو، بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے خواہ تم جہاں بھی ہو۔''

Marfat.com

اس حدیث کوابوداؤداور احمد نے اپنی مسند میں، ابن فیل نے اپنی ''جز'' میں روایت کیا ہے۔ابوزکریاالنووی نے ''کتاب الاذکار'' میں اسے صحیح کہا ہے۔ابن بشکوال نے مرفوعاً ذیل کے الفاظ سے روایت کی ہے۔

''مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ.''

''جوبھی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کولوٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''اَکْثِرُوْا الصَّلاَةَ عَلَیَّ فِیْ اللَّیْلَةِ الزَّهْرَاءِ وَالْیَوْمِ الْاَغَرِّ فَاِنَّ صَلاَتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ.''

''مجھ پر (جمعہ کی) روشن رات میں اور (جمعہ کے) روشن دن میں کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''[۴]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بِعَیْدٍ اُعْلِمْتُهٗ.''

''جومیری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے اس کی مجھے خبر دی جاتی ہے۔''[۵]

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیاً وَکَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَکاً یُبَلِّغُنِیْ وَکَفٰی اَمْرَ دُنْیَاهُ وَآخِرَتِهٖ وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَهِیْداً وَشَفِیْعاً.''

''جومیری قبر پر درود پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اسے ایک فرشتہ کے سپرد کرتا ہے جو مجھے پہنچاتا ہے اور وہ

Marfat.com

اس کے دنیا و آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوتا ہے، اور قیامت
کے دن میں اس کا گواہ "یا" فرمایا شفیع ہوں گا۔" [٦]

ابن ابی شیبہ التیمی نے "ترغیب" میں اور بیہقی نے حیاۃ الانبیاء میں، اسے اختصار کے ساتھ ذیل کے الفاظ میں روایت کیا ہے۔

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیاً اُبْلِغْتُهٗ."

"جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجا اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔"

البتہ بیہقی نے الشعب میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

"مَامِنْ عَبْدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَکاً یُبَلِّغُنِیْ."

"جو بھی مسلمان میری قبر پر مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرماتے ہیں جو اسے مجھ تک پہنچاتا ہے۔" [٧]

حضرت زین العابدین علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے، ایک شخص روزانہ صبح کو بھی اور شام کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کیا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا تھا، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو پوچھا روزانہ ایسا کیوں کرتے ہو، اس نے عرض کیا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کرنا بہت پسند ہے، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے میرے باپ نے خبر دی ہے اور انہوں نے میرے دادا رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدَاً وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرَاً وَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَسَیُبَلَّغُنِیْ صَلَاتُکُمْ وَسَلَامُکُمْ."

"میری قبر کو عید نہ بناؤ، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور مجھ پر درود و سلام بھیجو، خواہ جہاں بھی تم ہو تمہارا درود و سلام مجھے پہنچا دیا جائے گا۔"

اسے اسماعیل القاضی نے نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا۔ یہی حدیث ابن ابی عاصم کے ہاں عن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مرفوعاً یوں منقول ہے۔

"صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ وَتَسْلِیْمَکُمْ یَبْلُغُنِیْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ."

''مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا درود وسلام مجھے پہنچ جاتا ہے، خواہ تم جہاں بھی ہوتے ہو۔''

اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور ابو یعلی نے ان سے یہ لفظ روایت کئے ہیں کہ حضرت علی بن حسین نے ایک آدمی کو دیکھا کہ روضۂ اطہر کے پاس ایک مخرب میں داخل ہوکر دعا مانگتا ہے تو اس سے فرمایا کیا میں تجھے اپنے والد کے حوالہ سے سنائی ہوئی اپنے دادا کی حدیث نہ سناؤں؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلاتَجْعَلُوْا بُیُوتَکُمْ قُبُوْرًا وَسَلِّمُوْا عَلَیَّ فَاِنَّ تَسْلِیْمَکُمْ یَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ.''

یہ حدیث حسن ہے اور حسن بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت اس کی شاہد ہے اسے مصنف عبدالرزاق سے ہم نے ایک دوسرے طریق سے مرسلا بھی روایت کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اَنَّ الحَسَنَ بْنَ الْحُسَیْنِ بنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما رَآیٰ قَوْماً عِنْدَ الْقَبْرِ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْداً وَلَاتَتَّخِذُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرَاً وَصَلُّوْا عَلَیَّ حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ.''

''حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کے پاس دیکھا تو انہیں منع فرمایا اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ مجھ پر درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔''[۸]

بعض سے اس طرح بھی مروی ہے کہ ایک شخص قبر انور پر آتا جاتا رہتا تھا تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا اے شخص تم اور اندلس میں بیٹھا ہوا شخص برابر ہیں یعنی سب کا درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ دَائِماً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ اللّٰہ وَکَّلَ بِیْ مَلَکاً عِنْدَ قَبْرِیْ فَاِذَا صَلّٰی رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذَالِکَ الْمَلَکُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ ابنَ فُلَانٍ صَلّٰی عَلَیْکَ السَّاعَۃَ."

''مجھ پر کثرت سے درود بھیجو بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جب میری امت کا کوئی فرد مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے کہتا ہے یا محمد! فلاں ابن فلاں نے آپ پر ابھی درود پڑھا ہے۔''[۹]

حماد الکوفی فرماتے ہیں:

"اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَیْہِ بِاِسْمِہٖ."

''آدمی جب بھی جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس شخص کے نام کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔''

اسے النمیری نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّاللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ."

''جو بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹاتے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''[۱۰]

السمعونیات میں حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوعاً روایت ہے کہ:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ وُکِّلَ بِھَا مَلَکٌ یُبَلِّغُنِیْ وَکَفٰی اَمْرَ دُنْیَاہُ وَآخِرَتِہٖ وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَھِیْدًا اَوْشَفِیْعاً."

''جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو مجھے پہنچاتا ہے اور وہ درود اس کی دنیا و آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہوتا ہے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا ارشاد فرمایا اس کا شفیع ہوں گا۔''

Marfat.com

ہم نے اس کو ان الفاظ سے بھی روایت کیا ہے۔

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ فِيْ شَرْقٍ وَلاَغَرْبٍ اِلاَّ اَنَا وَمَلاَئِكَةُ رَبِّيْ نَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَمَا يُقَالُ لِكَرِيْمٍ فِيْ جِيْرَانِهٖ وَخِيْرَتِهٖ اِنَّهُ مِمَّا اُمِرَبِهٖ مِنْ حِفْظِ الْجَوَارِ وَحِفْظِ الْجِيْرَانِ."

"کوئی مسلمان مشرق ومغرب میں مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں، عرض کیا گیا یارسول اللہ! اہل مدینہ کا کیا حال ہے؟ فرمایا ایک کریم شخص کے متعلق اپنے پڑوسیوں اور اقرباء بارے کیا کہا جاسکتا ہے یہ تو ایسی چیز ہے جس کا حکم اسے دیا گیا ہے، یعنی پڑوس کی حفاظت اور پڑوسیوں کی خبر گیری۔"[11]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلاَةً فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِأَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلاَثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكاً يُدْخِلُهُ فِيْ قَبْرِيْ كَمَا تُدْخَلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِيْ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِلٰى عَشِيْرَتِهٖ فَاُثْبِتُهُ عِنْدِيْ فِيْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ."

"قیامت کے روز ہر جگہ تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر تم سے زیادہ درود بھیجتا ہے جو مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرماتے ہیں۔ ستر حاجات آخرت کی اور تیس دنیا کی اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے جو اس کے درود کو میری قبر میں اس طرح لے آئے گا جیسے تم پر ہدایا پیش کئے جاتے ہیں جو مجھ پر درود پڑھتا ہے، وہ فرشتہ مجھے اس کا نام ونسب حتیٰ کہ قبیلہ کی خبر دیتا ہے پھر میں اپنے پاس اسے ایک روشن صحیفہ میں ثبت کرلوں گا۔[12]

Marfat.com

اس طرح ابن بشکوال، ابوالیمن بن عساکر نے بھی روایت کیا ہے۔ الیتمی کے ہاں ترغیب میں اور دیلمی نے ''مسند الفردوس'' میں اور ابوعمرو بن مندہ نے ''الاول من فوائدہ'' میں یوں ذکر کی ہے۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مِنَ الصَّلٰوةِ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَکَّلَ اللّٰهُ بِذٰلِکَ مَلَکاً یُدْخِلُهٗ عَلٰی قَبْرِیْ کَمَا تُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْهَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِی الْحَیَاةِ.''

''جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر سو بار درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ ایک فرشتہ کو متعین فرمائیں گے جو اسے میری قبر میں ایسے لائے گا جیسے تم پر ہدایا پیش کئے جاتے ہیں بیشک میری موت کے بعد بھی میرا علم میری زندگی کے علم کی طرح ہے۔''

اس حدیث کا بعض حصہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے دوسرے باب میں گذر چکا ہے۔ ابن عدی نے اور الیتمی نے ترغیب میں اس کا مفہوم مختصراً یوں ذکر کیا ہے کہ:

''اَکْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ.''

''جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''[۱۳]

''اَکْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ آنِفاً عَنْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَا عَلٰی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ مَرَّةً وَاحِدَةً اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ اَنَا وَمَلَائِکَتِیْ عَشَرًا.''

''مجھ پر جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھو کیونکہ جمعہ کے روز مجھ پر تمہارے درود پیش کئے جاتے ہیں جبریل علیہ السلام ابھی ابھی میرے پاس اللہ

Marfat.com

عزوجل کا یہ پیغام لائے ہیں کہ روئے زمین پر جو مسلمان ایک بار آپ پر
درود بھیجتا ہے میں اور میرے فرشتے دس مرتبہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلاتُہٗ وَصَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَکُتِبَ لَہٗ سِوَیٰ ذَالِکَ عَشَرُ حَسَنَاتٍ."

"جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھے پہنچتا ہے اور میں اس پر درود
بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔"

اسے طبرانی نے "الاوسط" میں روایت کیا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں مگر ایک ان میں غیر معروف راوی بھی ہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لُقِنَ السَمْعُ ثَلاثَۃً فَالْجَنَّۃُ تَسْمَعُ وَالنَّارُ تَسْمَعُ وَمَلَکٌ عِنْدَ رَاْسِیْ یَسْمَعُ فَاِذَا قَالَ عَبْدٌ مِنْ اُمَّتِیْ کَائِناً مَنْ کَانَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اللّٰھُمَّ اُسْکِنْہُ اِیَّایَ وَاِذَا قَالَ عَبْدٌ مِنْ اُمَّتِیْ کَائِناً مَنْ کَانَ اللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَتِ النَّارُ اللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنِّیْ وَاِذَاسَلَّمَ عَلَیَّ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ الْمَلَکُ الَّذِیْ عِنْدَرَاْسِیْ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَافُلانٌ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلامُ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلائِکَتُہٗ عَشَراً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشَرَاً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلائِکَتُہٗ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلائِکَتُہٗ اَلْفَ صَلاۃٍ وَلَمْ یَمُسَّ جَسَدَہُ النَّارُ."

"تین چیزوں کو سننے کی قوت دی گئی ہے، جنت سنتی ہے آگ سنتی ہے اور فرشتہ جو میرے سرہانے رہتا ہے وہ بھی تمام آوازوں کو سنتا ہے، جب میرا کوئی امتی کہتا ہے اے اللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اس کو میرا داخلہ عطا فرمایئے اور جب کوئی امتی کہتا

Marfat.com

ہے اے اللہ! مجھے دوزخ سے پناہ دیجئے تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ! مجھ سے اس کو پناہ عطا فرمایئے، جب کوئی میرا امتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میرے سر کے پاس رہنے والا فرشتہ کہتا ہے۔ یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ فلاں ہے آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے پس اسے جواب مرحمت فرمایا جاتا ہے اور جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس بار اس پر درود بھیجیں گے اور جو دس بار مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سو بار اس پر درود بھیجیں گے جو مجھ پر سو بار درود بھیجے گا! اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہزار مرتبہ اس پر درود بھیجیں گے اور آگ اس کے جسم کو نہ چھو سکے گی۔"

اس حدیث کو ابن بشکوال نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلَیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ."

"تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن ان کی وفات ہوئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی، لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وصال کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ خاک میں مل چکے ہوں گے، ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"[۱۴]

Marfat.com

تنبیہ:[۱۵]

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلاَةِ عَلَیَّ فِیْ کُلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلاَةَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَةٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُهُمْ عَلَّی صَلاَةً کَانَ اَقْرَبَهُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَةً."

''مجھ پر ہر جمعہ کو کثرت سے درود بھیجا کرو بیشک میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا وہ جنت کے درجہ کے لحاظ سے میرے زیادہ قریب ہوگا۔''[۱۶]

طبرانی کے الفاظ یہ ہیں:

مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلّٰی عَلَیْهِ مَلَکٌ یُبَلِّغُنِیْهَا.

''جس نے مجھ پر درود بھیجا اس پر وہ فرشتہ درود بھیجتا ہے جو مجھے اس کا درود پہنچاتا ہے۔''

دوسرے باب میں پہلے بھی یہ حدیث گذر چکی ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلاَةِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ یَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلاَئِکَةُ وَاِنْ اَحَدًا کَانَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلاَّ عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلاَتُهٗ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَالْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَالْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ."

''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن کثرت سے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہوتے ہی وہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی؟ ارشاد فرمایا وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

زمین پر انبیاء کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ اللہ کا نبی مرنے کے بعد
بھی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔"

اسے ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔[17] الطبرانی نے الکبیر میں اسے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

"اَکْثِرُوْا الصَّلاَۃَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہٗ الْمَلاَئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلاَّ بَلَغَتْنِیْ صَلاَتُہٗ حَیْثُ کَانَ، وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ."

"جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن میں فرشتے آتے ہیں اور جو بندہ جہاں بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ اسے مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا؟ فرمایا وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے اجساد کو کھائے۔"

نمیری نے اس کے یہ الفاظ روایت کئے ہیں۔

"قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَبْلُغُکَ صَلاَتُنَا اِذَا تَضَمَّتْکَ الْاَرْضُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ."

"ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کی خدمت میں ہمارا درود کیسے پہنچے گا جبکہ آپ کو زمین اپنے میں ملا چکی ہوگی؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔"[18]

حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُصَلِّیْ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلاَّ عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلاَتُہٗ."

Marfat.com

''جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ جمعہ کے روز جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''[19]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرُوْا الصَّلاَۃَ عَلَیَّ فِیْ اللَّیْلَۃِ الزَّھْرَاءِ وَالْیَوْمِ الْاَغَرِّ فَاِنَّ صَلاَتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فَاَدْعُوْلَکُمْ وَاَسْتَغْفِرُ."

''(جمعہ کی) روشن رات اور (جمعہ کے) روشن دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اور تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔''

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"اَکْثِرُوْا مِنَ السَّلاَمِ عَلٰی نَبِیِّکُمْ کُلَّ جُمُعَۃٍ فَاِنَّہٗ یُؤْتٰی بِہٖ مِنْکُمْ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاِنَّ اَحَدًا لَایُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ صَلاَتُہٗ عَلَیَّ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْھَا."

''اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر جمعہ کو کثرت سے سلام بھیجا کرو کیونکہ ہر جمعہ کو تمہاری طرف سے سلام پیش کیا جاتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے۔ جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر اس کے فارغ ہوتے ہی پیش کیا جاتا ہے۔''[20]

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرُوْا الصَّلاَۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّھَا تُعْرَضُ عَلَیَّ."

''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کیونکہ جمعہ کو درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''[21]

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلَاۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ."

''ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''[۲۲]

یزید الرقاشی سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"اِنَّ مَلَکاً مُوَکَّلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِمَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَلِّغُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا مِنْ اُمَّتِکَ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ."

''ہر جمعہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے کے ساتھ ایک ایسا فرشتہ متعین کیا جاتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پہنچاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ آپ کا فلاں امتی آپ پر درود بھیج رہا ہے۔''[۲۳]

ابن شہاب الزہری سے مرسلاً مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ اللَّیْلَۃِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ فَاِنَّھُمَا یُؤَدِّیَانِ عَنْکُمْ وَاَنَّ الْاَرْضَ لَا تَاْکُلُ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ وَکُلُّ ابْنِ آدَمَ یَاْکُلُہُ التُّرَابُ اِلَّا عُجْبَ الذَّنْبَ."

''جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ دونوں تمہاری طرف سے پہنچائے جاتے ہیں اور بے شک زمین انبیاء کے جسموں کو نہیں کھاتی ہر ابن آدم کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی۔''

اسے نمیری نے نقل کیا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

"مَامِنْ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا حَمَلَھَا مَلَکٌ حَتّٰی یُؤَدِّیَھَا اِلَیَّ وَیُسَمِّیْہِ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا یَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا."

''جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتہ اسے لے کر چلتا ہے، حتیٰ کہ وہ

Marfat.com

اسے مجھ تک پہنچاتا ہے، اور پڑھنے والے کا نام بتاتا ہے حتیٰ کہ وہ یہاں تک بھی کہتا ہے فلاں ایسے ایسے درود پڑھ رہا ہے۔"[۲۴]

ایوب السختیانی فرماتے ہیں:

"بَلَغَنِیْ اَنَّ مَلَکاً مُوَکَّلٌ بِکُلِّ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُبَلِّغَہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ."

"مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے والے ہر شخص کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اس کا درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے۔"

اسے قاضی اسماعیلؒ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حضرت سلیمان ابن سحیم فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ لوگ جو آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ پر سلام پیش کرتے ہیں کیا آپ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نَعَمْ وَاَرُدُّ عَلَیْہِمْ "ہاں میں سمجھتا بھی ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

اس روایت کو ابن ابی الدنیا نے، بیہقی نے "حیاۃ الانبیاء" میں اور "الشعب" میں اور ان کے طریق سے ابن بشکوال نے بھی ذکر کیا ہے۔

ابراہیم بن شیبانؒ کا واقعہ:

ابراہیم بن شیبانؒ فرماتے ہیں میں حج کر کے مدینہ شریف حاضر ہوا اور روضۂ اطہر پر سلام عرض کیا تو میں نے خود حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَیْکَ السَّلَامُ کی آواز سنی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَیُحَدَّثُ لَکُمْ فَاِذَا اَنَامُتُّ کَانَتْ وَفَاتِیْ خَیْراً لَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فَاِنْ رَاَیْتُ خَیْراً حَمِدْتُ اللّٰہَ وَاِنْ رَاَیْتُ غَیْرَ ذَالِکَ اِسْتَغْفَرْتُ لَکُمْ."

"میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو، ہم تم سے

Marfat.com

کرتے ہیں جب میں وفات پا جاؤں گا تو میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہوگی تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے اگر میں تمہارے اعمال اچھے دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کا شکر کروں گا اگر اس کے علاوہ دیکھوں گا تو تمہارے لئے استغفار کروں گا۔"

اسے حارث نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔

دارمی کی مسند میں ہے کہ واقعۂ حرۃ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک اذان واقامت نہ ہوئی۔ حضرت سعید بن مسیبؒ مسجد کے اندر ہی مقیم تھے، انہیں نماز کا وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر سے آنے والی آواز سے معلوم ہوتا تھا اس کے علاوہ کوئی ذریعہ نہ تھا۔

ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

ابوالخیر الاقطعؒ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں پہنچا تو اس وقت میں بھوکا تھا اور پانچ دن سے میں نے کوئی چیز نہ کھائی تھی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر سلام عرض کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آج رات آپ کا مہمان ہوں، یہ عرض کرنے کے بعد میں وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سامنے کی جانب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت علیؓ نے مجھے حرکت دی اور فرمایا اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عطا فرمائی جس میں سے نصف میں نے کھائی تھی کہ میں بیدار ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ آدھی روٹی میرے ہاتھ میں ہے۔

ابوالفضل رحؒ کا واقعہ:

شیرویہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مکی سے سنا کہ میں نے ابوالفضل القومانی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص خراسان سے آیا اور اس نے بتایا کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم میرے خواب میں تشریف لائے جبکہ میں مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام پہنچانا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کس لئے؟ ارشاد فرمایا وہ مجھ پر ہر روز سو بار یا اس سے زیادہ مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ ابوالفضل کہتے ہیں اس نے مجھ سے وہ درود پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ میں ہر روز سو بار یہ درود پڑھتا ہوں۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ."

"اے اللہ! درود بھیجئے حضرت محمد نبی اُمی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرمایئے جو ان کے شایان شان ہے۔"

اس نے وہ درود مجھ سے لے لیا اور قسم اٹھائی کہ وہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے پہلے مجھے نہیں جانتا تھا میں نے اس پر اس کے سامنے کچھ شکرانہ پیش کیا تا کہ وہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں بتائے لیکن اس نے وہ تحفہ قبول نہ کیا اور کہا میں دنیا کے مال کے عوض جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو نہیں بیچتا، یہ کہہ کر وہ چلے گئے پھر ابھی تک میں نے انہیں نہیں دیکھا۔

ایک آدمی کا عجیب واقعہ:

مروی ہے کہ ایک شخص جسے محمد بن مالک کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ بتاتے ہیں میں بغداد گیا تا کہ ابوبکر بن مجاہد المقری سے علم قراۃ حاصل کروں ایک دن ہم ایک جماعت میں پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص جو پرانے عمامے، پرانی قمیص اور پرانی چادر میں ملبوس تھا آیا الشیخ ابوبکر اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے، اسے اپنی جگہ پر بٹھایا اس کا اور اس کے بچوں کا حال دریافت کیا۔ اس شخص نے بتایا کہ آج رات اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد مانگا ہے جبکہ میرے پاس تو ایک دانہ بھی نہیں ہے۔ شیخ ابوبکر فرماتے ہیں میں (اس کی اس بات کے سبب) پریشان ہو کر سو گیا، تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی،

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غمگین کیوں ہے علی بن عیسیٰ خلیفہ کے وزیر کے پاس جاؤ اس کو میرا اسلام دو اور یہ نشانی دو کہ تم جمعہ کی رات مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجنے کے بعد سوتے ہو، اس جمعہ کی رات تم نے مجھ پر سات سو بار درود پڑھا تھا کہ خلیفہ کا ایلچی آیا اور تمہیں بلا کر لے گیا، پھر واپس آ کر تم نے مجھ پر درود بھیجا اور ہزار مرتبہ مکمل کر لیا۔ اس سے لے کر سو دینار نومولود کے باپ کو دیدے، تا کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے، ابوبکر بن مجاہد المقری نومولود کے والد کو ساتھ لے کر گئے، وزیر کے دروازہ پر پہنچے، ابوبکر نے وزیر سے کہا اس آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے، وزیر خوشی سے اٹھ کھڑا ہوا اسے اپنی جگہ بٹھایا اور پورا واقعہ پوچھا، اس نے تمام خواب سنایا وزیر بہت خوش ہوا اور اپنے غلام کو تجوری نکالنے کا حکم دیا اس نے ان میں سے سو دینار الگ کئے اور نومولود کے باپ کو دے دیئے پھر اس نے سو دینار شیخ ابوبکر کو دینے کے لئے نکالے مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا وزیر نے کہا جناب اس سچی خبر کی بشارت دینے پر قبول کر لو یہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا ایک راز تھا اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرستادہ ہو۔ پھر اس نے سو دینار الگ کئے اور کہا یہ اس خوشی میں لے لو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے ہر جمعہ رات کے درود کا علم ہے پھر اس نے سو دینار الگ کئے اور کہا، یہ قبول کر لو، یہ تمہاری اس تھکاوٹ کی وجہ سے ہیں جو تم نے ہماری طرف آنے کے لئے برداشت کی ہے، یکے بعد دیگرے وہ سو سو دینار دیتا رہا حتیٰ کہ ہزار دینار دیئے مگر اس آدمی نے کہا میں صرف وہی لوں گا، جن کا مجھے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن کا واقعہ:

ابوعبداللہ بن النعمان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن احمد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حمام میں گر جانے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں تکلیف ہو گئی میرا ہاتھ سوج گیا پھر میں نے درد میں ایک رات گذاری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے بیٹے مجھ پر تیرے درود بھیجنے نے مجھے بے چین کر دیا۔ میں صبح اٹھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے درد اور سوجن وغیرہ ختم ہو چکی تھی۔

Marfat.com

ایک دیہاتی کا واقعہ:

العتبی فرماتے ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے کہ:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ [النساء4:64]

''جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اگر وہ آپ کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے مغفرت طلب کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، بے انتہا رحم فرمانے والا پائیں گے۔''

پھر دیہاتی نے کہا میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی بخشش کی درخواست لے کر آیا ہوں۔ اپنے رب کے حضور آپ کو سفارشی بنا کر حاضر ہوا ہوں۔

اور پھر یہ شعر کہے:

يَاخَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظَمُهٗ ... فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

نَفْسِيْ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ... فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

''اے ان تمام سے بہتر و برتر جن کے جسم نرم زمین میں دفن ہوئے اور ان کی خوشبو سے ٹیلے اور میدان معطر ہو گئے، میرا نفس قربان ہو جائے اس قبر پر جس میں آپ رہائش پذیر ہیں، اور جس میں پاکیزگی اور سخاوت و کرم پوشیدہ ہیں۔''

اس کے بعد وہ چلا گیا اور مجھے نیند آ گئی، خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عتبی جا کر اس دیہاتی کو خوشخبری دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔

اسی طرح ابن بشکوال نے محمد بن حرب الباہلی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں داخل ہوا روضۂ اطہر کے پاس پہنچا۔ ایک اعرابی اپنے اونٹ سے اترا اور اسے بٹھا کر باندھ دیا پھر روضۂ اطہر کے پاس آیا بڑے خوبصورت انداز میں سلام عرض کیا اور دعا

مانگی تو عرض کرنے لگا، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی کے ساتھ خاص فرمایا، آپ پر کتاب نازل فرمائی، پھر آپ کے لئے اولین وآخرین کے علم کو جمع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور اس کا فرمان حق ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ [النساء4:64]

''جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اگر وہ آپ کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے مغفرت طلب کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، بے انتہا رحم فرمانے والا پائیں گے۔''

اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کو شفیع بنا کر آیا ہوں، اللہ تعالیٰ نے آپ سے شفاعت قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر وہ روضۂ اطہر کی طرف متوجہ ہوا اور مذکورہ بالا واقعہ والے دو اشعار پڑھے لیکن ان کے درمیان میں مندرجہ ذیل شعر زیادہ کہا:

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

''آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے، پل صراط پر گزرنے کے وقت، جب کہ قدم ڈگمگائیں گے۔''

پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہو کر چلا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ ضرور اس کی مغفرت کر دی گئی ہوگی۔ اس طرح کا ایک قصہ بیہقیؒ نے شعب الایمان میں بھی ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

چند فوائد جو چوتھے باب کا تتمّہ ہیں

فائدہ نمبر ۱:

کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف روضۂ اطہر پر حاضرین کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں یا ہر امتی کے سلام کا؟

ابو عبدالرحمٰن المقری سے مروی ہے کہ روضۂ اطہر پر حاضرین جو سلام پیش کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مرحمت فرمانا اسی سے مختص ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں) اس قول میں نظر ہے کیونکہ مذکورہ حدیث عموم پر دلالت کرتی ہے۔ پس تخصیص کا دعویٰ دلیل کا محتاج ہے۔ خصوصاً اسی مفہوم کے شواہد بھی کثرت سے موجود ہیں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب روضۂ اطہر پر حاضرین کا جواب جائز ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمام آفاق سے سلام بھیجنے والے کا جواب عطا فرمانا بھی جائز ہے۔ اھ

ایک شاعر کہتا ہے۔

اَلاَ اَیُّھَا الفَادِیُ اِلٰی یَثْرَبَ مَھْلاً
لِتَحْمِلُ شَوْقاً مَا اُطِیْقُ لَهٗ حَمْلاً

''اے وادی یثرب کے مسافر ذرا ٹھہر جا، تاکہ تو میرے ان جذبات کو لے جائے جن کو میں روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔''

تَحَمَّلْ رَعَاکَ اللّٰهُ مِنِّیْ تَحِیَّةً
وَبَلِّغْ سَلَامِیْ رُوْحَ مَنْ طَیَّبَهٗ حَلا

''اللہ تعالیٰ تیری نگہبانی فرمائے میرا اسلام لے جا اور طیب طاہر روح کو میرا اسلام پہنچا۔''

وَقِفْ عِنْدَ ذَاکَ الْقَبْرِ فِی الرَّوْضَةِ الَّتِیْ
تَکُوْنَ یَمِیْناً لِلْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی

''اور تو اس قبرِ انور کے پاس جا کر کھڑے ہونا جو اس روضہ میں ہے جو نمازی کی دائیں جانب ہوتا ہے جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے۔''

وَقُمْ خَاضِعاً فِیْ مَهْبَطِ الْوَحِیْ خَاشِعًا

وَخَفِّضْ هُنَاکَ الصَّدْرَ وَاسْمَعْ لِمَا یُتْلٰی

''وحی اترنے کی اس جگہ میں خشوع سے کھڑا ہونا اور اپنے سینہ کو وہاں پست کرنا اور کان لگا کر سننا جو پڑھا جا رہا ہے۔

وَنَادِ سَلَامَ اللّٰهِ یَاقَبْرَ اَحْمَدَ

عَلٰی جَسَدٍ لَمْ یَبْلَ قَبْلُ وَلاَ یَبْلاَ

''اور عرض کرنا کہ اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سلام ہو اس جسم اطہر پر جو نہ پہلے بوسیدہ ہوا اور نہ بعد میں بوسیدہ ہوگا۔''

تَرَانِیْ اَرَانِیْ عِنْدَقَبْرِکَ واقِفاً

یُنَادِیْکَ عَبْدٌ مَالَهٗ غَیْرَکُمْ مَوْلٰی

''آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ آپ کی قبر انور کے پاس کھڑا ہو کر آپ کا ایسا غلام آپ کو پکار رہا ہے جس کا آپ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔''

تَسْمَعُ عَنْ قُرْبٍ صَلاَتِیْ کَمِثْلِ مَا

تُبَلَّغُ عَنْ بُعْدٍ صَلاَةُ الَّذِیْ صَلّٰی

''آپ قریب سے میرے درود کو ویسے ہی سنتے ہیں، جیسے دور سے درود بھیجنے والے کا درود آپ کی خدمت میں پہنچایا جاتا ہے۔''

اُنَادِیْکَ یَاخَیْرَ الْخَلاَئِقِ وَالَّذِیْ

بِهٖ خَتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَالرُّسُلاَ

''اے ساری مخلوق سے بہتر اے وہ ذات جس پر انبیاء و مرسلین کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے میں آپ سے ہی درخواست کر رہا ہوں۔''

نَبِیُّ الْهُدٰی لَوْلاَکَ لَمْ یُعْرَفِ الْهُدٰی

وَلَوْلاَکَ لَمْ نَعْرِفْ حَرَاماً وَلاَحِلاَّ

Marfat.com

''اے ہدایت کے نبی! اگر آپ کی ذات نہ ہوتی تو ہدایت کا کسی کو علم ہی نہ ہوتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں حرام وحلال کا بھی پتہ نہ ہوتا۔''

وَلَوْلاکَ لاَ وَاللّٰہِ مَاکَانَ کَائِنٌ

وَلَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ جُزاً وَکُلاَّ

''اور اگر آپ نہ ہوتے تو خدا کی قسم! کوئی بھی چیز وجود پذیر نہ ہوتی اور رحمٰن تعالیٰ جز وکل کو پیدا ہی نہ کرتا۔''

دوسرا فائدہ، اَرَمْتَ کی تحقیق:

ایک حدیث شریف میں جو لفظ اَرَمْتَ ہے وہ ہمزہ اور راء کے فتحہ، میم کے سکون اور ت کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ بروزن ضَرَبْتَ، علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ اصل میں اَرْمَمْتَ تھا اَیْ صِرْتَ رَمِیْماً، پھر ایک میم کو حذف کر دیا یہ بعض عربوں کی لغت کے مطابق ہے جیسے کہتے ہیں ظَلْتُ فعل اصل میں ظَلَلْتُ تھا اور بھی بہت سی مثالیں ایسی موجود ہیں، دوسرے علماء فرماتے ہیں یہ ہمزہ اور راء کے فتح میم مشدد اور ت کے سکون کے ساتھ ہے اَیْ اَرَمَّتْ اَلْعِظَامُ، بعض نے کہا ہے کہ یہ ہمزہ کے ضمہ، راء کے کسرہ کے ساتھ مروی ہے۔ بعض نے اس کے علاوہ بھی کئی حرکات لکھی ہیں۔ واللہ اعلم۔

تیسرا فائدہ، درود کی کثرت کی مقدار:

حدیث پاک میں ارشاد ہے اَکْثِرُوْا، کثرت سے مجھ پر درود پڑھو۔ ابو طالب المکی مصنف القوت فرماتے ہیں کثرت کی کم از کم مقدار تین سو مرتبہ درود پڑھنا ہے۔ (علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں) مگر میں ابھی تک اس کی دلیل پر آگاہ نہیں ہوا۔ ہوسکتا ہے انہوں نے کسی بزرگ سے سنا ہو یا تجربہ سے، یا اس کے علاوہ کسی خاص وجہ سے کہا ہو، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ابو طالب کا تعلق ان علماء سے ہو جو کثرت کی کم از کم مقدار تین سو تصور کرتے ہیں جیسا کہ تواتر بارے ان کا یہ قول منقول ہے کہ کم از کم مقدار جس سے تواتر ثابت ہوتا ہے وہ تین سو دس اور کچھ اوپر ہے۔ یہاں کسر کو چھوڑ دیا ہو اور تین سو کو باقی رکھا ہے۔

Marfat.com

چوتھا فائدہ، انسان کے شرف کیلئے یہ کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا نام بھلائی کے ساتھ ذکر کیا جائے:

اسی بارے ایک شاعر نے کیا خوب کہا۔

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِکَ خَطْرَةٌ

حَقِیْقٌ بَاَنْ یَسْمُوَوَاَنْ یَتَقَدَّمَا

''جس کی یاد آپ کے دل میں آ جائے وہ بلندی وترقی کے لائق ہے۔''

ایک اور شاعر کہتا ہے۔

اَهْلاً بِمَا لَمْ اَکُنْ اَهْلاً لِمَوْقِعِهٖ

قَوْلُ الْمُبَشِّرِ بَعْدَ الْیَاسِ بِالْفَرَجِ

لَکَ الْبِشَارَةُ فَاخْلَعْ مَاعَلَیْکَ فَقَدْ

ذُکِرْتَ ثُمَّ عَلَی مَافِیْکَ مِنْ عِوَجِ

''مایوسی کے بعد خوشخبری دینے والے کا یہ قول مبارک ہو جس کا میں اہل نہ تھا، تجھے بشارت ہو، اپنی تمام مایوسیاں چھوڑ دے کیونکہ تیری کوتاہیوں کے باوصف تجھے یاد کیا گیا ہے۔''

(مصنفؒ فرماتے ہیں) شیخ احمد بن ارسلان اور ان کے علاوہ معتبر اولیاء کرام میں سے بعض نے مجھے بتایا ہے (اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا خاتمہ نیکوں پر کرے) کہ انہوں نے خواب میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ''یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس نے پیش کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے رکھ دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق بھی فرما دی'' یہ سن کر میری خوشی بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کی قبولیت کی اور دارین کے مزید ثواب کی مجھے امید پیدا ہو گئی۔

اے مخاطب! اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی خلوص واستحضار کے ساتھ کثرت سے درود بھیج اور دل وزبان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیج کہ تیرا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر میں ہوتے ہیں اور تیرا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

فائدہ نمبر۵، ''لاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْداً'' کی تحقیق:

سلاح المومن کے مصنفؒ فرماتے ہیں ''لاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْداً'' (یعنی میری قبر کو عید نہ بناؤ) کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام روضۂ انور کی کثرت سے زیارت کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں کہ تم میری قبر پر عید کی طرح سال میں صرف دو مرتبہ نہ آؤ، اس احتمال کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی کر رہا ہے کہ ''لاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْراً'' یعنی اپنے گھروں میں نماز ترک نہ کرو جیسے قبروں میں نماز نہیں پڑھی جاتی لیکن اس قول میں نظر ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبر کو مسجد نہ بنانے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری حدیث میں موجود ہے کہ میری قبر کو مسجد نہ بناؤ۔ یا ''لاتَجْعَلُوْا عِیْداً'' سے مراد یہ ہے کہ اجتماعی شکل میں میری قبر پر جا کر اسے عید نہ بناؤ جیسے عید پر اجتماع کیا جاتا ہے اس باب کی احادیث میں اس کے قریب مفہوم گذر چکا ہے۔

مصابیح کے بعض شارحین کا قول ہے کہ یہاں کچھ کلام محذوف ہے اصل میں ''لاتَجْعَلُوْا زِیَارَۃَ قَبْرِیْ عِیْداً'' ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میری قبر کی زیارت عید کے اجتماع کی شکل میں نہ کرو۔ یہود و نصاریٰ، اپنے انبیام کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور کی زیارت کے لئے جمع ہوتے اور لہو و لعب میں مشغول ہو جاتے۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کو ایسی حرکت سے منع فرمایا ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منع فرمانا امت سے مشقت دور کرنے یا قبر شریف کی تعظیم میں حد سے تجاوز سے منع کرنے کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔

(علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سے ایسی احادیث موجود ہیں جو قبر شریف کی زیارت کی ترغیب دیتی ہیں۔ اگر یہ احادیث نہ بھی ہوتیں تو بھی صادق و مصدوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے زائر کے لئے شفاعت کے وجوب اور اس کے علاوہ نوازشات کا وعدہ، قبر شریف کی زیارت پر رغبت دلانے کے لئے کافی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اب تک آئمہ کا اتفاق ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کرنا سب سے افضل نفلی اعمال میں سے ہے۔

Marfat.com

ابوالحسن السبکی اپنی کتاب ''شفاء الاسقام'' میں فرماتے ہیں کہ آئمہ کی ایک جماعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد ''مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ'' (یعنی کوئی بھی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں) پر اعتماد کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے مستحب ہونے کی قائل ہیں، اور یہ دلیل صحیح ہے کیونکہ زائر جب سلام عرض کرتا ہے تو اسے قریب سے جواب ملتا ہے۔ یہ ایک بڑی فضیلت ہے اور یہی مطلوب بھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ فضیلت بار بار اور نئے نئے انداز میں عطا فرمائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد ''لَاتَتَّخِذُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْراً'' کے مفہوم کو متعین کرنے میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ بخاری نے ایک عنوان ''کراہۃ الصلاۃ فی المقابر'' باندھا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اپنے گھروں کو ان قبروں کی طرح نہ بناؤ جن میں نماز مکروہ ہوتی ہے دوسرے علماء فرماتے ہیں، اس کا معنی یہ ہے کہ اپنی نفلی نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو اور انہیں قبور نہ بناؤ کیونکہ بندہ جب مر جاتا ہے اور قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ قبر کے اس گھر میں نہ نماز پڑھتا ہے اور نہ کوئی اور عمل کرتا ہے۔ یہ معنی و مفہوم واضح ہے، ابن اثیرؒ فرماتے ہیں یہ اوجہ ہے۔ ابن قرقول نے ''المطالع'' میں اسی مفہوم کو اولیٰ لکھا ہے اور فرماتے ہیں اس کے اولیٰ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دوسری حدیث میں ''اِجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَاتَتَّخِذُوْھَا قُبُوْراً'' کے الفاظ آئے ہیں۔

علامہ ابن التینؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ نے اس کے مفہوم کی تعیین ''کراھۃ الصلاۃ فی المقابر'' سے کی ہے اور دوسرے علماء نے گھروں میں نماز کے مستحب ہونے کے ساتھ تاویل کی ہے کیونکہ مُردے نماز نہیں پڑھتے۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مردوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں یعنی قبروں میں نماز نہیں پڑھتے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گھروں میں مُردوں کو دفن کرنے سے منع کیا جا رہا ہو ہمارے شیخ نے اسی احتمال کو تقویت دی ہے اور فرماتے ہیں، حدیث کے ظاہری الفاظ کا مفہوم یہی ہے۔ لیکن علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں یہ احتمال کوئی قابل توجہ نہیں ہے کیونکہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات کے بعد اپنے گھر میں مدفون ہوئے۔ علامہ کرمانیؒ نے خطابیؒ کی اس توجیہ کا تعاقب کیا ہے اور فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے حجرہ

مقدسہ میں مدفون ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کیونکہ حدیث میں ہے ''مَاقُبِضَ نَبِیٌّ اِلَّادُفِنَ حَیْثُ یُقْبَضُ'' ہر نبی اپنی وفات والی جگہ پر دفن ہوتا ہے۔

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اپنے گھروں کو صرف سونے کی جگہیں نہ بناؤ جن میں نماز نہیں پڑھی جاتی کیونکہ نیند موت جیسی ہوتی ہے اور میت نماز نہیں پڑھتا۔

علامہ توربشتی مذکورہ تینوں احتمالات ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں ہوسکتا ہے یہ مطلب ہو کہ جو اپنے گھر میں نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے آپ کو میت کی طرح بناتا ہے اور اس کا گھر قبر کی مانند ہو جاتا ہے۔ حدیث میں جو آیا ہے وہ بھی اس قول کی تائید کرتا ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا زندہ اور مردہ کی مثل ہیں۔ واللہ اعلم۔

چھٹا فائدہ، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دائمی ہے:

درود وسلام کے جواب والی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دائمی ہے اور یہ تو عادۃً بھی محال ہے کہ اس ذات اقدس کا وجود ہی نہ ہو جس پر صبح وشام سلام پیش کیا جارہا ہے۔

ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر اقدس میں زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو نہ زمین نے کھایا اور نہ قیامت تک کھائے گی۔ اس پر علماء کا اجماع ہے بعض علماء نے شہداء اور مؤذنین کی زندگی کا بھی اضافہ فرمایا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ بہت سے علماء شہداء سے پردہ اٹھایا گیا تو ان کے جسم بلکہ خوشبو بھی کم نہ ہوئی تھی اور یہ بات یقینی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام شہداء سے افضل ہیں۔

امام بیہقی نے ''حیاۃ الانبیاء فی قبورھم'' کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ اور حضرت انسؓ کا گزشتہ قول اور حدیث اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی ''انبیاء زندہ ہیں اپنی قبور میں نمازیں ادا فرماتے ہیں'' سے استدلال کیا ہے۔ یہ حدیث انہوں نے یحییٰ بن ابی بکیر سے روایت کی ہے اور یحییٰ بن بکیر صحیح کے رجال میں سے ہیں یحییٰ نے مستلم بن سعید سے روایت کی ہے جن کی امام احمد نے توثیق کی ہے اور ابن حبان نے بھی اسے ثقہ کہا ہے۔ مستلم نے الحجاج بن

Marfat.com

الاسود، جوابن ابی زیادالبصر ی ہیں، سے روایت کی ہے احمد اور ابن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے، الحجاج نے الثابت البنانی سے روایت کی ہے اور الثابت نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ابویعلی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔اسی طرح البز ارنے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں عن حجاج الصواف ہے اور یہ وہم ہے درست حجاج بن الاسود ہے جیسا کہ امام بیہقی نے اپنی روایت میں تصریح کی ہے بیہقی نے اسی کو صحیح کہا ہے، اسی طرح بیہقی نے حسن بن قتیبہ عن المستلم کے طریق سے بھی روایت کی ہے اسی طرح البز اراور ابن عدی نے بھی روایت کیا ہے اور یہ حسن ضعیف ہے۔بیہقی نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ جو کوفہ کے فقہاء میں سے تھے، عن ثابت کی روایت سے بھی دوسرے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

"اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَایُتْرُکُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بَعْدَ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً وَلٰکِنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ حَتّٰی یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ."

"انبیاء اپنی قبروں میں چالیس راتوں کے گذرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور نماز ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ صور پھونکا جائے گا۔"

اس کا راوی محمد، سوء الحفظ ہے۔الغزالی ثم الرافعی نے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

"اَنَا اَکْرَمُ عَلٰی رَبِّیْ مِنْ اَنْ یَتْرُکَنِیْ فِیْ قَبْرِیْ بَعْدَ ثَلَاثٍ."

"میں اپنے رب کے نزدیک اس بات سے بڑھ کر ہوں کہ وہ مجھے قبر میں تین دن سے زائد چھوڑے رکھے۔"

اس کی کوئی اصل نہیں ہے مگر ہوسکتا ہے کہ ابی ابن لیلیٰ کی روایت سے اخذ کیا ہو، مگر یہ اخذ بھی صحیح نہیں ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے فرمایا ہے کیونکہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت تاویل کی محتاج ہے۔امام بیہقی فرماتے ہیں اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو مراد یہ ہوگی کہ انبیاء کرام نماز پڑھتے ہوئے اپنی قبور میں نہیں چھوڑے جاتے مگر صرف اتنی مقدار پھر وہ اپنے رب کے حضور میں نماز پڑھتے ہیں۔فرماتے ہیں پہلی حدیث کی شاہد، امام مسلم کی حماد بن سلمہ عن انس والی مرفوع روایت ہے جس میں ارشاد فرمایا:

"مَرَرْتُ بِمُوْسٰی لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ ھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ."

''جس رات مجھے اسراء کرایا گیا میں سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گذرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔''

ایک اور واسطہ سے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت ہے تو ہم کہیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث اس کی شاہد ہے جسے امام مسلمؒ نے عبداللہ بن الفضل عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

"لَقَدْ رَأَيْتُ فِيْ الْحَجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِيْ عَنْ مَعْنَى الْحَدِيْثِ وَفِيْهِ وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ اَزْدُشَنُوْءَة وَفِيْهِ اِذَا عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شِبْهاً عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَاَمَمْتُهُمْ."

''میں حطیم کعبہ میں کھڑا تھا اور قریش واقعہ معراج کے متعلق مجھ سے سوال کر رہے تھے، اسی حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے آپ کو گروہ انبیاء میں پایا میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور عیسیٰ بن مریم قبیلہ شنوٗہ کی طرح گٹھے جسم کے تھے، عروہ بن مسعود ان سے بہت مشابہ ہیں وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ تمہارے صاحب (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے مشابہ ہیں، پھر نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان کی امامت کرائی۔''

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں۔ سعید بن المسیبؒ عن ابی ہریرہؓ والی حدیث میں ہے: ''اِنَّهٗ لَقِيَهُمْ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ'' کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات انبیاء کرام سے بیت المقدس میں ہوئی۔

Marfat.com

ابی ذرؓ اور مالکؓ بن صعصعہ کی حدیث میں معراج کے واقعہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں انبیاء کرام کی جماعت سے ملاقات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو کی اور انہوں نے آپ سے کلام کی یہ تمام واقعات صحیح ہیں۔ ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہو کر قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے انبیاء کو بیت المقدس لے جایا گیا جیسے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جایا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں تمام انبیاء کو دیکھا پھر انہیں آسمانوں کی طرف بلند کیا گیا جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی طرف بلند کیا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں انبیاء کرام کو دیکھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ان کا مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر موجود ہونا عقلاً بھی جائز ہے جیسا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ یہ تمام چیزیں حیات الانبیاء پر دلالت کرتی ہیں۔

حیات انبیاء کے دلائل میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ [آل عمران 169:3] (یعنی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید کیے گئے انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہادت بدرجہ اتم حاصل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کے گواہ ہیں حضرت ابن عباس، ابن مسعود وغیرہما رضی اللہ عنہم نے تصریح فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شہادت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَاتَاْكُلُ الْاَرْضُ جَسَدَ مَنْ كَلَّمَ رُوْحَ الْقُدُسِ."

"اس شخص کے جسم کو زمین نہیں کھاتی جس نے روح القدس سے کلام کی ہو۔"

یہ حدیث مرسل حسن ہے۔

اگر آپ کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: "اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ" زندگی کے دوام کے موافق نہیں ہے بلکہ اس سے تو ایک لمحہ سے بھی کم وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد زندگیاں اور متعدد وفاتیں لازم آئیں گی جیسا کہ پیچھے گذرا ہے کہ جس ذات پر صبح شام سلام

Marfat.com

پڑھا جارہا ہو اس کا وجود سے خالی ہونا محال ہے بلکہ ایک وقت میں کئی مرتبہ سلام پیش کیا جاتا ہے۔ علامہ فاکہانی فرماتے ہیں اس حدیث پاک میں روح سے مراد نطق یعنی بولنا ہے، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میرا نطق لوٹا دیتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی دائمی ہے لیکن زندگی کے لئے نطق لازمی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سلام کے وقت نطق لوٹا دیتا ہے۔ علاقہ مجازیہ ہے کہ نطق کے لوازمات میں سے روح کا وجود ہے اور روح کا لازم نطق کا وجود بالفعل یا بالقوۃ ہے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو متلازم چیزوں میں سے ایک کے ساتھ دوسری کو تعبیر فرمادیا۔ ان چیزوں میں سے جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ روح صرف دو مرتبہ لوٹائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ [المؤمن 11:40] ہے جیسے کہ علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان يُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد وسوسہ یا اکتاہٹ نہیں اگرچہ غین کی اصل وہ چیز ہے جو دل پر چھا جائے اور اسے ڈھانپ لے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حاصل یعنی اس کے سبب شہود اور ذکر الٰہی اور مشاہدہ حق میں جو کمزوری آتی ہے ان الفاظ سے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جس مشاہدہ و ذکر الٰہی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت کی ادائیگی کی ذمہ داری کو برداشت کیا اور اپنے پروردگار اور اپنے خالق کی عبادت و طاعت پر پابندی و دوام کے ساتھ ساتھ امانت کے بارگراں کو اٹھایا۔

قاضی عیاضؒ نے شفاء میں اس پر بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔ امام بیہقیؒ نے جو جواب دیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ ''رَدَّ اللّٰهُ عَلَىَّ رُوْحِىْ'' کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور دفن کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو لوٹا دیا کیونکہ سلام کرنے والے تو سلام پیش کرتے ہی رہتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح جسم اطہر میں ہمیشہ ہمیشہ قائم رہی ورنہ ماننا پڑے گا کہ لحہ بہ لحہ لوٹائی اور نکالی جاتی ہے۔ بعض علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے بغیر گھبراہٹ اور مشقت کے لوٹائی جاتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ روح سے مراد وہ مقرر فرشتہ ہے۔ السبکی الکبیر نے ایک دوسرا بڑا حسین جواب دیا ہے فرماتے ہیں ہوسکتا ہے کہ یہاں لوٹانے سے مراد معنوی لوٹانا ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اس عالم سے مستغنی ہو کر حضرات الٰہیہ اور ملاء اعلیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتی ہے جب کوئی سلام پیش کرتا

Marfat.com

ہے تو روح مبارک اس عالم کی طرف متوجہ ہوتی ہے تا کہ سلام عرض کرنے والے کے سلام کو قبول کرے اور پھر اس کا جواب دے۔

یہاں ہم نے اس حدیث کے پانچ جواب لکھے ہیں۔ میرے نزدیک تیسرے جواب میں توقف ہے اور آخری جواب پر پھر ایک دوسری طرح سے اعتراض ہوتا ہے وہ یہ کہ اس طرح تو روح مبارک کا تمام زمانہ سلام کے جواب میں مستغرق رہنا لازم آتا ہے کیونکہ دنیا کے کونے کونے سے اتنے لوگ ہر وقت سلام عرض کر رہے ہوتے ہیں جن کا شمار ہی نہیں ہوسکتا۔ میں اس کا جواب یہ دیتا ہوں کہ امور آخرت تک عقل کی رسائی نہیں کیونکہ احوال برزخ احوال آخرت کے زیادہ مشابہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

ساتواں فائدہ:

ابن شہاب کا اثر کہ یُؤَدِّیَانِ عَنْکُمْ جو دال مہملہ مشددہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ رات اور دن درود کو تمہاری طرف سے پہنچاتے ہیں اس اثر میں اِنَّہٗ ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم۔

حواشی

(۱) اس حدیث کو احمد، نسائی، دارمی، ابونعیم، بیہقی، خلعی نے روایت کیا ہے۔ ان کے علاوہ ابن حبان اور حاکم نے بھی اپنی اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

(۲) اخرجه الدارقطنی فیما انتقاه من حدیث ابی اسحاق المزنی من روایته من طریقه زاذان عن علی وهو وهم وانما رواه زاذان عن ابن مسعود کما تقدم والله الموفق.

(۳) رواه الطبرانی فی الأوسط والکبیر وابو یعلی بسند حسن لکن قد قیل ان فیه من لم یعرف.

(۴) أخرجه الطبرانی فی الأوسط بسند ضعیف لکن یتقوی بشواهد.

(۵) اس حدیث کو ابوالشیخ نے ''الثواب'' میں ابومعاویہ عن الاعمش عن ابی صالح عنہ کے طریق سے نقل کیا ہے اور ان کے طریق سے دیلمی نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ (علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ اس کی سند جید ہے جیسا کہ ہمارے شیخ علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے۔

(۶) اس حدیث کو العشاری نے نقل کیا ہے۔ وفي سنده محمد بن موسی وهو الکدیمي متروک الحدیث.

(۷) وأورده ابن الجوزي من طریق الخطیب واتهم به محمد بن مروان السدي ونقل عن العقیلي، أنه قال لا أصل لهذا الحدیث من حدیث الاعمش ولیس بمحفوظ انتهی وقال ابن کثیر في اسناده نظر، وقوله نائیاً یعني بعیداً کما فسرته الروایة الأخری.

(۸) اسے اسماعیل القاضی نے طویل قصہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابن ابی عاصم اور طبرانی نے بغیر قصہ کے روایت کیا ہے۔

(۹) أخرجه الدیلمي وفي سنده ضعف.

(۱۰) رواه احمد وابو داود والطبرانی والبیهقی باسناد حسن بل صححه النووی فی الاذکار وغیره وفیه نظر وقال شیخنا رواته ثقات، قلت لکن قد انفرد به یزید بن عبدالله بن قسیط بروایة له عن ابی هریرة وهو یمنع من الجزم بصحته لأن فیه مقالاً وتوقف مالک فقال فی حدیث خارج الموطأ لیس بذاک وذکر التقی بن تیمیة ما معناه ان روایة ابی داود فیها یزید بن عبدالله وکانه لم یدرک ابا هریرة وهو ضعیف وفی سماعه منه نظر انتهی علی ان طریق الطبرانی وغیره سالمته من ذلک لکن فیها من لم یعرف، وقد ذکر الموفق بن قدامة فی المغنی هذا الحدیث فزاد فیه بعد قوله یسلم علی عند قبری ولم اقف علیها فیما رایته من طرق الحدیث ثم رایت فی السمعونیات بسند ضعیف.

(۱۱) وقال المنذری انه حسن قال ابن دحیة انه صحیح محفوظ بنقل العدل عن العدل فی کلام له فیه طویل وتهویل قلت ولهذا الحدیث علة خفیة وهی أن حسینا الجعفی راویه اخطأ فی اسم جد شیخه عبدالرحمن بن برید حیث سماه جابراً وانما هو تمیم کما جزم به أبو حاتم وغیره وعلی هذا فابن تمیم منکر الحدیث ولهذا قال ابو حاتم ان الحدیث منکر وقال ابن العربی انه لم یثبت لکن وقد رد هذه العلة الدارقطنی وقال ان سماع حسین من ابن جابر ثابت والی هذا جنح الخطیب والعلم عندالله تعالی.

Marfat.com

(۱۲) رواه البيهقي في حياة الانبياء في قبورهم، به بسند ضعيف.

(۱۳) التیمی کے الفاظ میں فقط اتنا ہے البتہ طبرانی نے ایک سند کے ساتھ یوں روایت کیا ہے جس میں ابوظلال ہیں مگر اس کی توثیق کی گئی ہے اور وہ متابعات میں مضر نہیں ہے۔

(۱۴) اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند میں، ابن ابی عاصم نے ''الصلوٰۃ'' میں، بیہقی نے حیاۃ الانبیاء اور شعب الایمان وغیرہ میں ذکر کیا ہے اور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن میں طبرانی نے معجم میں، ابن حبان، ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنی اپنی صحاح میں نقل کیا ہے۔ حاکم نے فرمایا یہ صحیح ہے اور بخاری کی شرط پر ہے مگر بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔ اس طرح النووی نے ''الاذکار'' میں اس کی تصحیح کی ہے عبدالغنی نے فرمایا یہ حسن صحیح ہے۔

وقال المنذري انه حسن قال ابن دحية انه صحيح محفوظ بنقل العدل عن العدل في كلام له فيه طويل وتهويل قلت ولهذا الحديث علة خفية وهي أن حسينا الجعفي روايه أخطأ في اسم جد شيخه عبدالرحمن بن بريد حيث سماه جابراً وانما هو تُميم كما جزم به أبو حاتم وغيره وعلى هذا فابن تميم منكر الحديث ولهذا قال ابو حاتم ان الحديث منكر وقال ابن العربي انه لم يثبت لكن قد رد هذه العلة الدار قطني وقال ان سماع حسين من ابن جابر ثابت والى هذا جنح الخطيب والعلم عند الله تعالى.

(۱۵) یہ حدیث ابن ماجہ کی سنن میں باب الصلوٰۃ میں مذکور ہے۔ اور انہوں نے صحابی کا نام شداد بن اوس ذکر کیا ہے لیکن یہ وہم ہے المزی وغیرہ نے اس پر تنبیہ بھی کی ہے نیز باب الجنائز میں درست ذکر ہے جیسے ہم نے نقل کیا ہے میں نے اس کی وضاحت کی ہے تاکہ ناتجربہ کار یہ خیال نہ کرے کہ میں نے اس کو حذف کر دیا ہے۔ والله المستعان.

(۱۶) رواه البيهقي بسند حسن لا باس به إلا أن مكحولاً قيل لم يسمع من ابى امامة فى قول الجمهور نعم فى مسند الشامين للطبرانى التصريح بسماعه منه وقد رواه ابو منصور الديلمى فى مسند الفردوس له فاسقط منه ذكر مكحول وسنده ضعيف.

(۱۷) لكنه منقطع.

(۱۸) وقال العراقي ان اسناده لا يصح.

(۱۹) اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔ بیہقی نے ''شعب الایمان، حیاۃ الانبیاء فی قبورہم'' اور ابن ابی عاصم نے فضل الصلوٰۃ میں روایت کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی ابورافع یعنی اسماعیل بن رافع ہے۔ امام بخاریؒ نے تو اس کی توثیق کی ہے مگر یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں اس کی حدیث شواہد و متابعات کا درجہ رکھتی ہے لیکن نسائی اور یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے، بعض نے کہا ہے منکر الحدیث ہے۔

(۲۰) ذكره عياض ولم اقف على سنده.

(۲۱) اسے مسدد نے اپنی مسند میں، سعید بن منصورؒ نے اپنی سنن میں اسی طرح مرسلاً نقل کیا ہے۔

(۲۲) اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اسی طرح روایت کیا ہے، اَنْجِبُوْا کا ہمزہ قطعی ہے اس کی ماضی رباعی ہے۔

(۲۳) یہ حدیث بقی بن مخلد نے روایت کی ہے اور انہیں کے طریق سے ابن بشکوال نے بھی روایت کی ہے، سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں، اور اسماعیل القاضی نے ''فضل الصلوٰۃ'' میں یوم الجمعہ کے الفاظ کے بغیر نقل کی ہے۔

(۲۴) وهو فى الشفا لعياض من غير عزو.

Marfat.com

پانچواں باب

مخصوص اوقات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

جیسے وضو سے فراغت کے بعد، نماز کے دوران، نماز کی اقامت کے وقت، نماز کے بعد، صبح کے بعد، مغرب کے بعد، تشہد میں اور قنوت میں، تہجد کے لیے بیداری کے وقت، تہجد سے فراغت کے بعد، مساجد کے پاس گزرنے کے وقت، مساجد کی زیارت کے وقت، مساجد میں داخلہ کے وقت، مساجد سے باہر آتے وقت، مؤذن کا جواب دینے کے بعد، جمعہ کے دن و جمعہ کی رات میں، جمعہ، عیدین اور کسوف وخسوف کے خطبوں کے وقت، عیدین کی تکبیرات کے دوران، جنازہ میں، میت کو قبر میں رکھتے وقت، رجب وشعبان میں، کعبۃ اللہ کی زیارت کے وقت، صفا ومروہ پر، تلبیہ سے فراغت پر، حجر اسود کے استلام پر، ملتزم میں، عرفہ کی شام کو، مسجد خیف میں، مدینہ منورہ کی زیارت اور روضۂ اطہر پر حاضری کے وقت، مدینہ منورہ سے الوداع ہوتے وقت، آثار نبویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی زیارت کے وقت، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گزرگاہوں اور قیام گاہوں کی زیارت کے وقت جیسے بدر وغیرہ، جانور ذبح کرتے وقت، خرید وفروخت کرتے وقت، وصیت لکھتے وقت، خطبۂ نکاح میں، سونے کے وقت، سفر پر روانگی کے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت، اور جسے نیند نہ آتی ہو، بازار جاتے وقت، یا کسی دعوت پر جاتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، پیغام وخطوط بھیجتے وقت، بسم اللہ پڑھتے وقت، مصیبت وتنگی کے وقت، غرق کے خطرہ کے وقت، طاعون کے حملہ کے وقت، دعا کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں، کان بجنے کے وقت، پاؤں سونے کے وقت، چھینک کے وقت، بھول ہوجانے پر، کسی چیز کے حاصل ہونے پر، گدھے کی آواز سننے پر، نیا پھل کھاتے وقت، گناہ سے توبہ کے وقت، کسی بھی حاجت کے وقت، ہر حال میں جب بھی موقعہ ملے، جو بے گناہ ہو اور اس پر تہمت لگائی جارہی ہو وہ بھی درود شریف پڑھے۔ دوست احباب سے ملاقات کے وقت، اجتماع کے اختتام پر، ختم قرآن کے وقت، حفظ قرآن کے وقت، مجلس سے اٹھتے وقت، ذکر اللہ کی مجلس میں، ہر کلام کی ابتداء میں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت، تعلیم کے وقت، حدیث کی قرأت کے وقت، فتویٰ دیتے وقت، وعظ ونصیحت کرتے وقت، اسم مبارک لکھتے وقت، درود شریف پڑھنا چاہیے۔

نیز درود شریف لکھنے کا ثواب کیا ہے، جو درود شریف سے غفلت کرے، اس کے لئے کیا وعید ہے؟ ان سب عنوانات کی تشریحات کے ذیل میں اور بہت سارے فوائد وضمیمہ جات بھی مذکور ہیں۔

مخصوص اوقات میں درود شریف پڑھنا

وضو کے بعد درود شریف پڑھنا:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار میں شیخ نصر کے حوالہ سے وضو سے فراغت کے بعد درود شریف پڑھنا نقل کیا ہے مگر اس بارے میں کسی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

رحمت کے دروازوں کا کھلنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے جب کوئی اپنے وضو سے فارغ ہو تو یوں کہے:

''اَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''.

پھر مجھ پر درود بھیجے۔ جب وہ یہ کہے گا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔''

اس حدیث کو حافظ ابوالشیخ نے اپنی کتاب 'الثواب وفضائل الأعمال' میں ذکر کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے طریق سے ابوموسیٰ مدینی نے بھی نقل کی ہے۔[1]

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

''تم میں سے کوئی جب وضو کرے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کیونکہ یہ اس کے پورے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لے گا تو اس کا صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہے، اور تم میں سے کوئی جب وضو سے فارغ ہو جائے تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر مجھ پر درود بھیجے۔ پس جب وہ یہ کہے گا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل جائیں گے۔''[2]

کامل وضو:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا اس کا وضو نہیں ہے۔''

Marfat.com

اسے ابن ماجہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے،[۳] اس کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔ اس حدیث کے بعض طرق میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ''جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور اس کا کوئی وضو نہیں ہے جس نے اس پر اللہ پاک کا نام نہ لیا ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے وضو پر بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو کامل فضیلت والا نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک تسمیہ وضو کے آداب میں سے ہے اور میرے علم کے مطابق کوئی اس کے وجوب کا قائل نہیں ہے سوائے امام احمد کی ایک روایت کے، اسحٰق بن راہویہ اور اہل ظاہر بھی اسی کے قائل ہیں لہٰذا اس حدیث کا وہی معنی متعین ہے جو ہم نے ابھی بیان کیا ہے اور یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرح ہے جس میں فرمایا کہ ''مسجد کے ہمسائے کی کوئی نماز نہیں ہے مگر مسجد میں'' وغیر ذلک۔ واللہ اعلم۔

تیمّم اور غسل کے بعد درود شریف پڑھنا:

جنابت و ناپاکی دور کرنے کے لئے جو غسل کیا جاتا ہے اس کے بعد درود شریف پڑھنے کے بارے میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار میں اس کے مستحب ہونے کا اشارہ تو کیا ہے مگر اس کی کوئی خاص دلیل بیان نہیں کی۔ واللہ اعلم۔

نماز کے دوران درود شریف پڑھنا

نفل نماز میں درود شریف:

دوران نماز درود شریف پڑھنے کے بارے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا جب نمازی اپنی نماز کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پر پہنچے تو نفل نماز میں رُک کر درود شریف پڑھ لے، یہ روایت اسماعیل قاضی اور نمیری نے ذکر کی ہے اور ابو بکر بن ابی داؤد کے مصاحف میں شعبی کے حوالہ سے[۴] مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ جب آدمی نماز میں آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [الاحزاب 56:33] ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام بھیجو خوب سلام بھیجنا'' پڑھے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے؟ انہوں نے کہا ہاں

Marfat.com

پڑھے۔اورامام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس کی تصریح کی ہے کہ نمازی نفل نماز میں کسی ایسی آیت کی تلاوت کرے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ میں کہتا ہوں کہ شعبی کے بارے میں ابھی جو بات ہم نے روایت کی ہے اس کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض ونفل تمام نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ذکر پر درود واجب ہونے کے قائل ہیں ان کے مؤقف سے بھی یہی لازم آتا ہے۔

دوران نماز کون سا درود پڑھے:

نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر والی آیت پڑھنے والا یا نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سننے والا جو درود پڑھے گا وہ صرف یہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہیں کہے گا کیونکہ یہ درود شریف تو خود نماز کا ایک رکن قولی ہے جس کا محل تشہد ہے اور رکن قولی جب اپنے محل سے منتقل کیا جائے تو اس سے نماز کے اوپر اثر پڑتا ہے چنانچہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ اس طرح کرنے سے نماز باطل ہوگی یا نہیں۔ واللہ اعلم۔

نماز کے بعد درود شریف پڑھنا

شبلیؒ کا عمل:

نماز کے بعد درود شریف پڑھنے کا ذکر حافظ ابو موسیٰ مدینی وغیرہ نے کیا ہے۔ اور اس بارے میں صرف ایک واقعہ ہی ذکر کیا ہے۔ اس واقعہ کو ابن بشکوال، ابو موسیٰ مدینی، عبدالغنی اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اپنی اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن محمد بن عمر سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا تھا کہ شبلی آئے تو ابو بکر بن مجاہد کھڑے ہوئے، ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا، میں نے کہا اے میرے آقا آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں جبکہ آپ کا اپنا اور تمام بغداد والوں کا خیال یہ ہے کہ شبلی تو مجنون ہے، ابو بکر بن مجاہد نے کہا میں نے تو شبلی سے وہی معاملہ کیا جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا اور

Marfat.com

اس کی تفصیل یوں ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، اتنے میں شبلی آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ شبلی سے یہ معاملہ فرما رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ اپنی نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ [التوبة9:128] آخر سورت تک پڑھتے ہیں اور اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کوئی فرض نماز نہیں پڑھی مگر اس کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ [التوبة9:128] پوری آیت پڑھتے ہیں۔ تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ کہتے ہیں، ابوبکر بن محمد کہتے ہیں پھر جب شبلی اندر آئے تو میں نے ان کے نماز کے ذکر بارے پوچھا تو انہوں نے ایسا ہی بتایا۔ ابن بشکوال کے ہاں یہ حکایت ابوالقاسم خفاف کے طریق سے یوں ہے کہ میں ایک دن ایک صاحب کے ہاں قرآن کریم تلاوت کر رہا تھا جن کی کنیت ابوبکر تھی اور وہ صاحب اللہ تعالیٰ کے ولی تھے، اتنے میں ابوبکر شبلیؒ آ گئے اور ایک صاحب کے پاس گئے جن کی کنیت ابوالطیب تھی اور بڑے صاحب علم لوگوں میں شمار ہوتے تھے، اس کے بعد لمبا قصہ بیان کیا جس کے آخر میں پھر شبلی ابوبکر بن مجاہد کی مسجد کی طرف چلے اور ابوبکر کی مجلس میں پہنچے تو ابوبکر ان کے لئے کھڑے ہو گئے، پھر ابن مجاہد کے اصحاب نے دونوں کا قصہ ذکر کیا ہے پھر کہا کہ ساتھیوں نے ابن مجاہد سے پوچھا آپ علی بن عیسیٰ وزیر کے لئے تو کھڑے نہیں ہوئے اور شبلی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، جواب دیا کہ کیا میں اس کے لئے کھڑا نہ ہوں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تعظیم فرماتے ہیں، میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو مجھے ارشاد فرمایا اے ابوبکر کل تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ مجاہد کہتے ہیں جب اس واقعہ کو دو یا اس سے زیادہ راتیں گزریں تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ارشاد فرمایا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہارا اکرام کرے جیسا کہ تم نے جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ہاں شبلی اس مرتبہ تک کیسے پہنچے؟ ارشاد فرمایا یہ ایسا آدمی ہے جو پانچوں نمازوں کے بعد ذکر کرتا ہے اور لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر آیت تک پڑھتا ہے اور اسی (۸۰) سال سے پڑھتا چلا آ رہا ہے جو آدمی ایسا عمل کرتا ہے کیا میں اس کا اکرام نہ کروں؟

Marfat.com

سفارش نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستحق:

میرا خیال ہے کہ اس موقعہ پر حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کا تذکرہ مناسب ہے جس میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات سے دعا مانگی اس کے لئے قیامت کے دن میری سفارش اتر پڑے گی۔''

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَل فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَ فِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِیْ الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ''

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرمایئے، منتخب بندوں کو ان کی محبت عطا فرمایئے، تمام جہانوں میں ان کا درجہ بلند فرمایئے اور اپنے مقربین میں ان کا گھر بنایئے۔''

اسے طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔[۵]

اقامت کے وقت درود شریف:

نماز کی اقامت کے وقت درود شریف پڑھنے کے بارے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اقامت کہتے ہوئے جس نے مؤذن کے جواب میں وہی کہا جو مؤذن کہتا ہے اور جب وہ قد قامت الصلوٰۃ کہے تو اس کے جواب میں یہ کہا:

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَبْلِغْہُ دَرَجَۃَ الْوَسِیْلَۃِ فِیْ الْجَنَّۃِ''

''اے اللہ! اس سچی دعوت و قائم ہونے والی نماز کے رب اپنے بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے اور انہیں جنت میں وسیلہ کے درجہ سے سرفراز فرمایئے۔''

تو ایسا آدمی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہو گیا یا یوں فرمایا کہ اس آدمی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت حاصل ہو گئی۔ اسے حسن بن عرفۃ اور نمیری نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

یوسف بن اسباط سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب نماز کی اقامت کہی جائے اور کوئی آدمی یہ دعا نہ پڑھے تو حورعین کہتی ہیں تم ہم سے کتنے بے پرواہ و بے رغبت ہو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعَوَۃِ الْمُسْتَمِعَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَزَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ.

''اے اللہ! اس سنائی جانے والی مقبول دعا کے پروردگار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیجئے اور حورعین سے ہمارا نکاح کرائیے۔''

صبح اور مغرب کی نماز کے بعد درود شریف پڑھنا

سوحاجتوں کی تکمیل:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی صبح کی نماز پڑھنے کے بعد بات کرنے سے پہلے مجھ پر سومرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی سوحاجتیں پوری فرمائیں گے، ان میں سے تیس اسی دنیا میں پوری ہوں گی اور ستر اس کے لئے ذخیرہ کرلی جائیں گی۔''

مغرب کے بعد کا مخصوص درود:

اور اسی طرح مغرب کے بارے میں بھی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر کیسے درود پڑھا جائے؟ فرمایا یوں پڑھو:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام بھجو خوب سلام بھیجنا، (اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے)۔''

اور اسے سومرتبہ شمار کرلیا جائے۔[۶]

Marfat.com

پروردگار کے دو گواہ:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے سفر میں تشریف لے گئے اور مدینہ کے بقیہ معاملات کا والی مجھے بنا گئے، ارشاد فرمایا اے علی اچھے طریقہ سے میری نیابت کا کام سنبھالنا اور مجھے ان کے حالات لکھتے رہنا، پس میں پندرہ دن نائب بن کر رہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اے علی مجھ سے دو عمل یاد رکھ لو جو میرے پاس جبرئیل علیہ السلام لائے ہیں۔ سحر کے وقت درود شریف کی کثرت کرو اور مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے استغفار کو کیونکہ صبح اور مغرب کے اوقات پروردگار کی مخلوق پر پروردگار کے گواہوں میں سے دو گواہ ہیں۔ [۷]

تشہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا:

تشہد میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں پہلے باب میں حضرت کعب، حضرت ابن مسعود، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی احادیث اور دیگر دلائل گزر چکے ہیں۔

تشہد:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے تھے:

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ ان لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ انَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ [۸]

تشہد کی تفسیر:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اسی اللہ کی ہے۔ وَالصَّلَوَاتُ کا مطلب یہ ہے کہ ہر درود پڑھنے والے کا درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ والطَّیِّبَاتُ سے

Marfat.com

مراد وہ تمام اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے کئے جائیں اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان فرمایا کہ ہمیں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا۔ باقی حصہ کی بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کی۔[۹]

تشہد میں دُعا کی ترتیب:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی نماز میں پہلے تشہد پڑھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے پھر اس کے بعد اپنے لئے دعا مانگے۔[۱۰]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی ساتھ ہوتے تھے، جب میں بیٹھتا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ثناء کرتا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا پھر اپنے لئے دعا مانگتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مانگ تیرا سوال پورا کیا جائے گا'' اسے ترمذی نے حسن یا صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا اس کی نماز ہی نہیں ہے، اسے ابن عبدالبر نے التمہید میں نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات نے نقل کیا ہے۔

نماز کی زکوٰۃ:

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بریدہ جب نماز پڑھو تو مجھ پر درود پڑھنا نہ چھوڑنا کیونکہ یہ نماز کی زکوٰۃ ہے اور مجھ پر سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء و رسل اور صالح بندوں پر سلام بھیجنا۔[۱۱]

اقامت نماز کا مطلب:

مقاتل بن حیان نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ'' کی تفسیر میں کہا ہے کہ نماز کی اقامت کا معنی ہے اس پر محافظت کرنا، اس کے اوقات کی پابندی کرنا، اس کے قیام، رکوع اور سجود ادا کرنا، تشہد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آخری تشہد میں درود پڑھنا، اسے نمیری نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

Marfat.com

تشہد میں درود کی حیثیت:

شعبی جن کا نام عامر بن شراحیل ہے اور جو کبار تابعین میں سے ہیں وہ کہتے ہیں ہم تشہد سیکھتے تھے، پس جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے تو اپنے رب کی حمد وثنا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔ اسے بیہقی نے خلافیات میں قوی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور بیہقی ہی میں شعبی کے حوالہ سے منقول ہے کہ جس نے تشہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا وہ اپنی نماز لوٹائے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی۔

عقبہ کہتے ہیں شعبی کے اس قول کو علمائے جمہور کا قول باطل کرتا ہے کیونکہ جمہور علماء تشہد میں درود شریف کے وجوب کے قائل نہیں ہیں جیسا کہ ان کا مذہب ہے۔

حجاج بن ارطاۃ عن ابی جعفر محمد بن علی بن حسین سے بھی شعبی کے قول کی طرح مروی ہے، میں کہتا ہوں کہ عنقریب ابو جعفر کے قول کی طرف دار قطنی کے کلام میں اشارہ آ رہا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز نہیں ہے مگر طہور سے اور مجھ پر درود پڑھنے سے، اسے دار قطنی نے نقل کیا ہے اور بیہقی نے بھی مسروق عن عائشہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔[۱۲]

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہے اور جس نے انصار سے محبت نہ کی اس کی بھی نماز نہیں ہے۔''

اسے ابن ماجہ اور دار قطنی نے اپنی اپنی سنن میں، طبرانی نے اپنی معجم میں اور معمری نے نقل کیا ہے۔[۱۳]

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا تو اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوئی''۔[۱۴]

نماز میں دُعا کا طریقہ:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھوں تو میں اسے کامل نہیں سمجھتا۔ دار قطنی اور بیہقی نے اسے

Marfat.com

جابر کے طریق سے اسی طرح نقل کیا ہے اور دار قطنی نے اس کے موقوف ہونے کو درست قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین کا قول ہے۔ میں کہتا ہوں اسے جابر جعفی نے بھی روایت کیا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث قرار دیا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر دعا مانگ رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس نے جلدی کی ہے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور سے فرمایا ''تم میں سے کوئی جب نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد وثناء سے ابتداء کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے دُعا مانگے۔ اسے ابوداؤد نے اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور اس کی تصحیح بھی کی ہے۔ اسی طرح ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے بھی[15] اور اسے نسائی نے ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس نمازی نے جلدی کی ہے'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سکھایا اور پھر ایک نمازی کو سنا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اور اس کی حمد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے مانگ تیرے لئے قبولیت واجب ہے، مانگ تجھے عطا کیا جائے گا'' اور ترمذی میں یوں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ نماز میں دعا مانگ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھا تھا تو ارشاد فرمایا ''اس نے جلدی کی'' پھر اسے بلایا اور اسی سے یا کسی اور سے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے ابتداء کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے اور ترمذی میں اس کی ایک اور روایت بھی ہے، طبرانی میں بھی اور ابن بشکوال نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں، البتہ اس میں رشید بن سعد ہیں جن کی حدیث رقائق میں مقبول ہے، اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی اندر آیا اور نماز پڑھی تو کہا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِیْ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب تو نماز میں قعدہ کرے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد اس کے شایانِ شان بیان کر پھر مجھ پر درود بھیج پھر دعا مانگ،

راوی کہتے ہیں پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! دعا مانگ تیری دعا قبول ہوگی اور ایک روایت میں ہے ''تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا'' میں کہتا ہوں کہ میں اس آدمی کے نام پر مطلع نہیں ہوسکا۔ والعلم عنداللہ تعالیٰ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

عقبہ بن نافع سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے ظہر وعصر کی نماز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے پڑھی تو وہ آہستہ قراءت کرتے تھے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ نماز میں وہ کام کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے، آپ آہستہ قراءت کرتے ہیں جبکہ ہم نے ایسے اماموں کے ساتھ بھی نماز پڑھی ہے جو قراءت ہی نہیں کرتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان کے ساتھ کون نماز پڑھتا ہے؟ انہیں بتادو کہ نماز نہیں ہے مگر قراءت، تشہد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، اگر اس میں سے کوئی چیز بھول جاؤ تو سلام کے بعد دو سجدے کرو۔ [۱۶]

طلحہ بن مصرف کی دُعا:

طلحہ بن مصرف کے بارے میں مروی ہے کہ وہ تشہد کے بعد یہ پڑھتے تھے:

''اَعْبُدُ اللّٰهَ رَبِّی وَلَآ اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا اَللّٰهُ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُهٗ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَدْعُوْاللّٰهَ اَوْاَدْعُو الرَّحْمٰنَ وَ اَدْعُوْکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّهَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ رَبِّ اَسْاَلُکَ رِضْوَانَکَ وَالْجَنَّةَ رَبِّ ارْضَ عَنِّیْ وَارْضِنِیْ وَاَدْخِلْنِیْ الْجَنَّةَ وَعَرِّفْهَا اِلَیَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ الْکَثِیْرَةَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِی جَمِیْعَهَا کُلَّهَا وَتُبْ عَلَیَّ وَقِنِیْ عَذَابَ النَّارِ رَبِّ ارْحَمْ وَالِدَیَّ کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا، رَبِّ

Marfat.com

اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَهُمْ وَ مَثْوَاهُمْ."

''میں اللہ پاک کی عبادت کرتا ہوں جو میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اللہ پاک ہی میرا پروردگار ہے، اور میں اس کا بندہ ہوں، اے میرے پروردگار مجھے شکر کرنے والوں سے کردے، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اے اللہ پاک (یا کہار حمٰن) میں تجھے تیرے تمام اسمائے حسنیٰ کے ذریعے پکارتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے کہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا بے شک تو سب تعریفوں کے لائق اور بزرگی والا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ پاک کی رحمت ہو، اے میرے پروردگار میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں، اے میرے پالنہار مجھ سے راضی ہو جا اور مجھے راضی کر، مجھے جنت میں داخل فرما اور اسے میرے لئے مانوس کر، اے میرے پروردگار! میرے گناہ معاف فرما جو بہت ہیں، اے میرے پروردگار! میرے سارے کے سارے گناہ معاف فرما، میری توبہ قبول فرما، مجھے آگ کے عذاب سے بچا، اے میرے پروردگار! میرے والدین پر رحم فرما، جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پرورش کیا، اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما، تمام مومن مردوں اور خواتین کی مغفرت فرما اس دن جس دن حساب قائم ہوگا، بے شک تو ان کے لوٹ جانے کی جگہ اور ان کے ٹھکانے کو جانتا ہے۔''

اسے نمیری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم

فقہائے اربعہ کا موقف:

آخری تشہد میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں مقدمہ میں گفتگو ہو چکی ہے، اب پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنے کے متعلق گفتگو کی جائے گی۔ اس کے حکم میں بھی اختلاف ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ "کتاب لام" میں فرماتے ہیں۔ "پہلے تشہد میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے۔" امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور و جدید مذہب یہی ہے، لیکن مستحب ہے واجب نہیں ہے، قدیم قول یہ ہے کہ پہلے قعدہ میں تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھا جائے۔ مزنی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہی نقل کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سارے اصحاب نے اسی کی تصحیح کی ہے، امام احمد، امام ابوحنیفہ اور امام مالک وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا مذہب بھی یہی ہے۔

دلائل:

پہلے مذہب کے قائلین نے گزشتہ احادیث کے عموم سے استدلال کیا ہے اور یہ بھی کہ آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [الاحزاب 33: 56] میں درود و سلام دونوں کا ایک ساتھ حکم ہے صرف ایک کا حکم نہیں ہے لہٰذا جب پہلے تشہد میں سلام بھیجا جاتا ہے تو درود بھیجنا بھی مشروع ہے لیکن اس استدلال میں نظر ہے اس کی وضاحت مقدمہ میں گزر چکی ہے۔

دوسرے مذہب کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ پہلے قعدہ میں شرعاً تخفیف مطلوب ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے قعدہ میں ایسے ہوتے جیسے گرم کنکریوں پر بیٹھے ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے تشہد میں درود شریف کا پڑھنا ثابت نہیں ہے، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سکھایا ہے اور نہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مستحب کہا ہے بلکہ احمد وابن خزیمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تشہد سکھایا لہٰذا وہ جب نماز کے درمیان والے یا آخری قعدہ میں بیٹھتے تو اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے اور عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک اَلتَّحِيَّاتُ پڑھتے پھر اگر نماز کا درمیانہ قعدہ ہوتا تو تشہد سے فارغ ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے اور اگر آخری قعدہ ہوتا تو تشہد کے بعد جو چاہتے دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے۔ نیز مخالفین کے دلائل کمزور ہیں اگر مخالفین کے دلائل مانے جائیں تو پہلے قعدہ میں بھی درود شریف پڑھنا واجب ہوگا حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے۔

Marfat.com

امام بیہقیؒ کا محاکمہ:

بیہقی نے شعب الایمان میں حلیمی سے نقل کیا ہے کہ اس بارے میں دلائل ایک دوسرے کے مؤید ومعاون ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے اگر اس پر اجماع ثابت ہو جائے تو ایسے دلائل سے درود شریف کا پڑھنا فرض ہوگا لیکن یہ فرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ہوگا، لیکن پہلے تشہد میں درود شریف کا پڑھنا دو وجہ سے مذکورہ بالا حکم سے خارج ہے، ایک تو اس وجہ سے کہ درود شریف پڑھنے کا وجوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی وجہ سے ہے نماز کی وجہ سے نہیں ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ نماز پوری کی پوری ایک ہی حالت ہے جب نماز کے کسی حصہ میں نمازی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور اس وقت درود شریف پڑھنے کی بجائے آخری تشہد میں پڑھا تو یہی اسے کافی ہے اس تشہد کی طرف سے بھی اور سابقہ ذکر مبارک کے جواب میں بھی۔ واللہ المستعان.

قنوت میں درود شریف پڑھنا

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مؤقف:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متبعین قنوت میں درود شریف پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں، رافعی کہتے ہیں اس کے مستحب ہونے کی دو وجوہ بیان کی ہیں ایک تو یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے اور زیادہ واضح وجہ یہی ہے، شیخ ابو محمد نے بھی یہی کہا ہے۔

مؤلف کا مؤقف:

میں کہتا ہوں اس بارے میں حدیث موجود ہے مگر وہ قنوت وتر کے ساتھ مقید ہے۔ جسے قیاس کر کے قنوت فجر کی طرف منتقل کیا گیا ہے جیسے اصل دعا کو وتر سے فجر کی طرف نقل کیا گیا ہے۔

Marfat.com

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث:

اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں پڑھنے کے لئے یہ کلمات سکھائے:

"اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِی مَا اَعْطَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلاَ یُقْضٰی عَلَیْکَ وَ اِنَّہٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیّ"

"اے اللہ! جنہیں آپ نے ہدایت سے نوازا ہے ان میں مجھے بھی ہدایت سے سرفراز فرمایئے! اور جو کچھ آپ نے عطا فرمایا ہے اس میں مجھے برکت عطا فرمایئے! اور جن کو آپ نے اپنی حفاظت میں لیا ہے ان میں مجھے اپنی حفاظت میں لے لیجئے، جو آپ نے فیصلہ کر دیا ہے مجھے اس کے شر سے بچایئے، بیشک فیصلہ آپ ہی کرتے ہیں، آپ کے مقابلہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا اور جس کے والی آپ ہوں وہ ذلیل نہیں ہوتا، اے ہمارے پروردگار آپ بڑی برکت والے اور بہت بلند مرتبہ ہیں اور اے اللہ درود بھیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر"

علامہ ابن حجرؒ کی تنقید:

اسے نسائی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند صحیح یا حسن ہے جیسا کہ نووی نے شرح المہذب میں کہا ہے لیکن ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نووی کی اس بات کی تردید کی ہے کہ یہ روایت منقطع ہے اور اس کی روایت میں اختلاف بھی ہے جیسا کہ دوسری جگہ واضح کیا گیا ہے، اور محب طبری کا الاحکام میں اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ منسوب کرنا کہ "وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ" یہ اس کا وہم ہے یہ حدیث مذکورہ بالا الفاظ ہی کے ساتھ مروی ہے اور ایک دوسری روایت میں "صلاۃ" کے بغیر ہے جسے نووی نے کتاب الأذکار وغیرہ میں ذکر کیا ہے (اور یہ کہا ہے کہ)

"اور دعائے قنوت کے بعد یہ کہنا مستحب ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّم. انتہیٰ۔ مگر اس کی کوئی دلیل ذکر نہیں کی۔ ہاں البتہ رافعی نے اس حدیث کے یہ الفاظ

Marfat.com

لکھے ہیں: ''وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّم'' لیکن حدیث کی کسی کتاب میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں کہ جن میں غور کیا جاسکے ہاں البتہ وہ حدیث اس کی شہادت دیتی ہے جس میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟۔ وللہ الحمد۔

رمضان کے دوران قنوت میں درود:

اور رمضان شریف میں قنوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحب ہے چنانچہ ابن وھب نے عبدالرحمٰن بن عبدالقادر کے طریق سے نقل کیا ہے کہ رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے اور وہ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں چکر لگایا تو دیکھا کہ مسجد والے الگ الگ تقسیم ہیں اور کوئی آدمی اپنی نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا اپنی پڑھ رہا ہے اور لوگ اس کے پیچھے اس کی اقتداء کر رہے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں ان سب کو ایک قاری پر جمع کردوں تو میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہوگا پھر اسی کا فیصلہ فرمایا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ رمضان میں وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کریں، پھر آپ ان کی طرف نکلے تو دیکھا کہ سب ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو فرمایا ''یہ نیا کام بہت اچھا ہے اور جس نماز کے وقت تم سوتے رہتے ہو وہ اس سے افضل ہے جسے تم قائم کئے ہوئے ہو'' آپ کی مراد رات کا آخری حصہ تھا جبکہ لوگ اول حصہ میں قیام کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں اس قیام میں لوگ کافروں پر لعنت بھیجتے ہوئے کہتے تھے:

اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَلَایُؤْمِنُوْنَ بِوَعْدِکَ وَ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَاَلْقِ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ وَعَذَابَکَ اِلٰہَ الْحَقَّ.

''اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک فرما جو تیرے راستہ سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے وعدے پر ایمان نہیں لاتے اور ان کے کلام میں اختلاف ڈال دے، اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور ان پر اپنا عذاب نازل فرما، اے معبود برحق تیرا عذاب حق ہے''۔

یہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے پھر جتنا ہوسکتا مسلمانوں کے لئے خیر کی دُعا مانگتے، پھر تمام مؤمنین کے لئے استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے:

Marfat.com

"اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ نَخَافُ عَذَابَکَ الجِدَّ اِنَّ عَذَابَکَ بِمَنْ عَاقَبْتَ مُلْحَقٌ."

"اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں، آپ ہی کی نماز پڑھتے ہیں اور آپ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف کوشش کرتے ہیں اور ہم آپ کی طرف جلدی کرتے ہیں اور آپ ہی کی رحمت کے امیدوار ہیں اور آپ کے واقعی عذاب سے ڈرتے ہیں اور بے شک آپ کا عذاب اسی پر آئے گا جسے آپ سزا دیں گے۔"

پھر تکبیر کہتے اور سجدہ کے لئے جھک جاتے۔

اور معاذ ابوحلیمہ القاری کے بارے میں مروی ہے کہ وہ بھی قنوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے تھے۔ اسے اسماعیل قاضی اور محمد بن نصر مروزی وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

تہجد کے لئے بیدار ہونے کے وقت درود شریف پڑھنا

اللہ کے دو محبوب بندے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر مسکراتے ہیں (یعنی خوش ہوتے ہیں) ایک وہ آدمی جو دشمن سے اپنے ساتھیوں کے گھوڑوں سے بہتر گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ کرتا ہے اس کے سب ساتھی بھاگ جاتے ہیں اور وہ پھر بھی ثابت قدم رہتا ہے اگر قتل ہو جائے تو شہید ہے اور اگر زندہ رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر مسکراتے ہیں، اور دوسرا وہ آدمی جو رات کے درمیان میں اس حال میں بیدار ہوا کہ کسی کو اس کا علم نہیں، اس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کی، بزرگی بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور پھر قرآن کریم پڑھا اس آدمی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکراتے ہیں اور فرماتے ہیں میرے بندے کو دیکھو کہ یہ اس حال میں میری عبادت میں کھڑا ہے کہ میرے سوا اسے کوئی نہیں دیکھ رہا۔

اس روایت کو نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ میں اور عبدالرزاق نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ہر حاجت پوری ہونے کا نسخہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی رات کو اٹھا، پھر اچھی طرح وضو کیا پھر دس مرتبہ تکبیر کہی، دس مرتبہ تسبیح کہی اور اس پر طاقت و ہمت سے براءت ظاہر کی (یعنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور اچھی طرح سے نماز پڑھی تو وہ دنیا و آخرت کی جس چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اسے اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتا ہے۔ اسے عبدالملک بن حبیب نے نقل کیا ہے۔ [۱۷]

تہجد سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا:

نماز تہجد پڑھنے کے بعد درود شریف کے بارے میں ایک روایت ہے مگر اس کی سند پر مطلع نہیں ہو سکا۔ وہ یہ ہے کہ علی بن عبداللہ بن عباس جب نماز تہجد سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کی تعریف کرتے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بعد یوں دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَفضَل مَسْاَلَتِکَ وَبِاَحَبِّ اَسْمَائِکَ اِلَیْکَ وَ اَکْرَمِھَا عَلَیْکَ وَ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلَیْنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَاِسْتَنْقَذْتَنَا بِہٖ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَاَمَرْتَنَا بِالصَّلاۃِ عَلَیْہِ وَجَعَلْتَ صَلاتَنَا عَلَیْہِ دَرْجَۃً وَکَفَّارَۃً وَ لُطْفاً وَمَنًّا مِنْ عَطَائِکَ فَادْعُوْکَ تَعْظِیْمًا لِاَمْرِکَ وَاتِّبَاعًا لِوَصِیَّتِکَ وَتَنْجِیْزاً لِمَوْعُوْدِکَ بِمَا یَجِبُ لِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا مِنْ اَدَاءِ حَقِّہٖ قَبْلَنَا وَاَمَرْتَ الْعِبَادَ بِالصَّلاۃِ عَلَیْہِ فَرِیْضَۃً اِفْتَرَضْتَھَا فَنَسْاَلُکَ بِجَلالِ وَجْھِکَ وَنُوْرِ عَظْمَتِکَ اَنْ تُصَلِّی اَنْتَ وَمَلائِکَتُکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ نَبِیِّکَ وَصَفِیِّکَ اَفْضَلَ مَاصَلَّیْتَ بِہٖ عَلٰی اَحَدٍمن خَلْقِکَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَہٗ وَاکْرِمْ مَقَامَہٗ وَثَقِّلْ مِیْزَانَہٗ وَاَجْزِلْ ثَوَابَہٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَہٗ وَاَظْھِرْ

Marfat.com

مِلَّتَهٗ وَاَرْضِ نُورَهٗ وَاَدِمْ ذُرِّيَتَهٗ وَاَهْلَ بَيْتِهٖ مَاتُقِرُّبِهٖ عَيْنَهٗ وَعَظِّمْهُ
فِى النَّبِيّٖنَ اَلَّذِيْنَ خَلَوْا قَبْلَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّداً اَكْثَرَ النبِيّٖنَ
تَبْعًا وَاَكْثَرُ اِزْراً وَاَفْضَلُهُمْ كَرَامَةً وَنُوْراً وَاَعْلاَهُم دَرَجَةً
وَاَفْسَحُهُمْ فِى الْجَنَّةِ مَنْزِلاً وَاَفْضَلُهُم ثَوَاباً وَاَقْرَبُهُمْ مَجْلِسًا
وَاَتْبَتُهُمْ مَقَامًا وَاَصْوَبُهُمْ كَلاَماً وَاَنْجَحُهُمْ مَسْأَلَةً وَاَفْضَلُهُمْ
لَدَيْکَ نَصِيباً وَاَعْظَمُهُمْ فِيْمَا عِنْدَکَ رَغْبَةً وَاَنْزِلْهُ فِىْ غُرْفَةِ
الْفِرْدوسِ مِنَ الدَّرجَاتِ الْعُلٰى، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّداً اَصْدَقَ
قَائِلٍ وَاَنْجَحَ سَائِلٍ وَاَوَّلَ شَافِعٍ واَفْضَلَ مُشَفَّعٍ وَشَفِّعْهُ فِىْ اُمَّتِهٖ
شَفَاعَةً يَغْبِطُهٗ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ وَاِذَا مَيَّزْتَ بَيْنَ
عِبَادِکَ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ اِجْعَلْ مُحَمَّداً فِى الْاَصْدَقِيْنَ قِيْلاً
وَالْاَحْسَنِيْنَ عَمَلاً وَفِىْ الْمُهَذَّبِيْنَ سَبِيْلاً، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا لَنَا
فَرَطاً وَحَوْضَهٗ لَنَا مُوْرِداً، اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ وَاسْتَعْمَلْنَا
بِسُنَّتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاجْعَلْنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ وَحِزْبِهٖ، اَللّٰهُمَّ
وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَا آمَنَّا بِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ وَلاَ تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ
حَتّٰى تَدْخُلَنَا مَدْخَلَهٗ وَتَجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَآئِهٖ مَعَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُوْلٰئِکَ رِفِيْقًا،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نُوْرِالْهُدٰى وَالْقَائِدِ اِلَى الْخَيْرِ
وَالدَّاعِىْ اِلَى الرُّشْدِ نَبِىِّ الرَّحْمَةِ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ كَمَابَلَّغَ رَسَالاتِکَ تَلٰى آيَاتِکَ وَنَصَحَ لِعِبَادِکَ
وَاَقَامَ حُدُوْدَکَ وَ وَفَابِعَهْدِکَ وَاَنْفَذَ حُكْمَکَ وَاَمَرَ
لِطَاعَتِکَ وَنَهٰى عَنْ مَعَاصِيْکَ وَ وَالٰى وَلِيَّکَ الَّذِىْ تُحِبُّ
اَنْ تُوَالِيَهٗ وَعَادٰى عَدُوَّکَ الَّذِىْ تُحِبُّ اَنْ تُعَادِىَ بِهٖ عَدُوَّکَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى رُوحِهٖ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى مَوْقِفِهٖ فِىُ الْمَوَاقِفِ وَعَلٰى مَشْهَدِهٖ فِى الْمَشَاهِدِ وَعَلٰى ذِكْرِهٖ اِذَا ذُكِرَ صَلَاةً مِنَّا عَلٰى نَبِيِّنَا، اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامُ. كُلَّمَا ذَكَرُوْا السَّلَامَ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى أَنْبِيَائِكَ الْمُطَهَّرِيْنَ وَعَلٰى رُسُلِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى حَمَلَةِ عَرْشِكَ أَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ وَرِضْوَان وَمَالِكٍ وَصَلِّ عَلٰى الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مَا آتَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بُيُوْتِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَجْزِ أَصْحَابَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْضَلَ مَاجَزَيْتَ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِ الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَلْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلَ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِلَّذِيْنَ آمَنُوا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

''اے اللہ! میں آپ سے افضل ترین سوال کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں، اور آپ کے ہاں آپ کے پسندیدہ ومکرم ترین نام کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے اس احسان کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے نبی عطا فرمائے اور آپ نے ہمیں ان کے ذریعہ گمراہی سے بچایا اور ہمیں ان پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا اور ان پر ہمارے درود بھیجنے کو ہمارے درجات کی بلندی اور گناہوں کا کفارہ بنایا اور اسے اپنے احسان وعطا کا ذریعہ بنایا پس میں آپ کے حکم کی تعظیم کرتے ہوئے آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی

Marfat.com

وصیت کی پیروی کرتے ہوئے سوال کرتا ہوں اور آپ کے وعدے کے پورا ہونے کے لئے سوال کرتا ہوں تا کہ ہم پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حقوق ہیں وہ ادا ہوں اور اس لئے سوال کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے بندوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم فرما کر ان پر درود کو فرض کر دیا ہے لہٰذا ہم آپ کی ذات کے جلال اور آپ کی عظمت کے نور کے وسیلہ سے آپ کی بارگاہ میں درخواست کرتے ہیں کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جو آپ کے بندے و رسول ہیں اور آپ کے منتخب کئے ہوئے ہیں اور آپ کے فرشتے بھی ان پر درود بھیجیں، ایسا درود جو آپ کی طرف سے آپ کی مخلوق میں سے کسی پر ہونے والے درود سے افضل ترین ہو، بے شک آپ ہی سب تعریفوں کے مالک اور بڑے بزرگ ہیں۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بلند فرمایئے، ان کا مقام معزز فرمایئے، ان کے ترازوؤں کو جھکایئے، ان کے ثواب کو بڑھایئے، ان کی دلیل کو مضبوط کیجئے، ان کی ملت کو غلبہ عطا فرمایئے، ان کے نور کو اور روشن فرمایئے، ان کی اولاد کو پھیلایئے بڑھایئے، جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، انہیں تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام پر عظمت دیجئے، اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو تمام انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ کیجئے، ان کے مرتبہ کو سب سے بلند فرمایئے اور ان کی عزت سب سے زیادہ فرمایئے اور ان کے نور کو سب سے برتر کیجئے، ان کے درجہ کو سب پر بلند کیجئے، جنت میں ان کے محل کو سب انبیاء علیہم السلام کے محلات سے بڑا کیجئے، ان کو تمام انبیاء کے ثواب سے افضل ثواب عطا فرمایئے، ان کو تمام انبیاء کے ماقبلہ میں اپنے قریب تر نشست عطا فرمایئے، ان کے مقام کو سب انبیاء کے مقام سے زیادہ مضبوط و مستحکم کیجئے، ان کے کلام کو سب سے زیادہ اصابت سے نوازیئے، ان کی آرزوؤں کو سب سے بڑھ کر مقبولیت سے

Marfat.com

مشرف فرمایئے، انہیں اپنے ہاں سے سب سے بڑھ کر حصہ عطا فرمایئے اور انہیں اپنے خزانوں کی سب سے بڑھ کر رغبت عطا فرمایئے اور انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین درجہ کے محل عطا فرمایئے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قول کا سب سے بڑا سچا بنایئے، ان کے سوال کو سب سے زیادہ پورا ہونے والا بنایئے، انہیں سب سے پہلا سفارش کرنے والا بنایئے، ان کی سفارش کو سب سے بڑھ کر قبول فرمایئے، امت کے حق میں ان کی سفارش کو ایسا قبول فرمایئے کہ ان پر اولین و آخرین سب رشک کریں اور جب آپ فیصلہ کرنے کے لئے لوگوں کو الگ الگ کریں گے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کے سب سے زیادہ سچے، عمل کے سب سے بڑھ کر اچھے، راہِ عمل کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر مہذب و مستقیم لوگوں میں جگہ عطا فرمایئے، اے اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے آخرت کا اجر بنا دیجئے، ان کے حوض کو ہماری حاضری کی جگہ بنا دیجئے، اے اللہ! ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں میں اٹھایئے، ہمیں ان کی سنت پر عمل کرنے والا بنایئے، ہمیں ان کی ملت پر ہوتے ہوئے موت دیجئے، ہمیں ان کی جماعت میں کیجئے، اے اللہ جس طرح ہم انہیں دیکھے بغیر ان پر ایمان لائے ہیں اسی طرح آپ ہمیں قیامت میں ان کے سایہ میں جگہ عطا فرما دیجئے اور ہمیں ان سے جدا نہ کیجئے یہاں تک کہ ہمیں ان کے ساتھ جنت میں داخلہ نصیب فرمایئے اور ہمیں بھی ان کے رفقاء، انبیاء، صدیقین، شہداو صالحین کا ساتھ نصیب فرمایئے جن کی رفاقت سب سے اچھی رفاقت ہے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جو کہ ہدایت کے نور ہیں، خیر کے قائد ہیں، رشد کے داعی ہیں، نبیٔ رحمت ہیں، متقین کے امام ہیں، رب العالمین کے رسول ہیں، جس طرح کہ انہوں نے آپ کے پیغامات و احکام کو بندوں تک پہنچایا، آپ کے بندوں کی خیر خواہی کی، آپ کی حدود کو قائم کیا،

Marfat.com

آپ کے عہد کو پورا کیا، آپ کے حکم کو نافذ کیا، آپ کی اطاعت کا حکم دیا، آپ کی نافرمانی سے روکا اور آپ کے دوستوں سے دوستی کی، جن سے دوستی کرنا آپ کو پسند ہے اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی کی جن سے دشمنی کرنا آپ کو پسند ہے۔ اور اے اللہ اجساد میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر پر درود بھیجئے اور ارواح میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک پر درود بھیجئے اور مقامات میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر درود بھیجئے اور مجلسوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک پر درود بھیجئے، اور تذکروں میں بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس تذکرہ پر ہماری طرف سے درود بھیجئے، اے اللہ جب بھی لوگ کسی نبی پر سلام کا ذکر کریں تو ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام رحمت اور برکتیں نازل فرمایئے، اے اللہ! اپنے مقرب فرشتوں پر، اپنے مطہر انبیاء پر، اپنے بھیجے ہوئے رسولوں پر، اور اپنے عرش کو اٹھانے والے تمام فرشتوں پر، جبریل و مکائیل پر، موت کے فرشتے پر، رضوان فرشتے پر اور مالک فرشتے پر درود بھیجئے اور کراماً کاتبین پر اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر، ہر نبی کے اہل بیت پر بھیجے گئے درود سے افضل درود نازل فرمایئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو تمام رسولوں کے اصحاب کی جزاء سے افضل جزاء عطا فرمایئے، اے اللہ! مومن مردوں، مومن عورتوں کی بخشش فرمایئے۔ زندوں اور مردوں کو بخشئے اور ہمارے ان تمام بھائیوں کو بخشئے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینہ نہ رکھئے، اے ہمارے پروردگار بے شک آپ بہت ہی زیادہ مہربان اور رحمت فرمانے والے ہیں۔"

Marfat.com

تہجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ:

سعید بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور طہارت کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ رات کو جب چاہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار فرما دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے، وضو فرماتے اور نو رکعات ایسی پڑھتے کہ ان میں قعدہ صرف آٹھویں رکعت میں ہوتا اور آپ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور ان کے درمیان دعا مانگتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے جسے ہم سن لیتے، پھر دو رکعت نماز بیٹھ کر ادا فرماتے، اسے نسائی و ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

مساجد میں داخل ہونے، مساجد کے پاس سے گزرنے اور مساجد سے باہر جانے کے وقت درود شریف پڑھنا

حضرت علیؓ کا قول:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جب تم مساجد کے پاس سے گزرو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، اسے اسماعیل قاضی نے نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل:

حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور پھر کہتے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ."

"اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔"

اور جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور یوں کہتے:

Marfat.com

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ."

''اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔''[۱۸]

ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

ابوحمید یا ابواسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''تم میں سے کوئی جب مسجد میں داخل ہوتو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور پھر یوں کہے:

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ."

''اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔''

اور جب مسجد سے باہر نکلے تو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یوں کہے:

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ."

''اے اللہ! میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔''

اسے طبرانی نے اور بیہقی نے کتاب الدعاء میں نقل کیا ہے، ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن سنی نے اور ابن خزیمہ وابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور اصل حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سکھایا کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور یوں کہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرمایئے اور ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے) اور جب مسجد سے نکلیں تو بھی اسی طرح کہیں لیکن اس میں اِفْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ فَضْلِکَ ہے۔ اسے طبرانی اور ابن سنی نے نقل کیا ہے۔[۱۹]

Marfat.com

مسجد میں آمدورفت کی مسنون دعائیں:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ. اور جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تو بھی کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ. اسے ابن سنی نے "عمل الیوم واللیلة" میں نقل کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یوں کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلے تو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یوں کہے: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھئے) اسے نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ میں، ابن ماجہ نے اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر ہے مگر انہوں نے اسے روایت نہیں کیا۔[۲۰]

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور شیطان مردود سے پناہ مانگتے۔[۲۱]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل:

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه کہتا ہوں۔

اسے عدنی نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔

Marfat.com

کعب احبارؓ کا قول:

اور مقبری سے مروی ہے کہ کعب احبارؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں تمہیں دو چیزیں بتاتا ہوں جنہیں بھول نہ جانا جب مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور کہہ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب مسجد سے باہر آئے تو یوں کہہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم (اے اللہ! میری مغفرت فرمایئے اور مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھئے)۔

اسے نمیری نے نقل کیا ہے کہ اور قریب ہی اس کی طرف اشارہ گزر بھی چکا ہے۔

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ابن ابی عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (اے اللہ ہمیں شیطان مردود سے حفاظت میں رکھئے)

علقمہ بن قیس کا قول:

علقمہ بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جب تم مسجد میں داخل ہونے لگو تو کہو:

''صَلَّی اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْنَا وَبِاسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا.''

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے باہر آئے اور اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔''

(داخل ہونے اور نکلنے کی دعا یہی ایک ہے، بس اتنا فرق ہے کہ) جب باہر آتے تو بِاسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا کہتے اور جب داخل ہوتے تو بِاسْمِ اللّٰہِ دَخَلْنَا کہتے۔ اسے نمیری نے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ابراہیم نخعیؒ کا عمل:

نمیری ہی نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم."

"میں اللہ پاک کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلامتی نازل ہو اللہ پاک کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔"

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ہی کا فرمان ہے کہ جب مسجد میں داخل ہونے لگو تو کہو "اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمْ" اور جب خالی گھر میں داخل ہونے لگو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ (سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر) اسے ابن المبارک نے "الاستیذان" میں نقل کیا ہے۔

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے عوض دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ پھر میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو، پس بے شک وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا، لہٰذا جس نے اللہ پاک سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔"

اسے مسلم نے اور ابن ماجہ کے علاوہ دیگر چار محدثین صحاح نے، بیہقی نے اور ابن زنجویہ وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ ابن ابی عاصم کے ہاں یہ حدیث مختصر بھی ہے اور مفصل بھی، مفصل تو یہی ہے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور مختصر کے الفاظ اس طرح ہیں "میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی

Marfat.com

دعا مانگو، وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کو ملے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں گا جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔"

حَلَّتْ کا معنی:

تنبیہ: اس حدیث میں حَلَّتْ لَهٗ شفاعَتِیْ کے الفاظ ہیں، حَلَّتْ کا معنی وَجَبَتْ ہے جیسا کہ کئی دیگر روایات میں اس کی تصریح موجود ہے اور اس کا معنی مستحق ہونا یا اترپڑنا بھی ہے، اگر اس کا پہلا معنی مراد لیا جائے تو پھر اس کا مضارع یَحِلُ حاء کے کسرہ کے ساتھ ہوگا، اور آخری معنی ہو تو پھر اس کا مضارع یَحُلُّ حاء کے ضمہ کے ساتھ ہوگا۔ یہ حَلَّتْ حلال ہونے کے معنی میں نہیں ہوسکتا کیونکہ شفاعت اس سے پہلے حرام نہیں تھی، اور اس حدیث میں جو "لَهٗ" کا لفظ ہے اس میں لام، علیٰ کے معنی میں ہیں چنانچہ مسلم کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کیونکہ اس میں حَلَّتْ عَلَیْهِ ہے۔ اور اس حدیث میں اس دعا مانگنے والے کے لئے یہ بڑی عظیم بشارت ہے کہ اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت لازم ہوگئی ہے۔ انشاء اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان امتیوں کو یہ نعمت وسعادت حاصل ہے۔

ایک اشکال:

بعض حضرات نے اس پر یہ اشکال کیا ہے کہ وسیلہ کی دعا مانگنے والے کے لئے شفاعت کیسے مخصوص ہوسکتی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش تو سب گناہگاروں کے لئے ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتیں کئی قسم کی ہوں گی، آگے اس کی تعیین وتفصیل اور دیگر جوابات آرہے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض اساتذہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سفارش کی خصوصیت ان لوگوں کے لئے ہے جو اس دعا کو خلوص نیت کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وجلال کو سامنے رکھ کر مانگیں گے، ان کے لئے یہ فضیلت نہیں ہے جو محض ثواب کے لئے یہ عمل کریں گے۔ ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح کا جواب دیا ہے مگر یہ خواہ مخواہ کا تحکم ہے جو کسی طور بھی لائق تحسین نہیں ہے اگرچہ کوئی غفلت وبے خیالی سے ہی یہ دعا مانگے تو بھی اس حدیث پاک پر اس کا عمل تو ہوگیا ہے۔ واللہ الموفق۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کی دعا کا فائدہ:

اگر کوئی کہے کہ ہماری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کی دعا کرنے کا انہیں کیا فائدہ ہے؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ جس بندے کو وسیلہ کا درجہ ملے گا وہ میں ہوں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امید کبھی ناکام نہیں ہوسکتی، یعنی وسیلہ کا مقام تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا ہی ملنا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہمیں یہ دُعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے اس لئے جب ہم یہ دعا مانگیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کی وجہ سے اس کا فائدہ بھی ہمیں ہی ہوگا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمارا درود وسلام کی دعا کرنا حالانکہ آپ تو بخشے بخشائے ہیں کہ اس کا فائدہ بھی ہماری طرف لوٹتا ہے، جیسا کہ مقدمہ میں ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

قبولیت دُعا کا عمل:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مؤذن کی اذان کے وقت یہ کہا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضَاءً لَاسَخَطَ بَعْدَهٗ"

"اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور ان سے اس طرح راضی ہو جایئے کہ جس رضا کے بعد کبھی بھی ناراضگی نہیں ہوتی۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

اسے احمد نے اپنی مسند میں، ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلة" میں اور طبرانی نے اوسط میں نقل کیا ہے۔

شفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصول:

ابن وھب نے اپنی جامع میں نقل کیا ہے، جس کے الفاظ یوں ہیں کہ "جس نے مؤذن کی آواز سن کر کہا:

Marfat.com

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ."

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور انہیں قیامت کے دن مقام وسیلہ اور مقام شفاعت عطا فرمایئے۔''

اس آدمی کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔اس روایت کی سند میں ابن لھیعۃ ہے اور اصل حدیث بخاری میں موجود ہے مگر اس میں درود شریف کا ذکر نہیں ہے اور بخاری کی حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

جس نے اذان سن کر یوں کہا:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ مُحَمَّداً الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدتَّہٗ."

''اے اللہ! اس کامل دعوت وقائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ وفضیلہ کا مرتبہ عطا فرمایئے اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرمایئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرما رکھا ہے۔''

تو اس آدمی کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے الفاظ کے ظاہر سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ دعا اذان سنتے ہی مانگنی ہے اذان کے اختتام پر انتظار کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ اس حدیث میں اذان سے مراد اذان کا تمام ہونا ہو کیونکہ مطلق اپنے فرد کامل پر محمول ہوتا ہے۔اور اس سے پہلے والی حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے کیونکہ اس میں ارشاد ہے کہ جیسے مؤذن کہتا ہے ویسے ہی کہو پھر درود پڑھو، پھر مانگو۔واللہ اعلم۔

''ایسی رضا جس کے بعد ناراضی نہ ہو'' (رِضَاءً لَاسَخَطَ بَعْدَہٗ) کا مطلب:

ایسی رضا جس کے بعد ناراضگی نہ ہو سکے مراد وہ صورت حال ہے جو دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔''اے جنت والو! آج تمہارے لئے میری رضا لازم ہوگئی ہے، اس کے بعد کبھی بھی تم پر کوئی غصہ نہ ہوگا۔'' اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے جیسے اَلْمُسْتَغْفِرِی نے ''اَلدَّعوات'' میں نقل کیا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابودرداءرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کی آواز سنتے تو فرماتے:

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آتِہِ سُؤلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.''

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد حاضر حضرات بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو سنتے تھے اور مؤذن کی آواز سننے پر ان پر بھی یہ دعا پڑھنا لازم تھا اور مؤذن کی آواز سن کر جو بھی یہ دعا مانگے اس کے لئے قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت لازم ہوگی، اسے ابن ابی عاصم نے نقل کیا ہے اور طبرانی نے کتاب الدعاء والمعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں بھی ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اذان سنتے تو یوں دعا مانگتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.''

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جو آپ کے بندے اور رسول ہیں اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت میں شامل فرمایئے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اذان کے وقت یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری شفاعت کے تحت داخل کریں گے۔[۲۲]

لفظ ''سُؤلَہٗ'' کی تحقیق:

اوپر کی دعا میں جو لفظ ''سُؤلَہٗ'' آیا ہے یہ سین کے ضمہ اور ھمزہ کے سکون کے ساتھ ہے، اس کے معنی ہیں ''اس کی حاجت'' سؤال اور سؤلۃ کسی کی اس حاجت کو کہا جاتا ہے جس کا وہ سوال کرے، اور یہاں پر اس دعا میں اس سے مراد شفاعت عظمیٰ، بلند درجہ، مقام محمود، حوض کوثر، حمد کا جھنڈا اور تمام مخلوق سے پہلے جنت میں داخل ہونا وغیرہ وہ تمام اعزازات وانعامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس دن کے لئے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص فرما رکھے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار انعامات سے نوازا ہے اور نوازیں گے۔

Marfat.com

جس کے لئے شفاعت واجب ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اذان سنی اور کہا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَکَ وَاجْعَلْنَا فِىْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بندے اور انہیں کے رسول ہیں، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے اور انہیں اپنے ہاں وسیلہ کے مقام پر فائز فرمایئے اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت میں شامل فرمایئے۔"

تو اس کے لئے شفاعت واجب ہے۔

اسے طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔[۲۳]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان اذان سن کر کھڑا ہو جاتا ہے، تکبیر کہتا ہے اور یہ (درج ذیل کلمات) کہتا ہے تو اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت ضرور واجب ہو جاتی ہے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِى الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِى الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ."

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے رسول ہیں، اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلۃ وفضیلۃ کا مقام عطا فرمائیں اور بلند درجات والوں میں درجہ عطا فرمائیں اور منتخب حضرات میں انہیں محبوب بنائیں اور مقربین میں ان کا چرچا کروائیں۔"

Marfat.com

اسے طحاوی وطبرانی نے نقل کیا ہے اور حافظ عبدالغنی نے بھی اسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریق سے ذکر کیا ہے، اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے باب کے تحت ایک طویل حدیث کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

مقامِ وسیلہ:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا بھی مانگو۔''

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

''وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو کسی ایک ہی آدمی کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک میں ہی ہوں گا۔''[۲۴]

شفاعت کا مستحق:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی اذان سن کر یہ (درج ذیل کلمات) کہے گا تو اسے میری شفاعت ملے گی۔

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ."

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمنا پوری فرمایئے۔''

اس حدیث کو حافظ عبدالغنی مقدسی وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

نماز کھڑی ہونے کے وقت درود شریف پڑھنے کے بارے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت باب کے شروع میں گزر چکی ہے اور عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب آدمی پہلی اذان سنے اور یہ (درج ذیل کلمات) کہے تو اس کہنے والے کے لئے قیامت کے دن شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ مِنَ الْجَنَّةِ."

Marfat.com

''اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک کے رسول ہیں، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے اور انہیں جنت کے درجۂ وسیلہ پر فائز فرمایئے۔''

اور جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوہ کہے تو اس کے جواب میں لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہ کہے اور جب حَیَّ عَلَی الفَلاَح کہے تو اس کے جواب میں کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ الْفَلاَحِ۔ اس روایت کو نمیری نے ابن وھب کے طریق سے نقل کیا ہے۔

فائدہ: وسیلۃ، فضیلۃ اور مقامِ محمود کے معنی کی تحقیق

ماہرین لغت کے ہاں ''وسیلہ'' اس ذریعہ کہ کہتے ہیں جس سے سب سے بڑے بادشاہ کا قرب حاصل کیا جاسکے، کہا جاتا ہے ''تَوَسَّلْتُ'' یعنی میں نے قرب حاصل کیا اور اس کا اطلاق بلند رتبے پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وسیلۃ کے بارے میں فرمایا یہ جنت کے ایک درجہ کا نام ہے۔ اس دوسرے معنی کا پہلے معنی کی طرف اس طرح لوٹایا جاسکتا ہے کہ جو اس درجہ میں ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا تو یہ درجہ قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ [المائدہ 5: 35] کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ اس میں وسیلۃ سے مراد قربت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت مجاہد، عطاء اور فرا رحمۃ اللہ علیہم سے یہی منقول ہے اور قتادہؒ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال کے ذریعہ اس کا قرب حاصل کرو، ابوعبیدۃ کہتے ہیں تَوَسَّلْتُ اِلَیْہِ کے معنی ہیں میں ان کے قریب ہوا، واحدی، بغوی اور زمخشری نے اسی کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ اَلْوَسِیْلَۃ سے وہ عمل یا چیز مراد ہے جس کے ذریعہ قرب حاصل کیا جائے، اور اسی سے یہ مقولہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے اَلتَّوَسُّلُ اِلَی اللّٰہِ تعالیٰ بِنَبِیِّہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں اَلْوَسِیْلَۃ سے مراد محبت ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرو، یہ معنی ماوردی اور ابوالفرج نے ابوزید سے نقل کیے ہیں۔ بہرحال اس معنی کا حاصل بھی وہی پہلے معنی والا ہے۔

Marfat.com

اور یہاں فضیلۃ سے مراد تمام مخلوق کے مرتبہ سے افضل و برتر رتبہ ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فضیلۃ کسی اور درجہ کا نام ہو یا یہ وسیلہ ہی کی تفسیر ہو۔

المقام المحمود سے مراد وہی مقام محمود ہے جس کا تذکرہ اس آیت شریفہ میں ہے: عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ [بنی اسرآئیل 17:79] یعنی ایسا مقام جس پر فائز ہونے والے کی تعریف کی جاتی ہے لہٰذا اس کا اطلاق ہر اس اعزاز و اکرام پر ہوگا جو تعریف کے لائق ہو۔ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے لفظ عَسٰی تحقیق وقوع کے لئے ہے جیسا کہ یہ بات ابن عیینہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔ مقام محمود کی تعیین میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے اس سے مراد امت کے بارے میں تصدیق یا تکذیب کی گواہی ہے، بعض نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائیں گے، بعض نے کہا اس کا مصداق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائیں گے، بعض نے کہا کرسی پر بٹھائیں گے، یہ دونوں قول ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جماعت سے نقل کئے ہیں۔ بعض نے کہا اس سے مراد مقام شفاعت ہے کیونکہ یہی وہ مقام ہے جس پر تمام اولین و آخرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کریں گے اور متعدد احادیث میں مقام محمود کی وضاحت شفاعت سے کی گئی ہے۔ واحدی کا خیال ہے کہ مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس صورت میں مقام محمود کی تفسیر میں بیان کئے گئے تمام اقوال اپنی جگہ درست ہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ عرش یا کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب عرش یا کرسی پر تشریف فرما ہو جائیں تو انہیں حمد کا جھنڈا عطا کیا جائے اور پھر آپ امت کی تصدیق یا تکذیب کی گواہی بھی دیں۔ بہرحال مشہور قول یہی ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس اعلیٰ منصب پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھایا جائے گا اسی کو وسیلۃ اور فضیلۃ سے تعبیر کیا گیا ہو۔

اور صحیح ابن حبان میں حضرت کعب بن مالک کی مرفوع حدیث موجود ہے کہ ''اللہ تعالیٰ لوگوں کو اٹھائیں گے اور مجھے میرا رب سبز حُلّہ پہنائے گا اور اللہ تعالیٰ جو چاہیں گے وہ میں کہوں گا پس یہی مقام محمود ہے۔'' ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ مذکورہ حدیث میں ''کہنے'' سے مراد وہ حمد و ثناء ہے جو شفاعت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی بارگاہ مین پیش کریں گے۔اور مقام محمود ان تمام اعزازات کے مجموعہ کا نام ہے جو اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوں گے۔واللہ اعلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن کئی طرح کی شفاعتیں فرمائیں گے ایک شفاعت عظمیٰ ہے جو اس دن تمام لوگوں کے لئے ہوگی تا کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر کے انہیں میدان حشر کی تکلیف سے نجات بخشیں اور یہی وہ مقام محمود ہے جس پر تمام اولین وآخرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کریں گے۔امت محمدیہ کے کئی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، کئی گنہگاروں کو جہنم سے نکالا جائے گا، اور کئی ایسے لوگ جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے جہنم میں نہیں جائیں گے، کئی جنتیوں کے درجات بلند ہوں گے اور بہر حال ہر کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اپنے درجہ وحال کے مناسب فائدہ پہنچے گا، جس کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگئی، جس نے روضۂ اطہر کی زیارت کی، ان کے لئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے، اور جنت کا دروازہ کھلوانے کے لئے بھی شفاعت فرمائیں گے جیسا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے۔جس نے مؤذن کا جواب دیا، وہ کافر لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی یا ان سے کسی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا کوئی کام ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے سبب ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔مذکورہ بالا شفاعتوں مین سے پہلی دو شفاعتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہیں، البتہ چوتھی اور چھٹی قسم کی شفاعت میں ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور انبیاء علیہم السلام، علماء اور اولیاء رحمہم اللہ بھی شامل ہوں، علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الروضۃ'' میں اس پر کلام کیا ہے، پہلی شفاعت مسلمانوں کے تمام مکاتب کے ہاں مسلّم ہے کسی فرقے نے اس کا انکار نہیں کیا ہے۔اسی طرح چھٹی قسم کی شفاعت میں بھی کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، دوسری قسم کی شفاعت کو معتزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں اور تیسری کا بالکل انکار کرتے ہیں لیکن اس بارے میں احادیث کی کثرت کی وجہ سے اہل سنت کا اس کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔

اے کتاب پڑھنے والے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے اور ان کے لئے وسیلہ کی دعا مانگنے کی کوشش کر اسی سے تجھے فضیلت ملے گی، اذان کے بعد بھی اس موقع ومقام کی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام محمود ووسیلہ وفضیلہ کی دعا نہ

Marfat.com

چھوڑنا کہ اسی سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل صلوٰۃ وسلام نازل ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''وسیلہ'' کی دعا کرنے والے کو اور مدینہ منورہ کی رہائش میں آنے والی مشکلات کو برداشت کرنے والے کو شفاعت کی بشارت کے ساتھ کیوں مخصوص کیا گیا؟

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے وسیلہ کی دعا مانگنے والے کو شفاعت کے ساتھ مخصوص کیوں فرمایا اور اسی طرح مدینہ منورہ میں مشقت پر صبر کر کے رہنے والے کے لئے شفاعت کو مخصوص کیوں فرمایا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں ہے کہ: اِلَّا کُنْتَ لَهٗ شَهِيْداً اَوْ شَفِيْعًا۔ (مگر میں اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش تو عام ہوگی اور پوری امت کے لئے ہوگی جیسا کہ دوسری نصوص میں موجود ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ بالا ارشاد گرامی میں اَوْ کا لفظ شک کے لئے نہیں ہے کیونکہ دوسرے واقعہ کو بھی صحابہ کی ایک پوری جماعت نے بالاتفاق نقل کیا ہے لہٰذا شک پر ان کا اتفاق ناممکن ہے، اب یہ اَوْ یا تو تقسیم کے لئے ہے لہٰذا اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اہل مدینہ کے لئے گواہ ہوں گے اور باقیوں کے لئے سفارشی یا یہ ہے کہ گنہگاروں کے لئے سفارشی ہوں گے اور فرمانبرداروں کے لئے گواہ۔ یا یہ ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فوت ہوئے ان کے لئے گواہ ہوں گے اور جو بعد میں فوت ہوئے ان کے لئے شفاعت فرمائیں گے وغیرہ اور یہ گناہگاروں کی عمومی شفاعت کے علاوہ ایک زائد خصوصیت ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء کے بارے میں ارشاد فرمایا: اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ. میں ان پر گواہ ہوں، یہ ارشاد ان شہداء کی قدر و منزلت کی خصوصیت کی وجہ سے ہے۔ دوسروں کے لئے گواہی کی نفی کے لئے نہیں ہے۔

یا یہ اَوْ بمعنی واوٗ ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کے لئے شفیع بھی ہوں گے اور شہید بھی۔ جن حضرات کے نزدیک یہ ''اَوْ'' شک کے لئے ہے تو اگر صرف ''شہیدا'' کا لفظ صحیح ہے

Marfat.com

تو پھر تو کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ یہ شفاعت کے علاوہ الگ خصوصیت ہے اور اگر ''شفیعاً'' کا لفظ درست ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث شریف میں اہل مدینہ کے لئے کسی خصوصی شفاعت کی بشارت ہے جو اس شفاعت سے الگ ہے جو تمام امت کے لئے عام ہوگی جس کے سبب جہنمیوں کو جہنم سے نجات ملے گی بعض کو معافی ملے گی، بعض کے درجات بلند ہوں گے، بعض کی نیکیاں بڑھ جائیں گی، بعض کو عرش کے سایہ میں جگہ ملے گی، بعض کو خاص منبروں پر بٹھایا جائے گا، بعض کو جلدی سے جنت میں بھیج دیا جائے گا وغیر ذلک دیگر وہ تمام اعزازات وانعامات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے امت کے مختلف لوگوں کو عطا ہوں گے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں پوری تفصیل وتحقیق کے ساتھ ذکر کیا ہے، میں نے اسی سے اختصار کر کے یہاں ذکر کر دیا ہے۔

یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ محوّلہ بالا حدیث میں اہل مدینہ کی تخصیص سے اس کی طرف اشارہ مقصود ہو کہ جو آدمی مدینہ منورہ کا رہائشی ہو اور وہاں کی مشکلات پر صبر کرتا رہے اور وہیں پر اسلام کے ساتھ فوت ہو جائے تو وہ بھی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ وباللہ التوفیق۔

بہر حال یہ بات تو اپنی جگہ ثابت و مستحکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کی دعا مانگنا ایک قابل قدر و واجب العمل امر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ''میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو'' لیکن ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ وسیلہ کی دعا کو اذان کے بعد کی دعا کے ساتھ مخصوص رکھتے تھے اور اس بارے میں وارد ہونے والی مطلق نصوص کو بھی اس قید کے ساتھ مقید سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

اذان کے بعد مؤذنوں کی ایجاد کردہ بدعت:

تکملہ: مؤذنوں نے پانچ نمازوں کی اذانوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا ایک نیا عمل ایجاد کر لیا ہے، البتہ صبح اور جمعہ کی اذانوں میں اذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان کے بعد وقت کی تنگی کی وجہ سے نہیں پڑھتے۔

اس عمل کی ابتداء السلطان الناصر صلاح الدین ابوالمظفر یوسف بن ایوب کے زمانہ سے ہوئی اور اسی نے ہی اس کا حکم دیا تھا، ورنہ اس سے پہلے جب حاکم بن عزیز قتل ہوئے تو اس کی بہن ستُّ الملک نے حکم دیا کہ اس کے بیٹے ظاہر پر سلام پڑھا جائے، تو اسی کے حکم سے اس پر سلام

Marfat.com

پڑھا جانے لگا، جس نے بعد میں امامِ ظاہر پر سلام کی صورت اختیار کرلی، پھر اسی طرح یکے بعد دیگرے ہر خلیفہ پر سلام پڑھا جاتا رہا، یہاں تک کہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ختم کردیا، اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائیں۔

اب اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ مستحب ہے یا مکروہ ہے یا بدعت ہے یا مشروع ہے، جو حضرات اسے مستحب کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَافْعَلُوا الْخَیر" نیکی کا کام کرو، اور یہ معلوم ہے کہ صلوٰۃ وسلام بڑی عظیم نیکی ہے خصوصاً جبکہ اس کی ترغیب میں کثیر احادیث بھی وارد ہیں، نیز اذان کے بعد اور رات کے آخری تہائی حصہ میں اور فجر کے قریب دعا کی فضیلت بھی وارد ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا یہ عمل بدعتِ حسنہ ہے اس کا کرنے والا اگر اس کی نیت صحیح ہے تو اجر کا مستحق ہے۔

ابن سہل مالکی کی کتاب "الاحکام" سے رات کے آخری تہائی میں مؤذنین کی تسبیح کی ممانعت نقل کی گئی ہے اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ان کا یہ عمل سونے والوں کو پریشان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے رات آرام کے لئے بنائی ہے لیکن اس استدلال میں نظر ہے۔ واللہ الموفق۔

جمعہ کے دن اور رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت کو محبوب رکھتا ہوں اور جمعہ کے دن ورات میں بہت ہی زیادہ اچھا جانتا ہوں۔

چوتھے باب میں اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت اوس بن اوس، حضرت ابی امامہ، حضرت ابودرداء، حضرت ابومسعود، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی احادیث اور حضرت حسن بصری، حضرت خالد بن معدان، حضرت یزید قاشی اور ابن شہاب زہری کی روایات وآثار گزر چکے ہیں وہ واضح ہیں، یہاں ہم انہیں دوبارہ ذکر نہیں کریں گے۔

دوسو سال کے گناہ معاف:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے جمعہ کے دن مجھ پر دوسو مرتبہ درود شریف پڑھا اس کے دوسو سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔[۲۵]

Marfat.com

شفاعت لازم:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف پڑھا قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمہ لازم ہے۔'' اسے بھی دیلمی نے نقل کیا ہے۔

کثرت سے درود پڑھو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کیونکہ ابھی ابھی جبریل اپنے رب کا پیغام لے کر میرے پاس آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ جو بھی مسلمان آپ پر ایک بار درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔''

اسے طبرانی نے لاباَس بہ سند کے ساتھ متابعات میں ذکر کیا ہے اور اس کے یہ الفاظ بھی ہیں:

''اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.''

''جمعہ کے دن اور رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو، جو ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا سفارشی ہوں گا۔''

اور ابن بشکوال نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فقط اَکْثِرُوْا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ دوسرے باب کے شروع میں بھی اس طرح کی حدیث گزر چکی ہے۔[۲۵]

''اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ.''

''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

Marfat.com

اَسّی سال کے گناہ معاف:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غَفَرَاللّٰہُ لَهٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ عَامًا.

ترجمہ "جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔"

عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ پر درود پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمایا یوں کہو اور اسے ایک ہی شمار کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

"اے اللہ اپنے بندے، اپنے نبی ورسول، نبی اُمّی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے۔"[۲۶]

جنت کی بشارت:

اور یہ حدیث بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ فِی الْجَنَّةِ.

جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھا جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنے سے پہلے اسے موت نہیں آئے گی۔"[۲۷]

گناہ معاف اور جہنم سے حفاظت:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَةٍ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةٍ مَحَا اللّٰہُ عَنْهُ ذُنُوْبَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً وَاحِدَةً فَتُقُبِّلَتْ مِنْهُ مَحَا

Marfat.com

اللّٰہُ عَنْہُ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃٍ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مَنَارًا فِیْ جُمْرِ جَھَنَّمَ حَتّٰی یُجَاوِزَ الْجَمَرَ."

''جو ہر جمعہ کے دن مجھ پر چالیس مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے گناہ مٹا دیتے ہیں اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اور وہ اس کی جانب سے قبول کرلیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے، اور جو پوری سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جہنم کے اَنگاروں میں ایک مینارہ بنائے گا یہاں تک کہ وہ انگاروں سے گزر جائے گا۔''[۲۸]

اور ایک مرفوع روایت جس کی اصل مجھے معلوم نہیں ہوسکی میں یہ الفاظ ہیں:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ صَلَاۃٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ خَطِیْئَۃَ ثَمَانِیْنَ عَامًا."

''جس نے مجھ پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف فرما دیں گے۔''

اس حدیث کے ایک راوی کا بیان یہ ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو یہ حدیث بھی پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔ واللہ اعلم۔

اور ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح سے ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ:

"وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غُفِرَلَہٗ خَطِیْئَۃَ عِشْرِیْنَ سَنَۃٍ."

''اور جس نے جمعہ کی رات میں سو مرتبہ مجھ پر درود پڑھا تو اس کی بیس سال کی خطائیں معاف کردی جائیں گی۔''[۲۹]

حضرت ابن مسعودؓ کی نصیحت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن وھب سے فرمایا تم جمعہ کے دن ہزار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو نہ چھوڑنا اور یوں درود پڑھنا:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ."

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جو نبی اُمّی ہیں۔''[۳۰]

خصوصی فرشتے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَائِكَتَهٗ مَعَهُمْ مِنْ فِضَّةٍ وَاَقْلَامٍ مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُوْنَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَكْثَرَ النَّاسِ صَلٰوةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

"جب خمیس کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے بھیجتا ہے جن کے ساتھ چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور وہ خمیس کے دن اور جمعہ کی رات میں سب سے زیادہ درود شریف بھیجنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔"[۳۱]

امام جعفر صادقؒ کا ارشاد:

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ:

"جب خمیس کے دن کی عصر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین پر فرشتے اتارتے ہیں جن کے پاس چاندی کے رجسٹر اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں اور وہ اس دن، رات اور اگلے دن کے غروب آفتاب تک (لوگوں کے) درود شریف لکھتے ہیں۔"[۳۲]

درود لکھنے والے فرشتے:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَايَهْبِطُوْنَ اِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَيْدِيْهِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدَوِيٌّ مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَاطِيْسَ مِنْ نُوْرٍ لَايَكْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

"بے شک اللہ تعالیٰ کے خاص فرشتے ہیں جو نور سے پیدا کیے ہوئے ہیں، اور وہ نہیں اترتے مگر جمعہ کی رات اور دن کو ان کے ہاتھوں میں سونے

Marfat.com

کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے رجسٹر ہوتے ہیں اور وہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے جانے والے درود کو لکھتے ہیں۔"[۳۳]

جمعرات میں درود کی کثرت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّکُم فِی اللَّیْلَۃِ الغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ."

"اپنے نبی پر روشن رات اور بارونق دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو۔"[۳۴]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح سے مروی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّاءِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ (یَعْنِی لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ)."

"روشن رات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر بھیجا جاتا ہے، (روشن رات سے مراد جمعہ کی رات ہے)"۔

اسے صاحب الشرق نے روایت کیا ہے۔

پل صراط کا نور:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃَ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا."

"مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ہوگا اور جو مجھ پر جمعہ کے دن اَسّی مرتبہ درود بھیجے گا اس کے اَسّی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"[۳۵]

ابن بشکوال نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

Marfat.com

"مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعَصْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَقُوْمَ مِن مَکَانِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً. ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبَ وَثَمَانِیْنَ عَامًا وَکُتِبَتْ لَہٗ عِبَادَۃُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃٍ."

"جس نے جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اَسّی مرتبہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً۔ تو اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے اَسّی سال کی عبادت لکھی جائے گی۔

ایسی ایک حدیث حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

گزشتہ اور آئندہ دو سو سال کے گناہ معاف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلیم بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا ہے، پھر ارشاد فرمایا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم میں ضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل و اپنے کلیم پر فضیلت دوں گا، پس جس نے اس پر جمعہ کی رات میں اَسّی مرتبہ درود شریف پڑھا میں اس کے گزشتہ دو سو سال کے گناہ بھی معاف کروں گا اور آئندہ دو سو سال کے بھی۔"[۳۶]

دار قطنی کے ہاں مرفوعاً اس طرح مروی ہے کہ:

"جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف فرما دیں گے۔"

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یوں کہو اور اسے ایک درود سمجھو۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ."

''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جو آپ کے بندے،
آپ کے نبی اور آپ کے رسول ہیں اور نبیٔ اُمّی ہیں۔''

اس حدیث کو عراقی نے اور ان سے پہلے ابو عبداللہ بن نعمان نے حسن کہا ہے لیکن یہ قول غور و فکر کا محتاج ہے، اس طرح کی ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی گزر چکی ہے۔

جمعہ کی رات و دن میں درود کی کثرت:

حضرت صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہو تو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔''[۳۷]

بے شمار نور:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''جو جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود بھیجے تو قیامت کے دن وہ آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر اسے پوری مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو جائے۔''

یہ روایت ابو نعیم نے حلیہ میں نقل کی ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

''جس نے جمعہ کے دن عصر کے بعد اَسّی مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ پڑھا تو اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

اسے ابن بشکوال نے نقل کیا ہے اور ابھی قریب ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اسی مفہوم کی حدیث گزر چکی ہے۔

دس لاکھ درجات:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

''جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ایک درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس کو جنت کے دس لاکھ درجات عطا فرمائیں گے۔''[۳۸]

جہنم سے براءت:

عبدالرحمٰن المقری کہتے ہیں کہ مجھے یہ واقعہ پہنچا ہے کہ خلاد بن کثیر جب نزع کی حالت میں تھے تو انہوں نے اپنے سر کے نیچے رکھا ہوا ایک کاغذ کا ٹکڑا پایا جس میں لکھا ہوا تھا ''یہ خلاد بن کثیر کے لئے جہنم سے براءت کی تحریر ہے۔'' تو لوگوں نے ان کے گھر والوں سے ان کے خاص عمل کے بارے میں دریافت کیا تو ان کے گھر والوں نے بتایا کہ ہر جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ اور اسی بارے میں ایک حدیث بھی مروی ہے جو ابھی اوپر گزری ہے کہ ''جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ہزار بار درود شریف پڑھا وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا جنت والا ٹھکانہ نہ دیکھ لے گا۔'' اسے ابن نعمان وغیرہ نے ذکر کیا ہے لیکن میں اس کی اصل سے واقف نہیں ہوں۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو کیونکہ علم کی آفت نسیان ہے اور جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھو۔''

اسے ابن وضاح نے اور ابن بشکوال نے اپنی سند سے نقل کیا ہے اور نمیری نے بھی ذکر کیا ہے اور ابن بشکوال کے ہاں ابن وضاح کی روایت سے مروی ہے کہ ''جو آدمی خمیس کی شام کو عصر کے بعد یہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کی طرف سے سلام پہنچاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ اِقْرَاْ مُحَمَّداً مِنِّی السَّلَامَ.

''اے اللہ محترم مہینے، مزدلفہ رکن اور مقام ابراہیم کے رب، اور حل و حرام

Marfat.com

کے رب میری طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پہنچایئے۔"

خواب میں زیارت:

حضرت عبداللہ بن عباسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو مومن جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد پڑھے پھر ایک ہزار مرتبہ کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ تو وہ اگلا جمعہ آنے سے پہلے خواب میں میری زیارت کرے گا۔ اور جس نے میری زیارت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔"[۳۹]

ایک کروڑ نیکیاں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے لیکن میں اس کی اصل پر واقف نہیں ہو سکا کہ جس نے جمعہ کی رات میں دس مرتبہ یہ (درج ذیل کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک کروڑ نیکیاں لکھتے ہیں، اس کی ایک کروڑ برائیاں مٹاتے ہیں اور اس کے ایک کروڑ درجات بلند کرتے ہیں اور جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ شخص حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام سے ان کے محل میں بالمشافہ ملاقات کرے گا۔

يَادَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى بِالسَّجِيَّةِ وَاغْفِرْلَنَا يَاذَاالْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ.

"اے مخلوق پر ہمیشہ ہمیشہ فضل کرنے والے، اے عطا کرنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کو فراخ فرمانے والے، اے معظم عنایات والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے، جو تمام مخلوق سے افضل ہیں اور اے بلند مرتبہ کے مالک اس شام میں ہماری مغفرت فرمایئے۔"

وهذا مكذوب.

Marfat.com

تمام مخلوق کے درود کے برابر درود:

اور ابو موسیٰ نے باطل سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان (درج ذیل) کلمات کے ساتھ روزانہ تین بار اور جمعہ کے دن سو بار درود بھیجے گا تو اس نے تمام مخلوقات کے درودوں کے برابر درود بھیجا اور وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں اٹھے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔"

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ اَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ ا للّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

"اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کے انبیاء و رسل اور اس کی تمام مخلوقات کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود نازل ہوں اور ان پر اور ان کی آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔"

ابراہیم بن ادہم کی دعا:

ابو نعیم کی حلیۃ الأولیاء میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کی صبح کو یہ دعا مانگتے اور اس دعا میں یہ بھی ہے کہ:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ كَثِيْراً خَاتَمِ كَلَامِيْ وَمِفْتَاحِهٖ وَعَلٰى اَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ اَجْمَعِيْنَ آمِيْن رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَوْرِدْحَوْضَهٗ وَاسْقِنَا بِكَاسِهٖ مَشْرَباً رَوِيّاً سَائِغاً هَنِيًّا لَانَظْمَأُ اَبَدًا وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِيْنَ وَلَا مُرْتَابِيْنَ وَلَا مَقْبُوْضِيْنَ وَ لَا مَغْضُوْبَ عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّيْنَ.

"اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر بہت زیادہ درود بھیجیں میرے کلام کا آغاز و اختتام یہی ہے، اور اللہ تعالیٰ درود بھیجیں

Marfat.com

اپنے تمام انبیاء رسولوں پر آے جہانوں کے پروردگار قبول فرمایئے، اے اللہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر پر حاضری نصیب فرمایئے اور اس کے جام سے ایسی شراب پلایئے جو سیراب کرنے والی، خوشگوار اور مزیدار ہو کہ اس کے بعد پھر کبھی ہمیں پیاس نہ لگے اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں اس طرح اٹھایئے کہ ہم رسوا نہ ہوں، جدا نہ ہوں، شک کرنے والے نہ ہوں، گرفتار کئے ہوئے نہ ہوں اور نہ ہم غضب کئے ہوئے ہوں اور نہ گمراہ ہوں۔"

قارئین کرام! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے یہ برکات، فضائل اور فوائد آپ کے علم میں آچکے ہیں تو اب آپ پر لازم ہے کہ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں اور صبح شام اسی میں مشغول رہیں خصوصاً جمعہ کے دن اور زیادہ کثرت سے درود شریف پڑھیں کیونکہ جمعہ کے نور کے ساتھ درود شریف کی برکتوں کو خاص مناسبت ہے، اس پر عمل کرنے سے آپ کو عزت وافتخار ملے گا۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً۔

ہفتہ اور اتوار کے دن درود شریف پڑھنا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلاَةِ عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ فَإِنَّ الْيَهُوْدَ تُكْثِرُمِنْ سَبِّي فِيْهِ فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَقَدْ اَعْتَقَ نَفْسَهٗ مِنَ النَّارِ وَحَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ فَيَشْفَعُ يَوْمَ القِيَامَةِ فِيْمَنْ اَحَبَّ وَعَلَيْكُمْ بِمُخَالَفَةِ الرُّوْمِ فِيْ يَوْمِ الْاَحَدِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ أَيِّ شَيْءٍ نُخَالِفُ الرُّوْمَ قَالَ فِيْ يَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ كَنَائِسَهُمْ وَيَعْبُدُوْنَ الصُّلْبَانَ وَيَسُبُّوْنِيْ فَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ يَوْمِ الْاُحُدِ وَقَعَدَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاسْتَغْفَرَ لِأَبَوَيْهِ

وَلِنَفْسِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ غُفِرَلَهٗ وَلِأَبَوَيْهِ وَاِنْ دَعَا اِسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ، وَاِنْ سَأَلَ خَيْراً أَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ وفی لفظ آخر مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْأَحَدِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ مَرَّةً ثُمَّ يَسْتَغْفِرُاللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ لِنَفْسِهٖ وَلِوَالِدَيْهِ وَيُصَلِّى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَتَبَرَّأُ مِنْ حَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَيَلْجَأُ اِلٰى حَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ ثُمَّ يَقُوْلَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا وَاَشْهَدُ اَنَّ آدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُهٗ وَمُوْسٰى كَلِيْمُهٗ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَمُحَمَّداً حَبِيْبُ اللّٰهِ، كَانَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ بَعَدَدِ مَنِ ادَّعٰى لِلّٰهِ وَلَداً وَمَنْ لَمْ يَدَّعُ ذٰلِكَ وَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْآمِنِيْنَ وَكَانَ حَقّاً عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ.

''ہفتہ والے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ یہود اس دن میں مجھے کثرت سے برا بھلا کہتے ہیں لہٰذا جو اس دن مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے گا تو اس نے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالیا اور اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی پس وہ جس بارے پسند کرے گا اس میں قیامت کے دن اس کی سفارش کی جائے گی اور تم پر اتوار میں رومیوں کی مخالفت لازمی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس چیز میں رومیوں کی مخالفت کریں؟ ارشاد فرمایا اس دن میں جس میں وہ اپنے کنیسوں میں جاتے ہیں، صلیبوں کی عبادت کرتے ہیں اور مجھے برا بھلا کہتے ہیں لہٰذا جس نے اتوار کے دن صبح کی نماز پڑھی اور بیٹھ کر طلوع آفتاب تک تسبیح کرتا رہا پھر دو رکعتیں نماز پڑھیں پھر مجھ پر سات مرتبہ درود پڑھا، اپنے والدین کے لئے استغفار کیا، اپنی ذات اور تمام مؤمنین کے لئے استغفار کیا تو اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیا جائے گا، اور اگر کوئی دعا مانگے تو قبول ہوگی اور اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی بھلائی مانگے تو اسے دی جائے گی۔''

اور دوسری روایت میں یوں ہے:

''جس نے اتوار کی رات بیس رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں ایک بار الحمدللہ، قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پچاس بار، معوذتین ایک بار پڑھیں اور پھر سو بار اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے استغفار کیا اور سو بار مجھ پر درود بھیجا اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا اور پھر کہا اَشْھَدُ اَن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ آدَمَ صَفْوَۃُ اللّٰہ وَفِطْرَتُہٗ وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُہٗ وَ مُوْسٰی کَلِیْمُہ، وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ وَمُحَمَّداً حَبِیْبُ اللّٰہِ۔ تو اس آدمی کو ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان لوگوں کی تعداد کے برابر بھی جو یہ دعویٰ نہیں کرتے، اور اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں کے ساتھ اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ پر لازم ہوگا کہ اسے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ جنت میں داخل فرمائیں۔''

علامہ قرطبی نے اپنی کتاب ''اَلصَّلاۃُ النَّبَوِیَّۃ'' میں یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے اور اسے حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''اَلسِّرَاجُ الْوَاضِح'' کی طرف منسوب کیا ہے۔[۴۰]

سوموار اور منگل کی رات میں درود شریف پڑھنا

صلوٰۃ الحاجت:

ابوموسیٰ مدینی نے اپنی کتاب ''وظائف اللیالی والاَیام'' میں اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں بغیر سند کے اعمش سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے سوموار کی رات چار رکعت نماز پڑھی اس طرح کہ ہر رکعت میں ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور پہلی رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد گیارہ مرتبہ اور دوسری میں اکیس بار، تیسری میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار پھر سلام پھیر کر قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد ۷۵ بار پڑھا اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ۷۵ بار استغفار کیا اور ۷۵ بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم پر درود پڑھا اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ
پر حق ہے کہ اس کا سوال پورا کریں۔"
اور اس کا نام "صلوٰۃ الحاجت" ہے۔

قیامت کا نور:

مدینی ہی نے مذکورہ کتاب "وظائف اللیالی والأیام" میں جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے منگل کی رات میں عشاء کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ تین بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد۔ ایک بار قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھی اور جب فارغ ہوا تو پچاس بار استغفار کیا اور پچاس بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ نور سے چمک رہا ہوگا اور اس کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارا ثواب ذکر فرمایا۔"

وروى المديني أيضًا في كتابه المذكور بسند فيه من اتهم بالكذب.

خطبات میں درود شریف پڑھنا

ائمہ اربعہ کا موقف:

جمعہ، عیدین، نماز استسقا، نماز کسوف اور خسوف وغیرہ کے خطبات میں درود شریف کے شرط ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے بغیر خطبہ صحیح نہیں ہوتا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں درود شریف کے بغیر بھی خطبہ صحیح ہو جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول بھی اسی طرح ہے۔ پھر دوسرے خطبہ میں بھی درود شریف کے واجب ہونے کے بارے میں اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دونوں خطبوں میں درود شریف پڑھنا واجب ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ "اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔" [الشرح 4:94]

Marfat.com

سے استدلال کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی ساتھ کیا جائے اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند فرمایا ہے، پس کوئی خطیب کوئی گواہ اور کوئی نمازی نہیں ہے جو اَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰه سے ابتداء نہ کرتا ہو۔ لیکن اس آیت وان اقوال سے استدلال میں نظر ہے کیونکہ اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی رفعت سے مراد یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے گا وہ اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی بھی دے گا اور یہ شہادتین خطبہ میں بالاتفاق واجب ہیں بلکہ یہ خطبہ کی رکن اعظم ہیں۔

حضرت علیؓ کا خطبہ:

خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی دلیل وہ روایت ہے جو عون بن ابی جحیفہ سے منقول ہے کہ میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان کے خطبہ کے وقت منبر کے نیچے ہی بیٹھتے تھے انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں مجھ سے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور فرمایا کہ

> ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور دوسرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہتے ہیں خیر رکھتے ہیں۔''

یہ روایت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کا معمول:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ جب نماز کے خطبہ و درود شریف سے فارغ ہوتے تو کہتے ''اے اللہ! ایمان کو ہماری پسندیدہ چیز بنا دیجئے، اور اسے ہمارے دلوں میں مزین فرمایئے، کفر کو ہمارے لئے ناپسندیدہ چیز بنا دیجئے اور بدکاری و نافرمانی کو بھی، ایسے ہی لوگ ہدایت والے ہیں، اے اللہ! ہمارے لئے ہماری سماعتوں میں،

Marfat.com

ہماری بیویوں میں، ہمارے دلوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت عطا فرمایئے۔'' اسے نمیری نے محمد بن حسن بن صفر اسدی سے نقل کیا ہے۔

حضرت عمرو بن عاصؓ کا خطبہ:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی مختصر و جامع حمد و ثنا بیان کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور لوگوں کو وعظ کیا، بعض کاموں کا حکم کیا اور بعض سے منع فرمایا'' اسے دار قطنی نے ابن لھیعہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

ابو اسحٰق سبیعی کہتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ امام جب خطبہ دے رہا ہوتا تو وہ اس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوتے لیکن اونگھتے نہیں تھے اور خطبہ میں واقعات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہوتا۔ اسے اسماعیل قاضی نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا خطبہ:

ضَبّہ بن محصن سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی، تو ضبّہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا پر اعتراض کیا، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کی گئی تو ضبّہ سے فرمایا تمہاری بات زیادہ مناسب اور زیادہ صحیح ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ کا موقف:

میں کہتا ہوں اسی لئے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ خطبات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں مشہور و معروف تھا لیکن خطبہ میں درود شریف کے واجب ہونے کے بارے میں ہم نے کوئی ایسی دلیل نہیں پائی جس پر عمل واجب ہو۔ انتھیٰ۔

بے برکت خطبہ:

میں نے مجد الدین لغوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یوں کہا جائے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں خلفائے راشدین اور بعد کے حضرات

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل سے استدلال کیا ہے کیونکہ ان حضرات میں سے کسی کے بارے میں بھی درود شریف کے بغیر خطبہ پڑھنا منقول نہیں ہے جمعہ کا خطبہ تو بڑی بات ہے اس کے علاوہ بھی کسی اہم معاملہ کی گفتگو جسے خطبہ شمار کیا جاسکتا ہو وہ بھی حمد وصلوٰۃ ہی سے شروع کرتے تھے، اور سلف حضرات درود شریف سے خالی خطبہ کو ''البتیراء'' کہتے تھے۔ (یعنی بے برکت)

شوافع کا مسلک:

ہمارے شوافع حضرات کہتے ہیں کہ جس طرح واجب خطبہ میں درود شریف واجب ہے اسی طرح مستحب خطبات میں درود شریف مستحب ہے جیسے عیدین اور صلوٰۃ کسوف وخسوف کے خطبات، البتہ حج کے خطبہ میں درود شریف کے شرط ہونے کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ واللہ اعلم۔

امیرِ مدینہ کا واقعہ:

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن مدینہ میں امیر نے خطبہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا بھول گیا، جب وہ خطبہ ختم کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوا ہر طرف سے لوگ اسے آوازیں دینے لگے، تو امیر نے جب نماز مکمل کرلی تو دوبارہ منبر پر آیا اور کہا اے لوگو! شیطان ہر وقت آدمی کے ساتھ کسی نہ کسی مکر میں مصروف رہتا ہے اور آج اس نے ہمارے ساتھ یہ مکر کیا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا بھلا دیا، پس آپ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود شریف بھیج کر شیطان کو ناکام وذلیل کردیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَثِیْراً کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْہِ ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود بھیجئے جیسا درود شریف آپ ان پر بھیجنا محبوب رکھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں''۔ یہ واقعہ ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا:

میں کہتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنے کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ آل پر درود شریف بھیجنا مستحب ہے۔ واللہ اعلم۔

عید کی تکبیرات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

ولید بن عبدالملک کا واقعہ:

عید کی تکبیرات کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحب ہے کیونکہ علقمہ سے مروی ہے کہ ولید بن عبدالملک عید سے ایک دن پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ عید قریب آ گئی ہے اس میں تکبیرات کا طریقہ کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سب سے پہلے تو وہ تکبیر کہو، جس سے نماز کی ابتدا ہوتی ہے پھر اپنے رب کی حمد بیان کر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج، پھر دعا مانگ، اور پھر تکبیر کہہ کر اس طرح کر پھر تکبیر کہہ اور اسی طرح کر پھر قرأت کر اور تکبیر کہہ کر رکوع کر پھر کھڑا ہو کر قرأت کر، اپنے رب کی حمد کر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج پھر اپنے رب کی حمد بیان کر، دعا مانگ اور تکبیر کہہ کر اسی طرح کر پھر تکبیر کہہ اور اسی طرح کر پھر رکوع کر، حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ابوعبدالرحمٰن نے صحیح بتایا ہے۔

اس واقعہ کو اسماعیل قاضی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ اور یہی روایت ابن ابی الدنیا کی ''کتاب العید'' میں علقمہ کی روایت سے یوں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلے وہ تکبیر کہہ جس سے تو نماز میں داخل ہوتا ہے اور اپنے رب کی حمد بیان کر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور دعا مانگ پھر تکبیر کہہ۔

ائمہ اربعہؒ کا موقف:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی روایت کو اختیار کیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی دو روایتوں میں سے ایک تو فرائض کی سب تکبیروں میں اسی کے مطابق ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقط عید کی تین تین زائد تکبیرات میں اسی کے موافق ہیں۔ اور امام شافعی و امام احمد رحمۃ اللہ علیہما تکبیروں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے بارے میں اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بالکل اس روایت کو نہیں لیتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تکبیرات کے تسلسل میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہیں مگر ان کے

Marfat.com

درمیان کے ذکر میں ان کے موافق نہیں ہیں، ابن ابی الدنیا نے ہی ''کتاب العید'' میں عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ نماز عید کی ہر تکبیر کے درمیان وقفہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہوگا۔''

نماز جنازہ میں درود شریف

کیا نماز جنازہ درود شریف پر موقوف ہے:

نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود شریف کے مشروع ہونے میں تو کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ نماز جنازہ درود شریف پر موقوف ہے یا نہیں امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نماز میں امام و مقتدی دونوں پر درود شریف واجب ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہی مروی ہے جیسا کہ عنقریب میں اسے ذکر کروں گا، اور امام مالک و امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک درود شریف واجب نہیں ہے اور شوافع کی ایک رائے بھی یہی ہے اور جنازہ میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ تشہد میں مستحب ہے، جنازہ میں درود شریف کے مشروع ہونے کی دلیل وہ روایت ہے جو ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے اور اس میں ان کا ادراک ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر پہلی تکبیر کے بعد سرّاً فاتحہ پڑھے پھر اگلی تکبیروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور میت کے لئے دعا مانگے اور کچھ نہ پڑھے پھر سرّاً سلام پھیرے۔ اسے اسماعیل قاضی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور مذکورہ الفاظ امام شافعی کی روایت کے ہیں اور کئی حضرات نے بھی اسی طریق سے نقل کیا ہے اور حاکم نے بھی، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت مطرف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن بیہقی نے اسے اس روایت کی وجہ سے قوی کیا ہے جسے اس نے ''المعرفۃ'' میں عبیداللہ بن ابی زیاد رصافی عن زہری کے طریق سے نقل کیا ہے اور وہ روایت مطرف کی روایت کے ہم معنی ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوامامہؓ کا بیان:

امام بیہقیؒ نے سنن میں یونس عن ابن شہاب زہری کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھے ابو امامہ بن سہل بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی اور وہ انصار کے بزرگوں اور علماء میں سے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر باش رہنے والوں کی اولاد تھے، وہ کہتے ہیں مجھے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نماز جنازہ میں امام تکبیر کہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور تین تکبیروں میں صرف دعا مانگے پھر جب ختم کرے تو آہستہ آواز سے سلام پھیرے، زہری کہتے ہیں ابوامامہ جب مجھ سے بیان کر رہے تھے تو ابن مسیّب سن رہے تھے اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں نماز جنازہ بارے جو سنت طریقہ مجھ سے ابوامامہ نے بیان کیا ہے میں نے یہ محمد بن سوید سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا میں نے ضحاک بن قیس سے سنا کہ حبیب بن مسلمہ نے کسی میت پر جو نماز جنازہ پڑھا اس کا طریقہ اسی طرح بیان کر رہے تھے، ہم سے ابوامامہ نے بیان کیا ہے۔ اسماعیل قاضی اپنی ''کتاب الصلاۃ'' میں اپنی سند کے ساتھ معمر عن زہری کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ کو مسیّب سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ فاتحہ پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر میت کے لئے خالص دعا مانگے یہاں تک کہ فارغ ہو جائے اور قراءت صرف ایک ہی بار کرے، پھر سلام پھیر دے، اسے ابن جارود نے منتقی میں اور نمیری دونوں نے عبدالرزاق عن معمر کے طریق سے نقل کیا ہے اور اس سند کے راوی ایسے ہیں کہ جن کی روایتیں صحیحین میں مروی ہیں لیکن دارقطنی کہتے ہیں اس میں عبدالواحد بن زیاد کو وہم ہوا اور اس نے معمر عن الزہری عن سہل بن سعد کے طریق سے روایت کر دی۔ واللہ اعلم۔

اور اس میں جو یہ ہے کہ نماز کو خالص کرے، اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تینوں تکبیریں بلند آواز سے کہے، اور بیہقی کے ہاں ہی ابوامامہ بن سہل بن حنیف عن عبید بن سباق کے طریق سے مروی ہے کہ ہمیں سہل بن حنیف نے ایک نماز جنازہ پڑھائی جب پہلی تکبیر کہی تو سورۂ فاتحہ پڑھی جسے پیچھے والے سن رہے تھے پھر اس کے بعد تکبیر کہی یہاں تک کہ جب ایک تکبیر باقی رہ گئی تو نماز والا تشہد پڑھا، پھر تکبیر کہہ کر ختم کر دیا۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان سے حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں آپ کو اس بارے میں بتاتا ہوں نماز جنازہ کی ابتداء کرنے لگو تو تکبیر کہو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو اور پھر کہو کہ اے اللہ آپ کا فلاں بندہ آپ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا آپ اسے بخوبی جانتے ہیں اگر وہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ فرمائیں اور اگر گنہگار تھا تو اس کو معاف فرمایئے۔ اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کیجئے اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر دینا۔''

اسے بیہقی نے اپنی سنن میں اسی طرح نقل کیا ہے۔

اور امام مالک اور اسماعیل قاضی نے بیہقی کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نقل کیا ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ جنازہ پر کیسے نماز پڑھی جائے؟ فرمایا: ''اس کے کنبہ والے اس کے ساتھ جائیں جب اسے رکھا جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو پھر یوں کہو ''اے اللہ! یہ آپ کا بندہ ہے آپ کے بندے کا بیٹا اور آپ کی بندی کا بیٹا ہے جو اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ اس کو بخوبی جانتے ہیں اے اللہ! اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ فرمایئے اور اگر بدکار تھا تو اس سے درگزر فرمایئے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمایئے اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال دیجئے۔''

حضرت ابن عباسؓ کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ابواء میں ایک نماز جنازہ پڑھائی تو تکبیر کہی پھر اونچی آواز سے فاتحہ پڑھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر کہا ''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، تیرے بندے کا بیٹا ہے، تیری بندی کا بیٹا ہے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور رسول ہیں یہ آپ کی رحمت کا محتاج ہے اور آپ اس کو عذاب دینے سے غنی ہیں، یہ دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ آیا ہے اگر یہ پاک

Marfat.com

ہے تو اسے پاک رکھئے اور اگر خطا کار تھا تو اس کی بخشش فرمایئے۔ اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کیجئے اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کیجئے۔ پھر آپ نے تین تکبیریں کہیں پھر نماز جنازہ ختم کر کے فرمایا میں نے اس پر قراءت اس لئے کی ہے تا کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔[۴۱]

ابن سمعون کی امالی نمبر ۹ میں سعید مقبری عن ابیہ عباد کے طریق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے فاتحہ پڑھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر میت کے لئے دعا کی اور اچھی طرح دعا کی، جب فارغ ہوئے تو فرمایا میں نے اونچی آواز سے اس لئے پڑھا ہے تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ اسی طرح ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کا طریقہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے ہاں جب کوئی جنازہ آتا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ''اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سو افراد ایک امت ہیں اور کسی میت پر ایک امت کی تعداد کے لوگ جمع ہو کر اس کے لئے کوشش سے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی وجہ سے اس کے گناہ بخش دیتے ہیں اور تم بھی اپنے بھائی کے سفارشی بن کر آئے ہو لہٰذا دعا میں کوشش کرو، پھر قبلہ رخ ہو جاتے اور اگر میت مرد ہوتا تو اس کے کندھے کے برابر کھڑا ہوتے اور اگر خاتون ہوتی تو اس کے درمیان کے برابر کھڑے ہوتے پھر کہتے ''اے اللہ! یہ آپ کا بندہ ہے اور آپ کے بندہ کا بیٹا ہے، آپ ہی نے اسے پیدا فرمایا ہے اور آپ ہی نے اسے اسلام کی ہدایت بخشی ہے آپ ہی نے اس کی روح قبض کی ہے آپ ہی اس کے خفیہ اور ظاہر معاملات سے واقف ہیں ہم اس کی سفارش کے لئے حاضر ہیں، اے اللہ ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں بے شک آپ وفادار ہیں، رحمت والے ہیں، اسے قبر کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے حفاظت عطا فرمایئے، اے اللہ اگر یہ بندہ نیکوکار تھا تو اس کی نیکی میں برکت عطا فرمائیں اور اگر گنہگار تھا تو اس کے گناہ معاف فرمایئے، اے اللہ! اس کی قبر کو روشن فرمایئے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے نوازیئے، راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی تکبیر کہتے تو یہی پڑھتے اور جب آخری تکبیر ہوتی تو بھی یہ پڑھتے اور پھر یہ درود شریف پڑھتے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَسْلَافِنَا وَاَفْرَاطِنَا، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ.

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت اتاریئے جیسا کہ آپ نے رحمت و برکت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں، اے اللہ! ہمارے اسلاف پر رحمت بھیجئے، اے اللہ تمام مسلمان مرد اور مسلمان خواتین اور تمام ایمان والے مرد و خواتین خواہ زندہ ہیں یا انتقال کر چکے ہیں ان سب کی مغفرت فرمایئے۔''

یہ پڑھنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سلام پھیرتے، اور آپ جنازہ کے دوران بھی اور مجلس میں بھی اس کی تعلیم فرمایا کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے ہوئے بھی کچھ فرماتے تھے؟ اور تدفین سے فراغت کے بعد بھی کچھ فرماتے تھے؟ فرمایا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تدفین سے فارغ ہوتے تو یوں دعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِکَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْیَا وَرَاءَ ظَھْرِہٖ وَنِعْمَ الْمَنْزُوْلُ بِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَالْمَسْاَلَۃِ مَنْطِقَۃً وَلَا تَسْئَلْہُ فِیْ قَبْرِہٖ مَالَا طَاقَۃَ بِہٖ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلم.

''اے اللہ! ہمارا یہ ساتھی دنیا کو پس پشت چھوڑ کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہے اور یہ حاضر کیا جانے والا اچھا آدمی ہے، اے اللہ اسے سوالات کے جواب دینے میں ثابت قدم رکھئے اور اس کی قبر میں اس سے ایسے

Marfat.com

سوالات نہ پوچھئے جو اس کی طاقت سے باہر ہیں، اے اللہ! اس قبر کو اس کے لئے روشن فرما دیجئے اور اسے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے وابستہ رکھئے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مذکورہ بالا تمام تر تفصیل ابوذر ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے اور نمیری نے بھی انہیں کے طریق سے نقل کی ہے۔

امام احمدؒ کا طریقہ:

عبداللہ بن احمد کے مسائل میں مذکور ہے کہ عبداللہ اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ (نماز جنازہ میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مقرب فرشتوں پر بھی درود بھیجتے تھے، قاضی اسماعیل کہتے ہیں کہ وہ یہ درود پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَلَائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَنْبِیَائِکَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر.

"اے اللہ اپنے مقرب فرشتوں پر درود بھیجئے اور اپنے انبیاء و رُسل پر درود بھیجئے اور اپنے تمام فرمانبرداروں پر درود بھیجئے خواہ وہ زمین پر رہنے والے ہیں یا آسمانوں میں، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔"

حضرت مجاہدؒ کا عمل:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نماز جنازہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ تکبیر کہو، فاتحہ پڑھو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو پھر یوں دعا مانگو کہ:

"اے اللہ یہ آپ کا فلاں بندہ ہے اسے آپ ہی نے پیدا فرمایا اگر آپ اس کو سزا دیں تو یہ اس کے گناہوں کی وجہ سے ہے اور اگر آپ اسے بخش دیں تو آپ بہت زیادہ بخشنے والے، بہت بڑے مہربان ہیں۔ اے اللہ اس کی روح کو آسمانوں میں بلند فرمایئے اور اس کی قبر کو اس کے جسد کے لئے وسیع فرمایئے، اے اللہ اس کی قبر کو اس کے لئے روشن فرمایئے، اسے جنت میں وسیع جگہ عطا فرمایئے اور اس کے اہل و عیال کے امور کی آپ

Marfat.com

کفالت فرمایئے، اے اللہ ہمیں اس کے بعد گمراہی میں نہ ڈالئے، ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمایئے، ہماری بھی اور اس کی بھی بخشش فرمایئے۔"

اسے طبرانی نے اپنی کتاب الدعا میں نقل کیا ہے۔

حضرت اُم سلمہؓ کا فرمان:

اُم الحسن سے مروی ہے کہ انہیں نزع میں مبتلا ایک آدمی کے ہاں بلایا گیا تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب اس کے پاس جاؤ تو یوں کہنا:

"اَلسَّلَامُ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

"سلامتی نازل ہو اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر اور سب تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں، جو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں۔"

اسے طبرانی نے کتاب الدعاء میں نقل کیا ہے۔

بکر بن عبداللہ مزنیؒ کا فرمان:

طبرانی ہی میں مذکور ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب مرنے والے کی آنکھیں بند کی جائیں تو یہ پڑھا جائے:

"بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے طریقہ کے موافق ہم یہ عمل کرتے ہیں۔"

یہ آخری دو روایات میں نے آئندہ عنوان کی تمہید کے طور پر ذکر کی ہیں۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت درود شریف پڑھنا:

بعض علماء نے میت کو قبر میں اتارتے وقت درود شریف پڑھنے کا ذکر کیا ہے اور اس کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ ابوداؤد و ترمذی میں روایت ہے جسے ترمذی نے حسن بھی کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب میت قبر میں رکھی جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے:

"بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم"
"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق۔"
لیکن یہ واضح ہے کہ مذکورہ حدیث اس موقعہ پر درود پڑھنے پر دلالت نہیں کرتی۔

رجب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

بطور خاص رجب میں درود شریف کے بارے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے، ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الموضوعات" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ جو آدمی رجب کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھے پھر اسی شام مغرب وعشاء کے درمیان میں بارہ رکعتیں پڑھے جن میں یہ پڑھے اور جب فارغ ہو تو مجھ پر ستر باریوں درود پڑھے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ" اور پھر اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے تو اس کی حاجت پوری ہوگی اور آگے اس کا بہت زیادہ ثواب بھی مذکور ہے۔

اور اسی طرح اسی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ مرفوع حدیث بھی ہے کہ جس نے رجب کی پندرہویں رات میں چودہ رکعت نفل نماز پڑھی اور پھر مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجا تو.....آگے اس کا بہت بڑا ثواب مذکور ہے۔

بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع روایت نقل کی ہے کہ "جس نے رجب کی تیسری رات میں بارہ رکعت نفل نماز پڑھی پھر فلاں فلاں تسبیح وتہلیل کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود بھیجا تو وہ اس وقت دنیا وآخرت کی جس حاجت کی دعا مانگے قبول ہوگی۔[۴۲]

شعبان کے مہینہ میں درود شریف پڑھنا

حضرت جعفر صادقؒ کا فرمان:

فقیہ ابن ابی الصیف یمنی نے شعبان کی فضیلت میں ایک رسالہ لکھا ہے اس میں انہوں نے شعبان کے مہینہ میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں ایک باب قائم کیا ہے جس میں ہے کہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ "جو آدمی شعبان کے مہینہ میں روزانہ سات سو مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ خاص فرشتوں کی ڈیوٹی لگاتے ہیں جو اس کے درود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور اس سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خوش ہوتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ تم اس درود پڑھنے والے کے لئے قیامت تک استغفار کرتے رہو۔"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا عمل:

ابن ابی الصیف فقیہ آگے فرماتے ہیں کہ طاؤس یمانی کہتے ہیں میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شعبان کی پندرھویں رات کے بارے میں دریافت کیا اور اس میں کسی خاص عمل کے متعلق بھی سوال کیا تو فرمایا میں تو اس رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں، ایک حصہ میں اپنے نانا کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل ہو جائے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ [الاحزاب 56:33] دوسرے حصے میں اللہ پاک کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ [الانفال 33:8] (اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دیں گے جبکہ وہ استغفار کرتے ہیں) اور تیسرے حصہ میں رکوع و سجود کرتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مکرم کی تعمیل ہو جائے کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ [العلق 19:96] (اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کر)، طاؤس یمانی کہتے ہیں میں نے عرض کیا جو یہ عمل کرتا ہے اسے کیا ثواب ملتا ہے فرمایا میں نے اپنے والد محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی تقسیم کی رات میں عبادت کرتا رہا وہ مقربین میں لکھا جائے گا، یعنی ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کے بارے میں قرآن کریم میں ہے: فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۸۸﴾ [الواقعۃ 88:56]۔ [۴۳]

حج اور روضۂ اطہر کی زیارت کے اعمال کے دوران درود شریف پڑھنا

حضرت عمرؓ کا خطاب:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں لوگوں سے اپنے خطاب کے دوران فرمایا:

"تم میں سے کوئی جب حج کے لئے آئے تو سات مرتبہ بیت اللہ کے گرد چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد پہلے صفا پر جا کر قبلہ رخ ہو اور سات تکبیریں کہے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان میں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی حمد وثناء بھی کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھی بھیجے اور
اپنی حاجت کے لئے دعا بھی مانگے، پھر وہ مروہ پر بھی اسی طرح کرے۔"
اسے بیہقی، اسماعیل قاضی اور ابوذر ہروی رحمۃ اللہ علیہم نے نقل کیا ہے اور اس کی سند قوی ہے۔ ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے صحیح کہا ہے اور اسی کے ہم معنی ایک روایت سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ صفا پر تکبیر کہتے اور پھر یوں کہتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے، پھر طویل قیام کرتے اور طویل دعا مانگتے پھر مروہ پر بھی اسی طرح کرتے، اسے اسماعیل قاضی نے نقل کیا ہے۔

قاسم بن محمدؒ بن ابی بکرؓ کا فرمان:

قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے تھے کہ آدمی کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب تلبیہ سے فارغ ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔[۴۴]

استلام حجر اسود کے وقت حضرت ابن عمرؓ کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ جب حجر اسود کے استلام کا ارادہ کرتے تو یوں کہتے: اَللّٰهُمَّ اِيْمَاناً بِکَ وَتَصْدِيقاً بِکِتَابِکَ وَاتِّبَاعاً لِسُنَّةِ نَبِيِّکَ. پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرتے۔
اسے طبرانی اور ابوذر ہروی رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے اور طبرانی ہی کے طریق سے نمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

نو ذی الحجہ کی شام کا عمل:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جو بندہ نو ذی الحجہ کی شام کو میدان عرفات میں کھڑے ہو کر سو مرتبہ فاتحہ پڑھے اور

سومرتبہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد.

پھرسوبار کہے:

اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر.

تو اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا انعام کیا ہے جس نے میری تسبیح وتہلیل کی، میری شان بیان کی اور میری تعریف کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؟ اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس کی بخشش کر دی اور میں نے اس کے اپنے متعلق اس کی سفارش قبول کر لی ہے، اگر میرا یہ بندہ عرفات میں قیام کرنے والے تمام لوگوں کے بارے میں سفارش کرتا تو بھی میں اس کی سفارش قبول کرتا۔''

اسے دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔ یہی حدیث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں شعب الایمان اور فضائل الاقات میں بھی موجود ہے مگر ان الفاظ کے ساتھ کہ:

''جو مسلمان نو ذی الحجہ کی شام کو عرفات میں وقوف کے دوران قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور سو بار کہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ پھر سو بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد پڑھے۔ پھر سو بار یہ کہے کہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا انعام ہے، جس نے میری پاکی بیان کی، میری معبودیت کا اقرار کیا، میری بڑائی وعظمت کا اعلان کیا اور مجھے پہچانا اور میری ثناء کی اور میرے

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؟ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس کی بخشش کر دی اور اس کے اپنے بارے میں اس کی سفارش قبول کی اگر میرا یہ بندہ چاہتا تو میں عرفات میں موجود تمام لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرتا۔''[۴۵]

وقوف عرفہ کی افضل دعا:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وقوف عرفہ کے دوران اس دعا سے افضل اور کوئی قول و فعل نہیں ہے اور وہاں جس کی طرف اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سب سے پہلے التفات رحمت فرماتے ہیں وہ اسی دعا والا ہے لہٰذا جب کوئی عرفات میں وقوف کر رہا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح ہاتھ اٹھائے جس طرح مانگنے والا ہاتھ اٹھاتا ہے پھر تین بار تلبیہ کہے، تین بار تکبیر کہے اور سو بار کہے اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، پھر سو بار کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰه عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْماً. پھر تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. پڑھے، تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے ہر دفعہ شروع میں بسم اللہ اور آخر میں آمین بھی کہے۔ پھر سو بار قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. پڑھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں درود پڑھے صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ پھر اپنے لئے دعا مانگے اور پوری کوشش کے ساتھ مانگے اور اپنے والدین، عزیز و اقارب اور تمام مومن بھائیوں کے لئے بھی دعا مانگے۔ جب دعا سے فارغ ہو جائے تو اوپر والی دعا لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ الخ تین

Marfat.com

مرتبہ پڑھے اور وقوف عرفات میں شام تک اس کا اس دعا کے علاوہ اور کوئی قول وعمل نہ ہو تو جب شام ہوتی ہے تو اللہ پاک فرشتوں کے سامنے اپنے اس بندے پر فخر فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو دیکھو اس نے میرے گھر کی طرف رخ کیا، میری بڑائی بیان کی، مجھے لبیک کہا، میری تسبیح کی، میری حمد کی، میری معبودیت بیان کی، میری پسندیدہ ترین سورتیں پڑھیں اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کا عمل قبول کیا، اس کے لئے اس کے اجر کو لازم کیا اور جس کے بارے میں یہ سفارش کرے گا میں اس کی سفارش قبول کروں گا اگر تمام وقوف والوں کے بارے میں سفارش کرے گا تو بھی قبول کروں گا۔"[۴۶]

عرفہ کی ایک اور دُعا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا منقول ہے کہ:

"جو آدمی اور جو جماعت عرفہ کی رات میں اللہ تعالیٰ سے ان دعاؤں کو ہزار دفعہ پڑھ کر کوئی چیز مانگے جو کہ دس کلمات پر مبنی ہیں اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں بشرطیکہ اس کی دعا قطع رحمی اور گناہ کی نہ ہو۔ (وہ دعائیں یہ ہیں)۔

"سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ السَّمَاءِ عَرْشُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ النَّارِ سُلْطَانُه، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَاؤُ هٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ، سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضِیْنَ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَأَ مِنْهُ اِلاَّ اِلَیْهِ."

"پاک ہے وہ ذات جس کا عرش بلندی پر ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا تصرف تمام روئے زمین پر قائم ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے (حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے لیے) سمندر میں راستہ بنایا، پاک ہے وہ ذات جس نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے) آگ پر اپنی حکومت کا اظہار کیا، پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت کا کامل مظاہرہ جنت میں ہوگا، پاک ہے وہ ذات جس کے حکم سے قبروں کے مردے زندہ ہوں گے، پاک ہے وہ ذات جس کا حکم ہواؤں پر نافذ ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں کو بلند کیا، پاک ہے وہ ذات جس نے زمینوں کو بچھایا، پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔"

اسے بیہقی نے فضائل میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ فلاں فلاں نے بھی اسے نقل کیا ہے اور پھر اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ:

"دعا مانگنے والا باوضو ہو اور جب اس سے فارغ ہو تو آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر اپنی حاجت کا سوال کرے۔"

حضرت زین العابدینؒ کا عمل:

حضرت زین العابدین علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے بابِ کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ملتزم میں نماز پڑھی اور دعا مانگی پھر یوں کہا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آدَمَ بَدِيْعِ فِطْرَتِكَ وَبِكْرِ حُجَّتِكَ وَلِسَانِ قُدْرَتِكَ وَالْخَلِيْفَةِ فِيْ بَسِيطَتِكَ وَعَبْدٍ لَكَ وَمُسْتَعِيْذٍ بِذِمَّتِكَ مِنْ مَتِيْنِ عَقُوْبَتِكَ وَسَاجِبِ شَعْرِ رَأْسِهٖ تَذَلُّلاً فِيْ حَرَمِكَ بِعِزَّتِكَ وَمُنْشَأً مِنَ التُّرَابِ فَنَطَقَ اِغْرَاباً بِوَحْدَا نِيَتِكَ وَأَوَّلُ مُحْتَمِيٍ لِلتَّوْبَةِ بِرَحْمَتِكَ وَصَلِّ عَلٰى ابْنِهٖ الْخَاصِّ مِنْ صَفْوَتِكَ الْعَابِدِ الْمَامُوْنِ عَلٰى مَكْنُوْنِ سَرِيْرَتِكَ بِمَا اَوْلَيْتَهٗ مِنْ نُعْمَتِكَ وَمَعُوْنَتِكَ وَعَلٰى مَنْ بَيْنَهُمَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالْمُكْرَمِيْنَ وَاَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

حَاجَتِیَ الَّتِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ لَایَعْلَمُهَآ اَحَدٌ دُوْنَکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا.

''اے اللہ! حضرت آدم علیہ السلام پر رحمت بھیجئے جو آپ کی منفرد تخلیق ہیں، جو آپ کی سب سے پہلی حجت ہیں، جو آپ کی قدرت کی زبان ہیں، جو آپ کی کائنات میں آپ کے خلیفہ ہیں، جو آپ کے بندے ہیں، آپ کی سخت سزا سے تحفظ کے لئے آپ سے پناہ مانگنے والے ہیں، جنہوں نے آپ کے غلبہ واقتدار کے سامنے اپنی عاجزی کے اظہار میں آپ کے حرم میں اپنے بال گھسیٹے، جو مٹی سے پیدا کئے گئے اور سب سے پہلے آپ کی وحدانیت پر کلام کیا، جنہوں نے سب سے پہلے توبہ کے لئے آپ کی رحمت کا وسیلہ ڈھونڈا اور اے اللہ! درود بھیجئے حضرت آدم علیہ السلام کے خاص فرزند صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہیں آپ نے منتخب کیا جو عبادت گزار ہیں اور آپ کے بھیدوں کے امین ہیں کیونکہ آپ نے انہیں اپنی خاص نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور اپنی خاص مدد ونصرت سے نوازا ہے، اور ان انبیاء کرام اور صدیقین ومکرمین پر بھی درود بھیجئے جو ان کے درمیان میں ہوئے، اے اللہ! میں آپ سے اپنی اس حاجت کے پورا ہونے کا سوال کرتا ہوں جسے میرے اور آپ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور درود بھیجے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے آل و اصحاب پر اور بہت زیادہ سلام بھیجے۔''

ملتزم میں درود شریف:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار وغیرہ میں ملتزم کی مسنون دعا میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ ذکر کیا ہے یعنی ملتزم میں درود شریف پڑھنا بھی مسنون ہے۔

حضرت عبداللہ بن عتبہؒ کا عمل:

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد خیف میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمارے ساتھ تھے تو ہم نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور کچھ دعائیں مانگیں پھر اٹھ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ اسے اسماعیل قاضی نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عمل:

عبداللہ بن دینارؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرقدِ اطہر پر حاضر تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لئے دعا کی۔ اسے اسماعیل قاضی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے ذکر کیا ہے اور اسماعیل قاضی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے لوٹتے تو مسجد میں حاضر ہو کر عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے لوٹتے تو مسجد نبوی شریف میں دو رکعت نماز پڑھتے پھر روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر اپنا دایاں ہاتھ قبر اطہر پر رکھتے، قبلہ کی طرف پیٹھ کر لیتے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے، پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی سفر کا ارادہ کرتے یا سفر سے لوٹتے تو قبر اطہر وانور پر حاضر ہو کر درود بھیجتے دعا مانگتے اور پھر لوٹتے۔

کسی اور صاحب کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے لوٹتے تو سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دے کر درود شریف پڑھتے، لیکن قبر اطہر کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام بھیجتے پھر کہتے اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبَتِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

Marfat.com

حضرت انسؓ کا عمل:

ابن ابی الدنیا نے اور انہیں کے حوالہ سے بیہقی نے شعب میں عبداللہ بن منیب بن عبداللہ بن ابی امامہ کی حدیث نقل کی ہے کہ وہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے، کھڑے ہو کر اس طرح ہاتھ اٹھائے میں نے سمجھا کہ نماز شروع کر رہے ہیں لیکن انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا اور پھر واپس لوٹ آئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا عمل:

مہدی کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی سعید مدنی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو الوداع کیا تو انہوں نے کہا مجھے آپ سے ایک کام ہے میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھ سے آپ کو کیا کام ہے فرمایا میرا خیال ہے کہ جب تم مدینہ منورہ جاؤ گے تو ضرور پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دو گے تو اس وقت میرا بھی سلام عرض کرنا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے اور انہیں کے حوالہ سے بیہقی نے شعب میں نقل کیا ہے۔

روضۂ اطہر وانور علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات پر حاضری کے آداب

حاتم بن وردان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خصوصی قاصد کو مدینہ منورہ بھیجتے تھے تاکہ وہ ان کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے، اسے بیہقی نے شعب میں نقل کیا ہے۔

مدینہ منورہ حاضری کی غرض سے جانے والے کے لئے مستحب ہے کہ جب اسے دور سے مدینہ منورہ کے آثار، تعمیرات، درخت و باغات وغیرہ نظر آئیں تو کثرت سے درود شریف پڑھے جوں جوں قریب ہوتا جائے درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اور وہاں کی ہر ہر چیز کے احترام و تعظیم کو ذہن میں تازہ رکھے کیونکہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں وحی نازل ہوتی رہی، قرآن کریم اترتا رہا، یہاں کثرت کے ساتھ جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آتے رہے، یہاں کی مٹی میں سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارات ہیں، یہیں سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے دین

Marfat.com

کی اشاعت ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اشاعت ہوئی، اس علاقہ کی ہر ہر جگہ خیر وبرکت کا مرکز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و براہین کے ظاہر ہونے کے مقامات ہیں، زائر کے لئے مستحب ہے کہ اس کا دل شہر مقدس کی تعظیم، ہیبت واحترام سے بھرا ہوا ہو اور یوں تصور کرے کہ اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس اس میں موجود ہیں، میرا سلام سنتے ہیں، میری مشکلات میں میری مدد فرماتے ہیں، وہاں رہتے ہوئے جھگڑا فساد سے اجتناب رکھے، فضول و بے مقصد گفتگو نہ کرے۔

بعض متاخرین کے ہاں یہ بھی مستحب ہے کہ جب کسی ایسے مقام پر پہنچے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ فرمایا تھا یا تشریف فرما ہوئے تھے تو یہ بھی وہاں ٹھہرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھے اور اس جگہ سے محبت کرے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی حجون سے گزرتیں تو کہتی صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں ٹھہرے تھے اور اس وقت ہم ہلکے پھلکے سامان والے تھے.....الحدیث

جب مسجد نبوی میں داخل ہو تو مسنون دعا جو پہلے گزر چکی ہے وہ پڑھے پھر اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر قبلہ کی جانب سے روضۂ اطہر پر حاضر ہو سر مبارک کی جانب چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہو اور وہاں جو چراغ رکھا ہے اسے سر کے اوپر رکھے اور دیوار میں جو چاندی کی میخ ہے اسے اپنے برابر رکھے پھر روضۂ اطہر کی سامنے والی دیوار کے نچلے حصہ پر نظر رکھ کر انتہائی عاجزی، حیاء اور ادب کے ساتھ کھڑا ہو پھر عرض کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخِیَرَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
سَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
قَائِدَالْغِرِّالْمُحَجَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَشِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا نَذِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاَھْلِ بَیْتِکَ الطَّاھِرِیْنَ اَلسَّلَامُ

Marfat.com

عَلَيْکَ وَعَلٰی اَزْوَاجِکَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَ عَلٰی اَصْحَابِکَ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَيْکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ وَصَلّٰی عَلَيْکَ فِی الْأَوَّلِيْنَ وَصَلّٰی عَلَيْکَ فِیْ الْآخِرِيْنَ أَفْضَلَ وَأَکْمَلَ وَأَطْيَبَ مَا صَلّٰی عَلٰی أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ کَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَرَنَا بِکَ مِنَ الْعَمٰی وَالْجِهَالَةِ اَشْهَدُ اَنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ وَ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَأَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَللّٰهُمَّ آتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَّأْمَلَهُ الْآمِلُوْنَ.

''یارسول اللہ آپ پرسلام ہو، یا نبی اللہ آپ پرسلام ہو، اے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ آپ پرسلام ہو، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے افضل آپ پرسلام ہو، اے اللہ کے محبوب آپ پرسلام ہو، اے رسولوں کے سردار آپ پرسلام ہو، اے خاتم النبیین آپ پرسلام ہو، یارسول رب العالمین آپ پرسلام ہو، اے روشن اعضاء والوں کے قائد آپ پرسلام ہو، یا بشیر آپ پرسلام ہو، یا نذیر آپ پرسلام ہو اور آپ کے اہل بیت پاک پر بھی سلام ہو، آپ کی ازواج مطہرات امہات المؤمنین پرسلام ہو، آپ کے تمام صحابہ پرسلام ہو اور تمام انبیاء ومرسلین وتمام اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پرسلام ہو، یارسول اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ ایسی جزاء عطا فرمائیں جو ہر قوم کی طرف سے اپنے نبی کی جزاء اور ہر رسول کے لئے اپنی امت کی جزاء سے

Marfat.com

افضل ہو، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آپ پر درود بھیجیں جب بھی یاد کرنے والے آپ کو یاد کریں اور جب بھی غافل آپ کے ذکر سے غافل ہوں تب بھی اللہ پاک آپ پر درود بھیجیں، اللہ تعالیٰ اولین میں بھی آپ پر درود بھیجیں، اللہ تعالیٰ آپ پر آخرین میں بھی درود بھیجیں ایسا درود جو سب سے افضل ہو سب سے اکمل ہو سب سے عمدہ ہو ایسا افضل، ایسا اکمل اور ایسا عمدہ کہ اللہ پاک نے اس جیسا اپنی کسی مخلوق پر نہ بھیجا ہو، جس طرح کہ اللہ پاک نے آپ ہی کے ذریعہ ہمیں گمراہی سے بچایا، جہالت و اندھیرے میں بصیرت عطا کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول اور اس کی مخلوق میں سب سے افضل و برتر ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت کا حق ادا کر دیا ہے، امانت کو صحیح طرح سے ادا کیا ہے، امت کی صحیح خیر خواہی فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا جہاد کیا ہے جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ سب سے اونچا مرتبہ عطا فرمائیں کہ آرزو کرنے والے جس کی سب سے بڑھ کر آرزو کر سکتے ہیں۔"

پھر اپنے لئے اور تمام مومن حضرات وخواتین کے لئے دعا کرے اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام بھیجے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ادا کرنا سب سے افضل جزاء ہے۔ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ روضۂ اطہر پر حاضری کے وقت صلوٰۃ کی نسبت سلام پیش کرنا زیادہ افضل ہے۔ علامہ باجی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صلوٰۃ ہی بھیجے لیکن ظاہر بات وہی ہے جو پہلے عرض کی گئی ہے کہ سلام افضل ہے، علامہ مجد الدین لغوی کا قول یہی ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے، جس میں ہے کہ "جو بھی مسلمان میری قبر پر سلام پڑھتا ہے..... الخ" میں کہتا ہوں کہ مقدمہ میں اس موضوع پر گفتگو ہو چکی ہے جس میں ابن ابی فدیک کے حوالہ سے یہ بات بھی آئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صاحب سے سنا جو یہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرقد مبارک پر حاضر ہو کر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ والی

Marfat.com

آیت پڑھے اور ستر مرتبہ یوں کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو ایک فرشتہ اسے پکار کر کہتا ہے اے فلاں تجھ پر اللہ تعالیٰ نے رحمت بھیجی ہے تیری کوئی حاجت ادھوری نہ رہے گی، یہ واقعہ بیہقی نے بھی ابن ابی الدنیا کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

اور جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو بھی قبر شریف سے اسی طرح الوداع ہو جس طرح سے حاضر ہوا تھا کہ سلام عرض کرے اور بہت زیادہ کرے۔

اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر ہونے والے درود سے افضل درود بھیجیں، علیین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند ترین مقام عطا فرمائیں، مقام محمود اور مقام وسیلہ عطا فرمائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح سے شفاعت عظمیٰ عطا فرمائیں جس طرح رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ آپ کو مبارک ہوں اور اللہ پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید سے مزید عطا فرمائیں، اعلیٰ سے اعلیٰ عطا فرمائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل نوازشات ہوتی رہیں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے سرفراز فرمائیں، ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل و اکمل جزاء عطا فرمائیں ان کے درجات بلند فرمائیں کہ انہوں نے ہم سب تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا، ہماری ہمدردی فرمائی، اور ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس قریب بھی ہے مجیب بھی۔

جانور ذبح کرتے وقت درود شریف پڑھنا

امام شافعیؒ کا مسلک:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ذبیحہ پر درود شریف پڑھنا مستحسن ہے وہ فرماتے ہیں ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنے کے بعد مزید اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو یہ زیادتی اچھی ہے اور ذبیحہ پر بسم اللہ کے ساتھ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہنا مکروہ نہیں ہے بلکہ میں تو اسے پسندیدہ سمجھتا ہوں اور ہر حال میں درود شریف کی کثرت پسندیدہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور جو بھی درود شریف پڑھتا ہے اسے اس پر اجر ملتا ہے، یہ بات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہی اور اس پر وہ حدیث بھی دلیل کے طور پر ذکر کی جو دوسرے باب میں گزر چکی ہے۔

Marfat.com

احنافؒ کا قول:

مگر اس بارے میں کچھ دیگر حضرات نے اختلاف کیا ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب بھی ذبیحہ کے موقعہ پر درود شریف کو مکروہ سمجھتے ہیں جیسا کہ صاحب محیط نے ذکر کیا ہے اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ ایسا کرنے میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا وہم ہوتا ہے۔ انتھیٰ

مالکیہ کا موقف:

مالکیہ میں سے ابن حبیب ذبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ اصبغ نے ابن قاسم سے نقل کیا ہے کہ دو مواقع ایسے ہیں جہاں اللہ پاک ہی کا ذکر ہے ایک ذبیحہ کے وقت دوسرے چھینکنے کے وقت ان دو مواقع میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ذکر کے بعد محمدؐ رسول اللہ نہ کہو، لیکن اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے بعد کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو یہ اللہ پاک کے نام کے ساتھ کسی دوسرے کا نام لینے کے زمرہ میں نہیں آتا اور اشہب کہتے ہیں کہ ذبیحہ کے وقت مسنون عمل کے طور پر درود شریف پڑھنا مناسب نہیں ہے۔

حنابلہؒ کا مسلک:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کا اس بارے میں اختلاف ہے قاضی اسمٰعیل اور ان کے اصحاب کے نزدیک ذبیحہ پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے اور ان کے اس موقف کو ابوالخطاب نے اہم مسائل میں نقل کر کے کہا ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو مستحب نہیں ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

اختلاف کرنے والوں کی دلیل:

جو حضرات ذبیحہ پر درود شریف پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ ابومحمد خلال نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

مَوْطِنَانِ لَاحَظَّ لِیْ فِیْهِمَا عِنْدَالْعِطَاسِ وَالذَّبْحِ.

''دو مواقع میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے چھینک کے وقت اور ذبح کرنے کے وقت۔''

نیز چھینک کے وقت درود شریف کے عنوان کے تحت بھی ان کے دلائل آئیں گے۔

Marfat.com

علامہ حلیمیؒ کا محاکمہ:

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جیسے نماز میں درود شریف پڑھنا نیکی ہے اسی طرح ذبح کے وقت بھی درود شریف پڑھنا نیکی ہے، شرک نہیں ہے کیونکہ یوں نہیں کہا جاتا کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَاِسْمِ رَسُوْلِہٖ بلکہ یوں کہا جاتا ہے کہ بِسْمِ اللّٰہ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ یا بِسْمِ اللّٰہ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ۔ واللہ الموفق۔

خرید وفروخت کے وقت درود شریف پڑھنا

علامہ اردبیلی رحمۃ اللہ علیہ ''الانوار'' میں فرماتے ہیں اگر خریدار یوں کہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلاۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَبِلْتُ تو صحیح ہے کیونکہ بیع میں مضر وہ کلام ہے جو نہ معاملہ بیع کے مصالح میں سے ہو نہ اس کے مقتضیات میں سے ہو اور نہ اس کے مستحبات میں سے ہو۔

میں کہتا ہوں بیع کے وقت درود شریف پڑھنا اچھی بات ہے لیکن بہر حال ہمارے پاس بیع کے وقت درود شریف کے مستحب ہونے کی کوئی نقلی دلیل موجود نہیں ہے۔

وصیت لکھنے کے وقت درود شریف پڑھنا

بعض متاخرین حضرات نے وصیت کی تحریر کے وقت درود شریف پڑھنے کا ذکر کیا ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ ابن زید نے حسن بن دینار عن الحسن البصری کے طریق سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت قریب آئی تو فرمایا میری وصیت لکھو، لکھنے والے نے لکھا ''یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوبکرۃ نے وصیت کی ہے'' موت کے وقت اس تحریر کو پکڑا اور فرمایا اسے مٹاؤ اور اس کی جگہ یوں لکھو ''یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام نفیع حبشی کی وصیت ہے اور وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ عزوجل اس کے رب ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور اسلام اس کا دین ہے، کعبہ اس کا قبلہ ہے اور یہ کہ وہ اللہ پاک کی جانب سے اسی معاملہ کی امید رکھتا ہے، جس کی امید اس توحید کا اعتراف کرنے والے اور اس کی ربوبیت کا اقرار کرنے والے رکھتے ہیں..... پھر آخر تک وصیت لکھوائی۔[۴۷]

Marfat.com

پیغامِ نکاح کے وقت درود شریف پڑھنا

علامہ نوویؒ کا قول:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الأذکار میں لکھا ہے کہ نکاح کا پیغام دینے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اشهدان لا اله الا الله وحده لاشريک له واشهدان محمداً عبدهٗ ورسوله. میں تمہاری فلاں دوشیزہ یا فلاں عفیفہ بنت فلاں کے نکاح کا پیغام دینے آیا ہوں یا اسی طرح کے کوئی الفاظ کہے انتھیٰ۔[۴۸]

حضرت ابن عباسؓ کا فرمان:

قرآن کریم کی آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ [الاحزاب56:33] کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول مروی ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا کرتے ہیں، ان کے لئے بخشش کا اعلان فرماتے ہیں اور اپنے فرشتوں کو بھی ان کے لئے استغفار کا حکم فرماتے ہیں لہٰذا اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور اپنی نمازوں میں، اپنی مسجدوں میں، ہر مقام میں اور عورتوں سے نکاح کا پیغام دینے میں ان کی ثنا کرو بھلاؤ نہیں۔[۴۹]

حضرت ابن عمرؓ کا عمل:

ابوبکر بن حفص سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب کسی نکاح کے خطبہ کی دعوت دی جاتی تو فرماتے ہم پر لوگوں کو ہجوم نہ کرنے دو، پھر یوں خطبہ پڑھتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِنَّ فُلَانًا خَطَبَ اِلَيْكُمْ
فَاِنْ اَنْكَحْتُمُوْهُ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاِنْ اَرَدْتُمُوْهُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ."

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا درود نازل ہو، بے شک فلاں نے تمہیں نکاح کا پیغام دیا اور اگر اس کے پیغام کو قبول کرتے ہوئے اس سے نکاح کر دو تو الحمد للہ اور اگر رد کر دو تو سبحان اللہ۔"

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا خطبہ:

عتبی اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کنبہ کی ایک خاتون کے نکاح کا خطبہ دیا تو فرمایا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی العِزَّةِ وَالكِبْرِيَاءِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ اَمَّا بَعْدُ!

ہماری جانب آپ کی رغبت، آپ کو ہماری جانب لے آئی اور آپ کی طرف ہماری دلی رغبت نے آپ کے پیغام نکاح کو قبول کرلیا ہے جو صاحب آپ کو اپنا جگر گوشہ دے رہے ہیں اور جنہوں نے آپ کو اپنے کنبہ کی حرمت میں لینے کے لئے ترجیح دی ہے وہ آپ سے اچھا گمان رکھتے ہیں لہٰذا ہم نے آپ کا نکاح اس ضابطہ پر کر دیا ہے جس کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حکم فرمایا ہے یعنی حسن سلوک کے ساتھ رشتۂ ازدواج کو نبھانا یا احسان کے طریقہ سے رشتہ منقطع کر لینا۔"

دلچسپ واقعہ:

شبیب بن شیبۃ کہتے ہیں میرے پاس اپنے قبیلہ کا ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میرے نکاح کا پیغام آپ دیں اور یہ پیغام خالد بن صفوان کو دینا ہے۔ اس کے کہنے پر میں اس کے ساتھ ہولیا خالد بن صفوان کے ہاں پہنچے تو وہاں بہت سارے دیہاتی جمع تھے اور خالد بن صفوان بھی موجود تھا، میں بات کرنے کے لئے تیار ہی ہو رہا تھا کہ ایک دیہاتی نے مجھ پر سبقت کی اور کہا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فِيْمَا هُوَاَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَسْتَحِقُّهٗ اَمَّا بَعْدُ!

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ فلان بن فلان کو تم جانتے ہو اور جس نے اسے نکاح کا پیغام دیا ہے اسے بھی پہچانتے ہو اور اس نے تمہاری رضا کے مطابق مہر بھی منظور کرلیا ہے اب تمہاری مرضی کہ اس کا نکاح کر دو یا رد کر دو؟"

Marfat.com

خالد بن صفوان جواب دینے کے لئے ابھی گلا صاف کر رہا تھا کہ ایک دیہاتی نے آگے بڑھ کر کہا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا حَمِدتَّهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا قُلْتَهٗ.

جن کی تم نے بات کی ہے وہ واقعی ان جانے نہیں ہیں، تمہاری امید پوری ہوئی اور تمہارا پیغام قبول ہے، اے نوجوان اِدھر آ میں تجھے.....۔

پھر وہ مبارک دینے کے لئے کھڑا ہوا اور کہا:

"بِالثُّبَاتِ وَالنَّبَاتِ وَالْبَنِيْنَ لاَ الْبَنَاتِ والرِّضَاءِ حَتَّى الْمَمَاتِ"

"تمہارا یہ رشتہ قائم دائم رہے، تم پھلو پھولو لیکن بیٹے ہوں، بیٹیاں نہ ہوں اور تادمِ مرگ خوش وخرم رہو۔"

شبیب کہتے ہیں کہ میں نے خالد سے کہا آپ نے اس جیسا اختصار وابلاغ پہلے کبھی دیکھا ہے؟ اس نے کہا بالکل نہیں!

یہ واقعہ ابوعمر توفانی نے اپنی کتاب "معاشرۃ الاناث" میں ذکر کیا ہے۔

صبح وشام کو اور سوتے وقت درود شریف پڑھنا

صبح، شام کو، سونے کے وقت اور نیند نہ آنے کی صورت میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں، دوسرے باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوکامل کی احادیث گزریں اور اسی باب میں صبح اور مغرب کے بعد درود شریف پڑھنے سے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جو حدیث گزر چکی ہے یہ سب ہمارے اس عنوان کے لئے بھی دلیل ہیں۔

رحمتوں وبرکتوں کا مستحق:

ابوقرصافہ جندرۃ بن خیشنۃ کنانی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

مَنْ آوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ قَرَأَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ

Marfat.com

رُوْحَ مُحَمَّدٍ تَحِيَّةً وَسَلاَمًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ حَتّٰى يَأتِيَا مُحَمَّداً فَيَقُوْلاَنِ لَهٗ اَنَّ فُلاَنَ ابْنَ فُلاَنٍ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَأَ قُوْلُ عَلٰى فُلاَنِ ابْنِ فُلاَنٍ مِنِّى السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

''جو آدمی بستر پر جانے کے بعد تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ پڑھے اور چار بار کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ بِحَقِّ کُلِّ آیَۃٍ اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ تَحِیَّۃً وَسَلَامًا ۔تو اللہ تعالیٰ اس پر دو فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس درود شریف کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں آپ کی خدمت میں سلام و رحمت کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو میں کہتا ہوں فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلامتی، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔''

اسے ابوالشیخ نے نقل کیا ہے اور اس کے حوالہ سے دیلمی نے بھی مسند الفردوس میں ذکر کیا ہے۔[۵۰]

بے خوابی کا علاج:

ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ نے عبدوس رازی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو جسے نیند کم آتی تھی یہ بتایا کہ وہ جب سونے کا ارادہ کرے تو آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [الاحزاب 33:56] پڑھے، جیسا کہ مقدمہ میں بھی گزر چکا ہے۔

مغفرت ہی مغفرت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث منقول ہے[۵۱] کہ ''جو مجھ پر شام کو درود پڑھے گا اس کی صبح سے پہلے مغفرت کر دی جائے گی اور جو صبح کو مجھ پر درود بھیجے گا شام سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''

Marfat.com

سفر کے ارادہ کے وقت اور سوار ہوتے وقت درود شریف پڑھنا

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الأذکار میں مسافر کے اذکار کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ سفر کی ابتداء واختتام اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ کرے۔ لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی خاص دلیل ذکر نہیں کی۔ واللہ اعلم۔

سفر میں برکت وکامیابی:

سواری پر سوار ہوتے وقت درود شریف پڑھنے کے بارے میں یہ حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی سواری پر سوار ہوتے وقت یہ کہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ سُبْحَانَهٗ لَیْسَ لَهٗ مُسَمًّی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ تو سواری کہتی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں تم ایسے مومن ہو جس نے میری پیٹھ کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے، تم نے اپنے رب کی اطاعت کی ہے اور اپنے آپ کے ساتھ اچھائی کی ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تمہارے اس سفر میں برکت عطا فرمائیں اور تمہاری حاجت پوری فرمائیں۔''

اسے طبرانی نے نقل کیا ہے۔

بازار یا کسی دعوت وغیرہ میں جاتے وقت درود شریف پڑھنا

حضرت وائل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کسی دعوت، ختنے (اور ایک روایت کے مطابق) کسی جنازہ وغیرہ میں جاتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہ اس وقت کھڑے ہوتے جب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کر لیتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ لیتے اور کئی دعائیں بھی پڑھ لیتے اور اگر بازار جانا ہوتا تو بالکل الگ تھلگ جگہ میں جا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے اور کئی دعائیں مانگتے۔

اسے ابن ابی حاتم، ابن ابی شیبۃ اور نمیری رحمۃ اللہ علیہم نے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

گھر میں داخل ہوتے وقت درود شریف پڑھنا

اس بارے میں دوسرے باب کے ذیل میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے آیت شریفہ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ [النور 24:61] (اور جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے اوپر سلام بھیج لیا کرو) کے بارے میں مروی ہے کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو:

"اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ."

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں مذکورہ آیت میں بیوت سے مراد مساجد ہیں اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور جب گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

خطوط میں بِسْمِ اللّٰہ کے بعد درود شریف لکھنا

خطوط میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے بعد درود شریف لکھنا خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے جس کا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کا خط:

حافظ ابوالربیع بن سالم کلاعی نے اپنی کتاب "الاکتفاء" وغیرہ میں واقدی کی سند سے بنی سلیم کے مرتد ہونے کے سلسلہ میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طریقہ بن حاجز کو یوں خط لکھا جسے انہوں نے بنی سلیم پر عامل مقرر کیا تھا کہ:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صلى الله عليه وسلم) اِلٰى طَرِيْقَةِ بْنِ حَاجِزٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّى اَحْمَدُ اِلَيْكَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ..... الخ"

Marfat.com

ملت اسلامیہ کا عمومی عمل:

بنی ہاشم کی خلافت کی ابتداء سے ملت اسلامیہ میں چہار سو یہی عمل رہا کہ خطوط میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد درود شریف لکھا جاتا تھا اور کسی نے اس پر انکار نہیں کیا۔ البتہ بعض خطوط کے اختتام پر درود شریف لکھتے تھے، عنقریب یہ حدیث بھی آ رہی ہے کہ جس نے کسی کتاب وغیرہ میں مجھ پر درود لکھا.....الخ۔

ہارون الرشید کا تفرد:

میں نے تاریخ مظفری کے حوالہ سے کہیں دیکھا ہے کہ جس نے سب سے پہلے خطوط کے اول میں درود شریف لکھنا شروع کیا وہ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ ہے، مگر اوپر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو عمل مذکور ہے وہ اس کی تردید کرتا ہے اِلّا یہ کہ کوئی تاویل کی جائے۔ واللہ اعلم۔

غم اور پریشانی کے وقت درود شریف پڑھنا

ہر مشکل سے نجات کا عمل:

غم، پریشانی اور کوفت کے وقت درود شریف پڑھنے کے بارے میں حضرت اُبَیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث دوسرے باب میں گزر چکی ہے، اور حضرت اُبَیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس پر کسی بارے میں تنگی وسختی آئے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھے کیونکہ اس سے مشکلات دور ہوتی ہیں اور تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔''[۵۲]

حضرت اُبَیّ کا عمل:

طبرانی نے کتاب الدعاء میں محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت اُبَیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی معاملہ میں مشکل پیش آتی تھی تو وہ اٹھ کر وضو کرتے، دو رکعت نماز پڑھتے پھر یہ دعا مانگتے۔

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ فِیْ کُلِّ کَرْبٍ وَّاَنْتَ رَجَائِیْ فِیْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّاَنْتَ لِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ بِیْ ثِقَۃٌ وَعِدَّۃٌ فَکَمْ مِنْ کُرَبٍ قَدْ

marfat.com

تَضْعَفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلَّ فِيْهِ الْحِيْلَةُ وَيَرْغَبُ عَنْهُ الصَدِّيْقُ وَيُشْمِتُ بِهِ الْعَدُوُّ اَنْزَلْتُهُ بِکَ وَشَکَوْتُهُ اِلَیْکَ فَفَرَّجْتَهُ وَکَشَفْتَهُ فَأَنْتَ صَاحِبُ کُلِّ حَاجَةٍ وَوَلِیُّ کُلِّ نِعْمَةٍ وَاَنْتَ الَّذِیْ حَفَظْتَ الْغُلَامَ بِصَلَاحِ اَبَوَیْهِ فَاحْفَظْنِیْ بِمَا حَفَظْتَهُ بِهِ وَلَا تَجْعَلْنِی فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَلَکَ سَمَّیْتَهُ فِیْ کِتَابِکَ أَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَداً مِنْ خَلْقِکَ أَواِسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغِیْبِ عِنْدَکَ وَأَسْأَلُکَ بِالْاِسْمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ إِذَا سُئِلْتَ بِهِ کَانَ حَقّاً عَلَیْکَ أَنْ تُجِیْبَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّأَسْأَلُکَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِی."

''اے اللہ! ہر تکلیف میں آپ ہی میرا سہارا ہیں، ہر سختی میں آپ ہی میری امیدگاہ ہیں، ہر پریشانی جو مجھ پر نازل ہو اس میں آپ ہی میری پناہ گاہ اور سرمایہ ہیں، کتنی ایسی پریشانیاں ہیں کہ جن سے دل کمزور ہو جاتا ہے، راستہ مشکل ہو جاتا ہے، دوست منہ موڑ لیتے ہیں، دشمن خوش ہوتا ہے، میں نے ہر آنے والی پریشانی کے ازالہ کی درخواست آپ کی بارگاہ میں پیش کی اور آپ ہی کے سامنے اس کی شکایت کی تو آپ نے اسے دور کر کے خوشی عطا فرمائی، پس آپ ہی ہر حاجت پوری کرنے والے اور ہر نعمت کے مالک ہیں آپ ہی نے والدین کی نیکی کی وجہ سے ان کے بچے کی حفاظت فرمائی تھی پس آپ نے اس کی حفاظت فرمائی تھی میری بھی حفاظت فرمائیں اور مجھے ظالم لوگوں کے لئے آزمائش کی جگہ نہ بنائیں۔ اے اللہ جل جلالہٗ میں آپ سے آپ کے ہر اس اسم مبارک کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں جو آپ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے یا جسے آپ نے اپنے علم غیب میں اختیار فرمایا ہے، اے اللہ! میں آپ سے آپ کے اس اسم اعظم کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو آپ ضرور پورا فرماتے

Marfat.com

ہیں اور میرا سوال یہ ہے کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل فرمائیں اور میری درخواست یہ ہے کہ آپ میری حاجت پوری فرمائیں۔"

پھر وہ اپنی حاجت کا نام لے کر دعا مانگتے۔

تنگدستی، محتاجی اور غرق ہوتے وقت درود شریف پڑھنا

فقر و محتاجی میں مبتلا ہونے کی حالت میں یا اس کے وقوع کے اندیشہ کی صورت میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث دوسرے باب میں گزر چکی ہیں۔

عجیب واقعہ:

غرق ہونے کے وقت میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں علامہ فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اَلْفَجْرُ المنیر" میں کہا ہے کہ مجھے شیخ موسیٰ ضریر نے بتایا کہ "ہم ایک کشتی پر سوار جا رہے تھے تو ہوا کا طوفان چل پڑا جسے اِقلابیۃ کہا جاتا ہے اور جس میں بہت کم ہی کشتیاں غرق ہونے سے بچتی ہیں، میں اسی حالت میں سویا تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کشتی والوں سے کہو ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ."

"اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیجئے جس کی برکت سے آپ ہمیں تمام مصائب و آفات سے نجات عطا فرمائیں، ہماری تمام حاجتیں پوری فرمائیں، ہماری تمام کوتاہ کاریوں سے ہمیں پاک فرمائیں، اپنے ہاں ہمارے درجات بلند فرمائیں اور تمام نیک کاموں اور بھلائیوں میں ہمیں دنیا میں اور آخرت کی کامل سرخروئیوں سے نواز دیں۔"

Marfat.com

شیخ موسیٰ ضریر کہتے ہیں میں بیدار ہوا اور کشتی والوں کو اپنے خواب کا حال سنایا، ہم نے ابھی تین سو مرتبہ ہی یہ درود شریف پڑھا تھا کہ وہ طوفان بند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں غرق کے اندیشہ سے نجات عطا فرمائی اور یہ اسی درود شریف کی برکت تھی۔

علامہ مجد الدین لغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ واقعہ بالکل اسی طرح ذکر کیا ہے اور اس کے بعد یہ بھی کہ حسن بن علی اسوانیؒ فرماتے ہیں جو کوئی کسی بھی مصیبت و آفت میں ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور فرما کر اسے اس کا مقصود عطا فرمائیں گے۔

طاعون کی وبا کے وقت درود شریف پڑھنا

طاعون سے نجات:

ابن ابی حجلہ نے یبرود کے خطیب کے بیٹے سے نقل کیا ہے کہ ایک صالح آدمی نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے سے طاعون کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ابن ابی حجلہ کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں میں معروف و مقبول ہے اور وہ خود جب بھی سو کر اٹھتے ہیں تو یہ پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَعْصِمُنَا بِھَا مِنَ الْاَھْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ.

اس کے بعد ابن ابی حجلہ نے پانچ طرح سے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ درود شریف پڑھنا طاعون کو ختم کرتا ہے ایک تو یہ ہے کہ حدیث پاک میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف پڑھنے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ''تیری پریشانیوں میں تیری کفایت کی جائے گی'' دوسری دلیل چوری شدہ اونٹ والے واقعہ میں پیچھے گزر چکی ہے کہ ''تجھے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات مل گئی'' تیسری دلیل آگے آ رہی ہے کہ ''درود شریف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور طاعون اگرچہ مومن کے حق میں شہادت و رحمت ہے مگر درحقیقت عذاب ہی ہے اور رحمت و عذاب دو متضاد چیزیں ہیں، ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں جہاں درود شریف پڑھا جائے گا وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت اترے گی اور عذاب چلا جائے گا۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ پیچھے حدیث پاک گزر چکی ہے جس میں ہے کہ قیامت کی گھبراہٹ اور آزمائشوں سے سب سے زیادہ نجات پانے والا وہ آدمی ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔ لہٰذا درود شریف جب قیامت کی

Marfat.com

آفتوں سے نجات دلاتا ہے تو دنیا کی آفتوں سے بطریق اولیٰ نجات دلائے گا۔ پانچویں دلیل یہ ہے کہ حدیث پاک میں ہے ''مدینہ منورہ میں نہ تو طاعون آسکتی ہے اور نہ دجال'' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کی وجہ سے ہے لہٰذا درود شریف کی برکت سے طاعون بھی ضرور دفعہ ہوگا۔[۵۳]

طاعون کے خاتمہ کی دُعا:

- شہاب الدین بن ابی حجلہ کہتے ہیں کہ جب ایک جگہ طاعون کی کثرت ہوئی تو ایک اللہ والے نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور طاعون کی شکایت پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔

''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ وَعَظِیْمِ الْبَلَاءِ فِیْ النَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْأَھْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِمَّا نَخَافُ وَنَحْذَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ ذُنُوبِنَا حَتّٰی تُغْفَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ اللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ ، اللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰھُمَّ کَمَاشَفَعْتَ نَبِیَّکَ فِیْنَا فَاَمْھَلْتَنَا وَعَمَرْتَ بِنَا مَنَازِلَنَا فَلاَ تُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.''

''اے اللہ ہم طعن سے، طاعون سے اور جان و مال و اہل و اولاد میں بڑی آزمائش میں مبتلا ہونے سے حفاظت کے لئے آپ کی پناہ میں آتے ہیں، اللہ سب سے بڑے، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں جس سے ہم ڈر رہے ہیں اور جس سے ہم بچنا چاہتے ہیں اس سے بھی بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، ہمارے گناہوں کی تعداد اور ان کی بخشش سے بھی بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر،

Marfat.com

اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اللہ پاک سب سے بڑے ہیں، اے اللہ پاک جس طرح آپ نے ہمارے بارے میں ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول فرما کر ہمیں مہلت دی ہے اور ہم سے ہمارے گھروں کو آباد کیا اسی طرح ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کرنا۔ اے ارحم الراحمین۔"

ہمارے شیخ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ دعا کی صحت بعید از قیاس ہے کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ٹکرا رہی ہے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ان چیزوں کی دعا فرمائی ہے جس سے اس دعا میں پناہ مانگی گئی ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس چیز کی خود آپ دعا فرمائیں امت کو اس سے پناہ مانگنے کا حکم فرمائیں؟۔ واللہ اعلم۔

دُعا کے شروع، درمیان اور اخیر میں درود شریف پڑھنا

دُعا کا مستحب طریقہ:

اہل علم کا اجماع ہے کہ دعا میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا پھر درود شریف پڑھنا اور اسی طرح دعا کے اختتام میں بھی درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ علامہ اقلیسی کہتے ہیں جب تم اپنے معبود جل شانہٗ سے دعا مانگو تو پہلے اللہ پاک کی حمد کرو پھر نبیٔ بزرگ و برتر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور درود شریف صرف اول میں نہیں بلکہ اول، اوسط اور آخر تینوں مرحلوں پر پڑھو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وثناء کرو ان کے مناقب کا تذکرہ کرو اس سے آپ کی دعا قبول ہوگی۔ دعا کی قبولیت میں حائل حجابات دور ہوں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً۔

مجھے سوار کے پیالہ جیسا نہ بناؤ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَاتَجْعَلْنِی كَقَدَحِ الرَّاكِبِ.

"مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ بناؤ۔"

عرض کیا سوار کے پیالہ کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ صَبَّ فِیْ قَدَحِهٖ مَاءً فَاِنْ

Marfat.com

كَانَ لَهٗ اِلَيْهِ حَاجَةٌ تَوَضَّأْمِنْهُ اَوْشَرِبَهٗ وَاِلَّا اَهْرَقَهٗ اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطِهٖ وَآخِرِهٖ."

"مسافر اپنے کام سے فارغ ہوتا ہے تو اپنے پیالہ میں پانی بھرتا ہے، اگر ضرورت ہو تو اس سے وضو کر لیتا ہے یا اسے پی لیتا ہے ورنہ اسے گرا دیتا ہے تم مجھے دعا کے اول، وسط اور اخیر میں تینوں جگہ یاد رکھو۔"[۵۴]

اسی حدیث کو سفیان بن عیینہؒ نے اپنی جامع میں یعقوب بن زید بن طلحہ کے طریق سے جو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں، نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَاتَجْعَلُوْنِیْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ اِجْعَلُوْنِیْ اَوَّلَ دُعَائِكُمْ وَاَوْسَطِهٖ وَآخِرِهٖ."

"مجھے سوار کا پیالہ نہ بناؤ مجھے اپنی دعا کے اول، اوسط اور آخر تینوں میں یاد رکھو۔"[۵۵]

ہروی نے کہا ہے کہ ابن اثیر کہتے ہیں اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ میرا ذکر مؤخر نہ کرو جیسے سوار اپنا پیالہ تیاری کے وقت سب سے اخیر میں اٹھاتا ہے اور اپنے پیچھے لٹکا لیتا ہے۔ حسان کہتے ہیں سوار کا پیالہ بنانے کا جس طرح یہ مطلب ہے کہ میرا ذکر آخر میں نہ کرو اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح سوار کے پاس صرف ایک پیالہ ہوتا ہے اسی طرح دعا میں میرا ذکر بھی صرف ایک ہی دفعہ نہ کرو بلکہ متعدد بار کرو۔ مذکورہ بالا حدیث میں اَهْرَقَهٗ کا لفظ ہے اور بعض روایات میں "اَرَاقَهٗ" ہے جو اصل میں هَرَاق تھا پھر ھاء کو ہمزہ میں بدل دیا، جب اَهراق کہا جاتا ہے تو اس وقت مبدل اور بدل دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

فرمانِ نبویؐ:

حضرت فضالہ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلم ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ.....الخ"

''تم میں سے کوئی جب دعا مانگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعا مانگے .....الخ۔''

یہ حدیث اسی باب میں تشہد کے دوران درود شریف پڑھنے کے بیان میں بھی گزر چکی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کا قول:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ''تم میں سے کوئی جب اللہ پاک سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے اس کی ایسی حمد وثناء کرے جو اس کے شایان شان ہو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر اس کے بعد اپنا سوال پیش کرے تو وہ اس لائق ہوگا کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو، اسے عبدالرزاق نے اور انہی کے حوالہ سے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے، اس کے رجال صحیح ہیں نیز یہ حدیث تشہد میں درود شریف پڑھنے کے بیان میں ذرا مختلف الفاظ سے گزر چکی ہے۔

دُعا کی قبولیت:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلدُّعَاءُ کُلُّهٗ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اَوَّلُهٗ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلاَةٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه علیه وسلم ثُمَّ یَدْعُوْ فَیُسْتَجَابُ لِدُعَائِهٖ.''

''ہر دعا رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کے شروع میں اللہ عزوجل کی تعریف ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو پھر دعا مانگے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔''

اسے نسائی نے روایت کیا ہے اور ابوالقاسم ابن بشکوال نے بھی نسائی کے حوالہ سے عمر بن عمر حمصی عن عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلَّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

Marfat.com

''ہر دعا روک لی جاتی ہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے۔''

اسے دیلمی نے اپنی مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

''صَلوتُکُمْ عَلَیَّ مُحَرِّرَۃٌ لِدُعَائِکُمْ..... الحدیث.''

''مجھ پر تمہارا درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کے لئے آزاد کنندہ ہے۔''

اور یہ حدیث دوسرے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

حضرت عمرؓ کا ارشاد:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رُکی رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔ اسے اسحٰق بن راہویہ نے نقل کیا ہے اور انہیں کے حوالہ سے ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے، ابن بشکوال نے بھی ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔[۵۵]

اور دیلمی نے یہی مضمون ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ'' دعا آسمان پر جانے سے روک لی جاتی ہے اور کوئی دعا آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جاتا ہے تو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے'' اور شفاء میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ'' دعا اور نماز آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور ان میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں پہنچ پاتا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے۔''

کونسی دعا ردّ نہیں ہوتی:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ'' جو دعا دو درودوں کے درمیان ہو وہ ردّ نہیں ہوتی'' یہی مفہوم ابو سلیمان دارانی سے بھی مروی ہے جیسا کہ عنقریب'' حاجت کے وقت درود شریف پڑھنے کے بیان میں آ رہا ہے۔[۵۶]

Marfat.com

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب دعا مانگو تو اپنی دعا میں درود شریف بھی ضرور شامل کرو کیونکہ درود شریف تو ضرور مقبول ہوگا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ دعا کے کچھ حصہ کو قبول فرمائے اور کچھ کو رد فرما دے۔[۵۷]

قبولیت دُعا کا نسخہ:

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ فَاِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ اِنْخَرَقَ الحِجَابُ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ وَاِذَا لَمْ يُفْعَلْ رَجَعَ الدُّعَاءُ."

"ہر دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک حجاب ہے یہاں تک کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑھا جائے لہٰذا جب ایسا کہا جاتا ہے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا (بارگاہ الٰہی) میں پیش ہو جاتی ہے اور جب درود شریف نہ پڑھا جائے تو دعا لوٹ آتی ہے۔"[۵۸]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

" أَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجاً إِذَا بُعِثُوْا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا جَمَعُوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا صَمَتُوْا وَأَنَا شَفِيْعُهُمْ إِذَا حُوْسِبُوْا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا يَئِسُوْا وَاللِّوَاءُ الْكَرِيْمُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِىَّ وَمَفَاتِيْحُ الْجِنَانِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِىَّ وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّى وَلاَ فَخْرَ يَطُوْفُ عَلَىَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُوْنٌ وَمَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَىَّ فَإِذَا صُلِّىَ عَلَىَّ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَاءُ."

"لوگ جب اٹھائے جائیں گے تو میں سب سے پہلے اٹھوں گا، جب

Marfat.com

اکٹھے ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا، جب ان کا محاسبہ کیا جائے گا تو میں ان کا سفارشی ہوں گا، جب مایوس ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا اور عزت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، جنتوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میں اپنے رب کے ہاں تمام بنی آدم سے بڑھ کر معزز ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، میری خدمت میں ہزار خادم ایسے حاضر ہوں گے گویا کہ وہ چھپا کر رکھے گئے موتی ہیں اور ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک پردہ حائل ہوتا ہے یہاں تک کہ جب مجھ پر درود پڑھا جاتا ہے تو پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر چلی جاتی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''۔[۵۹]

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دعا جوان سے حنش نے روایت کی ہے اس میں وَاِسْتَجِبْ دُعَائِی (اور میری دعا قبول فرمایئے) کے بعد ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے ابتداء کرتے اور یوں کہتے'' کہ آپ اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے جو تمام مخلوق میں سے ہر کسی پر ہونے والی آپ کی رحمت سے افضل ہو، اسے قاضی عیاض نے شفاء میں ذکر کیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ پوری تفصیل کے ساتھ حاجت کے وقت درود شریف پڑھنے کے بیان میں آئے گی۔

سعید بن مسیّبؒ کا قول:

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس دعا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے وہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا ہے۔

ابن عطاؒ کا قول:

ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ واضح ہے کہ دعا کے ارکان بھی ہیں، اسباب بھی اور اوقات بھی اگر اپنے ارکان کے موافق ہو تو مضبوط ہوتی ہے، اگر اپنے پروں کے موافق ہو تو آسمان میں بلند ہو جاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے بھی موافق ہو تو پیش ہو جاتی ہے اور اپنے اسباب کے بھی موافق ہو تو قبول ہو جاتی ہے، دعا کے ارکان یہ ہیں حضور قلب، رقت، خشوع و

Marfat.com

خضوع، دل کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ مربوط ہونا اور اسباب سے کٹا ہوا ہونا، دعا کے پر اور بازو، زبان و دل کی یکسانیت وصدق ہے، اور اس کے اوقات سحری کے اوقات ہیں اور اس کے اسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔

کان بجنے کے وقت درود شریف پڑھنا

ارشاد نبویؐ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ."

"جب تم میں سے کسی کا کان بجنے لگے تو وہ مجھ پر درود بھیجے اور کہے اللہ تعالیٰ اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمائیں جس نے مجھے یاد کیا ہے۔"[۶۰]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا واقعہ:

ابن السنی نے ہیثم بن حنش کے طریق سے اور ابن بشکوال نے ابوسعید کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا پاؤں سو گیا، اس پر ایک آدمی نے کہا آپ اپنی محبوب ترین شخصیت کو یاد کریں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا "یا محمد"، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو یہ کہتے ہی یوں محسوس ہوا جیسے رسی کے بند کو کھول دیا گیا ہو۔

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد:

ابن سنی نے مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مجلس میں کسی کا پاؤں سو گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا۔ اپنی محبوب ترین شخصیت کو یاد کر، اس نے کہا "محمد"، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس کا پاؤں درست ہو گیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "الادب المفرد" میں عبدالرحمٰن بن سعد کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا آپ اپنی محبوب ترین شخصیت کو یاد فرمایئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "یا محمد"، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

چھینک آنے کے وقت درود شریف پڑھنا

ارشادِ نبویؐ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس کو چھینک آئے اور وہ یوں کہے کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ مِنْ حَالٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ.

تو اللہ اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکالتے ہیں جو کہتا ہے یا اللہ اس دعا پڑھنے والے کی بخشش فرمایئے۔''[۶۱]

حضرت ابن عمرؓ کا فرمان:

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم نے بخل کیا ہے جب الحمدللہ کہا ہے تو ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیوں نہیں بھیجا۔ اسے بیہقی نے، ابوموسیٰ مدینی نے نقل کیا ہے اور بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے ضعیف سند کے ساتھ ضحاک بن قیس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چھینک آئی اور وہ الحمدللہ کہہ کر خاموش ہو گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم نے چھینک کی اس دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج کر مکمل کیوں نہ کیا، لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ کے بارے میں نافع ہی کی روایت سے اس کے خلاف بھی منقول ہے کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے چھینک آئی تو اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور میں بھی وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم کہتا ہوں لیکن چھینک آنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم نہیں فرمایا ہمیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہنے کا حکم ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ ترمذی کے ہاں بھی یہ حدیث موجود ہے لیکن ساتھ کہا ہے کہ یہ غریب ہے۔

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے چھینک آئی اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کہتا ہوں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح نہیں سکھایا تھا۔

فقہاء کے اقوال:

میں کہتا ہوں ابوموسیٰ مدینی اور علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ چھینک آنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب ہے اور کچھ دیگر حضرات کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں چھینک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب نہیں ہے یہ موقعہ صرف اللہ تعالیٰ کی حمد کا ہے، ہر ذکر کیلئے ایک مقام مختص ہے جس میں کوئی دوسرا ذکر اس کا قائم مقام نہیں ہوسکتا اس لئے رکوع وسجود وغیرہ میں درود شریف کو مشروع نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان حضرات کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَاتَذْکُرُوْنِیْ فِیْ ثَلَاثِ مَوَاطِنَ عِنْدَالْعِطَاسِ وَ عِنْدَالذَّبِیْحَةِ وَعِنْدَالتَّعَجُّبِ."

"تین مواقع میں میرا ذکر نہ کرو، چھینک کے وقت، ذبیحہ کے وقت اور تعجب کے وقت۔"

اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں حاکم کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور یہی حدیث بیہقی نے بھی سنن کبریٰ میں حاکم کے حوالہ سے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر کے بغیر نقل کی ہے۔[۶۴]

المخلص کے چوتھے فائدہ میں نہشل عن ضحاک کے طریق سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا دو مواقع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا جاتا، چھینک کے وقت اور ذبیحہ کے وقت، لیکن یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

علماء کی ایک جماعت نے وہ تمام مقامات شمار کئے ہیں جن میں صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں کھانا، پینا، جماع اور چھینک بھی مذکور ہیں۔ اور اسی طرح کے اور مواقع بھی

Marfat.com

جن میں درود شریف کے سنت ہونے کے دلائل موجود نہیں ہیں۔اس بارے میں میری نظر میں یہی کچھ ہے اوران میں سے بھی بعض چیزیں محل نظر ہیں۔

تعجب کے وقت درود شریف پڑھنا

سحنون رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تعجب کے وقت درود شریف پڑھنا مکروہ ہے، ان کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف صرف ثواب وقربت ہی کی نیت سے پڑھا جانا چاہیے، علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی کو کسی چیز سے تعجب ہو تو اس کے لئے سُبْحَانَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح درود شریف پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسے موقعہ پر سُبْحَانَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے کا مطلب ہے کہ یہ نادر وعجیب کوئی پیدا نہیں کرسکتا سوائے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے۔ہاں البتہ اگر کسی گندی اور تضحیک آمیز چیز پر درود پڑھے تو اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔خواہ اس نے اسے تعجب کے طور پر کیا اور اجتناب نہ کیا تو اس پر کفر کا فتویٰ ہے۔میں کہتا ہوں کہ علامہ قونوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس آخری بات میں گفتگو کی گنجائش ہے۔

بھولنے والے کا درود شریف پڑھنا

کوئی چیز بھول جانا:

اگر کوئی آدمی کوئی چیز بھول گیا اور اسے یاد نہیں آرہی تو وہ درود شریف پڑھے، اس طرح اگر کسی کو نسیان ہو جانے کا خوف ہے تو وہ بھی درود شریف پڑھے۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَآءَ اللّٰہ."

"اگر تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو ان شاء اللہ تمہیں وہ یاد آجائے گی۔"[۶۳]

کوئی بات بھول جانا:

حضرت عثمان بن ابی حرب باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ اَرَادَ اَن یُّحَدِّثَ بِحَدِیْثٍ فَنَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ فَاِنَّ فِیْ صَلٰوتِهٖ عَلَیَّ خَلْفاً مِنْ حَدِیْثِهٖ وَعَسٰی اَنْ یَذْکُرَهٗ."

"جوآدمی کسی بات بیان کرنے کا ارادہ کرے اور وہ بات بھول جائے تو وہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ مجھ پر درود پڑھنا اس کی بات کا قائم مقام ہو جائے گا اور امید ہے کہ وہ بات بھی اسے یاد آجائے گی۔"[۶۴]

نسیان کا علاج:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جسے نسیان کا اندیشہ ہو تو وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔[۶۵]

کوئی اچھی چیز دیکھنے پر درود شریف پڑھنا

شہاب ابن حجلۃ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی اچھی چیز دیکھتے وقت درود شریف پڑھنے کا ذکر کیا ہے، اور اس کے بعد کہا ہے کہ حمات میں ایک شیخ الشیوخ نے اپنے ایک نعتیہ قصیدہ میں کیا خوب کہا ہے کہ ؎

۱۔ غُصْنٌ نَقَاحَلَّ عِقْدَ صَبْرِیْ
بِلِیْنِ خَصْرٍ یَکَادُ یَعْقِدُ

۲۔ فَمَنْ رَاٰی ذَاکَ الْوِشَاحَ مِنْهُ
حَقٌّ لَهٗ اَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۔ ایسی عمدہ شاخ جس نے میرے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا، کمر کی نرمی کے سبب اس میں گرہ پڑنے لگتی ہے۔

۲۔ پس جو کوئی ایسی شاخ سے بنی ہوئی کمان دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

میں کہتا ہوں کہ اوپر ابھی تعجب کے مواقع میں درود شریف پڑھنے کی ممانعت گزر چکی ہے۔

Marfat.com

مولی کھاتے وقت درود شریف پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم مولی کھانے لگو اور چاہو کہ اس کی بو نہ آئے تو پہلے لقمہ کے ساتھ مجھے یاد کرو''۔

اسے دیلمی نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جیسا کہ مجاشع بن عمرو عن ابی بکر بن حفص کے طریق سے حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ''جو آدمی مولی کھائے اور اس کی خواہش یہ ہو کہ اس سے اس کی بو نہ آئے تو وہ پہلے لقمہ پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے۔''

گدھے کی آواز سننے پر درود شریف پڑھنا

طبرانی نے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ:

''لا یَنْهِقُ الْحِمَارُ حَتّٰی یَرٰی شَیْطَاناً اَوْ یَتَمَثَّلَ لَهٗ شَیْطَانٌ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا عَلَیَّ''.

''گدھا اسی وقت ہنہناتا ہے جب وہ شیطان کو دیکھتا ہے یا شیطان اسے کسی صورت میں دکھائی دیتا ہے پس جب ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور مجھ پر درود پڑھو۔''

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر و درود کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ ایسے موقعہ پر شیطان کے شر اور وسوسے کا اندیشہ ہے اور اس کو دفعہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور درود شریف پڑھا جائے۔

گناہ ہو جانے کے بعد درود شریف پڑھنا

گناہ ہو جانے کے بعد کفارہ کے لئے درود شریف پڑھنے کے بارے میں پہلے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ:

''مجھ پر درود بھیجو کیونکہ درود شریف تمہارے لئے کفارہ ہے۔''

اسی طرح دوسرے باب میں حضرت ابو کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی دوسرے باب میں گزر چکی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلاَۃَ عَلَیَّ زَکَاۃٌ لَکُمْ.''

''مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے پاکیزگی ہے۔''

اسے ابن ابی شیبہ اور ابو الشیخ نے نقل کیا ہے اور دوسرے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث پاک میں بتلایا گیا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا اس بھیجنے والے کے لئے زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ کے مفہوم میں ترقی، برکت اور طہارت سب شامل ہیں اور اس سے پہلے جو حدیث شریف گزری ہے جس میں ہے کہ درود شریف کفارہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ درود شریف گناہوں کو مٹاتا ہے، دونوں احادیث کو ملانے سے یہ حاصل ہوا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے انسانی نفس رذائل سے پاک ہوتا ہے اس میں ترقی آتی ہے، اس کے اعمال میں برکت آتی ہے اور انہیں چیزوں سے آدمی کامل ہوتا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ انسان درود شریف پڑھنے سے کامل ہوتا ہے اور درود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، متابعت اور آپ کے تمام مخلوق سے افضل ہونے کا لازمی تقاضا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً۔

Marfat.com

کسی بھی حاجت کے وقت درود شریف پڑھنا

جب کوئی حاجت پیش آجائے تو اس کے لئے درود شریف پڑھنے کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صبح اور مغرب کے بعد درود شریف پڑھنے کے عنوان کے تحت گزر چکی ہے۔ اس کے بعد حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث بھی گزر چکی ہے اور دوسرے باب میں حضرت اُبَی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی آ چکی ہے۔

حاجت روائی کے لئے مخصوص عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''بارہ رکعتیں ہیں دن میں پڑھو یا رات میں، ہر دو رکعتوں کے درمیان تشہد پڑھو اور جب آخری قعدہ میں بیٹھو تو اللہ تعالیٰ کی ثناء کرو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے جاؤ اور سجدہ میں ہی سات بار سورۂ فاتحہ، سات بار آیۃ الکرسی، دس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ پڑھو، پھر یہ دعا مانگو: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِالْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِکَ وَاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ پھر اپنی حاجت کا سوال کرو اور پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر لو، اور یہ دعا نادانوں کو نہ سکھاؤ کیونکہ وہ اس کے ذریعہ جو مانگیں گے وہ پورا ہو جائے گا۔''

اسے حاکم نے اپنی اُلمِائۃ وغیرہ میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے بھی حاکم کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کے بہت سارے راویوں نے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے عمل میں اسے بالکل صحیح و سچ پایا ہے۔[۲۶]

دُعا کے لفظ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ کے بارے میں حافظ ابوموسیٰ مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حقیقت کا علم تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کو ہے شاید یہ عرب کے اس محاورہ سے ہے کہ

Marfat.com

عَقَدتُ هٰذَالْاَمْرَ بِفُلَانٍ لِكَوْنِهٖ اَمِيْناً قَوِيًا عَالِمًا۔ کہ ''میں نے یہ معاملہ فلاں کے متعلق کردیا ہے کہ وہ امانتدار ہے، طاقت والا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے۔'' حاصل یہ ہوا کہ معاقد اسباب و وسائل کو کہا جاتا ہے اور یہاں مطلب ہوگا میں ان اسباب کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جن کی وجہ سے آپ کا عرش معزز ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ کی ثناء میں عرش عظیم، عرش کریم اور عرش مجید وغیرہ کا تذکرہ ہوتا ہے، اور مُنْتَهَى الرَّحْمَة سے شاید یہ مراد ہے کہ وہ آیات ہیں جن میں اللہ پاک کی رحمت اور اس کی وسعت اور بندوں پر اس کے انعامات کا ذکر ہے یا وہ آیات مراد ہیں جن کا پڑھنے والا اور جن پر عمل کرنے والا رحمت کا مستحق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندوں پر ہونے والی اس کی رحمتوں کا تذکرہ کیا جائے اور اس کی طرف سے مخلوق پر رحمت برسائی جائے جیسا کہ کئی احادیث میں بھی یہ مضمون آیا ہے۔ انتھیٰ۔

مشکلات کے حل کا ایک اور عمل:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهٗ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

''جسے اللہ پاک سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی ثناء کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر یوں کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمَ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ."[٦٧]

حاجت پوری کرانے کا عمل:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے کہ:

"جسے اللہ پاک سے اپنی حاجت پوری کرانی ہوتو وہ اچھی طرح وضوکرے اور دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور آمَنَ الرَّسُوْلُ پڑھے پھر تشہد مکمل کر کے سلام پھیر لے اور یہ دعا مانگے:

"اَللّٰهُمَّ يَا مُوْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْباً غَيْرَ بَعِيْدٍ وَيَا شَاهِداً غَيْرَ غَائِبٍ وَيَاغَالِباً غَيْرَ مَغْلُوْبٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا.

"اے اللہ! ہر بے یار و مددگار کے ہمدرد، اے ہر تنہا کے ساتھی، اے کہ آپ قریب ہیں دور نہیں ہیں، موجود ہیں غائب نہیں ہیں، اے کہ آپ غالب ہیں مغلوب نہیں ہیں، اے کہ آپ ہمیشہ زندہ ہیں سب کو قائم رکھے ہوئے ہیں، اے کہ آپ بڑے جلال و بڑی عزت والے ہیں، اے کہ آپ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں، اے آپ کے اسم پاک رحمٰن، رحیم، حی، قیوم کے ذریعہ سے آپ سے

درخواست کرتا ہوں۔ آپ وہ ذات ہیں جس کی بارگاہ میں تمام ذی مرتبہ جھکے ہوئے ہیں، سب دم بخود ہیں، سب کے دل آپ کی ہیبت سے خوفزدہ ہیں، میری درخواست یہ ہے کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجیں اور میرے ساتھ یہ معاملہ فرمائیں۔"

تو اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔[۶۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت ہو اور تم اس کی تکمیل چاہتی ہو تو دو رکعت نماز پڑھو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار کہو، جب بھی تم ان کلمات میں سے کوئی کلمہ کہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرے لئے ہے میں نے اسے قبول کر لیا، جب تم ان کلمات سے فارغ ہو جاؤ اور تشہد پڑھ لو تو سلام سے پہلے سجدہ کرو اور سجدہ میں کہو:

یَااَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ، لاَ غَیْرُکَ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الْاَخْیَارِ وَاقْضِ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ یَارَحْمٰنُ وَاجْعَلِ الْخِیَرَۃَ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

"اے ام ایمن جب بندہ خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے اور اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں معروف آواز ہے اس کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں سفارش کرو اور اس کی دعا پر آمین کہو، تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور فرما کر اس کی حاجت پوری فرما دیتے ہیں.....الخ"

حاجت براری کے لئے دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جسے بارگاہ الٰہی سے اپنی حاجت پوری کرانی ہو تو وہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے جب جمعہ کا دن آئے تو پاک صاف ہو کر مسجد جائے اور صدقہ کرے خواہ تھوڑا یا زیادہ، جب جمعہ کی نماز پڑھ لے تو یوں دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Marfat.com

الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لاَ تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ اَلَّذِیْ مَلَأَتْ عَظْمَتُهُ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضَ وَاَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ ووَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ وَهِیَ کَذَا وَکَذَا.

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے نام کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے سوال کرتا ہوں جو بڑا مہربان ہے، انتہائی رحم کرنے والا ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کو جاننے والا ہے بڑا مہربان انتہائی رحم والا ہے، اے اللہ میں آپ کے نام کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں، میں اللہ کے نام سے سوال کرتا ہوں جو بڑا مہربان انتہائی رحم والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، تمام آسمانوں اور زمین میں بس اسی کی عظمت ہے، اے اللہ! میں آپ کے نام کے ذریعے سے آپ سے سوال کرتا ہوں، میں اللہ کے نام سے سوال کرتا ہوں جو بڑا مہربان انتہائی رحم والا ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے سامنے سب سجدہ ریز ہیں اسی کے سامنے سب کی آنکھیں جھکیں ہوئی ہیں سب کے دل اسی کے خوف سے مضطرب ہیں، (میرا سوال یہ ہے) آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور میری حاجت کو پورا فرمائیں جو یہ ہے (آگے اپنی حاجت کا نام لیں)۔''

تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول ہوگی اور اس عمل کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ بیوقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ کہیں وہ اس کے ذریعہ کسی گناہ اور قطع رحمی کی دُعا نہ کر ڈالیں۔[۶۹]

Marfat.com

ایک آدمی کا واقعہ:

امامہ بن سہل بن حنیف کے صاحبزادہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی اپنی کسی ضرورت کے لئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بار بار آتا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ توجہ تو درکنار اس کی طرف دیکھتے بھی نہ تھے، وہ آدمی حضرت عثمان بن حنیف سے ملا تو ان سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا پانی کا لوٹا لا اور وضو کر کے مسجد جا وہاں دو رکعتیں نماز پڑھ اور یوں دعا مانگ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ بِکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَیَقْضِیَ لِی حَاجَتِیْ.

"اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ پیش کرتا ہوں جو نبی رحمت ہیں، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں تا کہ وہ میری حاجت پوری فرمائیں۔"

یہ عمل کرنے کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا پس وہ آدمی اٹھا اور اس پر عمل کرنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر پہنچا تو ان کا دربان آیا اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے ساتھ اپنی مسند پر بٹھایا اور فرمایا اپنی ضرورت بیان کرو میں نے بیان کی تو اسی وقت پوری کر دی اور فرمایا میں آپ کی ضرورت کو سمجھا ہی نہ تھا اب سمجھ آئی ہے، آئندہ آپ کو جو حاجت ہو تو بتا دیا کرو پھر وہ آدمی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں سے اٹھا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شکریہ ادا کر کے کہا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ میری طرف متوجہ ہوتے تھے نہ دیکھتے تھے حتیٰ کہ آپ نے ان سے کہا تو تب کام ہوا، حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ان سے کوئی بات نہیں کی لیکن بات یہ ہے کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آدمی آیا اور اپنی نظر کے چلے جانے کی شکایت پیش کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوٹا لا وَ وضو کرو اور مسجد جا کر دو رکعت نماز پڑھ کر یوں دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ بِکَ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَیُجَلِّی لِی عَنْ بَصَرِی اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ.

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم ہم وہاں سے جدا نہیں ہوئے تھے وہیں بات ہی کر رہے تھے کہ وہ آدمی آیا اور ایسے تھا کہ اسے آنکھوں کی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ [۷۰]

اور بعض کے ہاں اس کے یہ الفاظ ہیں کہ ''ایک نابینا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا دعا فرمایئے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائیں، ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اسے مؤخر کرو اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہوں اس نے عرض کیا دُعا فرمایئے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھی طرح سے وضو کرنے، دو رکعتیں پڑھنے اور یہ دُعا مانگنے کا حکم فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ فَیَقْضِیَھَا لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ وَ شَفِّعْنِیْ فِیْہِ.

اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور اس نے اپنی نظر نہ ہونے کی شکایت کی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی میرا ہاتھ پکڑنے والا نہیں ہے اور مجھے بہت مشقت کا سامنا ہے، تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے فرمایا وضو کا برتن لاؤ، وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَیُجَلِّی لِیْ عن بَصَرِی اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ.

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم نہ تو ابھی ہم مجلس سے جدا ہوئے تھے اور نہ کوئی لمبی بات چیت کی تھی کہ وہی آدمی مجلس میں داخل ہوا تو ایسے تھا کہ اسے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ہماری کتاب کے موضوع سے متعلق نہیں ہے۔

Marfat.com

ابوسلیمان دارانیؒ کا فرمان:

ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو آدمی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے تو پہلے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر اپنی حاجت کا سوال کرے اور پھر اختتام میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، اللہ تعالیٰ درود شریف کو قبول فرماتا ہے جب شروع اور آخر میں درود شریف ہوگا تو یہ اس کے کرم سے بعید ہے کہ شروع اور اخیر کو قبول فرما کر درمیان والی درخواست کو رد کردے بلکہ شروع واخیر کے ساتھ درمیان کی درخواست بھی قبول کی جائے گی۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے اپنی حاجت کی درخواست کا ارادہ کرے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج پھر اپنی حاجت کا سوال کر، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا ہوا درود مقبول ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کی شان کریمی سے بعید ہے کہ وہ درمیان والی درخواست کو ردّ فرمادیں گے۔ دونوں روایتیں نمیری نے نقل کی ہیں۔

حضرت ابوالدرداؓ کا ارشاد:

احیاء العلوم میں مرفوعاً منقول ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرو تو ابتداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے بعید ہے کہ اس سے دو سوال کئے جائیں اور وہ ایک کو تو پورا فرمائے اور دوسرے کو ردّ کردے، لیکن میں اس پر مطلع نہیں ہوا ہاں البتہ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے اپنے قول کی حیثیت سے منقول ہے۔

خوشحالی لانے کی دُعا:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ خوشحالی لانے اور تکلیف دور کرنے کی دعا یہ ہے:

يَا حَابِسَ يَدِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذِبْحِ اِبْنِهٖ وَهُمَا يَتَنَا جِيَانِ اللُّطْفَ يَا اَبَتِ يَا بَنِيَّ يَا مُقْبِضَ الرَّكْبِ لِيُوْسُفَ فِيْ الْبَلَدِ الْفَقْرِ وَغَيَابَةِ الْجُبِّ وَجَاعِلَهٗ بَعْدَ الْعُبُوْدِيَّةِ نَبِيّاً مَلِكاً يَا مَنْ سَمِعَ الْهَمْسَ مِنْ ذِى النُّوْنِ فِيْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ظُلْمَةِ قَعْرِ الْبَحْرِ وَظُلْمَةِ اللَّيْلِ

Marfat.com

وَظُلْمَةِ بَطْنِ الْحُوْتِ يَا رَادَّ حُزْنِ يَعْقُوْبَ وَيَا رَاحِمَ عِيْرَةِ دَاوٗدَ وَيَا كَاشِفَ ضُرِّ اَيُّوْبَ، يَامُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا كَاشِفَ غَمِّ الْمَهْمُوْمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَسْأَلُکَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَ کَذَا.

''اے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ کو اپنے بیٹے کے ذبح سے روکنے والی ذات جبکہ وہ انتہائی نرمی سے ایک دوسرے سے اے ابا جان اور اے میرے بیٹے کی سرگوشی کر رہے تھے، اے وہ ذات جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ویران علاقہ اور اندھے کنوئیں میں ہوتے ہوئے قافلہ کو روکا اور انہیں غلام ہونے کے بعد نبوت و بادشاہت عطا فرمائی، اے وہ ذات جس نے تین اندھیروں یعنی سمندر، رات اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں میں حضرت یونس علیہ السلام کی انتہائی پست آواز کو سن لیا، اے وہ ذات جس نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا غم دور فرمایا، اے حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد پر رحم فرمانے والی ذات، اے حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور فرمانے والی ذات، اے مجبوروں کی فریاد سننے والے، اے تمام غمزدوں کے غموں کو دور فرمانے والے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجئے میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ میری یہ اور یہ حاجت پوری فرمایئے۔''

الدینوری نے ''المجالسۃ'' میں اسی طرح نقل کیا ہے۔

حضرت جعفر صادقؒ کا واقعہ:

خلیفہ منصور کے دربان ربیع سے منقول ہے کہ جب خلافت ابو جعفر منصور کو مل گئی تو حکم جاری کیا کہ اے ربیع کسی کو بھیج کر جعفر صادق کو میرے پاس بلواؤ، پھر ایک لمحہ بعد کہا میں نے تمہیں نہیں کہا کہ جعفر بن محمد کو میرے پاس لا، اللہ کی قسم اگر تو اسے میرے پاس نہ لایا تو میں تجھے قتل کردوں گا، اب میرے لئے کوئی چارہ نہ رہا اور میں نے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے ابو عبداللہ! امیر المؤمنین کے بلانے پر تشریف لے چلئے۔ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر میرے ساتھ چل دیئے۔ جب ہم خلیفہ کے دروازے پر

Marfat.com

پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو کر کچھ پڑھتے رہے پھر داخل ہوئے اور منصور کو سلام کیا، اس نے نہ تو سلام کا جواب دیا اور نہ ہی بیٹھنے کو کہا، پھر سر اٹھا کر کہا اے جعفر! تم ہو جو ہمارے خلاف آواز اٹھاتے ہو اور بہت زیادہ باتیں کرتے ہو، سن لو کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ (ہر باغی کے لئے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے اس کی پہچان ہوگی)، امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے والد محترم نے اپنے والد سے انہوں نے میرے دادا سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ اَلاَ فَلْيَقُمْ مَنْ كَانَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَلاَ يَقُوْمُ اِلاَّ مَنْ عَفَا عَنْ اَخِيْهِ (قیامت کے دن عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ سنو! جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو کوئی کھڑا نہ ہوگا، سوائے اس کے جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا) آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی کو دہراتے رہے یہاں تک کہ منصور کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور ان سے نرمی کرنے لگا کہا کہ اے ابو عبداللہ تشریف رکھئے، آپ کا مرتبہ بلند ہو، پھر ایک قیمتی خوشبو منگائی اور اپنے ہاتھوں پر لگانے لگا یہاں تک کہ خوشبو امیر المؤمنین کی انگلیوں سے ٹپکنے لگی، پھر کہا اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ کی حفظ و اماں میں لوٹ جایئے اور مجھے فرمایا اے ربیع! ابو عبداللہ کا انعام انہیں ساتھ دے دو اور دوگنا کر دو، ربیع کہتے ہیں میں نے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اے ابو عبداللہ! آپ اپنے ساتھ میری محبت کو جانتے ہیں، فرمایا: ہاں اے ربیع! تم ہم میں سے ہو مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے شمار ہوتا ہے) میں نے کہا میں نے وہ کچھ دیکھا اور سنا جو آپ نے نہ دیکھا نہ سنا، جب آپ داخل ہوئے تو میں نے دیکھا کے آپ داخلہ کے وقت اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے، کیا کوئی چیز ہے جو اپنے پاک آباء سے آپ کو پہنچی ہے؟ فرمایا ہاں ایسا ہی ہے میرے والد نے مجھ سے اپنے والد کے حوالے سے اور انہوں نے دادا سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی معاملہ پیش آجاتا تو یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لاَ تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ الَّتِيْ لاَ يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلاَ اُهْلِكُ وَاَنْتَ

Marfat.com

رَجَائِیْ فَکَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِهَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِنْ بَلِیَّةٍ نِ اِبْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَکَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یُحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ رَآنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یُفْضِحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لاَ یَنْقَضِیْ اَبَداً وَیَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِیْ لاَ تُحْصٰی عَدَداً اَسْأَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبِکَ اَدْرَأُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَّارَتِی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ بِالدُّنْیَا وَعَلٰی آخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰی وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلاَ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا خَطَرْتُهٗ عَلَیَّ یَا مَنْ لاَّ تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلاَ یُنْقِصُهُ الْعَفْوُ هَبْ لِیْ مَا لاَ یُنْقِصُکَ وَاغْفِرْلِیْ مَا لاَ یَضُرُّکَ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَسْأَلُکَ فَرَجاً قَرِیْباً وَصَبْراً جَمِیْلاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَالْعَافِیَةَ مِنَ الْبَلاَیَا وَشُکْرَ الْعَافِیَةِ.

''اے اللہ! اپنی نظر سے میری حفاظت فرمایئے جو کبھی سوتی نہیں ہے، مجھے اپنے اس عظیم رتبہ سے ڈھانپ لیجئے جس کا کوئی اور قصد نہیں کرسکتا، مجھ پر اپنی قدرت سے رحم فرمایئے، جب تک میری امید آپ سے وابستہ ہے میں کبھی ہلاک نہ ہوں گا، آپ نے اپنی کتنی نعمتیں مجھے عطا فرمائیں لیکن ان پر میرا شکر بہت کم ہے، کتنی آزمائشیں ہیں جن میں آپ نے مجھے آزمایا تو میرا صبر بہت کم رہا، پس اے وہ ذات جس کے انعامات پر میرا شکر کم ہونے کے باوجود مجھے محروم نہ کیا، اے وہ ذات جس کی آزمائش پر میرا صبر کم ہونے کے باوجود اس نے مجھے اکیلا نہ چھوڑا، اے وہ ذات جس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا اور پھر مجھے رسوا نہ کیا، اے وہ احسان کرنے والے جس کے احسان کبھی بھی ختم نہیں ہوتے، اے وہ ذات جس کی نعمتوں کا شمار نہیں کیا جاسکتا، میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود

Marfat.com

بھیجئے، میں اپنے دشمنوں کواور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو آپ کے ذریعہ سے دفعہ کرتا ہوں، اے اللہ! دنیا میں میرے دینی معاملات میں میری مدد فرمائیں اور آخرت کے تقویٰ میں میری مدد فرمایئے اور جو معاملات مجھ سے پوشیدہ ہیں ان کے بارے میں میری حفاظت فرمایئے، مجھے اپنے بارے میں جو اندیشے ہیں ان میں مجھے اپنے نفس کے حوالہ نہ کریں، اے وہ ذات جسے ہمارے گناہوں سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور نہ درگزر سے اس کا کوئی نقصان ہوتا ہے مجھے عطا فرمایئے کہ عطاء فرمانے سے آپ کا نقصان نہیں ہوتا اور مجھے معاف فرمایئے اس سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی، بے شک آپ بہت زیادہ عطا فرمانے والے ہیں، میں آپ سے فوری کشادگی، صبر جمیل، رزق وسیع، مصیبتوں سے عافیت اور عافیت کے شکر کا سوال کرتا ہوں۔"

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ:

"وَاَسْأَلُکَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُکَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُکَ الشُّکْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُکَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم"

"اور میں آپ سے کامل ودائمی عافیت کا، عافیت پر شکر کرنے کا اور لوگوں سے غنی ہونے کا سوال کرتا ہوں اور کوئی تحفظ وطاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو کہ نہایت ہی بلند رتبہ اور عظیم ہے۔"

أخرجه الديلمي في مسند الفردوس له في موضعين و سنده ضعيف جداً.

ایک صاحب کا واقعہ:

زمخشری نے "ربیع الابرار" میں نقل کیا ہے کہ:

ایک آدمی کو عبدالملک بن مروان سے خوف ہوا اور اتنا ہوا کہ اسے کسی جگہ قرار نہیں آتا تھا، وہ اسی عالم میں تھا کہ وادیوں کے درمیان سے کسی نے آواز دے کر کہا تم سات سے کیوں غافل ہو؟ تو اس نے پوچھا اللہ تم پر رحم فرمائے کون سی سات؟ اس نے کہا:

Marfat.com

سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الَّذِیْ لَیْسَ غَیْرُہ اِلٰہٌ، سُبْحَانَ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَانَفَادَلَہٗ، سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَابَدْءَ لَہٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ یَخْلُقُ مَایُرٰی وَمَا لَا یُرٰی، سُبْحَانَ الَّذِیْ عَلِمَ کُلَّ شَیْءٍ بِغَیْرِ تَعْلِیْمٍ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ ھٰؤُ لَآءِ الْکَلِمَاتِ وَحُرْمَتِھِنَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا.

اس آدمی نے یہ کلمات کہے تو اس کا خوف جاتا رہا اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس کے دل میں اطمینان پیدا کر دیا، وہ فوراً اس جگہ سے نکلا اور جا کر عبدالملک سے جا کر ملا تو وہاں امن اور حسن سلوک پایا۔

قبولیت دُعا کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جو آدمی قرآن کریم کی سو آیات پڑھ کر ہاتھ اٹھائے اور کہے:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی سُبْحَانَہٗ وَھُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَہٗ فِیْ سَمٰوَاتِہٖ وَأَرْضِہٖ وَسُبْحَانَہٗ فِیْ الْأَرْضِیْنَ السُّفْلٰی وَ سُبْحَانَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ الْعَظِیْمِ وَسُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ حَمْداً لَایَنْفَدُ وَلَا یَبْلٰی حَمْداً یَبْلُغُ رِضَاہُ وَلَا یَبْلُغُ مُنْتَھَاہُ حَمْداً لَا یُحْصٰی عَدَدُہٗ وَلَا یُنْتَھٰی أَمَدُہٗ وَلَا تُدْرَکُ صِفَتُہٗ سُبْحَانَہٗ مَاأُحْصٰی قَلَمُہٗ وَمِدَادُ کَلِمَاتِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاحِداً فَرْداً صَمَداً لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُواً اَحَدٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً جَلِیْلاً عَظِیْماً عَلِیْماً قَاھِراً عَالِماً جَبَّاراً أَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَلَاءِ وَالْآ لَآءِ وَالنَّعْمَآءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ خَلَقْتَنِیْ وَلَمْ اَکُ شَیْئاً مَذْکُوْراً فَلَکَ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ وَجَعَلْتَنِیْ ذَکَرًا سَوِیًّا فَلَکَ الْحَمْدُ وَجَعَلْتَنِیْ لَآ اُحِبُّ تَعْجِیْلَ شَیْءٍ اَخَّرْتَهٗ وَلَا تَاْخِیْرَ شَیْءٍ عَجَّلْتَهٗ فَاَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ فَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّی اَللّٰهُمَّ اِنِّی عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدَلٌ عَلَیَّ قَضَائُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِیْ شَیْءٍ مِنْ کُتُبِکَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَرَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَذِهَابَ هَمِّیْ.

پھر جو چاہے دُعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ اسے نمیری نے روایت کیا ہے۔ اور نمیری ہی کے ہاں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب اس دعا سے اپنی حاجت مانگنے کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور پورے آداب کی رعایت کر کے پڑھے پھر یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ بِاسْمِکَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ بِاسْمِکَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بِاسْمِکَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی بِاسْمِکَ اللّٰهُ الَّذِیْ هُوَ نُوْرُالسَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْحَیُّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ اَلْاَحَدُ ذُوالطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ذُوالْحَوْلِ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْقَدِیْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِاسْمِکَ

Marfat.com

اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ اَلْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمُ ذُوالْمَعَارِجِ وَالْقَوِیُّ بِعِزِّ اِسْمِکَ الَّذِیْ تَنْشُرُ بِہِ الْمَوْتٰی وَتُحْیِیْ بِہٖ وَتَنْبُتُ بِہِ الشَّجَرَوَتُرْسَلُ بِہِ الْمَطَرُ وَتَقُوْمُ بِہِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ بِعِزِّ اِسْمِکَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ وَلَا یَمَسُّ اِسْمَ اللّٰہِ نَصَبٌ وَّلَا لَغُوْبٌ تَعَالٰی اِسْمُ اللّٰہِ وَلِاقْتِرَابِ عِلْمِہٖ وَلِثُبَاتِ اِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی اَلَّذِیْ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءُ مِنْہُ وَھُوَ مِنْھَا اَلَّذِیْ لَا یُدْرَکُ وَلَا یُنَالُ وَلَا یُحْصٰی اِسْتَجِبْ لِدُعَائِیْ وَقُلْ لَہٗ یَا اَللّٰہُ کُنْ فَیَکُوْنُ.

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف اس طرح بھیجے کہ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ۔ آمین۔

مقبولیت دُعا کے لئے عمل:

عبدالرزاق طبسی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متصل سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ ”جسے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں حاجت پیش کرنی ہو تو ایسی جگہ چلا جائے جہاں اسے کوئی نہ دیکھے اور اچھی طرح وضو کرے اور چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، پہلی رکعت میں قل ھواللہ احد دس مرتبہ، دوسری میں بیس مرتبہ، تیسری میں تیس مرتبہ اور چوتھی میں چالیس مرتبہ پڑھے۔ جب فارغ ہو جائے تو پچاس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے اور ستر بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور ستر بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھے، اگر مقروض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کروادیں گے۔ اگر کوئی گم ہو گیا ہوگا تو لوٹا دیں گے، اگر اس پر بادل کے برابر گناہ ہوں گے اور وہ ان کی معافی کی درخواست کرے گا تو معاف فرمادیں گے، اگر بیٹا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرمادیں گے، اگر دعا مانگے گا تو مستجاب ہوگی، اگر نہیں مانگے گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے یہ دعا نادانوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اسے اپنی غلط کاریوں کے لئے معاون بنالیں گے۔

Marfat.com

جو دعا ردّ نہیں ہوتی:

وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو دعا ردّ نہیں ہوتی وہ یہ ہے کہ آدمی بارہ رکعت نفل نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ، آیت الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو سجدہ میں جا کر کہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعْطِفُ بِالْمَجْدِ وَتَکَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ إِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِیْ الْمَنِّ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِیْ الْعِزِّ وَالتَّکَرُّمِ سُبْحَانَ ذِیْ الطَّوْلِ اَسْأَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ کُلِّهَاالَّتِیْ لَا یُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ أَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

پھر اللہ تعالیٰ سے ہر وہ سوال کرے جو گناہ پر مشتمل نہ ہو۔

وہیب کہتے ہیں ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ دعا بیوقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ گناہ کے کاموں میں مدد حاصل کریں گے۔ اسے طبسی نے اپنی کتاب الصلاۃ میں دو طرح سے ذکر کیا ہے۔ نمیری نے الاعلام میں اور ابن بشکوال نے بھی ذکر کیا ہے۔

فوری قبولیت کے لئے عمل:

طبسی نے مقاتل میں ابن حیان سے (مقاتل کے حالات معروف ہیں) ایک لمبے واقعہ میں نقل کیا ہے کہ جو آدمی چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرما دیں، اس کی پریشانی ختم فرما دیں، اس کی امید و آرزو پوری فرما دیں، اس کی حاجت و قرض ادا ہو جائیں، اس کا سینہ کھول دیں اور اس کی آنکھ ٹھنڈی کر دیں تو وہ جب چاہے چار رکعت نماز پڑھے، رات کے درمیان میں پڑھے یا دن کو چاشت کے وقت تو افضل ہے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھے پہلی میں فاتحہ کے ساتھ یٰسٓ پڑھے دوسری میں الم تنزیل السجدہ، تیسری میں دخان، چوتھی میں تبارک الذی جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیر لے تو مذکورہ بالا دعا کو سو مرتبہ پڑھے اور درمیان میں کوئی کلام نہ کرے۔

Marfat.com

جب دعا سے فارغ ہو جائے تو ایک سجدہ کرے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر متعدد بار درود بھیجے، پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے اپنی حاجت کی درخواست کرے تو فوراً ہی قبولیت کے آثار دیکھے گا۔

ہر حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

حضرت ابن مسعودؓ کا عمل:

ابن ابی شبیہ نے مصنف میں حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس مجلس میں یا دعوت میں شریک ہوتے تو جب تک اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کر لیتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لیتے کھڑے رہتے، اگر کوئی بہت ہی زیادہ مشغولیت والی جگہ یعنی بازار میں ہوتے تو ایک جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے۔ اس بارے میں کئی روایات اسی باب میں گزر بھی چکی ہیں۔

ایک صاحب کا واقعہ:

شیخ ابو حفص عمر بن حسن سمرقندی نے اپنے ایک استاد صاحب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد صاحب کے حوالہ سے بتایا وہ فرماتے تھے میں نے حرم میں ایک آدمی کو کثرت سے درود شریف پڑھتے ہوئے سنا، بیت اللہ میں، عرفہ میں یا منیٰ میں ہر جگہ وہ درود شریف کی کثرت میں مگن تھا میں نے کہا اے صاحب ہر مقام کی دعا وورد الگ ہے، آپ کو کیا ہے کہ آپ نہ کوئی دعا پڑھتے ہیں نہ نفل پڑھتے ہیں بس ہر جگہ درود شریف پر زور ہے؟ اس نے کہا میں حج کے ارادہ سے خراسان سے آیا ہوں اور میرے والد صاحب بھی میرے ساتھ تھے، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرے والد صاحب بیمار ہو گئے ان کی بیماری شدید ہو گئی حتیٰ کہ انتقال ہو گیا، میں ان کے اوپر کپڑا ڈال کر ضروریات کے لئے گیا، واپس آیا اور ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو ان کی شکل گدھے کی شکل جیسی ہو چکی تھی، یہ دیکھ کر میں بہت پریشان ہوا اور بڑی تشویش ہوئی کہ آخر اس کا سبب کیا ہوگا، لوگوں کے سامنے بھی اپنے والد کی اس حالت کے اظہار کی ہمت نہ ہوتی تھی، بس غم و پریشانی میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اونگھ آ گئی، خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ہمارے پاس آیا ہے، وہ میرے

Marfat.com

والد کی میت کے پاس گیا اور کپڑا اہٹا کر چہرہ پر نظر کی اور دوبارہ ڈھانپ دیا، پھر مجھ سے کہا اتنے شدید غم کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا میں کیسے غمگین نہ ہوں جبکہ میرے والد صاحب کی یہ کیفیت ہوگئی ہے، اس نے کہا تجھے بشارت ہو کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے تیرے والد کی وہ کیفیت ختم کردی ہے، میں نے کپڑا اہٹا کر دیکھا تو ان کا چہرہ روشن چاند کی طرح تھا، میں نے اس آدمی سے کہا اللہ کے واسطے مجھے ضرور بتایئے کہ آپ کون ہیں، آپ کی تشریف آوری بڑی مبارک ہے، تو انہوں نے فرمایا میں (حضرت محمد) مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ یہ سن کر مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کا ایک کنارہ پکڑ کر اسے ہاتھ پر لپیٹ لیا اور عرض کیا یاسیدی یا رسول اللہ! اللہ کے واسطے مجھے آپ اس واقعہ کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں، فرمایا تمہارا والد سود خور تھا، اور یہ بھی اللہ پاک کا حکم ہے کہ موت کے وقت سود خور کی شکل گدھے کی شکل جیسی ہوجاتی ہے، یا تو دنیا میں یا آخرت میں، اور تمہارے والد کی یہ بھی عادت تھی کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر سو بار درود شریف بھیجتا تھا، جب سود کھانے کے سبب اس کی یہ حالت ہوئی تو میرے پاس امت کے اعمال لانے والا فرشتہ آیا اور اس نے تمہارے والد کی حاجت کی مجھے خبر کی، میں نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرمائی۔

اس آدمی نے کہا اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہوا اور والد کے چہرہ سے کپڑا اہٹایا تو وہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، شکر ادا کیا اور ان کی تجہیز و تکفین کردی۔ تدفین سے فراغت کے بعد ابھی میں والد صاحب کی قبر کے پاس نیند و بیداری کی درمیانی کیفیت میں بیٹھا تھا کہ غیب سے آواز آئی کوئی مجھے کہہ رہا تھا تمہارے والد پر جو عنایت ہوئی ہے تمہیں اس کا سبب معلوم ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا اس کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا تھا، بس میں نے اسی وقت سے اپنے بارے میں طے کرلیا کہ میں کسی حال میں اور کسی مکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کو ترک نہیں کروں گا۔

ہر وقت درود پڑھنے والے کا ایک اور واقعہ:

ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ حج کے سفر پر روانہ ہوا تو ایک اور صاحب میرے ساتھ ہولئے جو اٹھتے، بیٹھتے آتے جاتے

Marfat.com

ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تھے، میں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے کہا میں آپ کو بتاتا ہوں، کہنے لگے میں کچھ سال پہلے مکہ مکرمہ آیا تو میرے والد بھی ساتھ تھے، جب واپس جارہے تھے تو راستہ میں ایک جگہ ہم نے پڑاؤ کیا، میں سو رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اٹھ کھڑا ہو تیرے والد کو اللہ تعالیٰ نے موت دے دی ہے اور اس کا چہرہ سیاہ کر دیا ہے، میں گھبرا کر اٹھا اور والد کے منہ سے کپڑا ہٹایا تو واقعی انتقال کر چکے تھے اور ان کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا، یہ دیکھ کر میں دہشت زدہ ہو گیا اور غم واندوہ کے سبب وہیں بیٹھا کا بیٹھا رہ گیا، بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ چار حبشی ہیں جن کے پاس لوہے کے بڑے بڑے لٹھ ہیں ایک میرے والد کے سرہانے، دوسرا پاؤں کی جانب، تیسرا دائیں اور چوتھا بائیں جانب کھڑا ہے۔ اتنے میں ایک صاحب چلتے ہوئے تشریف لائے جن کا چہرہ خوبصورت تھا اور پر دو سبز کپڑے تھے اور ان حبشیوں سے کہا ہٹ جاؤ پھرے میرے والد کے منہ سے کپڑا ہٹا کر اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے۔ پھر میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا اٹھ کھڑا ہو اللہ پاک نے تیرے والد کے چہرہ کو روشن کر دیا ہے۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کون ہیں؟ فرمایا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، میں نے اپنے والد کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا تو واقعی وہ روشن تھا، پھر میں نے ان کی تجہیز و تکفین کر کے تدفین کر دی۔

ایک حاجی صاحب کا واقعہ:

مذکورہ حکایت سے ملتی جلتی ایک حکایت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان فرمائی ہے کہ میں نے حاجیوں میں ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے جارہا ہے، میں نے کہا صاحب! یہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کا مقام ہے؟ اس نے کہا میرا واقعہ یوں ہے کہ جب میں اپنے شہر میں تھا تو میرے ایک بھائی کی وفات ہونے لگی، میں نے جا کر دیکھا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا اور مجھے یوں لگا کہ اس کے چہرہ کی سیاہی سے کمرہ میں اندھیرا ہو رہا تھا، یہ دیکھ کر مجھے بہت صدمہ ہوا، میں اسی غم وافسوس کے عالم میں کھڑا تھا کہ گھر میں ایک صاحب داخل ہوئے اور میرے بھائی کی طرف آئے، ان کا چہرہ ایسے تھا جیسے روشن چراغ، انہوں نے میرے بھائی کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی سیاہی جاتی رہی اور چاند کی طرح ہو گیا، میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا، میں نے کہا ''اللہ

Marfat.com

تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں آپ کون ہیں؟ اس نے کہا میں فرشتہ ہوں میری ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ ہر درود شریف پڑھنے والے کے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کروں، تمہارا بھائی کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا تھا، اس کے کسی گناہ کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے درود بھیجنے کی برکت سے اس کی سیاہی دور کر کے چہرہ روشن کر دیا۔

ایک نوجوان کا واقعہ:

ابو نعیم اور ابن بشکوال نے بھی سفیان ثوری سے نقل کیا ہے کہ حج کے دوران ایک نوجوان آیا وہ ہر قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت کہتا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ میں نے کہا کیا آپ جان بوجھ کر ہر وقت درود شریف پڑھتے ہو، اس نے کہا ہاں، پھر اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے کہا سفیان ثوری ہوں، اس نے پوچھا سفیان ثوری عراقی؟ میں نے کہا جی ہاں، اس نے پوچھا کیا آپ کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا ہاں، پوچھا: آپ کو یہ معرفت کس طرح حاصل ہوئی ہے؟ میں نے کہا، اس طرح کہ وہی ہے جو رات کو دن میں داخل کرتا ہے، دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور رحمِ مادر میں بچوں کو شکل وصورت عطا کرتا ہے، اس نوجوان نے کہا اے سفیان آپ نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جس طرح کہ اسے پہچاننے کا حق ہے، میں نے کہا آپ نے اس کی معرفت کیسے حاصل کی ہے؟ اس نے کہا کہا میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے ارادوں، فیصلوں اور ہمتوں کے ٹوٹنے سے پہچانا ہے، میں نے ارادہ کیا مگر پھر وہ بدل گیا، میں نے کئی بار قطعی فیصلہ کیا مگر پھر وہ ٹوٹ گیا، اس سے میں نے پہچانا کہ میرا کوئی رب ہے جو میرے معاملات کو مرتب کر رہا ہے۔

ابو سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اس سے پوچھا کہ تم جو یہ قدم قدم پر درود شریف پڑھتے ہو اس کا سبب کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے جب ایک دفعہ حج کیا اور میری والدہ بھی ساتھ تھیں تو انہوں نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں انہیں بیت اللہ شریف کے اندر لے چلوں، میں انہیں بیت اللہ شریف کے اندر لے گیا تو وہ گر پڑیں اور ان کے پیٹ پر ورم آ گئی اور ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا، میں اس کے پاس غمگین ہو کر بیٹھا تھا، اسی حالت میں، میں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور عرض کی اے پروردگار! جو آپ کے گھر میں آئے آپ اس کے ساتھ یہی

Marfat.com

سلوک کرتے ہیں؟ اتنے میں تہامہ کی جانب سے ایک بادل اٹھا اور ایک سفید لباس میں ملبوس شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، اس نے میری والدہ کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گیا پھر اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھی درست ہو گیا اور مرض جاتا رہا، پھر وہ صاحب جانے لگے تو میں ان کے کپڑے کے ساتھ لپٹ گیا، اور عرض کیا آپ کون ہیں جنہوں نے میری پریشانی دور کر دی؟ فرمایا میں تمہارا نبی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے، ارشاد فرمایا ہر قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر درود بھیج۔

ہر حال میں درود شریف پڑھنے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مرتبہ اور ان پر درود شریف کے وسیلہ سے دعاؤں کی قبولیت بارے متعدد علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

حضرت عثمان بن حنیف کی گزشتہ حدیث وغیرہ بھی اسی امر کی دلیل ہے، اور اس کے علاوہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے معجزات ہمیشہ سے رونما ہوتے رہے ہیں، اور تا قیامت ہوتے رہیں گے۔ اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مشکلات کے حل ہونے کی قسم کے معجزات کا شمار کیا جانا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک بہت ہی مشکل کام ہے، یہ معجزات اتنے کثیر ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا خواہ کوئی جتنی کوشش کرے تب بھی وہ ان کا احاطہ کرنے سے قاصر ہی رہے گا، بعض وسیع النظر علماء نے اس کی کوشش کی تو انہوں نے ایک ہزار تک جمع کیے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے، جو ہزار ہا ہزار تک پہنچے گی۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا۔

کیا اس مہاجرہ خاتون کا قصہ کافی نہیں جس میں ہے کہ اس کا بچہ فوت ہو گیا تھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بچہ کو زندہ کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اور دیگر احادیث جو پچھلے باب میں گزر چکی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سکھا کر فرمایا اس کے مانگنے سے تیری تمام پریشانیوں سے کفایت ہو گی اور تیرے گناہ معاف ہوں گے۔

جس پر ناجائز تہمت لگے اس کا درود شریف پڑھنا

اونٹ کی گواہی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو لائے اور گواہی دی کہ اس نے ہماری ایک اونٹنی چرائی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمادیا، اس آدمی نے کہا:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لایَبْقٰی مِنْ صَلاتِکَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لا یَبْقٰی مِنْ سَلامِکَ شَیْءٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ"

"اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا درود بھیجئے کہ آپ کا درود ختم ہو جائے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا سلام بھیجئے کہ آپ کا سلام ختم ہو جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی برکت نازل فرمایئے کہ آپ کی برکات ختم ہو جائیں۔"

اس کا یہ کہنا تھا کہ اونٹ بول پڑا اور اس نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آدمی میری چوری سے بری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کو میرے پاس کون لائے گا؟ تو مسجد والوں میں سے ستر آدمی فوراً آگے بڑھے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں تم نے ابھی ادھر منہ پھیر کر کیا کہا تھا، اس آدمی نے جو پڑھا تھا وہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے میں نے دیکھا کہ فرشتے مدینہ کی گلیوں میں بھر گئے تھے، حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان رکاوٹ بن جاتے پھر ارشاد فرمایا تم پل صراط پر میرے پاس اس حال میں آؤ گے کہ تمہارا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا، اسے دیلمی نے روایت کیا ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ اس واقعہ کو "الدّر المنظم فی المولد المعظم" کے مصنف کی طرف بھی منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسی کتاب میں یہ واقعہ ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگوں نے ایک آدمی کے خلاف چوری کی گواہی دی تو رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، چوری شدہ مال ایک اونٹ تھا، یہ حکم سن کر وہ اونٹ زور سے چلایا کہ ''اس کا ہاتھ نہ کاٹو'' اس آدمی سے پوچھا گیا تیری نجات کا سبب کیا ہے، اس نے کہا اس وجہ سے کہ میں روزانہ سو مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم نے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات پالی ہے، اسی طرح اسے ابن بشکوال نے بھی بغیر سند کے نقل کیا ہے۔

احباب و اقارب سے ملاقات کے وقت درود شریف پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ عَبْدَین مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَفی روایة مَامِنْ مُسْلِمَیْنَ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُ هُمَا صَاحِبَهٗ وفی روایة یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَا فحَان وَیُصَلِّیَانِ عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَلَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ.''

''جو دو بندے آپس میں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے جو دو مسلمان ایک دوسرے کا استقبال کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے آپس میں ملتے ہیں تو مصافحہ کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

اسے حسن بن سفیان اور ابو یعلیٰ نے اپنی اپنی مسند میں نقل کیا ہے اور ابن حبان نے اپنی کتاب الضعفاء میں، رشید عطار نے اور ابن بشکوال نے بقی بن مخلد سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

''مَامِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیُصَافِحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَ یُصَلِّیَانِ عَلٰی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اِلَّا لَمْ یَبْرَحَا حَتّٰی یُغْفَرَ ذُنُوبُهُمَا مَاتَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَاتَاَخَّرَ.''

Marfat.com

''جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہی کر دیئے جاتے ہیں۔''

اور ابو نعیم کے طریق سے دو روایتوں میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ:

''مَامِنْ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُ هُمَا صَاحِبَهٗ فَيُصَافِحَهٗ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم اِلَّا لَمْ يَبْرَحَا حَتّٰى يُغْفَرَلَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَاتَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ.''

''جو دو آدمی آپس میں محبت کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا استقبال مصافحہ کے ساتھ کرے اور دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجیں تو ضرور بالضرور ان دونوں کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''[۷۱]

فاکہانی نے بعض فقراء مبارکین سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے خبر دی ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا ارشاد گرامی ہے :مَامِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِى اللّٰهِ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَافِحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِلَّا لَمْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يُغْفَرَ ذُنُوبُهُمَا مَاتَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَالدُّعَاءُ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ عَلَيَّ لَايُرَدُّ'' مگر نہیں جدا ہوتے یہاں تک کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور مجھ پر بھیجنے جانے والے درودوں کے درمیان کی دعا ردّ نہیں ہوتی، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ واللہ اعلم

مجالس برخاست کرتے وقت درود شریف پڑھنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ الخ۔ یہ حدیث تیسرے باب میں گزر چکی ہے اور دوسرے باب میں بھی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ: زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ۔ ''اپنی مجالس کو مجھ پر درود بھیج کر مزین کرو۔''

Marfat.com

ختم قرآن کریم کے وقت درود شریف پڑھنا

ختم قرآن کے موقعہ کے بارے میں متعدد احادیث میں آیا ہے کہ یہ دعا کا موقعہ ہے اور اس وقت رحمت اترتی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ''جس آدمی نے قرآن کریم ختم کیا اس کی ایک دعا قبول ہوتی ہے'' لہٰذا جب یہ دعا کی قبولیت کا اہم موقعہ ہے تو پھر ضرور بالضرور اس موقعہ پر درود شریف پڑھنا بھی اہم ہے۔ وباللہ التوفیق۔

دُعا کے دوران درود شریف پڑھنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا واقعہ:

قرآن کریم یاد رکھنے کی دعا کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ قرآن تو میرے سینہ سے جانے لگا ہے اور میں اپنے اندر اسے محفوظ رکھنے کی استطاعت نہیں پاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن سے تجھے نفع ہو اور جنہیں تو سکھائے انہیں بھی ان سے نفع ہو اور جو تم اپنے سینہ میں محفوظ کر لے وہ قائم رہے، عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سکھایئے، ارشاد فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اور تو کر سکے تو رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھ کیونکہ وہ ایسی گھڑی ہے جس میں رحمت اترتی ہے اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا ''عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے دعا کروں گا'' ان کا مقصد یہ تھا کہ جمعہ کی رات آئے گی تو دعا کروں گا، بہرحال اگر تم رات کی آخر تہائی میں نہ اٹھ سکو تو اس کے درمیانی تہائی حصہ میں اٹھ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو پہلے تہائی حصہ میں اٹھ اور چار رکعت نماز پڑھ، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسٓ اور دوسری میں فاتحہ اور حٰمٓ دخان، تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل سجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور تبارک الذی پڑھ جب تشہد سے فارغ ہو جائے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی اچھی طرح سے حمد وثناء کر اور خوب اچھی طرح سے مجھ پر درود پڑھ اور تمام انبیاء علیہم السلام پر بھی اور تمام مؤمنین ومومنات کے لئے استغفار کر اور اپنے ان تمام بھائیوں کے لئے استغفار کر جو ایمان کے ساتھ پہلے گزر چکے ہیں، پھر

اس کے آخر میں یوں دُعا کر:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَداً مَا أَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ أَنْ أَتَکَلَّفَ مَا لَا یُعِیْنُنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظْرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْهِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ أَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ. اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْهِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَأَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تَفْرُجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَأَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمُ.

''اے اللہ! جب تک آپ نے مجھے زندہ رکھنا ہے مجھ پر گناہوں کے چھوڑے رکھنے کی توفیق کی مہربانی فرمایئے اور مجھ پر یہ رحم فرمایئے کہ میرے ذمہ ایسا کام نہ لگے جو میری معاونت میں نہ ہو اور مجھے ان کاموں میں حسن نظر عطا فرمایئے جو آپ کو مجھ سے راضی کریں، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے بنانے والے، جلال واکرام اور غلبہ کے مالک آپ کے مقابلہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، اے اللہ! اے رحمٰن، میں آپ کے جلال اور آپ کی ذات کے نور کے واسطہ سے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ نے جس طرح مجھے اپنی کتاب سکھائی ہے اس کے حفظ کو بھی میرے دل کے ساتھ لازم کر دیجئے اور قرآن کریم کی ایسی تلاوت مجھے نصیب کیجئے جو آپ کو مجھ سے راضی کر دے، اے اللہ جلال، اکرام اور عزت والے آپ کے مقابلہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، اے

اللہ، اے رحمٰن میں آپ کے جلال اور آپ کی ذات کے نور کے واسطہ سے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنی کتاب سے میری آنکھیں روشن فرما دیجئے، میری زبان کو اپنی کتاب پڑھنے کے لئے کھول دیجئے، اپنی کتاب کے لئے میرے دل کو کشادہ کر دیجئے، میرے سینہ کو اس کے لئے کھول دیجئے، اپنی کتاب سے میرے جسم کو دھو دیجئے، بے شک حق پر میری اعانت آپ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور کوئی حق کی ہدایت نہیں کر سکتا سوائے آپ کے اور کوئی طاقت و تحفظ نہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کہ بلند و عظمت والا ہے۔"

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کوئی مومن کبھی بھی اس دعا کو مانگ کر مقصد میں ناکام نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کی قسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ پانچ یا سات دن ٹھہر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایسی ہی مجلس میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے تو میری یہ حالت تھی کہ میں چار آیات یا اس کے برابر یاد کرتا تھا اور پھر جب اسے پڑھتا تو بھول جاتا تھا اور اب تو میں چالیس آیات یا اس کے برابر پڑھتا ہوں اور پھر جب انہیں زبانی دہراتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے قرآن کریم میرے سامنے رکھا ہے اور میں اس سے پڑھ رہا ہوں اور میں پہلے حدیث سنتا اور پھر اسے دہرانے لگتا تو بھول جاتا اور اب میں احادیث سنتا ہوں اور پھر جب انہیں بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں بھولتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا رب کعبہ کی قسم مومن کو اس دعا سے ایسا ہی نفع ہوتا ہے اے ابا الحسن![۷۲]

اس حدیث کو طبرانی نے کتاب الدعاء میں دوسری طرح سے نقل کیا ہے، اور ابن الجوزی نے بھی طبرانی سے یہی حدیث ان الفاظ سے نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم میرے سینہ سے محو ہو رہا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے اور جس کو تم یہ کلمات سکھاؤ انہیں بھی نفع ہو؟ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور سکھایئے، فرمایا جمعہ کی رات میں چار رکعات نفل نماز پڑھو، پہلی

Marfat.com

رکعت میں فاتحہ اور یٰسٓ پڑھو، دوسری میں فاتحہ اور حٰمٓ، تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک الذی پڑھو، جب تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرو، تمام انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجو اور تمام مؤمنین کے لئے استغفار کیجئے پھر یہ دعا کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظْرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَلْزَمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ أَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِیْ يُرْضِيْكَ عَنِّیْ وَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِالْكِتَابِ بَصَرِیْ وَتُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَ تُفْرِجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَ تَغْسِلَ بِهٖ ذُنُوْبِیْ وَتُقَوِّيَنِیْ عَلٰى ذٰلِكَ وَتُعِيْنُنِیْ عَلَيْهِ فَإِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِیْ عَلَى الْخَيْرِ غَيْرُكَ وَلَا تُوَفِّقُ لَهٗ إِلَّا أَنْتَ.

''اے اللہ جب تک آپ نے مجھے زندہ رکھا ہے ہمیشہ مجھ پر گناہوں کے چھوڑے رکھنے کی توفیق کی مہربانی فرمایئے اور جو کام آپ کو مجھ سے راضی کرنے والے ہوں ان میں مجھے حسن نظر عطا فرمایئے، اے اللہ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونہ کے بنانے والے، جلال واکرام اور ایسے غلبہ کے مالک جس کے مقابلہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، میں آپ سے آپ کے جلال اور آپ کی ذات کے نور کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنی کتاب کے حفظ کرنے کو میرے دل کے ساتھ لازم کر دیجئے جیسا کہ آپ نے مجھے اس کا علم عطا فرمایا ہے اور مجھے اس کی اس طرح کی تلاوت نصیب فرمایئے جو آپ کو مجھ سے راضی کر دے اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنی کتاب سے میری آنکھیں روشن کر دیجئے، میری زبان کو اس کی تلاوت پر چلا دیجئے، اس کے ذریعے میرے دل کی پریشانیاں دور فرما دیجئے، اس کے لئے میرا سینہ کھول دیجئے، اس کے سبب

Marfat.com

میرے گناہ دھو دیجئے، ان تمام کاموں کی قوت عطا فرمایئے اور ان پر
میری اعانت فرمایئے پس بے شک حق پر آپ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا
اور حق کی توفیق سوائے آپ کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔"

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی!) یہ عمل تین یا پانچ یا سات جمعوں تک کرتے رہو، اللہ تعالیٰ کے حکم سے تم قرآن کریم کو حفظ کر لو گے، اور یہ دعا کسی مومن کو کبھی بھی اپنے مقصد میں ناکام نہیں کرے گی۔

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سات جمعوں کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حفظِ قرآن وحدیث کی کیفیت بتلائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابا الحسن علی اے ابا الحسن رب کعبہ کی قسم تم سچے مومن ہو۔[۷۳]

اور مجھے متعدد آدمیوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے خود اس دُعا کا تجربہ کیا تو اسے واقعی صحیح پایا۔ والعلم عند اللہ تعالیٰ۔

مجلس سے اٹھتے وقت درود شریف پڑھنا:

عثمان بن عمر کہتے ہیں میں نے سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار مرتبہ دیکھا کہ جب وہ مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو کہتے صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ۔ ایک محدّث کہتے ہیں میں نے ابوداؤد طیالسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر یہ جماعت نہ ہوتی تو اسلام مٹ جاتا یعنی محدثین جو کہ آثار لکھتے ہیں، یہ بات ابن ابی حاتم اور نمیری نے نقل کی ہے۔

ہر جگہ درود شریف پڑھنا:

ہر جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اجتماع ہو وہاں درود شریف پڑھنے کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھومنے والے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں..... الخ۔ یہ حدیث دوسرے باب میں گزر چکی ہے اور اسے ابو سعید قاضی نے اپنے فوائد میں ذکر کیا ہے جبکہ اصل حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

Marfat.com

رُوْحُ الْمَجَالِسِ ذِكْرُهٗ وَحَدِیْثُهٗ وَهُدًی لِکُلِّ ملذذحَیْرَانِ
وَ اِذَا اُخِلَّ بِذِکْرِہٖ فِیْ مَجْلِسٍ فَاُوْلٰئِکَ الْاَمْوَاتُ فِی الْحَیَّانِ

(آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک اور ان کی حدیث شریف ہی
مجالس کی روح ہے اور ہر پریشان وحیران کے لئے ہدایت ہے اور جن کی
مجلس ان کے ذکر سے خالی ہو وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مردے ہیں۔)

آغازِ گفتگو میں درود شریف پڑھنا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کُلُّ کَلَامٍ لَایُذْکَرُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ فَیُبْدَأُبِہٖ وَبِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِنْ کُلِّ بَرَکَۃٍ."

"ہر کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مجھ پر درود سے نہ کی گئی ہو تو وہ ناقص اور ہر برکت سے خالی ہے۔"[۷۴]

اور یہی حدیث ابو عمرو بن مندہ کے فوائد میں سے دوسرے فائدہ میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ:

"کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَایُبْدَأُ فِیْہِ بِذِکْرِ اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ اَکْتَعُ مَمْحُوْقٌ مِنْ کُلِّ بَرَکَۃٍ."

"ہر ذی مرتبہ کام جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور پھر مجھ پر درود سے شروع نہ کیا گیا ہو تو وہ ناقص و بے فائدہ اور ہر برکت سے خالی ہوتا ہے۔"

یہ حدیث مذکورہ الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ سے مشہور و معروف ہے۔

امام شافعیؒ کا مسلک:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ہر خطاب اور ہر امر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کے وقت درود شریف پڑھنا

اس بارے میں دوسرے اور تیسرے باب میں احادیث گزر چکی ہیں اور اس کا حکم مقدمہ میں بیان ہو چکا ہے۔

ابن ابراہیم کا ارشاد:

عیاضؒ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابراہیم تجیبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہر مسلم پر واجب ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا سنے تو وہ خشوع و خضوع کا اظہار کرے، احترام وادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس طرف متوجہ ہو جائے اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت وجلال کا اثر اسی طرح ہونا چاہیے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بذاتِ خود بنفس نفیس موجودگی کے وقت ہوتا اور ذکر مبارک کے وقت ایسے آداب بجالائے جو ہمیں رب تعالیٰ نے سکھائے ہیں۔ ہمارے سلف صالحین اور ائمہ ومقتدائین کا طریقہ و عمل اسی پر تھا۔

امام مالکؒ کا عمل:

جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا اور اس طرح جھک جاتے کہ اہل مجلس مشکل میں پڑ جاتے، ایک دن ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا جو میں نے دیکھا ہے اگر تم بھی دیکھتے تو میرے فعل پر نکیر نہ کرتے، میں نے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے باوجود اس کے کہ وہ سید القراء تھے، جب ان سے کوئی حدیث پوچھی جاتی تو اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا، میں نے جعفر بن محمد کو دیکھا کہ بہت زیادہ خوش مزاج اور ہنس مکھ ہونے کے باوجود جب ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا تو چہرہ زرد ہو جاتا تھا، اور میں نے انہیں کبھی بھی بغیر وضو کے کوئی حدیث نقل کرتے نہیں دیکھا۔ عبدالرحمٰن بن قاسم جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے تو ہم ان کا رنگ دیکھتے، ایسے لگتا جیسے ابھی ان کے چہرہ سے خون رسنے لگا ہے اور ان کے منہ میں ان کی زبان خشک ہو جاتی تھی اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے تھا، میں عامر بن عبداللہ بن زبیر کے ہاں جایا کرتا تھا وہاں دیکھتا کہ جب ان کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو وہ اتنا روتے کہ آنکھوں میں آنسو ختم ہو جاتے، میں نے زہری کو دیکھا کہ جب ان کے ہاں رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا تو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ گویا اس مجلس میں وہ سب سے بیگانے ہیں اور مجلس والوں میں سے کوئی ان کا واقف نہیں حالانکہ وہ بہت گھلنے ملنے والے تھے۔

میں صفوان بن سلیم کی مجلس میں جاتا تو انہیں دیکھتا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا وہ رونے لگتے اور پھر روتے ہی چلتے جاتے حتیٰ کہ لوگ تھک جاتے تو انہیں اسی حال میں چھوڑ کر چلے جاتے۔

ہم ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتے تھے، انہیں دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا تذکرہ ہوتا تو اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آنے لگتا۔اھ

اے قارئین کرام! مذکورہ بالا واقعات میں غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ مبارک کے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنتے وقت کس قدر خشوع وخضوع، ادب ووقار اور درود وسلام کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

تعلیم وتعلم، وعظ ونصیحت اور حدیث پڑھتے وقت درود شریف پڑھنا

تعلیم وتعلم، وعظ ونصیحت اور حدیث شریف پڑھتے پڑھاتے وقت درود شریف پڑھنا اور خصوصاً جو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کی نیت سے یہ کام کر رہا ہو اس پر تو بہت ہی ضروری ہے کہ وہ آغاز واختتام میں حمد وثناء ودرود شریف کا اہتمام کرے، اپنی بات کے شروع میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد وثناء کرے، اس کی بزرگی ووحدانیت کا اعتراف کرے، بندوں پر اس ذاتِ والاصفات کے حقوق کا اقرار کرے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے اور ان کے مقام ومرتبہ اور عظمت وشان کا اعتراف کرے اور اختتام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے ساتھ کرے۔

حافظ ابن صلاح کا ارشاد:

حافظ ابن صلاح کہتے ہیں مناسب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود شریف بھیجے اور اس کے بار بار تکرار سے بالکل نہ اکتائے کیونکہ حدیث پاک کے طالب علموں، کاتبوں اور راویوں کے لئے سب سے بڑا اور نقد فائدہ یہی ہے کہ انہیں بار بار درود شریف

Marfat.com

پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور جس نے اس سے تغافل کیا وہ بہت بڑی سعادت سے محروم رہا۔ ہم اپنی تحریر کے دوران جو درود شریف لکھیں گے وہ ایک کلام نہیں جس کی ہم روایت کر رہے ہیں، بلکہ وہ تو ایک دعا ہے جو ہمیشہ کے لئے اس تحریر میں ثبت ہو رہی ہے لہٰذا اس بارے میں ہمیں روایت اور اصل کا پابند ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر اصل میں جس سے ہم نقل کر رہے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ درود شریف نہیں ہے تو ہمیں ضرور لکھنا چاہیے۔ اور اللہ پاک کے اسم مبارک کے ذکر کے وقت بھی یہی حکم ہے اھ۔

منصور بن عمار کی پیشی:

کسی نے منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ کہا اللہ پاک نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا تم منصور بن عمار ہو؟ میں نے عرض کیا ''جی ہاں'' فرمایا تم وہی ہو جو دوسروں کو دنیا سے دور رہنے کا کہتے تھے اور خود اس کی رغبت رکھتے تھے؟ میں نے عرض کیا ایسا ہی تھا، لیکن میں نے کبھی کوئی مجلس اختیار نہیں کی مگر اس کی ابتداء آپ کی ثناء اور پھر آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے کی اور اس کے بعد آپ کے بندوں کو نصیحت کی، اللہ پاک نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے، اس کے لئے میرے آسمانوں میں کرسی رکھو کہ یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرے جیسا کہ میرے بندوں کے درمیان میری بزرگی بیان کرتا تھا۔ یہ واقعہ ابن بشکوال نے ابوالقاسم قشیری کے طریق سے نقل کیا ہے۔

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَجِيْدِ الفَعَّالِ لِمَا يُرِيْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا سِوَاهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ۔

مجلس درس میں درود کا طریقہ:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاذکار'' میں لکھا ہے کہ حدیث شریف اور اس کے متعلقہ علوم کے قاری کے لئے مستحب ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو بلند آواز سے درود و سلام بھیجے مگر آواز بلند کرنے میں مبالغہ نہ کرے۔ حافظ ابوبکر خطیب بغدادی اور دیگر حضرات نے بھی ایسے موقعہ پر بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کی صراحت کی ہے لیکن ان حضرات نے یہ بات علوم حدیث کی تعلیم و تعلم کے بارے میں کہی ہے اور ہمارے بعض اصحاب وغیرہ نے کہا ہے کہ تلبیہ میں بھی درود شریف بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔ انتھیٰ۔

Marfat.com

دوسرے باب میں مسطح کے خواب کا واقعہ گزر چکا ہے کہ اللہ پاک نے ان کو اور ان کی مجلس والوں کو اس لئے بخش دیا کہ وہ مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود شریف پڑھتے تھے۔

بعض نے کہا ہے کہ بلند آواز سے درود شریف نہ پڑھا جائے کیونکہ یہ حدیث شریف کے سننے میں حرج کا باعث ہوگا لیکن اگر سماع حدیث کے فوت ہونے کا سبب نہ ہو تو درود شریف اونچی آواز سے پڑھنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام واکرام جس طرح ان کی حیات مبارکہ میں لازم تھا، اسی طرح وفات کے بعد بھی لازم ہے۔

ابوعلی کو سلام کہنا:

محمد بن یحییٰ کرمانی کہتے ہیں ہم ابوعلی بن شاذان کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان آیا جسے ہم میں سے کوئی نہیں جانتا تھا، اس نے سلام کیا اور کہا تم میں سے ابوعلی شاذان کون ہے، ہم نے اسے بتایا تو کہا اے شیخ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ ابوعلی بن شاذان کی مسجد کا پتہ معلوم کر کے ان سے ملو اور جب ان سے ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہنا، یہ کہہ کر نوجوان چلا گیا اور ابوعلی رونے لگے، پھر کہا میں اپنا کوئی عمل نہیں جانتا جس کی وجہ سے میں اس اعزاز کا مستحق ہوا ہوں مگر حدیث کی قراءت اور اس کے دوران ذکر مبارک پر بار بار درود شریف کا اہتمام کرتا ہوں۔ کرمانی کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد ابوعلی صرف دو ماہ یا تین ماہ تک حیات رہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ اس واقعہ کو ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔

حدیث شریف کی برکت:

ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں ابی الحسن حرانی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ابوعروبہ حرانی جس شیخ کے ہاں حدیث پڑھتے تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر نمایاں کر کے درود شریف پڑھتے اور کہتے دنیا میں حدیث شریف کی برکت درود شریف کی کثرت کی شکل میں ملتی ہے اور آخرت میں جنت کی نعمتوں کی شکل میں ملے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وکیع بن جراح کا جذبہ:

وکیع بن جراح کے بارے میں ابن بشکوال وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں اگر ہر حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ ہوتا تو میں کسی سے حدیث بیان نہ کرتا اور دوسری روایت میں ہے کہ اگر میرے نزدیک حدیث شریف تسبیح کرنے سے افضل نہ ہوتی تو میں کسی سے حدیث بیان نہ کرتا، ایک اور روایت میں یوں ہے کہ اگر میرے علم کے مطابق درود شریف حدیث سے افضل ہوتا تو میں حدیث بیان نہ کرتا۔

سب سے افضل درود:

ابوالقاسم تیمی نے معروف عابد وزاہد ابوالحسن نہاوندی سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو کہا سب سے افضل عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا اور ان پر درود شریف بھیجنا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اور سب سے افضل درود شریف وہ ہے جو حدیث پاک کا درس دیتے اور لکھواتے وقت پڑھا جائے کہ وہ زبان سے بھی پڑھا جاتا ہے اور کتاب میں لکھا بھی جاتا ہے اور اس میں بہت رغبت کی جاتی ہے اور اس کی برکت سے بہت مشکلات حل ہوتی ہیں جب لوگ اس مقصد کے لئے جمع ہوتے ہیں تو میں بھی ان کی مجلس میں ان کے ساتھ ہوتا ہوں۔

اعلیٰ وافضل مجلسیں:

معروف زاہد وعابد احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد سب سے زیادہ برکت والا، سب سے زیادہ فضیلت والا اور سب سے زیادہ دینی ودینوی نفع دینے والا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا علم ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت ہوتی ہے گویا کہ یہ مجلسیں باغات وگلزار ہیں جن میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ یہ بات دوسرے باب کے آخر میں بھی گزر چکی ہے۔

علامہ عبداللہ بن احمدؒ کا طریقہ:

ابن بشکوال نے اپنی کتاب ''الصلۃ'' میں ابومحمد عبداللہ بن احمد بن عثمان طلیطلی کے حالات میں بیان کیا ہے کہ وہ جب مناظرہ کا آغاز کرتے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پھر نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے پھر ایک یا دو احادیث بیان کرتے پھر وعظ و نصیحت کے بعد مسائل کی تفصیل بیان کرتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا حکم نامہ:

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء میں اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حکم جاری کیا کہ تمام واعظین کو پابند کیا جائے کہ ان کی گفتگو اور دعاؤں کا سب سے اہم حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہو۔

فتویٰ لکھتے وقت درود شریف

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الروضۃ'' میں لکھا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ فتویٰ لکھنے سے پہلے آدمی شیطان سے پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ کا نام لے، حمد کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِی وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِن لِّسَانِیْ پڑھے۔ اگرچہ سائل نے اپنے استفتاء میں دعاء، حمد اور درود سے غفلت کی ہو مگر مفتی کا حق ہے کہ وہ انہیں نہ بھولے کیونکہ طریقہ یہی ہے اور اسی پر عمل ہے۔ واللہ اعلم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھتے وقت درود شریف لکھنا

جیسا کہ زبان کے ساتھ درود شریف پڑھنا اجر و ثواب اور فضیلت کا موجب ہے اسی طرح جہاں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آئے وہاں ہاتھوں سے درود شریف لکھنا بھی بہت بڑا اجر رکھتا ہے اور یہ وہ شرف ہے جس سے احادیث کے طلبہ و راوی اور سنت کے حاملین مشرف ہوتے ہیں۔ اہل علم کے ہاں مستحب یہ ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آئے وہاں درود شریف لکھا جائے، بار بار لکھا جائے اور درود شریف کا اشارہ و علامت نہ بنائی جائے جیسا کہ غافل و کاہل لوگوں اور عام طلبہ کا طریقہ ہے کہ وہ درود شریف کی جگہ ''صلعم'' لکھ دیتے ہیں۔

Marfat.com

کتاب میں درود لکھنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی کِتَابٍ لَم تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ یَسْتَغْفِرُونَ لَہٗ مَادَامَ اسْمِی فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ."

"جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا تو جب تک میرا اسم اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔"[۷۵]

اور بعض کی روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ:

"لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ"

اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ:

مَنْ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَادَامَ فِیْ کِتَابِہٖ.

"جس نے اپنی کتاب میں "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا تو جب تک یہ درود اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔"

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا فَکَتَبَ مَعَہٗ صَلَوَاتٍ عَلَیَّ لَمْ تَزَلْ فِیْ آخِرِ مَا قُرِئَ ذٰلِکَ الْکِتَابُ."

"جس نے میری جانب سے کوئی علم لکھا اور اس کے ساتھ مجھ پر درود بھی لکھ دیئے تو اس کتاب کے آخری دفعہ پڑھے جانے تک اس کے لئے درود کا ثواب جاری رہے گا۔"

اس حدیث کو دار قطنی نے اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے، اور ابن مندی اور ابن الجوزی نے بھی نقل کیا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوۃُ جَارِیَۃً لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ."

"جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا اس کی طرف سے درود پہنچتا رہے گا۔"[۷۶]

اسے ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے اور محمد بن حسن ہاشمی نے بھی نقل کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جو جھوٹ سے متہم ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یہ حدیث کئی وجوہ سے صحیح نہیں ہے، یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے مگر وہ بھی صحیح نہیں ہے، علامہ ذہبی نے کہا ہے میں اسے موضوع سمجھتا ہوں۔ انتھیٰ۔

جعفر بن محمد سے موقوفاً مروی ہے، ابن قیم کہتے ہیں جعفر بن محمد کی یہ روایت محمد بن حمید کی اس روایت کے مشابہ ہے جس میں ہے کہ "جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کتاب میں درود لکھا تو جب تک اس کتاب میں وہ درود شریف رہے گا فرشتے صبح شام لکھنے والے کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔"

قیامت کے دن مُحَدِّثین کا اکرام:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَجِیْئُ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ وَمَعَھُمُ الْمَحَابِرُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ طَالَ مَاکُنْتُمْ تَکْتُبُوْنَ الصَّلَاۃَ عَلٰی نَبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقُوْا اِلَی الْجَنَّۃِ."

"جب قیامت کا دن ہوگا تو محدثین دواتیں ساتھ لئے ہوئے حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے چونکہ تم طویل عرصہ میرے نبی صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتے رہے ہو اس لئے جنت میں چلے جاؤ۔"
اسے طبرانی نے اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔ طاہر بن احمد نیشاپوری سے منقول ہے کہ طبرانی کے علاوہ کسی اور کا اس حدیث کو ذکر کرنا میرے علم میں نہیں ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ طبرانی کے علاوہ سند کے ساتھ یہ حدیث مسند الفردوس میں مروی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

"اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ جَاءَ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ بِاَیْدِیْهِمِ الْمَحَابِرُ فَیَامُرُ اللّٰهُ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یَاْتِیَهُمْ فَیَسْاَلُهُمْ مَنْ هُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَقَدْ طَالَ مَاکُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ."

"جب قیامت کا دن ہوگا تو محدثین اپنے ہاتھوں میں دواتیں لئے ہوئے آئیں گے، اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمائیں گے ان سے پوچھو یہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے ہم حدیث کی خدمت کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم ایک طویل عرصہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہے ہو۔"

اس حدیث کو اس کے پہلے الفاظ کے ساتھ نمیری نے ذکر کیا ہے اور ایک اور روایت میں اس کے الفاظ یوں ہیں:

" یَحْشُرُ اللّٰهُ اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ وَاَهْلَ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ حِبْرُهُمْ خَلُوْقٌ یَفُوْحُ فَیَقِفُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ لَهُمْ طَالَ مَا کُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّ اِنْطَلِقُوْا بِهِمْ اِلَی الْجَنَّةِ"

"اللہ تعالیٰ محدثین وفقہاء کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائیں گے کہ ان کی دواتوں سے خوشبو پھوٹ رہی ہوگی، وہ جا کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم اتنا عرصہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہے ہو لہٰذا جنت میں چلے جاؤ۔"[۷۷]

سفیان ثوری کا قول:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر حدیث شریف کی کتابت و تعلیم و تعلم کا مشغلہ رکھنے والوں کو اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہ ہو کہ جب تک اس کتاب میں درود شریف رہے گا ان کی طرف سے درود شریف جاری رہے گا، تو بھی بہت بڑا فائدہ ہے، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول خطیب نے اور ابن بشکوال نے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث کے طالب علم کا واقعہ:

خطیب نے اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ہم سے خلقان کے شاگرد خلف نے بیان کیا کہ میرا ایک دوست جو میرے ساتھ حدیث کا طالب علم تھا اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا، اس پر سبز لباس تھا اور وہ مزے سے ٹہل رہا تھا، میں نے پوچھا تم تو میرے ساتھ حدیث پڑھتے تھے، یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں تو اس نے بتایا کہ میں تمہارے ساتھ حدیث لکھتا تھا جب بھی کسی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھتا، جو کچھ تم دیکھ رہے ہو یہ مجھے اس عمل کے بدلہ میں ملا ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

درود شریف لکھنے پر مغفرت:

نمیری نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ہی سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک منہ بولا بھائی تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے، کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی ہے، میں نے پوچھا مغفرت کا سبب کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ حدیث لکھنے کے دوران جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آتا تو میں ثواب کی نیت سے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا، بس اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرما دی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

جعفر زغوانی کہتے ہیں میں نے اپنے ماموں حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو مجھ سے فرمایا اے ابو علی! ہم

Marfat.com

زندگی میں اپنی کتابوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود لکھتے رہے کاش تم دیکھتے کہ وہ اب ہمارے سامنے کیسے روشنی کرتا ہے، یہ واقعہ ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے، میں کہتا ہوں کہ خطیب نے اپنی کتاب ''الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع'' میں ذکر کیا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر میں بہت دفعہ دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی بغیر درود پاک کے لکھا ہوا ہے، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ امام احمد بن حنبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آنے پر زبان سے درود شریف پڑھتے تھے۔

عباس نمیری اور علی بن مدینی کا طرز عمل:

نمیری نے ابن سنان سے نقل کیا ہے کہ میں نے عباس نمیری اور علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم نے جو بھی حدیث سنی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کو ترک نہیں کیا بعض دفعہ بہت ہی جلدی ہوتی تو کتاب میں جگہ خالی چھوڑ دیتے جہاں بعد میں درود شریف لکھ دیتے۔

درود لکھنے والی انگلیاں:

ابوالحسن میمونی کہتے ہیں میں نے شیخ ابوعلی حسن بن عینیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو یوں لگتا تھا جیسے ان کے ہاتھوں کی انگلیوں پر سونے یا زعفران کے پانی سے کچھ لکھا ہوا ہے، ان سے اس بارے میں پوچھا کہ اے استاذ مکرم میں آپ کی انگلیوں پر کوئی پُرکشش تحریر پاتا ہوں یہ کیا ہے؟ فرمایا اے بیٹے یہ حدیث کی کتابت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے کی وجہ سے ہے۔ یہ واقعہ ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے۔

محمد بن امامؒ کا واقعہ:

کئی حضرات نے قاضی برہان الدین بن جماعۃ سے اور انہوں نے اپنے امام ابوعمرو بن مرابط سے سنا کہ حافظ ابواحمد دمیاطیؒ نے کہا مجھے شیخ علی بن عبدالکریمؒ دمشقی نے خبر دی ہے کہ میں نے محمد بن امام زکی الدین منذری کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ جیسے کوئی صالح بادشاہ شہر میں پہنچا ہے اور شہر خوب سجا ہوا ہے، اس نے کہا تم بادشاہ کی وجہ سے خوش ہو، میں نے کہا ہاں لوگ اسی وجہ سے خوش ہیں تو محمد بن امام نے کہا ہم تو جنت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہمارے

Marfat.com

سامنے ایک ہاتھ ظاہر ہوا ہے اور کہا گیا خوش ہو جاؤ، جس نے بھی اپنے ہاتھ سے "قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" لکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا، اس واقعہ کی سند صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

درود لکھتے وقت زبان سے بھی پڑھا کرو:

ابوسلیمان محمد بن حسین حرانی کہتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ جو بہت زیادہ روزے رکھنے والا اور نوافل پڑھنے والا تھا اس نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا اور درود نہیں بھیجتا تھا تو میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جب میرا نام لکھتے ہو یا میرا تذکرہ کرتے ہو تو مجھ پر درود کیوں نہیں بھیجتے؟ پھر کچھ عرصہ بعد میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری طرف سے مجھ پر بھیجا ہوا درود شریف مجھے پہنچتا ہے، جب بھی تم درود شریف لکھو یا میرا نام لکھو تو زبان سے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کہو۔ اس واقعہ کو خطیب نے اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے اور تیمی نے اپنی ترغیب میں ذکر کیا ہے۔

ہر حرف پر دس نیکیاں:

ابوسلیمان محمد بن سلیمان ہی سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابوسلیمان جب تم حدیث میں میرے ذکر پر درود پڑھتے ہو تو ''وَسَلَّم'' کیوں نہیں کہتے؟ اس کے چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، تم چالیس نیکیاں چھوڑتے ہو۔

درود وسلام مکمل لکھنا ضروری ہے:

ابراہیم نسفی کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو یوں محسوس ہوا جیسے آپ مجھ سے ناراض ہیں، میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چوما اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں حدیث وسنت کا خادم ہوں اور مسافر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا جب تم مجھ پر درود پڑھتے ہو تو سلام کیوں نہیں بھیجتے؟ اس کے بعد جب بھی میں ''صلی اللہ علیہ'' لکھتا تو ساتھ ''وسلم'' بھی لکھتا۔

Marfat.com

محمد بن ابی سلیمان کے والد صاحب کی بخشش:

محمد بن ابی سلیمان سے یا عمر بن ابی سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد محترم کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اے ابا جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا کس سبب سے؟ بتایا کہ ہر حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی وجہ سے۔ یہ واقعہ خطیب نے نقل کیا ہے اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے بھی ذکر کیا ہے۔ اکثر کے نزدیک یہ محمد بن ابی سلیمان ہی کا واقعہ ہے۔

قواریری کے ہمسایہ کی بخشش:

عبداللہ بن عمر بن میسرہ القواریری سے مروی ہے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا، اس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے کہا میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے، پوچھا کس وجہ سے؟ اس نے کہا اس سبب سے کہ میں جب بھی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ لکھتا تو "صلی اللہ علیہ وسلم" ضرور لکھتا۔ یہ واقعہ ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔

ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام:

جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابوزرعہؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے پوچھا یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا ہے؟ فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے ہزاروں احادیث لکھی ہیں اور جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ لکھتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت فرماتے ہیں، یہ واقعہ ابن عساکر نے نقل کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مخصوص درود:

عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور بخشش فرما دی ہے اور جنت کو میرے لئے اس طرح سجایا گیا جیسے دلہن سجائی جاتی ہے اور مجھ پر اس طرح پھول برسائے گئے جس طرح دلہا پر برسائے جاتے ہیں، میں نے پوچھا آپ کو یہ مقام کیسے ملا

Marfat.com

ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے ایک کہنے والے نے کہا ہے یہ آپ کے لیے اس درود کی وجہ سے ہے جو آپ نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں لکھا ہے۔ میں نے پوچھا آپ نے وہ درود کس طرح لکھا تھا؟ فرمایا: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الغَافِلُوْنَ، عبداللہ کہتے ہیں صبح اٹھتے ہی میں نے کتاب الرسالۃ میں دیکھا تو واقعی وہی درود اس میں لکھا ہوا تھا جو میں نے خواب میں سنا تھا۔ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اس واقعہ کو نمیری نے، ابن بشکوال نے اور ابن مسدی نے طحاوی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

برزالی نے ''المنامات'' میں اور انہیں کے حوالہ سے ابن مسدی نے مزین کے طریق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے اس درود کی وجہ سے میری بخشش کر دی ہے جو میں نے اپنی کتاب الرسالۃ میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الغَافِلُوْنَ۔

اور بیہقی نے مناقب میں اور تیمی نے ترغیب میں نقل کیا ہے کہ ابوالحسن الشافعی کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو عرض کیا یا رسول اللہ! شافعی نے اپنی کتاب الرسالۃ میں آپ پر جو درود بھیجا ہے کہ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الغَافِلُوْنَ۔ آپ کی طرف سے انہیں اس کا کیا انعام ملا ہے؟ ارشاد فرمایا میری طرف سے انہیں یہ انعام ملا ہے کہ وہ حساب کے لئے پیش نہیں کئے جائیں گے۔ یہ واقعہ ہم نے ابن صلاح کی حدیث کی اپنی مرویات کے جزء میں ابوالمظفر سمعانی کے طریق سے، ابوالحسن یحییٰ بن حسین طائی کی سند سے بھی نقل کیا ہے۔ اسی طرح مسلسلات ابن مسدی میں ابوالحسین کے طریق سے ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ابن بنان اصبھانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا یا رسول اللہ! محمد بن ادریس شافعی آپ کے چچا زاد ہیں کیا آپ نے انہیں کوئی خصوصیت بخشی ہے یا کوئی نفع عطا فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں، میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کا حساب نہ لیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ مجھ پر ایسا درود بھیجتے کہ ویسا درود مجھ پر کسی نے نہیں بھیجا، میں نے عرض کیا وہ کون سا درود تھا؟ فرمایا وہ یوں کہتے تھے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الغَافِلُوْنَ.

امام بیہقی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمادی ہے، پوچھا گیا کس وجہ سے؟ فرمایا ان پانچ کلمات کی وجہ سے جن کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا۔ پوچھا گیا وہ پانچ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا میں یوں کہا کرتا تھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الصَّلَاۃُ عَلَیْہِ.

ایک مُحدّث کی بخشش:

نمیری نے، ابن بشکوال نے اور انہیں کے حوالہ سے ابن مسدی نے، اور ان دونوں حضرات نے خطیب سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن صالح کہتے ہیں ایک محدث کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ کہا اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمادی ہے، پوچھا گیا کہ کس وجہ سے؟ بتلایا کہ اپنی کتابوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے۔

دوسرے محدث کا واقعہ:

ابن بشکوال نے اسماعیل بن علی بن ثنی سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ایک محدث کو کسی نے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمادی ہے، پوچھا گیا کس وجہ سے؟ کہا اس وجہ سے کہ میں نے اپنی ان دو انگلیوں کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" کثرت سے لکھا ہے۔

نور کا ستون:

عبداللہ مروزی کہتے ہیں میں اور میرے والد ہم دونوں رات کو حدیث کا مقابلہ کرتے تھے، ایک رات اس جگہ نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان تک چلا جارہا تھا، پوچھا گیا یہ نور کیسہ

Marfat.com

ہے؟ بتایا گیا کہ یہ ان دونوں کا درود ہے جو یہ حدیث کے تقابل کے دوران پڑھتے ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم۔ یہ واقعہ خطیب نے اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے بھی نقل کیا ہے۔

بہت عمدہ درود شریف:

ابواسحٰق ابراہیم بن دارم دارمی المعروف بہ نہشل سے منقول ہے کہ میں اپنے حدیث کے تخریج کے کام میں یوں لکھتا تھا کہ "قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً" میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو مجھے یوں لگا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کوئی چیز ہے، جسے چھپایا ہوا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دیکھا اور فرمایا یہ بہت عمدہ ہے۔ اسے خطیب نے اور انہیں کے حوالہ سے ابن بشکوال نے بھی نقل کیا ہے۔

کثرتِ درود کا صلہ:

کسی نے حسن بن رشیق کو ان کی وفات کے بعد بہت اچھی حالت میں دیکھا، پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مرتبہ کس سبب سے ملا، کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی وجہ سے، اسے ابن بشکوال وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

محدثین کی ایک جماعت کی بخشش:

حافظ ابوموسیٰ مدینی نے اپنی کتاب میں محدثین کی ایک جماعت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہیں وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہر حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے کی وجہ سے ان کی مغفرت کر دی ہے۔

ابن رشیق کی مجلس:

نمیری اور ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے کہ ابوالعباس خیاط، ابومحمد بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں گئے تو شیخ نے ان کا بہت احترام کیا اور پوچھا کہ کیا آپ کا کوئی حکم ہے؟ انہوں نے کہا پڑھائی جاری رکھئے، جب شیخ ابومحمد نے تیسری بار پوچھا تو بتایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو مجھے حکم فرمایا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو کیونکہ اس میں مجھ پر اتنی اتنی بار درود بھیجا جاتا ہے۔

ابن عجینہ کا واقعہ:

حسن بن موسیٰ خضری المعروف بہ ابن عجینہ کہتے ہیں میں جب حدیث لکھتا تو جلدی کی وجہ سے درود شریف چھوڑتا جاتا تھا، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہے کہ جب لکھتے ہو تو مجھ پر درود نہیں بھیجتے، جس طرح ابو عمرو طبرانی مجھ پر درود بھیجتا ہے، پھر میں بیدار ہوا تو مجھ پر گھبراہٹ طاری تھی، میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دی کہ میں ہر حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ درود ضرور لکھوں گا۔ یہ واقعہ ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے۔

ابن بشکوال ہی کے ہاں حسن بن موسیٰ مذکور سے اس طرح بھی منقول ہے کہ میں ایک مغربی کے لئے کتابت کرتا تھا، تو اس نے مجھے دیکھا کہ میں جب بھی حدیث لکھتا تو اس میں صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھتا تھا، اس نے کہا ورق ضائع نہ کیا کرو، یہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں لکھتا ہے، میں نے کہا مجھے اللہ کی قسم ہے میں اب کبھی بھی تیرا ایک ورق بھی نہ لکھوں گا۔

ابو طاہر مخلص کا واقعہ:

ابو علی حسن بن علی عطار کہتے ہیں ابو طاہر مخلص نے میرے لئے خود اپنے ہاتھ سے کچھ اجزاء لکھے، ان میں میں نے دیکھا کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً لکھا ہوا ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ میں نوعمری میں جب حدیث لکھتا تھا تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا، ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو میں ان کے سامنے حاضر ہوا، انہوں نے رُخ انور پھیر لیا، پھر میں نے سلام عرض کیا تو بھی چہرہ مبارک پھیر لیا، پھر میں دوسری جانب سے حاضر ہوا تو بھی مجھ سے رُخ پھیر لیا، میں تیسری بار سامنے ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری طرف التفات کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا اس لئے کہ تم اپنی تحریر میں میرے ذکر پر درود نہیں بھیجتے، بس اس وقت سے میں جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر لکھتا ہوں تو ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً بھی لکھتا ہوں۔ یہ واقعہ بھی ابن بشکوال نے نقل کیا ہے۔

قاسم بن محمد کا طریقہ:

ابن بشکوال ہی نے قاسم بن محمد کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب بھی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ لکھتے تو وہ بین السطور میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھ کر اس کے بعد "فَرَضِیَ اللہ عَنْ قَاسِمٍ وَغَفَرَلَهٗ" بھی لکھتے، مجھے ان کا یہ فعل بہت پسند آیا اور میں بھی اپنی کتابوں میں اکثر اس پر عمل کرتا۔ نَفَعَنَا اللّٰهُ بِذٰلِکَ وَجَعَلَ اَعْمَالَنَا لِوَجْهِهٖ۔

حمزہ کنانی کا واقعہ:

حمزہ کنانی کہتے ہیں میں حدیث لکھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک پر صلی اللہ علیہ لکھتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی تو فرمایا تمہیں کیا ہے کہ مجھ پر پورا درود نہیں بھیجتے ہو؟ اس کے بعد سے میں ہمیشہ صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھتا ہوں۔

یہ واقعہ ابن صلاح اور رشید عطار نے ذکر کیا ہے۔ اور ذہبی نے اپنی تاریخ میں حمزہ کے حالات میں ابن مندہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں انہیں یہ فرمایا کہ تم اپنی کتب میں مجھ پر مکمل درود نہیں لکھتے ہو۔

درود میں بخل کرنے کی سزا:

ابوزکریا یحییٰ بن مالک بن عائذی کہتے ہیں میرے بصرہ کے ایک دوست نے ہمیں بتایا کہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک صاحب حدیث لکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ لکھتے بلکہ صفحہ میں بخل کی وجہ سے درود شریف کو حذف کر جاتے تھے، بعد میں میں اسے ملا تو اس کا دایاں ہاتھ شل تھا، یہ واقعہ ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے۔

کتاب التمہید کے ایک نسخہ کا نقص:

نمیری کہتے ہیں میں نے ابوجعفر احمد بن علی مقری سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ میں نے ابوعمر بن عبدالبر کی کتاب التمہید کا ایک نسخہ دیکھا جس میں لکھنے والے نے جان بوجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کے ساتھ درود شریف چھوڑا ہوا تھا۔ اس نے اس نسخہ کو بیچنا چاہا تو اسی خامی کی وجہ سے اس کی قیمت بہت کم لگی اور اسے نقصان کے ساتھ بیچنا پڑا، نیز اس لکھنے والے کا علم بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی وفات کے بعد آگے نہیں چلایا، حالانکہ اس نے مضامین کو بہت اچھی طرح سے مرتب کیا ہوا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً۔

Marfat.com

مؤطا مالک کے ایک نسخہ کا نقص:

نمیری ہی کا کہنا ہے کہ میرے والد صاحب بتایا کرتے تھے ایک عالم نے مؤطا امام مالک کا ایک نسخہ تیار کیا تو اس میں یہ کوتاہی کی کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا وہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ''ص'' لکھ دیا، اور وہ نسخہ۔ ایک رئیس کے پاس لے گیا، جو کتب جمع کرنے کا بہت شوقین تھا اور اس نے ڈھیروں کتابیں خرید رکھی تھیں۔ یہ عالم اپنا نسخہ اس کے پاس اس امید کے ساتھ لے گئے کہ وہ اس کی قیمت دے گا، لہٰذا انہوں نے کتاب اسے پیش کی اس نے کتاب کو پسند کیا اور اس کا ایک بڑا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہو گیا مگر پھر اچانک وہ اس عالم کے اس فعل پر مطلع ہوا تو ان کا نسخہ واپس لوٹا دیا اور انہیں محروم لوٹایا اور معاوضہ کے اقرار کے بعد بدل گیا۔

سب کام اللہ پاک کی توفیق سے ہوتے ہیں، ہم اس کی بارگاہِ اقدس میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں درود پاک پڑھنے کا ایسا ذوق وشوق عطا فرمائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر تذکرے پر ہم درود پڑھیں اور کبھی اس میں کوتاہی نہ کریں۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ (آمین)

Marfat.com

خاتمۂ کتاب

(۱) فضائلِ اعمال سے متعلق ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا جواز، اس کی شرائط ودیگر اہم نکات کا بیان۔

(۲) درود شریف پر لکھی جانے والی کتابوں کے نام اور ان میں سے جو میرے مطالعہ میں رہیں ان کا بیان، نیز ان تمام کتب کا تذکرہ جن سے اس تالیف کیلئے استفادہ کیا گیا جو دنیا وآخرت کے نفع کی امید پر لکھی گئی اور میں نے اسے پانچ ابواب پر اس امید پر تقسیم کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حواسِ خمسہ میں اپنی حفاظت سے نوازیں گے اور میں نے اس کا نام "القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع" رکھا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ اس کے کاتب جامع، قاری وسامع سب کو نفع عطا فرمائیں۔ میرے ظاہر وباطن کو اخلاص سے مزین فرمائیں۔ مصیبتوں اور آزمائشوں میں میرے حامی وناصر ہو جائیں اور مجھے قیامت کے دن حضرت رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقوں میں سے اٹھائیں۔ مجھے اپنے فضل وکرم سے کتاب وسنت کی صحیح سمجھ عطا فرمائیں۔ صلی اللہ علیہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما.

فضائل وترغیب میں ضعیف حدیث پر عمل:

شیخ الاسلام ابوزکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الأذکار میں فرماتے ہیں کہ محدثین وفقہاء وغیرہ سب علماء کا کہنا یہ ہے کہ فضائل اور ترغیب وترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز بلکہ مستحب ہے جب تک وہ حدیث موضوع نہ ہو، البتہ احکام جیسے حلال وحرام، بیع ونکاح اور طلاق وغیرہ میں صرف صحیح یا حسن حدیث پر عمل ہوگا ہاں اگر کسی حکم میں محتاط پہلو کے اختیار کرنے کا مسئلہ ہو تو الگ بات ہے جیسے بیع کی بعض اقسام یا نکاح کی بعض مخصوص صورتیں جن کے بارے میں ضعیف احادیث وارد ہیں ان سے بچنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

Marfat.com

ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط:

ابوالعربی مالکی کا اس بارے میں اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ ضعیف حدیث پر مطلقاً عمل جائز نہیں ہے، میں نے اپنے شیخ مراد سے سنا ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کی تین شرطیں ہیں اور وہ شرائط انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے مجھے لکھ کر بھی دیں۔ پہلی شرط جو کہ سب کے نزدیک متفق علیہ ہے یہ ہے کہ اس حدیث کا ضعف شدید نہ ہو لہٰذا کذّاب اور وہ راوی جو کذب سے متہم ہیں اور جو راوی فحش غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں ان سب کی احادیث اس شرط کی وجہ سے خارج ہو گئیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ حدیث کسی عام قاعدہ کے تحت آتی ہو لہٰذا ایسی ضعیف احادیث جو کسی عام ضابطہ کے تحت نہیں آتیں وہ خارج ہو گئیں، تیسری شرط یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کے وقت اس کے ثابت ہونے کا اعتقاد نہ رکھے تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسی بات کی نسبت لازم نہ آئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمائی۔ شیخ مراد نے فرمایا آخری دو شرطیں ابن سلام اور ان کے ساتھی ابن دقیق العید سے مروی ہیں اور پہلی شرط پر علامہ علائی نے اتفاق نقل کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ضعیف حدیث پر اس وقت عمل کیا جائے گا جب اس کے علاوہ کوئی حدیث نہ ملے اور اس سے ٹکرانے والی حدیث بھی نہ ہو، اور ان سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب ضعیف حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہ ملے تو ہمارے نزدیک فقہاء کی رائے زیادہ پسندیدہ ہے۔

علامہ ابن حزم نے کہا ہے کہ تمام احناف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ رائے اور قیاس کے مقابلہ میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا اَولیٰ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کسی ایسے شہر میں ہے جہاں حدیث بیان کرنے والا ایسا شخص ہے جس کے ہاں صحیح وغیر صحیح کی کوئی تمیز نہیں ہے اور ایک شخص وہاں صاحب رائے ہے تو وہ کس سے پوچھے؟ فرمایا وہ اس حدیث والے سے پوچھے، رائے والے سے نہ پوچھے۔

ابوعبداللہ بن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوداؤد جو کہ سنن ابی داؤد کے مؤلف اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں سے نقل کیا ہے کہ انہیں جب کسی باب میں ضعیف سند کے علاوہ کچھ نہ ملے تو وہ اس ضعیف سند کو لے لیتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک ضعیف حدیث آدمیوں کی آراء سے قوی تر ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ ضعیف حدیث کے بارے میں تین مذہب ہیں:

(۱) ضعیف حدیث پر مطلقاً عمل جائز نہیں ہے۔

(۲) جب کسی باب میں ضعیف حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہ ہو تو ضعیف پر عمل کرنا مطلقاً جائز ہے۔

(۳) جمہور کا مذہب یہ ہے کہ فضائل میں مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ احکام میں جائز نہیں ہے۔ واللہ الموفق۔

موضوع حدیث کا حکم:

موضوع حدیث پر نہ تو کسی حال میں عمل جائز ہے اور نہ اس کا روایت کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کی روایت کے ساتھ اس کی استنادی حیثیت بھی واضح کر دی جائے تو پھر اس کا روایت کرنا جائز ہے، جیسا کہ اپنی اس تالیف میں ہم نے کیا ہے کیونکہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی منقول ہے کہ جس نے میری حدیث اس حال میں بیان کی کہ اس کے بارے میں اسے جھوٹ ہونے کا گمان ہے تو وہ آدمی دو جھوٹوں میں سے ایک ہے (یا وہ آدمی جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے) (رواہ مسلم)، اب جو آدمی کسی حدیث کے موضوع ہونے کے گمان کے باوجود اس کی وضاحت کئے بغیر اس حدیث کو روایت کر دے اس کے لئے یہ وعید کافی ہے جو مذکورہ حدیث پاک میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جھوٹی حدیث گھڑنے والے کا حصہ دار فرمایا ہے۔ اور جو آدمی کسی حدیث کے موضوع ہونے کے یقین کے باوجود اسے بیان کرے تو اس کے لئے کہیں شدید ترین وعید ہوگی۔

راوی کے لئے تنبیہ:

امام مسلم اپنی صحیح کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ ''خبردار! ہر راوی پر واجب ہے کہ وہ صحیح وغیر صحیح روایات کی تمیز حاصل کرے، ثقہ وغیر ثقہ راویوں کا تعارف حاصل کرے تاکہ وہ صرف اسی حدیث کو روایت کرے جس کی سند کی صحت و راویوں کا معتمد ہونا اسے معلوم ہو اور جو غیر معتمد و بدعتیوں سے منقول ہو اسے چھوڑ دے۔'' میں کہتا ہوں کہ امام مسلم کی بات مذکورہ بالا حدیث پاک کے مدلول و مفہوم کے عین مطابق ہے۔ واللہ الموفق۔

Marfat.com

ضعیف حدیث کی روایت کی شرط:

علامہ ابن صلاح نے کہا ہے کہ ضعیف حدیث کی روایت بھی اس وقت جائز ہے جب باطن میں اس کے صحیح ہونے کا احتمال ہو چنانچہ انہوں نے موضوع حدیث کی روایت کے جائز نہ ہونے کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ "بخلاف ضعیف احادیث کے کہ جن کا باطن میں صحیح ہونا ممکن ہے۔"

اب اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ علامہ ابن صلاح نے ضعیف حدیث کی روایت کے جائز ہونے کے لئے جس باطنی صدق کے احتمال کی قید لگائی ہے اس احتمال کی کیا حیثیت ہے، کیا صدق کا ایسا احتمال ضروری ہے جو اس کے کذب کے احتمال سے قوی ہو یا صدق و کذب دونوں احتمال برابر ہوں یا برابر نہ ہوں؟

ہمارے شیخ، شیخ الاسلام، خاتمۃ الحفاظ ابوالفضل ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ مقام محل نظر ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے کلام اور مذکورہ بالا حدیث کے مدلول سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضعیف حدیث میں صدق کا احتمال اگر ضعیف ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

کمزور سند والی حدیث کی روایت:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابو محمد عبداللہ عبدالرحمٰن دارمی سے حضرت سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے کوئی حدیث بیان کی اور اسے معلوم ہے کہ اس کی سند میں خطا ہے تو کیا وہ آدمی اس حدیث کی وعید میں داخل ہوگا؟ یا جس حدیث کو تمام راوی مرسلاً روایت کرتے ہیں اور ایک راوی نے اس کی سند بیان کی یا اس کی سند تبدیل کر کے بیان کی تو وہ بھی اس حدیث کی وعید میں داخل ہے؟

تو انہوں نے فرمایا نہیں ایسے لوگ اس وعید میں داخل نہیں ہیں بلکہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی حدیث بیان کرے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اصل معلوم نہ ہو تو اس آدمی کے بارے میں اندیشہ ہے کہ وہ مذکورہ بالا حدیث کی وعید میں داخل ہوگا۔

ائمہ ناقدین کے حکم کا محل:

یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ ائمۂ ناقدین جب کسی حدیث پر صحت وغیرہ کا کوئی حکم لگاتے ہیں تو یہ حکم اس حدیث کی سند پر ہوتا ہے متن پر نہیں ہوتا چنانچہ علامہ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ صحیح حدیث کی تعریف کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

Marfat.com

''جب ائمۂ ناقدین کہیں کہ ''یہ خدیث صحیح ہے'' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کی سند مذکورہ تمام اوصاف کے ساتھ متصل ہے مقطوع نہیں ہے..... آگے چل کر کہتے ہیں کہ..... جب ائمہ ناقدین کسی حدیث کے بارے میں کہیں کہ ''یہ غیر صحیح ہے'' تو یہ اس بات کا قطعی فیصلہ نہیں ہے کہ یہ حدیث فی نفسہٖ بھی جھوٹی ہے کیونکہ کبھی ایسی حدیث فی نفسہٖ سچی ہوتی ہے اور صحیح نہ ہونے کا حکم لگانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی سند مذکورہ شرط کے مطابق صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

جس آدمی تک فضائل اعمال کی کوئی روایت پہنچے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اس پر عمل کرے جیسا کہ علامہ نوویؒ نے کہا ہے، اگر چہ ایک ہی مرتبہ عمل کر لے تا کہ وہ اس فضیلت کے کام پر عمل کرنے والوں میں سے ہو جائے، بالکل اس کا تارک نہ بنے بلکہ جتنا ہو سکتا ہے اس پر عمل کر لے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے اور اس کی صحت پر بھی اتفاق ہے کہ ''جب میں تمہیں کسی کام کا حکم کروں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو۔''

فضیلت کے گمان پر عمل کرنا:

ہم نے حسن بن عرفہ کے جزء میں ایک حدیث نقل کی ہے جس میں عرفہ کہتے ہیں مجھ سے خالد بن حیان رقی ابوزید نے فرات بن سلیمان اور عیسیٰ بن کثیر سے ان دونوں نے ابورجاء سے، اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی بات پہنچی جس میں کسی عمل کی فضیلت تھی اور اس آدمی نے اس پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے ثواب کی امید کے ساتھ اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔ اگر چہ واقعہ میں وہ خبر سچی نہ ہو۔

امام الرحلۃ ابوعبداللہ محمد بن احمد خلیلی نے مجھے اپنے بعض مراسلے بھیجے تو ان میں ایک یہ تھا کہ میں نے ابوالفتح بکری کی خدمت میں حاضر ہو کر سنا کہ انہوں نے کہا ہمیں ابوالفرج بن صیقل نے خبر دی انہوں نے ابوالفرج بن کلیب سے، انہوں نے ابوالقاسم عمری سے، انہوں نے ابوالحسن بن مخلد سے، انہوں نے کہا ابوعلی الصفا نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا ہم سے ابوعلی حسن بن عرفہ نے حدیث بیان کی پھر انہوں نے اور خالد نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کی اور میں نے ان دونوں کے بارے میں جرح بھی پڑھی ہے اور ابورجاء غیر معروف ہے۔ البتہ ابوالشیخ نے اسے بشر بن عبید

Marfat.com

عن ابی الزبیر عن جابر کے طریق سے ذکر کیا ہے۔لیکن بشر متروک ہے اور کامل بن طلحہ جحدری نے بھی یہی حدیث اپنے معروف نسخہ میں عباد بن عبدالصمد کے حوالہ سے نقل کی ہے جو کہ متروک ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔ابواحمد بن عدی نے اس حدیث کو بزیغ عن ثابت عن انس کے طریق سے نقل کیا ہے اور اسے منکر کہا ہے۔اسی طرح ابویعلی نے بھی ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں کہ مَنْ بَلَغَهٗ عَنِ اللهِ فَضِيْلَةٌ فَلَمْ يُصَدِّقْ بِهَالَمْ يَنَلْهَا ''جسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی عمل کی فضیلت پہنچی اور اس نے اس کی تصدیق نہ کی تو وہ اس فضیلت کو حاصل نہ کرسکا۔''

اور حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی احادیث میں مذکورہ بالا حدیث کے شواہد موجود ہیں۔

درود شریف کے بارے میں لکھی جانے والی کتابیں

متقدمین کی کتب اور ان سے استفادہ:

درود شریف کے بارے میں علماء کی ایک بڑی جماعت نے کتابیں لکھی ہیں، جیسے اسماعیل قاضی، ابوبکر ابن ابی عاصم نبیل، ابوعبداللہ نمیری مالکی کی کتاب ''اَلْاِعْلَامُ بِفَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، ابن بشکوال کے شاگرد ابومحمد بن جبر بن محمد بن جبر بن ہشام قرطبی جو کہ ثقہ ہونے میں، علم وفضل ودیانت میں معروف تھے اور ۶۳۰ھ میں فوت ہوئے، ابوعبداللہ ابن قیم حنبلی نے بھی اپنی کتاب ''جلاء الأفهام'' میں اس پر لکھا ہے، عمدۃ وغیرہ کے شارح تاج ابوحفص عمر بن علی فاکہانی مالکی کی کتاب ''اَلْفَجْرُ الْمُنِيْر فی الصَّلٰوةِ عَلَى الْبَشِيْرِ وَالنَّذِيْرِ'' ابوالقاسم بن احمد بن ابی القاسم بن بنون قرشی مالکی تیونسی جو کہ شہاب احمد بن یحییٰ بن فضل اللہ کے ہم عصر تھے، انہوں نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے ''فضل التسلیم علی النبی الکریم'' حافظ ابوالعباس احمد بن معد بن عیسی بن وکیل تجیبی، اندلسی، اقلیشی نے بھی ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''انوار الآثار المختصة بفضل الصلاة على النبى المختار'' شہاب بن ابی حجلہ حنفی شاعر کی کتاب ''دفع الفقمة فی الصلاة على نبى الرحمة'' القاموس المحیط اور سفر السعادۃ وغیرہ کے مصنف المجد فیروز آبادی اللغوی نے ''اَلصَّلَاةُ والبِشْر فی الصلوٰة على سيد البَشَر'' لکھی، یہ تمام وہ کتب ہیں جو میرے طالعہ سے گزر چکی ہیں۔ان کے علاوہ

Marfat.com

ابوالحسین بن فارسی لغوی، ابن الشیخ بن حیان الحافظ اور حافظ ابن موسیٰ المدینی نے بھی اس پر کتابیں لکھی ہیں۔ ابوالقاسم بن بشکوال الحافظ نے بھی ایک لطیف رسالہ لکھا جس کا نام ''القربة الی رب العالمین بالصلاة علی سید المرسلین صلی اللّٰہ علیه وعلیٰ آله و صحبه اجمعین'' ہے۔ المختارۃ وغیر کے مؤلف ابوعبداللہ ضیاء مقدسی نے بھی لکھا ہے۔ حافظ و ماہر انساب ابواحمد دمیاطی، حافظ ابوالفتح بن سید الناس یعمری، اور حافظ محبّ طبری نے بھی اس موضوع پر لکھا ہے۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن تجیبی ساکن تلمسان جن کی وفات ۶۱۰ھ میں ہے نے بھی درود وسلام کے فضیلت پر چالیس احادیث جمع کی ہیں، ان سب سے میں نے جو کچھ نقل کیا ہے وہ بالواسطہ ہے کیونکہ بلاواسطہ میں ان سے شناسائی نہیں رکھتا۔

تبصرہ:

مذکورہ صدر دس کتابوں میں سے پہلی دوتو بہت معمولی ضخامت کے رسالے ہیں مگر تیسری کتاب ان سے کہیں زیادہ مفید وضخیم ہے کیونکہ اس کے مندرجات میں تکرار بھی ہے اور روایات کے ساتھ ان کی اسناد بھی ہیں۔ چوتھی کتاب میں بہت سارے ایسے عجائب وغرائب منقول ہیں جن کا مصنف نے حوالہ ذکر نہیں کیا میں نے مصنف کے اعتماد پر ان میں سے بعض چیزیں لے لی ہیں۔ پانچویں کتاب اپنے مضامین کے لحاظ سے بہت ہی عمدہ ہے مگر اس میں طوالت بہت ہے جیسا کہ اس کے مصنف کی عام عادت ہے۔ چھٹی کتاب میں بارہ ابواب ہیں جن میں سے پہلے پانچ تو رحمت کے موضوع پر ہیں اور باقی میں سے بعض میں احکام ہیں، بعض میں سیرت ہے البتہ ساتویں باب میں ہمارے موضوع کے متعلق کافی مواد وفوائد ہیں، آٹھویں باب میں چالیس احادیث ہیں، نواں باب طاعون کے واقعات وغیرہ سے متعلق ہے اور پوری کتاب کی ضخامت کے تہائی سے بھی کچھ زیادہ ضخامت اسی باب کی ہے۔

ان میں سے دسویں کتاب اپنے موضوع پر بہت ہی عمدہ کتاب ہے اگرچہ اس میں مذکورہ احادیث پر لگائے گئے احکام کے بارے میں علماء ان سے مختلف ہیں اور بعض نادر الفاظ کی احادیث بھی بغیر حوالہ کے اس میں موجود ہیں لیکن بہرحال مجموعی طور پر بڑی حسین تصنیف ہے، اس کا اختتام غارثور والے واقعہ پر ہوا ہے کیونکہ مصنف نے اس کتاب کی تصنیف کی وجہ بھی یہی بتلائی ہے کہ جب انہوں نے اپنے بعض احباب کے ساتھ غارِ ثور کی زیارت کے سفر کا ارادہ کیا تھا تب یہ کتاب تصنیف ہوئی تھی۔

Marfat.com

بہر حال مذکورہ بالا تمام کتب میں سے سب سے زیادہ عمدہ ومفید کتاب پانچویں ہے۔

اپنی کتاب کی تکمیل کے بعد مجھے اپنے ایک بڑے پایہ کے محدث دوست کی کتاب ''الرقم المعلم'' مل گئی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے مواقع کا ذکر تھا اور ادھر میں بھی اپنی کتاب کا ایک پورا باب اسی عنوان سے لکھ چکا تھا، اس لئے اس کتاب سے صرف دو تین مقامات ہی قابل استفادہ ملے باقی تو زیادہ تر فقہاء کی عبارتوں کے اقتباسات ہی تھے، اللہ تعالیٰ مصنف کی کاوش کو نفع مند بنائے۔ میرے ایک معتمد دوست نے بتایا کہ میرے پاس درود شریف کے موضوع پر ابن جملہ کی ضخیم کتاب موجود ہے۔

القول البدیع کے مآخذ:

مذکورہ بالا تفصیل ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میری کتاب کے قاری کو یہ معلوم ہو سکے کہ اس کتاب کے مآخذ کیا ہیں تا کہ جو کتابیں مجھے نہیں مل سکیں اگر اس کے لئے ممکن ہو تو ان سے استفادہ کرے اور جو بات نئی ہو وہ میری اس کتاب کے ساتھ میں بڑھا دے لیکن یہ کام دقتِ نظر سے کرنے کا ہے ایسا نہ ہو کہ قاری جس بات کو نیا سمجھ کسی دوسری کتاب سے لے رہا ہو وہ پہلے سے میری کتاب میں موجود ہو۔

جب میری اس کتاب کے نسخے مختلف علاقوں میں پھیل گئے تو مکہ مکرمہ کے حافظ ومحدث جو ماشاء اللہ خیر کے کاموں میں بہت جلدی حصہ لینے والے ہیں انہوں نے ابن بشکوال کی کتاب کا ایک نسخہ مجھے بھیج دیا جو دو رجسٹروں پر مشتمل تھی، اس میں روایات کی اسناد بھی دی گئی تھیں چنانچہ اس سے بھی میں نے ضرورت کی چیزیں لے لیں۔ بعد میں مجھے ابن فارس کی کتاب ملی جو صرف چار اوراق پر مشتمل تھی اور اس میں زیادہ تر اس طویل حدیث کا متن اور تشریح تھی جو ہم نے باب اول میں درج کی ہے۔ شیخ ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان کی کتاب ''الفوائد المدنية فی الصلاة علی خير البرية'' کی کتاب بھی ملی اس سے بھی استفادہ کیا۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل و ماتوفیقی الا باللہ علیه توکلت والیه انیب.

مذکورہ تمام کتب کے علاوہ میں نے اپنی اس تالیف میں درج ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی کی سنن صغری و کبریٰ، ابن ماجۃ، مؤطا مالک، مسند شافعی، مسند احمد جو کہ سب سے اعلیٰ درجہ کی مسند ہے، شرح معانی الآثار للطحاوی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، صحیح حاکم، صحیح ابی عوانۃ، سنن بیہقی، سنن دار قطنی، سنن سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبۃ، مصنف عبدالرزاق، سنن دارمی، مسند الفردوس دیلمی، المجالسۃ للدینوری، ترغیب ابن زنجویہ، ترغیب ابن شاہین، ترغیب تیمی، ترغیب منذری، شعب الایمان قصری، شعب الایمان حلیمی، شعب الایمان بیہقی، کتاب الشفاء قاضی عیاض، خلافیات بیہقی، الدعوات بیہقی، الدعوات طبرانی، تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیر ابن کثیر، وغیرہ شیخ ابن حجر کی تخریج الرافعی وغیرہ، الموضوعات ابن جوزی، الاحادیث الواھیۃ ابن جوزی، مجمع الزوائد ہیثمی، معاجم ثلثہ طبرانی و مسانید ثلثہ احمد، بزار اور ابو یعلیٰ کے زوائد، عدنی، حمیدی، طیالسی، مسدد، ابن منیع، ابن ابی شیبۃ، عبد اور حارث کے مسانید کے زوائد پر مشتمل ''المطالب العالیہ فی زوائد المسانید الثمانیۃ، اور مسانید ثمانیہ کی وہ زوائد جن پر ہمارے شیخ بھی مطلع نہ ہو سکے اور دیگر حضرات نے ذکر کی ہیں جیسے اسحاق بن راہویہ، حسن بن سفیان، محمد بن ہشام السدوسی، محمد بن ہارون رویانی، ہیثم بن کلیب وغیرہ، تہذیب الآثار للطبری، ترتیب الاحادیث الحلیہ الہیثمی، ترتیب الکتب الاربعۃ الغیلانیات والخلعیات، فوائد تمام، ہیثمی کی افراد الدار قطنی، المختارۃ للضیاء المقدسی، عمل الیوم واللیلۃ للمعمری، عمل الیوم واللیلۃ لابی نعیم، عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی، کتاب الاذکار للنووی، تخریج الاذکار شیخ ابن حجر جو ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی، ادب المفرد للبخاری، ادب المفرد للبیہقی، کتاب الصلاۃ لعبدالرزاق طبسی، الاطراف للمزی، الاطراف لشیخ ابن حجر۔ اور شروحِ حدیث میں سے ہمارے شیخ شیخ الاسلام خاتمۃ الحفاظ الاعلام ابوالفضل بن حجر کی شرح بخاری، اور اس کتاب میں جہاں بھی ''ہمارے شیخ'' کا لفظ آیا ہے اس سے مراد علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ شرح مسلم للنووی، شرح مسلم للزواوی، شیخ الاسلام ابوزرعۃ بن عراقی کی شرح ابوداؤد، علامہ خطابی کی معالم السنن، منذری کا حاشیہ سنن، اور ابن قیم کا حاشیہ سنن، ابن عربی کی شرح ترمذی لیکن مجھے یہ کامل کتاب نہیں مل سکی تھی۔ ابوالفضل ابن العراقی کی شرح ترمذی، دمیری کی شرح ابن ماجۃ، مغلطائی کی شرح ابن ماجۃ لیکن یہ بھی کامل نہیں ہے اگر یہ شرح کامل ہوتی تو بڑی مفید عام ہوتی، علامہ برہان الدین حلبی کی شرح شفاء جو کافی حد تک تہذیب کی محتاج ہے چنانچہ ہمارے بعض محقق مشائخ نے اس کا اختصار کیا ہے جو طلبہ میں متداول ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے مستفید فرمائیں۔ ان کے علاوہ غریب الفاظ کی شرح پر مشتمل کتب

Marfat.com

میں علامہ ابن اثیر کی النہایۃ اور جوہری کی الصحاح وغیرہ، فقہ میں زرکشی کی الخادم کے بعض مقامات، شرح ابن حاجب، ابن قدامہ کی المغنی، سروجی کی شرح ہدایۃ وغیرہ۔

اسماء الرجال میں شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تہذیب التہذیب، لسان المیزان، اور تعجیل المنفعت، ثقات ابن حبان، ابن ابی حاتم کی الجرح والتعدیل، ابواحمد بن عدی کی الکامل، خطیب بغدادی اور ذہبی کی تواریخ وغیرہ، علل میں دارقطنی کی العِلَل اور ابن ابی حاتم وغیرہ کی کتب و اجزاء، فوائد، مشیخات ومعاجیم جن کا احاطہ کرنا طوالت سے خالی نہیں ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَالطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الرُّشْدِ
وَالآلِ وَالابرارِ اَعْدَادَالحِصٰی وَالرَّمْلِ وَالْقَطْرِ الَّذِیْ لَمْ یُعَدِّ

ترجمہ: اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی طیب و طاہر آل و اولاد اور صالح امتیوں پر سنگریزوں، ریت کے ذروں اور بارش کے قطروں کی طرح بے شمار درود بھیجے۔

ہماری مدد کی جگہ بارگاہِ الٰہی ہے۔ اسی ذات والاصفات پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور اسی سے ہی ہم صراط مستقیم پر چلنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجنے کی توفیق کی درخواست کرتے ہیں اور یہی ہماری کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" کی آخری بات ہے۔

کتاب کا مؤلف اللہ تعالیٰ سے اس کاوش سے نفع مند فرمائے اور سنت نبویہ کی اشاعت کے لئے اس کی مدد فرمائے، یہ واضح کرتا ہے کہ اس کتاب کی تحریر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور مدد کے ساتھ خود مؤلف ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی مصری شافعی ابزی کے ہاتھوں رمضان المبارک ۸۶۰ھ میں تکمیل پذیر ہوئی ہے۔ البتہ جو اضافے کئے گئے وہ اس تاریخ کے بعد کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف کو، اس کے والدین کو، اس کے احباب واقارب کو اس سے نفع عطا فرمائے، اجر جزیل سے نوازے اور حساب کے دن اپنی کریمی وسخاوت کے صدقے ان سب سے درگزر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ بڑی کریم ووھاب ذات ہے۔

Marfat.com

حواشی

(۱) وقد ضعفه غير واحد. وقال البخاری ليس بالقوی يتكلمون فيه روی مناكير انتهی وقد رويناه فی الترغيب للتيمی بسند ليس فيه محمد لكنه ضعيف أيضاً ولفظه.

(۲) وقد أخرجه الدارقطنی والبيهقی وقالا ضعيف ورواه الحافظ ابوبكر الاسماعيلی فی جمعه لحديث الاعمش بلفظ إلا أنه قال:وان محمداً رسول الله ويصلی علی ، وفی سنده عمرو بن شمر وهو متروک.

ابوموسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث مشہور ہے اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الگ الگ طرق سے درود کے ذکر کے بغیر مروی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث حضرت عثمان بن عفان اور حضرت معاویہ بن قرۃ عن ابیہ عن جدہ، حضرت براء بن عازب اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طرق سے بھی مروی ہے آخری دو حضرات کی روایت کتاب الدعوات للمستغفری میں مروی ہے۔ نیز یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۳) وسنده ضعيف وسيأتی.

(۴) بسند ضعيف.

(۵) وفی سنده مطرح بن يزيد وهو ضعيف.

(۶) رواه احمد بن موسی الحافظ بسند ضعيف وقد تقدم باختصار في الباب الثاني.

(۷) ذكره ابن بشكوال بسند ضعيف.

(۸) اس حدیث کو دارقطنی وغیرہ نے موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ وهو ضعيف. درود شریف کے بغیر یہ حدیث سنن ابی داؤد وغیرہ میں موجود ہے۔

(۹) أخرجه ابن بشكوال بسند ضعيف.

(۱۰) اسے سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ اور حاکم نے نقل کیا ہے اس کی سند صحیح وقوی ہے۔

(۱۱) اسے دارقطنی نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۱۲) وفيه عمرو بن شمر وهو متروک رواه عن جابر الجعفی وهو ضعيف وقد اختلف عليه فقيل عنه عن أبی جعفر عن أبی مسعود و سيأتی قريباً.

(۱۳) ومن طريقه ابن بشكوال والحاكم فی مستدركه وقال ليس هذا الحديث علی شرطهما لأنهما لم يخرجا لعبد المهيمن انتهی وقال الدارقطنی عقب تخريجه عبدالمهيمن ليس بالقوی قلت وقد أخرجه الطبرانی وأبو موسی المدينی من رواية أخيه أبی بن عباس بن

Marfat.com

سهل عن أبيه عن جده وصححه المجد الشيرازى وفى ذلک نظر لأنه انما يعرف من رواية عبدالمهيمن والعلم عندالله تعالىٰ.

(۱۴) اسے دارقطنی اور بیہقی نے جابر جعفی کے طریق سے نقل کیا ہے۔ وقالا ضعيف.

(۱۵) وقال هو على شرط مسلم وفى موضع آخر على شرطهما ولا اعرف له علة.

(۱۶) اسے حسن بن شبیب عمری نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں نقل کیا ہے اور عقبہ ہی کے طریق نے ابن بشکوال نے بھی جید سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(۱۷) ولم اقف على سنده.

(۱۸) أخرجه احمد والترمذى وقال حسن وليس اسناده بمتصل وهو عندنا فى حديث الفاكهى ومن طريقه أخرجه ابن بشكوال.

(۱۹) أخرجه الطبرانى وابن السنى وسنده ضعيف جداً.

(۲۰) وأعله النسائى برواية المقبرى له عن ابى هريرة عن كعب وذكر انها أولى بالصواب افاده شيخنا وحكى فيه غيره ذلک وقال قد خفيت هذه العلة عن مع صحح الحديث لكن فى الجملة هو حسن لشواهده انتهى ملخصاً.

(۲۱) رواه الحارث بن ابى اسامة وفى سنده انقطاع مع انه موقوف.

(۲۲) وفيها صدقة بن عبدالله السمين.

(۲۳) وفيه اسحاق ابن عبدالله بن كيسان وهو لين الحديث.

(۲۴) اسے عبدالرزاق نے تو اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے مختصراً نقل کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی لیث بھی ہے اور اس بارے میں کچھ وضاحت دوسرے باب میں گزر چکی ہے۔

(۲۴) أخرجه الديلمى ولا يصح.

(۲۵) وفي لفظ لابن عدي في الكامل بسند ضعيف.

(۲۶) أخرجه الخطيب وذكره ابن الجوزي في الاحاديث الواهية.

(۲۷) أخرجه ابن شاهين بسند ضعيف وقد تقدم في الباب الثاني بدون ذكر يوم الجمعة وعزاه صاحب مسند الفردوس للنسائي بهذا اللفظ فوهم.

(۲۸) أخرجه التيمى فى ترغيبه وابو الشيخ ابن حبان فى بعض اجزائه والديلمى فى مسنده من طريقه وسنده ضعيف.

(۲۹) والظاهر عدم صحته.

(۳۰) اس روایت کو تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے۔ وفي سنده لين.

(۳۱) اس حدیث کو ابن بشکوال نے نقل کیا ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جسے میں نہیں جانتا۔

(۳۲) اسے علامہ مجدالدین لغوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے میں ان کے بعد کی سند پر مطلع نہیں ہو سکا۔

(۳۳) اخرجه الديلمي وسنده ضعيف.

(۳۴) اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے جسے سلفی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند میں قاسم ملطی ہے جو کہ کذاب ہے۔

(۳۵) اس حدیث کو ابن شاہین نے افراد میں، ابن بشکوال نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کے طریق سے، ابوالشیخ نے، الضیاء نے بھی دارقطنی کے طریق سے افراد میں، دیلمی نے مسند الفردوس میں اور ابو نعیم نے بھی نقل کیا ہے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ ازدی کے ہاں بھی یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ضعیف ہے مگر سند اور ہے۔ ابوسعید نے شرف المصطفیٰ میں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۳۶) وأحسبه غير صحيح.

(۳۷) اس حدیث کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ اور یہ مرسل ہے۔

(۳۸) ولم اقف على أصله وأحسبه غير صحيح بل أجزم ببطلانه والله اعلم.

(۳۹) یہ حدیث ابوموسیٰ مدینی نے نقل کی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

(۴۰) قلت: و آثار الوضع عليه لائحة ولا قوة الا بالله.

(۴۱) اسے بیہقی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

(۴۲) قلت: ولم اورد هذه وشبهه إلا للتنبيه على وهائه والله المستعان.

(۴۳) ولم اقف لذلک على اصل اعتمده والله اعلم.

(۴۴) اسے دارقطنی، شافعی اور اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ علیہم نے نقل کیا ہے۔ واسناده ضعيف.

(۴۵) وقال البيهقي في الشعب هذا متن غريب ليس في اسناده من ينسب الى الوضع انتهى وكلهم موثوقون لكن فيهم الطلحي وهو مجهول وصوب البيهقي أن اسمه عبدالله بن محمد والعلم عندالله تعالى.

(۴۶) رواه ابو يوسف الجصاص في فوائده ومن طريقة ابن الجوزي في الموضوعات وقد قال الحافظ محب الدين الطبري في الاحكام له أخرجه ابو منصور في جامع الدعاء الصحيح قلت: وهذا عجيب وَبالله التوفيق.

(۴۷) قلت وهو موطن حسن لكن ليس في هذه القصة ما يشهد لذلک والله اعلم.

(۴۸) ولم يذكر رضي الله عنه في ذلک دليلاً خاصاً.

(۴۹) أخرجه اسماعيل القاضي بسند ضعيف.

(۵۰) وكذا الضياء في المختارة وقال لا اعرف هذا الحديث الا بهذا الطريق وهو غريب جداً أو في رواته من فيه بعض المقال انتهى، وقال ابن القيم انه معروف من قول ابى جعفر وانه اشبه والله اعلم.

(۵۱) مما لم اقف على أصله.

(۵۲) ممالم اقف على أصله.

(۵۳) قلت واولها مستند جيد وباقيها ليس بذلک والله اعلم.

(۵۴) اسے عبد بن حمید اور بزار دونوں نے اپنی اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ عبدالرزاق نے اپنی جامع میں، ابن ابی حاتم نے کتاب الصلوٰۃ میں، تیمی نے ترغیب میں، طبرانی و بیہقی نے شعب میں، ضیاء نے اور ابونعیم نے حلیہ میں نقل کیا ہے اور ابونعیم کے حوالہ سے دیلمی نے بھی ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

كلهم من طريق موسى بن عبيدة الربذي وهو ضعيف والحديث غريب.
(٥٤) وسنده مرسل أو معضل فإن كان يعقوب أخذه عن غير موسى تقوت به رواية موسى والعلم عندالله تعالىٰ.
(٥٥) وفى سنده من لا يعرف وقد اخرجه الواحدى ومن طريقه عبدالقادر الرهاوى فى اربعين ، وفى سنده من لا يعرف أيضاً. قلت والظاهر ان حكمه حكم المرفوع لأن مثل هذا لا يقال من قبل الرأى كما صرح به جماعة من أئمة اهل الحديث والأصول وايضاً فان حديث فضالة المشار اليه يدل على قوة رفعه لأنه بلفظه.
(٥٦) مما لم أقف على تخريجه أنه قال.
(٥٧) مما لم اقف على أصله.
(٥٨) رواه البيهقى فى الشعب وأبو القاسم التيمى وابن أبى شريح وابن بشكوال وغيرهم من رواية الحارث الاعور عنه وقد ضعفه الجمهور وروى عن احمد بن صالح توثيقه و أخرجه الطبرانى فى الأوسط والبيهقى فى الشعب من رواية الحارث وعاصم بن ضمرة كلاهما عن على ورواه الطبرانى أيضاً والهروى فى ذم الكلام له وأبو الشيخ والديلمى من طريقه والبيهقى أيضاً فى الشعب وابن بشكوال كلهم موقوفاً باختصار كل دعاء محجوب حتى يصلى على محمد و آل محمد صلى الله عليه وسلم والموقوف اشبه.
(٥٩) ممالم اقف على أصله لكن آخره معروف كما تقدم.
(٦٠) رواه الطبرانى وابن عدى وابن السنى فى اليوم والليلة والخرائطى فى المكارم وابن ابى عاصم و ابو موسى المدينى وابن بشكوال وسنده ضعيف وفى رواية بعضهم ذكرالله من ذكرنى بخير قلت وقد اخرجه ابن خزيمة فى صحيحه وذلك عجيب لأن اسناده غريب وفى ثبوته نظر والله الموفق.
(٦١) أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس له بسند ضعيف و عند ابن بشكوال من حديث ابن عباس مرفوعاً مثله الى قوله الايسر وقال بعده طيراً اكبر من الذباب واصغر من الجراد يرفرف تحت العرش يقول اللهم اغفر لقائلها ، وسنده كما قال المجد اللغوى لا بأس به سوى أن فيه يزيد بن ابي زياد وقد ضعفه كثيرون لكن اخرج له مسلم متابعة والله اعلم.
(٦٢) وفي سنده من اتهم بالوضع، ولايصح.
(٦٣) أخرجه أبوموسى المديني بسند ضعيف.
(٦٤) أخرجه الديلمى هكذا وسنده ضعيف وهو عند ابن بشكوال وأوله من هم بامر فشاور فيه وفقه الله لرشد امره ومن اراد أن يحدث فذكر مثله سواء.
(٦٥) أخرجه ابن بشكوال بسند منقطع.
(٦٦) ولكن سنده واه بمرة وقد ذكره الحافظ ابوالفرج فى كتابه قلت واصح اسانيده ما رواه هشيم بن ابى ساسان عن ابن جريج عن عطاء قوله.
(٦٧) اخرجه الترمذى وابن ماجة والطبرانى وعبدالرزاق الطبسى فى الصلاة له من طريق ابى بكر الشافعى وغيرهم وقال الترمذى غريب وفى اسناده مقال وفائد يضعف فى

Marfat.com

الحديث انتهى. وقد توسع ابن الجوزى فذكر هذا الحديث فى موضوعاته وفى ذلك نظر فقد رواه الحاكم من حديثه وقال فائد كوفىٌ عداده فى التابعين رأيت جماعة من اعقابه وحديثه مستقيم الا أن الشيخين لم يخرجا له وإنما اخرجت حديثه شاهداً انتهى. وقال ابن عدى هو مع ضعفه يكتب حديثه وقد جاء من حديث انس كما سأذكره وفى الجملة هو حديث ضعيف جداً يكتب فى فضائل الاعمال وأما كونه موضوعاً فلا.

(٦٨) أخرجه الديلمى فى مسنده وأبوالقاسم التيمى فى ترغيبه بسند ضعيف وهو عند عبد الرزاق الطبسى بسند واه بمرة ولفظه قال.

(٦٩) رواه ابو موسى المدينى هكذا موقوفاً والنميرى.

(٧٠) أخرجه البيهقى فى الدلائل وهو من رواية ابى امامة عن عمه عثمان بن حنيف كما صرح به البيهقى ايضاً وكذا النميرى والنسائى فى اليوم والليلة وفى روايتهم ايضاً النسائى وابن ماجة والترمذي وقال حسن صحيح غريب و احمد وابن خزيمة والحاكم وقال صحيح على شرطهما والبيهقى فى الدلائل كلهم من طريق عمارة بن خزيمة بن ثابت عن عثمان بن حنيف نحوه.

(٧١) وقال غريب قلت بل ضعيف جداً.

(٧٢) أخرجه الترمذى فى جامعه هكذا وقال غريب والحاكم فى صحيحه وقال. صحيح على شرطهما وتعقبه الذهبى فقال هذا حديث منكر شاذ أخاف أن لا يكون موضوعاً وقد حيرنى والله جودة إسناده انتهى. وجزم فى موضع آخر بأنه موضوع وفى آخر بأنه باطل وكذا ذكره ابن الجوزى فى الموضوعات واتهم بوضعه من هو برى ء من ذلك حسبما يظهر من جمع طرق الحديث.

(٧٣) وقد قال المنذرى طرق اسانيد هذا الحديث جيدة ومتنه غريب جداً انتهى. ونحو ذلك قال العماد بن كثير ان فى المتن غرابة بل نكارة قلت والحق انه ليست له علة الا انه عن ابن جريج عن عطاء بالعنعنة أفاده شيخنا.

(٧٤) أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس وأبو موسى المدينى والمحاملى فى الارشاد ومن طريقه الرهاوى فى الأربعين له وسنده ضعيف.

(٧٥) رواه الطبرانى فى الاوسط والخطيب فى شرف اصحاب الحديث وابن بشكوال وابو الشيخ فى الثواب والمستغفرى فى الدعوات والتيمى فى الترغيب بسند ضعيف وأورده ابن الجوزى فى الموضوعات وقال ابن كثير انه لا يصح.

(٧٦) أخرجه ابو القاسم التيمى فى ترغيبه و محمد بن الحسن الهاشمى وفى سنده من اتهم بالكذب ، وقد قال ابن كثير ليس هذا الحديث بصحيح من وجوه كثيرة وقد روى من حديث ابى هريرة ولا يصح ايضاً وقال الذهبى احسبه موضوعاً انتهى.

(٧٧) یہ حدیث ضعیف ہے اور اسے ابوالفرج بن الجوزی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے فضائل وعجائب پر جامع ترین ومستند کتاب

''اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ'' کا اردو ترجمہ

وسیلۂ نجات

علامہ محمد بن عبدالرحمٰن السخاویؒ

(۸۳۱ھ-۹۰۳ھ)

مترجم: علامہ زاہد محمود قاسمی

BEACO
BOOK